تذکرۂ علمائے ہند

جبذا نامہ در کتابی روکش جام جہان نما کہ مشلش تا حال از کتم عدم
بمنصۂ شہود جلوہ گر نشدہ

مصنفۂ

عالم المعی فاضل لوذعی محقق بیمثال حضرت رحمان علیضا صاحب
ممبر کونسل مقام ریوان حسب ایمائے مصنف ممدوح

بار دوم

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ
در مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ طبع گردید
سنہ ۱۹۱۴ء

اعلان - حق تالیف این کتاب از جانب مصنف بحق نولکشور پریس محفوظ و محدود است

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شایق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُن مین بعض کتب تواریخ فارسی و اردو درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودۂ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

تواریخ مختص بحالات انبیا و اولیا وغیرہ

(فارسی)

سفینۂ رحمانی - از حافظ عبدالرحمن صاحب ۸ر

سیر الاقطاب - تذکرہ اولیاء از شاہ الہدیہ چشتی - ۸ر

گنجینہ سروری - حالات اولیا مع مصرع تاریخ ولادت و وفات از مفتی غلام سرور لاہوری مرحوم - ۹ر

وقائع شاہ معین الدین چشتی از منشی بابولال صاحب - ۲ر

خزینۃ الاصفیاء حالات انبیا و اولیا ۲ جلد عہ

اسرار الاولیاء - از مولوی نظیر اسحاق ۲ر

روضۃ الصفا - کامل سات جلدین یکجائی از محمد خاوندشاہ عہ ر

شواہد النبوۃ - از ملا عبدالرحمن جامی احوال حضرت پیغمبر صلعم و آل و اصحاب ۸ر

معارج النبوۃ - احوال نبوت مستند معروف از ملا معین الدین کاشفی - عہ

مدارج النبوۃ - از مولانا عبدالحق محدث دہلوی جو نہایت نفیس کتاب دو جلد مین ہی عہ ۱۲

تحریر الشہادتین - شرح سر الشہادتین از مولانا سلامت اللہ - ۳ر ۳پ

جامع طیبی - از شاہ طیب نعمت اللہی حالات ختم نبوت بشرح تمام - ۲ر ۹پ

مجالس العشاق - از میر سلطان حسین نبیرۂ سلطان تیمور - ۹ر

روضۃ الشہدا - احوال شہدائے کربلا از ملا حسین واعظ کاشفی - ۱۲ر ۲پ

سفینۃ الاولیا - از شاہزادہ دارا شکوہ بہادر مرحوم - ۷ر

رشحات تذکرۃ الاولیا - نہایت نفیس کتاب از مولانا حسین واعظ کاشفی - ۱۲ر

کتب تصوف

مثنوی شاہ بوعلی قلندر - ۳ر ۹پ

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

عبد انام در کتابی روکش جام جهان نما که مشتاق تا حال از کتم عدم بمنصهٔ شهود جلوه گر نشده

موسوم به

تذکرهٔ علمای هند

عالم الهی فاضل لوذعی محقق بی مثال جناب رحمان علی صاحب ممبر کونسل مقام ریوان بهایی مصنف ممدوح

در مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ بحسن وجوہ طبع شد

اعلان حق تالیف این کتاب بحق نولکشور پریس محفوظ و محدود است

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہست کلید در گنج حکیم

حمد بیحد و ثنای لاتعد حکیمی راست علم بالقلم و سپاس بیقیاس علیمی را علم الانسان مالم یعلم حکیمی کہ زبان کرد بیان را بکلمہ سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا گویا ساختہ و علیمی کہ دل انسان ضعیف البنیان را تبذکار ما او یتیم من العلم الا قلیلا تسلیہ دادہ بتعلیم رب زدنی علما پرداختہ تعالے شانہ ولایزال سلطانہ آنرا ہار درود و سلام مروح مشام نثار بارگاہی باد کہ کوس نبوتش غویوا العلماء ورثۃ الانبیاء بذروۂ افلاک وصیت انا مدینۃ العلم بگوش املاک رسانیدہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین الہادین المہدیین سپس آن پوشیدہ مباد بمرز بوم ہندوستان کہ جزو اولش ہم پلہ جہان است از بدو شیوع اسلام تا این ایام بسیاری از علماے عظام و فضلاے کرام گذشتند و نامی از خود گذاشتند بقول مولانا ے جامی قدس سرہ السامی ؎ نہ دانایان بود این نکتہ مشہور کہ دانش در کتب داناست در گور احصای اسامی گرامی شان بجز عالم الغیب کہ داند کہ بحیز تحریر در آرد مگر طمع حریص کہ مجبول مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ است و بمقتضای ؎ کار دنیا کسی تمام نکرد ہر آنچہ گیرید مختصر گیرید ہر چہ دریافت نمی گذارد پس تراجم برخے ازان طائفہ عالیہ کہ از کتب سلف و تحریرات رائقہ معاونین باغرو شرف بمن ہیچمدان پیوستہ درین وجیزہ موسومہ **تذکرہ علماے ہند** ملقب بہ **تحفۃ الفضلاء فی تراجم الکملاء** برمی نگارم واز اخلاق حسنہ ناظرین باتمکین چشمی دارم کہ بعثرات و زلات قلم ژولیدہ رقم این فاقد الاستعداد دستگیری فرمودہ بذیل اصلاح عیب پوشی را کار فرمایند واللہ المستعان وعلیہ التکلان

ماین کتاب مرتب است بہ ترتیب حروف ہجا تا نظار کتاب را بتلاش ترجمہ عالمی دقت رونہ نماید
وذکر ماخذ و حاوشین در خاتمہ خواہد آمد انشاء اللہ تعالیٰ

حرف الالف

مولانا ابو حفص سریع محدث بصری ابن صبیح السعدی البصری بر طالبان اخبار مخفی ومستتر نیست کہ اولا شیوع ملت اسلامیہ بممالک ہند از دست محمد بن قاسم ابن عقیل ثقفی کہ ابن عم و داماد حجاج ابن یوسف ثقفی بود در عہد خلافت ولید بن عبدالملک بظہور آمدہ یعنے محمد بن قاسم بعمر ہفدہ سالگی با لشکر مجاہدین بروز پنجشنبہ دہم رمضان سال نود و سہ و بقولے سال نود و نہ ہجری ملک سندہ را از داہر بن چج مرزبان سندہ مفتوح نمودہ رایات اسلامی دران دیار مرتفع فرمود و داہر مذکور در ناورد گاہ کشتہ شد ہمان زمان یا پس ازان صاحب ترجمہ دران دیار قدوم آوردہ بالجملہ وی از تبع تابعین و کملای محدثین است از حسن بصری و عطار روایت مے کند و از و سفیان ثوری و وکیع و ابن مہدی راوی اندوی رحمۃ اللہ علیہ صدوق و عابد و مجاہد بود گویند کہ وی اول مصنفین در امت اسلامیہ است کہ بسال یک صد و شصت ہجری بملک سندہ رحلت فرمود رضوان اللہ علیہ

مولوی ابو الحسن فرنگی محلی ابن مولوی عبدالجامع ابن مولوی محمد نافع ابن مولوی عبدالعلی بحر العلوم بعد حفظ قرآن مجید تحصیل علوم درسیہ بخدمت مولوی عبدالحکیم نمودہ و بیعت از مولوی حافظ عبدالوالی کردہ ہفدہم ذی الحجہ سال دوازدہ صد و ہشتاد و دو ہجری بعالم جوانی ازین جہان فانی در گذشت

مولوی ابو الحسن نصیر آبادی ساکن قصبۂ نصیر آباد مضاف لکھنؤ عالم عامل صاحب ورع و تقوی بود بیعت و خلافت سلسلۂ نقشبندیہ از مولوی مراد اللہ فاروقی نسبا والمجددی المظہری مشربا و تہانیسری موطنا مرید و خلیفہ مولوی نعیم اللہ بہرائچی مرید و خلیفہ حضرت مرزا مظہر جان جانان قدس اللہ تعالی اسرارہم داشت عالمے را از ظلمات شرک و بدعت نجات بخشید و باتباع سنت سنیہ مے کوشید دوم شعبان سن دوازدہ صد و ہفتاد و دو ہجری

رحلت فرمودہ بخجست آرمید

شاہ ابوسعید عمری دہلوی تلمیذ مفتی شرف الدین رامپوری ومولانا رفیع الدین دہلوی بود واجازت عامہ از مولانا عبدالعزیز دہلوی حاصل کردہ وبیعت طریقۂ نقشبندیہ از شاہ غلام علی دہلوی داشت بروز عیدالفطر وقت صبح سال دوازدہ صد وچہل ونہ ہجری در ٹونک وفات یافتہ غفر اللہ لہٗ

میر ابوالغیث بخاری در عہد جلال الدین محمد اکبر شاہ عالمی متصوف آیتے بود از آیات الٰہی در مجلس لطیف او بجز قال اللہ وقال الرسول واذکار مشائخ ہرگز ذکرے دیگر نبود در سال نہصد ونود وپنج ہجری بعارضۂ قولنج بمقام لکھنؤ وفات یافتہ نعش او بدہلی آوردہ مدفون کردند ومیر ستودہ سیر تاریخ فوتش یافتہ اند

شیخ ابوالفیض فیضی خلف اکبر وشاگرد شیخ مبارک ناگوری در سن نہصد ونجاہ وچہار ہجری متولد شدہ ذہن ثاقب وفکر صائب داشت بعمر چہاردہ سالگی فراغ علمی حاصل نمود در اقسام علوم ہمچو شعر ومعما وعروض وقافیہ وتفسیر وتاریخ ولغت وطب وخط وانشا عدیم النظیر بود در اوائل بہ تخلص فیضی شعر می گفت ودر اواخر بتقریب برادر خرد خود ابوالفضل کہ وے را علامی مے نوشتند بغرض تعلی ازان وزن تخلص فیاضی اختیار نمودہ در سن نہصد ونہ وہفتاد وچہار ہجری بہ بارگاہ اکبر شاہ رسیدہ بخطاب ملک الشعرا ممتاز شد او را قصیدہ ایست طویل در مدح اکبر بادشاہ موارد الکلم در علم اخلاق بعبارت عربی بحروف مہملہ وسواطع الالہام تفسیر قرآن بصنعت اہمال باتمام رسیدہ وصلہ آن دہ ہزار روپیہ اکبر شاہ ویرا دادہ میر حیدر معمای تاریخ اتمام آن در سورۂ اخلاص یافتہ وترجمہ فارسی لیلاوتی مصنفہ پنڈت بہاسکر بیدری کہ در سن ششصد و ۶۲۲ بست ودو ہجری تصنیف کردہ بود وترجمۂ رامائن منظوم فارسی ومثنوی نلدمن ودیوان فارسی کہ دران پانزدہ ہزار ابیات انداز تصانیف مشہورۂ فیضی اند تاریخ دہم صفر سن یک ہزار وچہار ہجری بمقام اکبرآباد فوت شدہ مدفون گشت بنابر مشہور فیضی بمذہبی مقید نبود

ابوالفضل علامی پسر دوم شیخ مبارک ناگوری است در سن نہصد ونجاہ ونہ شست

ہجری متولد شدہ بعمر پانزدہ سالگی از علوم معقول و منقول فراغ حاصل کردہ تجرد و عزلت پیش نظر
داشت مگر باصرار احباب در سال نوزدہم جلوس اکبری ملازمت بادشاہ اکبر حاصل نمودہ تفسیر
آیۃ الکرسی موسومۂ تفسیر اکبری کہ ازان تاریخ تالیف برمے آید نوشتہ پیشکش بادشاہ کردہ
بالطائف خسروی مخصوص گشتہ اول بخدمت منشی گری نشان بعد بعہدۂ وزارت سرفراز
گشت و در اندک زمانے بخاطر بادشاہ آن چنان جا گرفت کہ محسود امراد شاہزادگان شد
و تخلص خود علامی می کرد بروقت مراجعت از دکن باشارۂ شاہزادۂ سلیم یعنے جہانگیر راجہ بیر سنگھ
دیو بوندیلہ تاریخ چہارم ربیع الاول سنہ ۱۰۱۱ یک ہزار و یازدہ ہجری ابو الفضل را قتل کردہ و سرش
بریدہ نزد شاہزادۂ سلیم کہ در الہ آباد مقیم بود فرستاد شاہزادہ بغایت خوش شد و اکبر شاہ
تاسف خورد تحویرات و فاتر کتاب ابو الفضل و آئین اکبری و اکبر نامہ و عیار دانش و رسالۂ
اخلاق وغیرہ یادگار قابلیت وے ہستند او ہم حسب شہرت مقید بمذہبے نبود۔

حافظ شاہ ابو اسحاق خلف و خلیفہ شاہ ابو الغوث گرم دیوان فاروقی بہیروی کہ
بسال یازدہ صد و ہفتاد و ہشت ہجری رحلت فرمود وے را گرم دیوان ازان گویند کہ
جسم مبارکش در بعض اوقات بخرق عادت بدرجۂ غایت گرم می شد کہ نان گندم بران توان
پخت وے را دو خلیفہ نامور بودند یکے شاہ معشوق علی غازی پوری دوم فرزند ارجمندش
مظہر محاسن اخلاق شاہ ابو اسحاق ذات شریفش نادرۂ روزگار مذکر شیم صحابۂ کبار بود زہد و تقوی
شعارش و احراز اسرار شریعت دثارش افتادہ در تصحیح و تنقید احادیث نبویہ علیہ الصلوٰۃ
والتحیۃ ملکۂ وہبی داشت و تعلیم علوم ظاہر و باطن مے پرداخت و در مواظبت سنت سنیہ
اندکے تغافل نمی ورزید در امر معروف و نہی منکر ہر صغیر و کبیر و غنی و فقیر را یکسان مے دید سال
دوازدہ صد و سی و چہار ہجری بریاض رضوان آرمید **بہیروی** نسبت بموضع بہیرا بابائے
مکسورہ موحدہ مخلوط بہا و یای مثناۃ تحتانیہ معروف و اے مہملہ بعدش الف قریہ است
بضلع اعظم گڈھ از چڑیا کوٹ جانب شمال شش کروہ فاصلہ دارد

حکیم ابو الفتح گیلانی ولد مولانا عبد الرزاق جامع کمالات از ملازمان اکبر شاہ بروز
پنجشنبہ نوزدہم شوال سنہ ۹۷۹ سال دو و ہفتم از صدی دہم ہجرت رحلت نمود

شیخ ابوالفتح علامی قریشی کالپوی مرید وخلیفۂ سید محمد گیسو دراز جامع علوم ظاہر و باطن بود بزیارت حرمین شریفین مشرف شدہ وکتاب عوارف المعارف پیش حضرت سید گیسو دراز گذرانیدہ ومثال خلافت واقتدا یافتہ او را مصنفات است مثل تکمیل در نحو ومشاہد در تصوف قبرش بکالپی است برد اللہ مضجعہ

قاضی ابوالفتح بلگرامی عرف قاضی کمال در عہد جلال الدین محمد اکبر بادشاہ خدمت قضای بلگرام داشت در علوم فقہ علم بے مثالی بے افراخت بعمر ہشتاد وچہار سالگی در سن یکہزار ویک ہجری رحلت کرد

خواجہ ابوالفتح کشمیری دانشمند محقق وعالم مدقق خصوصاً در علم کلام ید طولی داشت وی شاگرد خواجہ حیدر چرخی است در استخراج مسائل فقہیہ بے انباز بود کتاب سیف السابقین در رد عقائد اہل تشیع از تصنیفات اوست در صدی یازدہم ہجری بدار بقا رحلت کرد جزاہ اللہ خیرا

رفت اندر ہزار ویکصد سال ۔ تاریخ وفات اوست

شیخ ابوالفتح تھانیسری از فحول علمای روزگار واز اعیان متجرین عالی مقدار بود سند حدیث از سید رفیع الدین محدث داشت وپنجاہ سال در اکبرآباد درس علوم عقلی ونقلی فرمودہ ولبسی مستعدان چالاک از دامن افادۂ او برخاستہ اند مولوی عبد القادر بدایونی مصنف منتخب التواریخ از تلامذۂ اوست

مخدوم ابوالقاسم سندی ابن مفتی داؤد طالب علم صاحب مدرسہ سرآمد روزگار بود بسیاری طلبۂ علوم را بفیض وافی رسانیدہ اورنگ زیب عالمگیری را از طرف خود وکیل شرعی قرار دادہ بود بسال ہزار وصد وسیزدہ ہجری فوت شد مخدوم رحمت اللہ سندی در ذہب العلم من السند تاریخ فوتش یافتہ

قاضی ابوالمعالی ساکن آگرہ شاگرد وخلیفہ وداماد عزیزان نجارا است او در فقہ چنان دستگاہی داشت کہ اگر بالفرض والتقدیر جمیع کتب فقہ حنفی از عالم برافتادے او از سر نو مے توانست نوشت در سن نہصد وشصت وند ہجری از توران بہند آمدہ در آگرہ مقیم شد و ہمانجا وفات یافتہ سال وفاتش بدریافت نرسید ملا عبد القادر بدایونی مؤلف منتخب التواریخ

ومیر غیاث الدین الملقب بہ نقیب خان ازو مستفید شدہ اند

شیخ ابو المکارم اسمعیل ابن شیخ صفی الدین ردولوی دوازدہم ربیع الثانی سال ہفتصد و ہشتاد و نہ ہجرت ولادت یافتہ چہل روزہ بود کہ پدرش دیرا بپائے سید اشرف جہانگیر سمنانی پیر خود انداخت سید موصوف فرمود این ہم مرید من است بالجملہ شیخ ابو المکارم در سایۂ عاطفت پدر بزرگوار خود تربیت یافتہ بشانزدہ سالگی از جمیع علوم متعارفہ فارغ حاصل کردہ و شب و روز بدرس و تدریس و ذکر و فکر بسرے برد او رحمۃ اللہ علیہ بسیزدہم ربیع الاول روز چہار شنبہ وقت عصر سال ہشتصد و شصت ہجرت از دار فانی بعالم جاودانی رحلت فرمود وے را چہار فرزند بودند عبد الصمد[1] عزیز اللہ[2] عبد القدوس[3] حبیب اللہ[4] عرف مخدوم مٹھن عبد الصمد و عزیز اللہ و حبیب اللہ از فیض تربیت پدر بزرگوار ارادت و خلافت خاندان چشتیہ نظامیہ حاصل کردند و شیخ عبد القدوس بخاندان چشتیہ صابریہ فیضیاب شدہ قصبۂ گنگوہ را محط انوار و ہدایت و ارشاد ساخت۔

حاجی ابراہیم محدث اکبر آبادی بزہد و تقوی و ورع و درس علوم دینے خصوصاً علم حدیث قیام داشت تقید بشرع و توسع دیرا مانع اختلاط و ارتباط بمردم بود ہموارہ امر معروف و نہی منکر می نمود ہر گاہ حسب الطلب در عباد تخانۂ اکبر بادشاہ می آمد بمراسم تکلفات و آداب ملوک مقید نمی شد و پیوستہ وعظ و نصیحت می گفت وسال وفاتش بدریافت نرسید رحمۃ اللہ علیہ

سید ابراہیم ایرچی ابن معین بن عبد القادر حسینی دانشمند کامل بر سائر علوم عقلی و نقلی و سیمی رحقیقی عبور نمودہ کتب بسیار از ہر علوم مطالعہ کردہ و تصحیح فرمودہ و مشکلات آنرا چنان حل کردہ کہ ہر کرا ادنی مناسبتی باشد نظر در کتاب او کافی بود و احتیاج استاد نداشت والحق کہ در دہلی در زمان او ہیچ کس بدانش او نبود وے بوجہ ناحق شناسی اہل روزگار در زاویہ خود بمطالعہ و تصحیح کتب مشغول بودے و درس کم گفتی با این ہمہ نسبت او بسلسلۂ علیہ قادریہ بر ہمہ غالب بودے مرید شیخ بہاء الدین قادری شطاری است در سن نہصد و بست ہجری بدہلی در اواخر عہد سلطان سکندر لودے آمدہ شیخ عبد اللہ دہلوی و میان لاد[5] مولانا عبد القادر صابون گرو دیگر کار آگہان نامور بہ بزرگی او گروید ند و در عہد اسلام شاہ در سن نہصد و پنجاہ و سہ ہجری وفات یافتہ در مقبرۂ سلطان المشائخ مدفون است **ایرچی**

منسوب است بہ ایریج بہمزۂ مکسورہ و یای تحتانی ثناۃ مجہول و رای مہملہ مفتوحہ و جیم فارسی قصبہ ایست بملک مالوہ اکنون بضلع جالون تعلق دارد و از شرفاے مشائخ و سادات آباد

معلم ابراہیم باعکظہ ساکن سورت دانشمند متبحر و فقیہ اشہر شافعی المذہب خطیب مسجد جامع بندر بمبئی بود ہموارہ بدرس و تدریس تفسیر و حدیث و فقہ مشغول بود ی مفتی عبد اللطیف و مولوی سید عبد الفتاح عرف مولوی اشرف علی گلشن آبادی و سید عماد الدین ازار شد تلامذۂ وے ہستند بست و ہفتم رجب سن دوازدہ صد و ہشتاد و دو ہجری رحلت فرمودہ مرقدش در بندر سورت است و گلشن آباد نامش مشہور ناسک است

مولوی احسان الغنی ساکن دلمؤ مصنف لکھنؤ عالم عامل کہ ورع و تقوی دثارش بود بماہ رجب سال دوازدہ صد و ہشتاد و یک ہجری رحلت فرمود

حکیم احسان علی ساکن احمد آباد نارہ خلف حکیم شیر علی متوطن احمد آباد نارہ برادر کلان مؤلف کتاب بتاریخ بستم شعبان دوازدہ صد و بست و نہ ہجری بقصبۂ سلون متولد شدہ علوم رسمی و متعارفہ بخدمت قاضی عبد الکریم قدس سرہ بمقام راے بریلی و علم طب از والد خود حاصل کردہ در طبابت مہارتی کامل داشتند و تمام عمر بعہدۂ وکالت سرکار انگریزی باضلاع فتح پور و باندہ ممتاز بودند بمقام باندہ تا یک ہفتہ علیل ماندہ تاریخ نہم ذی الحجہ اخیر شب جمعہ سال دوازدہ صد و نود و چہار ہجری رحلت فرمودہ بروز جمعہ بمقام باندہ اندرون احاطۂ دیوان محمد علی مرحوم متصل قبر شیخ محمد شفیع الزمان مدفون شدند قطعۂ تاریخ وفات آن مرحوم از نتائج طبع شیخ محمد فہیم الزمان ساکن سندیلہ است ؎ حکیم احسان علی رحلت نمودند ؛ جوار حق کم از دو قوس بادا ؛

فہیم از درد دل سالش رقم زد ؛ مقامش جنت الفردوس بادا ؛ **ایضا** از منشی نعمت حسن افسون تخلص رئیس باندہ ؎ احسان علی وکیل نے رحلت جہان سے کی ؛ ذات شریف پاک تھی ہر ایک عیب سے ؛ افسون کو فکر جو ہوئی سال وفات کی ؛ داخل ہوئے بخلد ندا آئی غیب سے

تصانیفہ۔ طب احسانی۔ معالجات احسانی۔ مفردات احسانی۔ مرکبات احسانی۔ اوراد احسانی۔ نکات احسانی۔ و دیگر کتب مفیدہ نیز یادگار اند

قاضی احمد مجدد نارنولی ابن قاضی مجد الدین بن قاضی تاج الافاضل ابن قاضی

شمس الدین شیبانی از اولاد امام محمد شیبانی صاحب امام اعظم ابو حنیفہ بود مولدش نارنول و
منشائے او اجمیر و مرقدا و ناگور ہست تلمذ و ارادت بخدمت خواجہ حسین ناگوری داشت در سن
ہیژدہ سالگی فراغ حاصل کردہ انواع علوم را درس مے گفت قاضی مجد الدین پدرش را ہفت پسر
بودند ہمہ دانشمند و متقی و متدین و بزرگترین ایشان احمد مجد در علم و عمل بر ہمہ فائق و جامع علوم
شریعت و طریقت و ورع و تقوی و ذوق و حالت بود و در امر معروف و نہی منکر جانباز
بحدیکہ پیش وے غنی و فقیر و خویش و بیگانہ درین باب مساوی بودند گاہے مداہنت را
بخود راہ نمی داد و ارباب دینا را نزدش قدرے نبود در آوان طالب علمی با دانشمندان بحث
کردی و بزبان عربی و فارسی تقریر نمودی و در مجالس ملوک ہم در آمدی و بحث کردی ہم در عنفوان
شباب مرید خواجہ حسین ناگوری شد و از بحث و جدل و در آمدن بخانۂ ملوک توبہ کرد و علم طریقت
پیش پیر خود خواندہ در سن ہیژدہ سالگی از نارنول باجمیر آمد و ہفتاد سال دران بقعہ شریف
بزہد و ورع در باخت و بانواع خیرات عمر بسر برد و در اجمیر ریش او این بود کہ نیم شب
بروضۂ خواجہ بزرگ مے آمد و نماز تہجد مے گزارد و تا نماز چاشت تکلم نمے کرد بعد فراغ
درس علوم دینیہ مے گفت و بعد قیلولہ قلیلہ برے خاست و تا عصر با وراد مشغول بودے
و بعد آنان تفسیر مدارک میان اہل مجلس بیان فرمودی چنانکہ مسلوک طریق مشایخ وے بود
نقل است کہ وے مے گفت وقتے ہمراہ اقربائے خود برای مدد معاش بہ مندور فتم و من در ان ایام
خرد سال بودم شیخ محمود دہلوی شیخ الاسلام در مند بود و صدارت علما با وے تعلق داشت
در نماز پیش از امام تحریمہ بست چون از نماز فارغ شد ہیچ کس از دانشمندان کہ در صف اوّل پہلوی
او بودند بوے چیزے نگفت چون دیدم کہ ہمہ مداہنت مے کنند من پیش آمدم و بشیخ الاسلام گفتم
کہ این نماز تو درست نیست کہ تحریمہ پیش از امام بستی شیخ الاسلام منفعل شدہ اعادہ نماز کرد
منقول است کہ رسم سلاطین مند و چنان بود کہ مردم با ایشان پشت خم کردہ و سبابہ بر زمین نہادہ
سلام مے کردند قاضی احمد مجد و قاضی ادریس دہلوی کہ دانشمندان بودند بآن وضع سلام
نکردند کہ بدعت است السلام علیکم گفتند و برابر بادشاہ نشستند پادشاہ انصاف
پیشان داد قاضی ادریس را قاضی اجمیر ساخت و چہار دیہ بوے دادو امر فتوے

از مدرسہ شمس الدین شیبانی در اجمیر شریف

کہ موروثی قاضی احمد مجد بود بوے مسلم داشت قاضی احمد مجد را بدرجۂ غایت محبت با ولا در رسالت پناہ صلعم بود و در عموم احوال جامۂ خسیس و کم شو پوشیدی و اکثر اوقات صرف کلاہ بر سر ش بودی و جز نماز دستار بر سر کمتر بستی و شیروار در مجلس تذکیر نشستی و ما قال اللہ و قال الرسول بہیبت و عظمت تمام گفتی چنانکہ زہرۂ ملوک آب شدی و تعظیم خود از کس نمی پسندید بعد مدتے متوجہ ناگور شد کہ مسکن پیر وی ہست و بتاریخ بست و پنجم صفر سال نہصد و بست و ہفت ہجری اللہ اکبر گویان جان بحق تسلیم کرد و در روضۂ مخدوم بزرگ سلطان التارکین در پایان پیر خود مدفون گشت ملا محمد نارنولی کہ مردے صالح و مقبول و مرید قاضی احمد مجد و مورخ وقت بود تاریخ نوتش چنین یافتہ

نظر بستہ بود احمد مجد شیبان ۔ ز دون خدا ہمچو زاہد ز شاہد ۔ کہ تاریخ آن پیر خود نار نولے

برآورد از جملۂ شیخ زاہد ۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

مولانا شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی

ابن مولانا شیخ عبد الاحد فاروقے نسب آنحضرت بہ بست و ہشت واسطہ بجناب امیر المومنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مے پیوندد وی رحمہ اللہ از بزرگان سرہند بلکہ باعث مخر اہل ہند عالم ربانی و مجدد الف ثانی جامع بود میان علوم ظاہر و باطن و دلیلے بود ساطع بر شرافت نوع انسانی در سال ہفتاد و یکم از صدی دہم ہجرت بساحت وجود قدم رنجہ فرمود و بصغر سنی از حفظ قرآن مجید فراغت یافتہ بہ تحصیل علوم متداولہ روآوردہ اولا از والد ماجد خود بعض علوم استفادہ نمودہ بسیالکوٹ رفت و از مولانا کمال الدین کشمیری نزیل سیالکوٹ کتب معقول بہ تحقیق و تدقیق تمام خواندہ و علم حدیث از مولانا یعقوب کشمیری اخذ کردہ باز بخدمت مولانا عبد الرحمن محدث کہ از کبراے محدثین ہندوستان بود حدیث مسلسل بواسطۂ واحد و اجازت تفسیر و صحاح ستہ و دیگر مفردات یافتہ بعمر ہفتدہ سالگی از تحصیل علوم ظاہر فراغ حاصل کردہ بدرس و تصنیف مشغول شد خلافت سلسلۂ چشتیہ از والد خود داشت و اجازت بیعت قادریہ وغیرہ از شیخ سکندر کتیلی یافتہ بہواے حجاز محمل شوق بستہ بدہلی رسید در انجا با حضرت خواجہ محمد باقی باللہ الکنکی قدس سرہ دولت ملاقات دست داد بطریقۂ علیہ نقشبندیہ بخدمت شان بیعت کردند و در دو ماہ و چند روز نسبت حضور سلسلۂ نقشبندیہ حاصل نمودند چنانچہ ہمدران

ایام حضرت خواجہ بیکی از مخلصان خود رقم فرمودند کہ شیخ احمد نام مردے از سرہند کثیر العلم قوی العمل روزی چند باطیر نشست و برخاست کردہ بسیار از روزگار اوقات خود مشاہدہ نمود کہ بآن مے ماند کہ آفتابی شود کہ عالم از و روشن شود انتہی و بہمان زمان آوازہ آنحضرت بلند شدہ آستان شان محط رحال و مجمع اصحاب کمال گشت علماے دور و نزدیک و امراے ترک و تاجیک بشرف حضور بہرہ ور گردیدند و مشایخ ارادت آوردند و سلسلۂ شان از ہند تا ماوراء النہر و روم و شام و مغرب رسیدہ ذات بابرکات شان آیتے بود از آیات ربانی و نعمتے بود از نعماے یزدانی نزاعی کہ درمیان علماے کرام و صوفیۂ عظام از ہزار سال بود ایشان برداشتند و مورد و مصداق حدیث صلہ شدند چہ ایشان درمیان علماے ظاہر و صوفیہ صلہ بودند کہ اختلاف فریقین را در وحدت وجود بلفظ راجع داشتند صبر و رضا تسلیم و شفقت بر خلق و صلۂ رحم و رعایت ارباب حقوق و سبقت در سلام و لینت در کلام شیمۂ کریمۂ ایشان بود با این ہمہ تمسک بہ کتاب و سنت ہمین یک فضیلت مقاوم ہزار فضائل تواند بود منقول است کہ علماے ظاہر بین پیش سلطان جہانگیر ابن اکبر شاہ شکایت کردند کہ شیخ احمد دعوے مے کند کہ مقام وے بالاے مقام صدیق اکبر است چون سلطان شیخ را طلبیدہ از حقیقت حال استفسار کرد شیخ جواب داد کہ شما برائے خدمتی ادنے خادم خود را پیش خود مے طلبید و براہ مہربانی بوے سخنی پوشیدہ مے گوئید ضرور است کہ آن خادم ادنی بعد طی کردن مقامات امراے عالی درجہ بشما می رسد و باز آن خادم مراجعت کردہ بمقام خود ایستادہ مے شود پس بدین آمد و رفت لازم نمے آید کہ مرتبہ خادم ادنی بالاے امراے نامدار باشد پادشاہ خاموش ماندہ راز عتاب گردانید ہمدرین وقت مردے از حضار بارگاہ شاہی بشاہ معروض داشت کہ تکبر شیخ بہ بینید کہ سجدہ بشما نکردہ حال آنکہ شما ظل اللہ و خلیفۂ او ہستند بادشاہ پر غضب شدہ وے را در قلعہ گوالیار محبوس کرد شاہجہان پسر جہانگیر کہ بشیخ خلوصی داشت قبل از آمدنش ببارگاہ شاہی افضل خان و خواجہ عبد الرحمن مفتی را مع بعض کتب فقہ نزد شیخ فرستادہ پیغام داد کہ علما سجدۂ تحیت جہت سلاطین جائز داشتہ اند شما را باید کہ وقت ملاقات بادشاہ را سجدہ کنید و من ضامن مے شوم کہ از سلطان بشما ضرری نخواہد رسید شیخ رح بجوابش گفت کہ اجازت سجدہ رخصت است و عزیمت

آنست کہ بجز خدائے عزوجل دیگری را سجدہ نکردہ شود القصہ شیخ تا سہ سال در حبس ماندہ بعدہ
جہانگیر بادشاہ وی را بدین شرط از قید برآورد کہ وی بلشکر سلطانی بودہ ہمراہش گشت کند چنانچہ
شیخ چندی بہ لشکر سلطانی حاضر ماند پس ازان از بادشاہ رخصت وطن یافتہ بسرہند
رونق افروز شدہ بروز سہ شنبہ بست و ہشتم صفر سال سی و چہارم از صدی یازدہم ہجرت
بجوار رحمت ایزدی پیوست و بسرہند مدفون گشت تاریخ وفاتش رفیع المراتب یافتہ اند
نور اللہ مضجعہ ٭ تصانیفہ الانیقہ رسالۂ تہلیلیہ رسالۂ اثبات نبوت ٭ رسالۂ مبدء و معاد ٭
رسالۂ مکاشفات غیبیہ ٭ رسالۂ آداب المریدین ٭ رسالۂ معارف لدنیہ ٭ رسالۂ رد الشیعہ ٭
تعلیقات العوارف ٭ شرح رباعیات خواجۂ باقی باللہ رح ٭ مکتوبات در سہ مجلد ٭ **تذییل**
حدیث شریف ان اللہ یبعث لہذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا امر دینہا کہ در سنن
ابی داؤد و غیرہ کتب معتبرہ مروی است مراد از راس مائۃ باتفاق اہل حدیث آخر صدیست و
علامات و شروط مجدد اینست کہ وی عالم باشد بعلوم ظاہر و باطن و نفع از تدریس و تالیف و تذکیر
او شائع باشد و در احیای سنن و محو بدعات سرگرم بود و در آخر یک صدی و اول صدی
دیگر اشتہار علوم و شیوع انتفاع ازو باشد پس فضائل و اوصاف مولانا شیخ احمد با علی صوت
ندای کند کہ وی رحمۃ اللہ علیہ مجدد ہست نہ مجدد مائۃ بل مجدد الف ثانی و از صد تا ہزار فرق بیّن
است **سہرند** بکسر سین مہملہ و سکون ہاے ہوز و کسر راے مہملہ و سکون نون و در آخر دال مہملہ
شہریست درمیان دہلی و لاہور بر شارع عام کذا ذکرہ حسان اللہ فی سبحۃ المرجان
مولانا احمد احمد آبادی ابن مولانا سلیمان قدس سرہما اصل زادبوم ایشان گردہست مولانا
سلیمان مذکور وارد احمد آباد گجرات گردید و از خدمت شیخ عبد الحق دہلوی کسب فیوض نمودہ
فاضل متبحر گشت تصانیف عالیہ از و یادگار ماند پسرش مولانا احمد کہ یگانۂ روزگار بود و ہمہ
علوم دست رسا داشت و در اکثر علوم تصانیف نادرہ دارد علم معقول بدیار گجرات
از و رواج یافتہ منجملہ مصنفاتش فیوض القدس نام کتابیست در علم کلام کہ آن را الہامات
قدسیہ توان گفت اکثر تحصیل وے پیش مولانا محمد شریف بودہ شرح مواقف و اکثر علوم
عقلیہ از مولانا دلی محمد خانو و تصوف از میان شیخ فرید اخذ کردہ و ریاضے پیش

شاہ قباد مخاطب بہ دیانت خان گذرانید و اجازت حدیث و بعض علوم از والد خود مولانا سلیمان گرفتہ بتاریخ بست و یکم جمادی الثانی سال یازدہ صد و دو ازدہ ہجری بعالم قدس شتافت مولانا نور الدین گجراتی شاگردش تاریخ وصال وی درین مصرعہ یافتہ ؎ شمعی کہ بود بہ انجمن علم گل شدہ ٭ مرقد پدر و پسر در احمد آباد گجرات است

ملا احمد رام پوری کہ بولایتی شہرت داشت شاگرد مولوی برکت آگہ آبادی بعلوم درسیہ خصوصاً در فلسفہ ماہر بود سلسلۂ تلمذ اکثر علمای رامپور بدو منتہی می شود

ملا احمد عبد الحق فرنگی محلی ابن ملا محمد سعید بن ملا قطب الدین الشہید السہالوی تحصیل علوم بخدمت عم خود ملا نظام الدین نمود و در جنب وے بتدریس مشغول گشت و اعتبار تمام در ارباب و اراکین شہر لکھنؤ پیدا کردہ در امور خانہ داری عم خود را سبکدوش مے داشت تصانیفش شرح سلم و حواشی زواہد ثلثہ یادگار اند

ملا احمد حسین فرنگی محلی ابن ملا محمد رضا پسر چہارم ملا قطب الدین الشہید السہالوے کتب درسیہ متعارفہ بخدمت عم خود ملا نظام الدین تحصیل نمودہ فاضل کامل گشت و بتدریس علوم عمر گرانمایۂ خود بسر برد در اواخر عمر او را سفر فیض آباد پیش آمد در آنجا بیمار شدہ بوطن می آمد در اثنای راہ وفات یافتہ ملا حبیب اللہ فرنگی محلی از تلامذۂ اوست

ملا احمد انوار الحق فرنگی محلی ابن ملا احمد عبد الحق بن ملا محمد سعید بن ملا قطب الدین سہالوی چون در فطرت ازلی محبت الٰہی در دلش ریختہ بودند در عالم طفولیت بخدمت والد خود مے نشست و از برکات انفاس طیبۂ او استفادہ مے برد کتب درسیہ بخدمت مولوی احمد حسین و ملا محمد حسن خواندہ تکمیل علوم ظاہر بخدمت مولوی عبد العلی بحر العلوم نمودہ بعمر ہفتدہ سالگی بخدمت والد خود فائز بہ بیعت گشتہ توجہ خاطر بمعقولات نداشت کتب منقول البتہ منظور نظرش بودند الغرض اوقات شریفش بعبادت الٰہی بسر مے برد نفسی بدون ذکر و شغل برباد نے داد حالات شریفش از خوارق عادات مفصلاً در اغصان اربعہ مذکور ست بست و ششم شعبان روز سہ شنبہ یک پاس روز ماندہ سال دوازدہ صد و سی و شش ہجری روح مبارکش از حجرۂ قالب برآمدہ برفیق اعلےٰ پیوست در باغ خود واقع لکھنؤ مدفون شد

شاعری مادۂ تاریخ فوتش در مصرعہ۔ رحمت حق بروح انور باد بیافتہ

شیخ احمد لاہوری بن عبداللہ بن علی محمد بن محمد جمال الدین دوانی وے ابوالمجد مولوی محمد اشرف لکھنوی بود اسلافش ازدوان کہ قریہ ایست در شیراز بودند وقتیکہ اہل تشیع بر ایران زمین استیلا یافتند وقتل و نہیب اہل سنت از دست شان بظہور آمدہ جدش بہ پشاور رسید ہمانجا شیخ احمد متولد شد وعلوم عقلیہ ونقلیہ اکتساب کرد واز پشاور بموضع نبہ اقامت گزید طبیبے حاذق بود بمداواۃ فقرا وغربا مے پرداخت وباغنیا ملتفت نمے شد وہموارہ بریاضات و بدرس علوم اشتغال داشت درسن یکہزار وہفتاد وہفت ہجری وفات یافتہ درنبہ مدفون گردید

نبہ دیہی است از دیہات سیالکوٹ مضاف لاہور

مولوی احمد حسن قنوجی فرزند کلان مولوی سید آل حسن قنوجی جامع علوم عقلیہ ونقلیہ بتاریخ نوزدہم رمضان یوم شنبہ وقت اشراق سال دوازدہ صد وچہل وشش ہجری متولد شدہ علوم مروجہ ببلاد متفرقہ بخدمت اساتذہ چند آموخت شاعری قوے الحافظہ جید الذہن بود درآخر بحلقۂ تلمذ مولوی عبدالجلیل کولی درآمد واجازت حدیث از شاہ عبدالغنی مجددی دہلوی یافتہ درسال دوازدہ صد وہفتاد وشش ہجری بارادۂ حج بیت اللہ از وطن روانہ شدہ بمقام بروده ملک گجرات رسید نزد مولوی غلام حسین قنوجی مقیم شد ودرانجا بمرض تپ بیمار گشتہ نہم جمادی الاولے بروز جمعہ سال دوازدہ صد وہفتاد وہفت ہجری رحلت فرمودہ

بعد نماز جمعہ در تکیہ ماتریدیہ مدفون گشت طاب اللہ ثراہ

مولوی احمد اللہ پانی پتی فرزند وتلمیذ قاضی ثناء اللہ پانی پتی ومرید مرزا مظہر جان جانان دہلوے ماہر فقہ وحدیث صاحب ورع وتقوی بود در سال یازدہ صد ونود وہشت ہجری

بعالم جوانی سوے عالم جاودانی شتافت

شیخ احمد فیاض ایٹھوی از فحول علمای کبار صاحب تقوی وریاضت ومجاہدہ بود بحالت بیماری صعب قرآن مجید را در یکسال یاد کردہ اکثر کتب متداولہ بر زبان داشت اگر شاگردی در خواندن غلط کردی صحت آن بیاد گفتی تفسیر وحدیث وسیر وتاریخ خوب میدانست قرأت فاتحہ عقب امام روا داشتی ہمعصر شیخ نظام الدین ایٹھوی بود و شیخ

نظام الدین مذکور در سال نہصد و ہشتاد و یک ہجری وفات یافتہ تاریخ وفات شیخ احمد معلوم نہ شد

قاضی احمد اللہ بلگرامی عرف محمد عثمان ابن قاضی محمد احسان وی بجلیہ علوم آراستہ بود خصوصًا بفقہ وحدیث در بلگرام نظیری نداشت تا سال نود و ششم صدی دوازدہم بر مسند قضاے بلگرام متمکن بود بلگرام را در زمان پیشین سرے نگرمی گفتند بالجملہ آن قصبہ عمدہ خیز و معدن علماے وفضلاے نامدار بود از قنوج بسمت شمال مائل بمشرق بفاصلہ پنج کروہ واقع است دور وسط آن ہر دو شہر دریای گنگ بفاصلہ دو نیم کروہ مے گذرد

مفتی احمد ابو الرحم فرنگی محلی ابن مفتی محمد یعقوب بعد تحصیل کتب درسیہ بدرس اشتغال داشت و مزاولت کتب فقیہہ بسیار نمودہ مفتی متدین مشہور بود مدتے عدالت فوجداری در عہد نواب سعادت علی خان لکھنوی باو تفویض ماند نواب موصوف بر دیانت وامانت وے اعتمادی داشت بقضای الٰہی بیمار شدہ وفات یافت رحمۃ اللہ علیہ

مولوی احمد رضا خان بریلوی سلمہ اللہ تعالیٰ ابن مولوی نقی علی خان بن مولوی رضا علی خان متوطن بریلی روہیلکھنڈ تاریخ دہم ماہ دہم یوم السبت سال ہفتاد و دوم از صدی سیزدہم بعرصۂ دینا قدم نہاد جد شریفش بروز عقیقۂ وے بشر شدہ گفت خوابی دیدم کہ تعبیر آن فاضل وعارف شدن این فرزند ہست بالجملہ صاحب ترجمہ بعمر چہار سالہ از خواندن قرآن مجید فراغت یافتہ وبعمر شش سالگی بماہ ربیع الاول بر سر منبر بحضور مجمع کثیر رسالۂ میلاد شریف خواند تمامی علوم درسیہ از معقول ومنقول بخدمت والد ماجد خود تحصیل نمودہ بتاریخ چہاردہم شہر ہشتم سال ہشتاد و ششم از صدی سیزدہم فاتحہ فراغ خواند وہمان تاریخ جواب استفتاے رضاعت نوشتہ والد ماجدی کار فتاوے نویسی باو سپردہ ودر سال نود و چہارم صدی مذکور بخدمت سید شاہ آل رسول مارہروے شرف بیعت حاصل نمودہ مثال خلافت واجازت جمیع سلاسل وسند حدیث یافتہ ودر سال نود و پنجم صدے مذکور بہ معیت والد ماجد خود بزیارت حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا مشرف شدہ از اکابر علمای آن دیار اعنی سید احمد دحلان مفتی شافعیہ وعبد الرحمان سراج مفتی حنفیہ سند

حدیث وفقہ واصول وتفسیر ودیگر علوم یافتہ۔ روزی نماز مغرب بمقام ابراہیم علیہ السلام خواند
بعد نماز امام شافعیہ حسین بن صالح جمل اللیل بلا تعارف سابق دست صاحب ترجمہ گرفتہ
بخانہ خود برود تا دیر پیشانی وی گرفتہ فرمودانی لاجد نور اللہ من ہذا الجبین پس سند صحاح
ستہ واجازت سلسلۂ قادریہ بدستخط خاص دادہ فرمودند کہ نام تو ضیاء الدین احمد است در
سند مذکور تا امام بخاری علیہ الرحمۃ یازدہ وسائط اند وہم در مکۂ معظمہ بایمای شیخ جمل اللیل موصوف
شرح رسالۂ جوہرۂ مضیہ در بیان مناسک حج مذہب شافعیہ کہ از تصانیف شیخ سابق الوصف
است اندرد ویوم نوشتہ ونام آن النیرۃ الوضیۃ فی شرح الجوہرۃ المضیۃ مقرر کردہ پیش
شیخ برد شیخ بہ تحسین وآفرین وے لب کشاد در مدینہ طیبہ مفتی شافعیہ یعنی صاحبزادۂ
مولانا محمد بن محمد عرب ضیافت صاحب ترجمہ کردہ باثنائے اکل طعام مسئلہ افضلیت
مدفونین بقیع پیش گردید صاحب ترجمہ گفت کہ امیر المومنین عثمان رض افضل اند ومولانا می فرمود
کہ حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فضیلت دارند جانبین بدلائل خود با
بیان مے کردند آخر مولانا فرمود کہ ہر دو قول صحیح وموجہ اند صاحب ترجمہ گفت دلکل وجہتہ
ہو مولیہا آن وقت بانگ نماز عصر از حرم شریف برخاست مولانا فرمود فاستبقوا الخیرات آن
جلسہ برخاستہ بنماز شریک شد بشب یعنی بعد نماز عشا صاحب ترجمہ در مسجد خیف تنہا توقف
نمود در آنجا بشارت مغفرت یافتہ وے سلمہ ربہ تصانیف بسیار دارد از ان جملہ اینند

ما یتعلق بالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین ۲ اقامۃ القیامہ
علی طاعن القیام لنبی تہامہ ۳ سلطنۃ المصطفی فی کل الوری ۴ نافی الفی عمن یزورہ انار کل
شی ملقب بہ قمر التمام فی نفی الظل عن سید الانام ۵ ہدی الحیران فی نفی الفی عن شمس الاکوان ۶
سمع وطاعہ لاحادیث الشفاعہ ۷ تلألؤ الافلاک لجلال حدیث لولاک ۸ القیام المسعود بتنقیح
المقام المحمود ۹ اجلال جبریل لجعلہ خادما للحبیب الجلیل ۱۰ اسماع الاربعین فی شفاعۃ
سید المحبوبین ۱۱ البحث الفاحص عن طرق حدیث الخصائص **مما یتعلق بتفضیل الشیخین**
۱۲ منتہی التفضیل لمبحث التفضیل ۱۳ مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین ۱۴ الزلال الانقی من بحر
سبقۃ الاتقی ۱۵ الکلام البہی فی تشبہ الصدیق بالنبی ۱۶ وجد المشوق بحلیۃ اسماء الصدیق

والفاروق **مما یتعلق باہل بیت النبوۃ والصحابۃ** ۱۸ احیاء القلب المیت بنشر
مناقب اہل البیت ۱۹ اظلال السحابہ فی اجلال الصحابہ ۲۰ رفع العروش الحاویہ من ادب الامیر
معاویہ ۲۱ الاحادیث الراویہ لمناقب الصحابی معاویہ ۱۳۰۴ **مما یتعلق بالاولیاء الکرام**
۲۲ الاہلال بفیض الاولیاء بعد الوصال ۲۳ انہار الانوار من یم صلوٰۃ الاسرار ۲۴ ازہار الانوار
من ضیاء صلوٰۃ الاسرار ۲۵ طوالع النور فی حکم السراج علی القبور ۲۶ مجیر معظم شرح قصیدۂ امیر معظم
مما یتعلق بالمسائل النزاعیۃ ۲۷ حیاۃ الموات فی سماع الاموات ۲۸ منیر العین فی
حکم تقبیل الابہامین ۲۹ نسیم الصبا فی ان الاذان تجول الوبا ۳۰ البارقۃ الشارقۃ علی
مارقۃ المشارقۃ **مما یتعلق بفن الحدیث** ۳۱ النجوم الثواقب فی تخریج احادیث الکواکب
۳۲ نور عینی فی الانتصار للامام العینی ۳۳ الروض البہیج فی آداب التخریج۔ اگر پیش ازین کتابے
درین فن یافتہ نشود پس مصنف را موجد تصنیف ہنلے توان گفت **مما یتعلق بالفقہیات**
۳۴ عبقری حسان فی اجابۃ الاذان ۳۵ حسن البراعۃ فی تنفیذ حکم الجماعۃ ۳۶ ازکے الہلال فی
ابطال ما احدث الناس فی امر الہلال ۳۷ الاحلی من السکر لطلبۃ سکردنتر بفتح راے مہملہ و
سکون دال و دسین مفتوحہ و آخر راے مہملہ ساکنہ نام جماعت تجار انگریز یست کہ در شاہجہانپور
کارخانہ شکر و قند اجرا کردہ اند و استخوان حیوانات سوختہ بزنگال آن تصفیہ شکر و غیرہ مے نمایند
۳۸ اجود القری لمن یطلب الصحۃ فی اجارۃ القری ۳۹ النیرۃ الوضیۃ فی شرح الجوہرۃ المضیۃ
۴۰ جمل مجلیۃ فی ان المکروہ تحریما لیس بمعصیۃ ۴۱ اعلام باحترام المقابر ۴۲ البارقۃ اللمعا علی
طالح تقطع بکفر طوعا ۴۳ المقالۃ المسفرہ عن احکام البدعۃ المکفرہ ۴۴ احکام الاحکام فی
التناول من ید من مالہ حرام ۴۵ فصل القضا فی رسم الافتا ۴۶ العطایا النبویہ فی الفتاوی
الرضویہ **من ابواب شتے** ۴۷ مقامع الحدید علی خدا المنطق الجدید ۴۸ اعتبار الطالب
بمبحث ابی طالب ۴۹ السعی المشکور فی ابطال الحق المجور ۵۰ فور الامال فی الاوفاق و
الاعمال ۵۱ ما قل و کفی من ادعیۃ المصطفی۔ بماہ جمادی الآخر سن سیزدہ صد ہجری
برخے از مفصلین بریلی و بدایون و سنبھل و رام پور وغیرہ کہ سرخیل شان مولوی محمد حسن
سنبھلی بودند در بلدہ بریلی فراہم شدہ خاستند کہ بصاحب ترجمہ در باب تفضیل و باب

مناظرہ کشایند صاحب ترجمہ باوجود علالت طبع واستعمال منضجات اولاً سی سوال نوشتہ پیش سرگروہ آن طایفہ فرستاد بمجرد معاینۂ اسولۂ مذکورۂ سرگروہ مناظرین بسوارے عجلہ دخانی بعجلت تمام جانب وطن تشریف فرما شدند ودیگر معاندین شان بزاویہ من سکت سلم پناہ بردند چنانچہ قدرے تفصیل این واقعہ در رسالۂ فتح خیبر مطبوع شدہ است زان بعد اعلان مناظرہ مبحث مذکور منجانب صاحب ترجمۂ عموماً مطبوع شدہ شایع گشت تا اے یو مناہا از جاے صداے برنخاست ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم تصانیف وے تا این زمان قریب ہفتاد و پنج مجلد رسیدہ اند سلمہ اللہ تعالیٰ

ملا احمد زین جونپوری عالم تبحر عامل ومتوکل ومتورع ومتبرک مرید شیخ معروف جونپوری بود وشیخ معروف مرید مولانا آلہ داد شارح کافیہ وہدایہ وبزودی ومدارک است وودی مرید راجہ حامد شہ مانک پوری بود

مولانا احمد تھانیسری مرید شیخ نصیر الدین اودھے دہلوی در فضائل وعلوم ظاہری بسیاری ماہر بود بعد معاودت امیر تیمور گورگانی مولانا از دہلی بکالپی آمدہ متوطن شد وہمان جا وفات یافتہ اندرون قلعہ کالپی مدفون گردید او را قصیدہ ایست دالیہ در لغت کرد وداد فصاحت وبلاغت دادہ چند بیت ازان شیخ المحدثین دہلوی در اخبار الاخیار نقل کردہ قابل دید ست

قاضی احمد غفاری قزوینی انا ولادا امام نجم الدین عبد الغفار ہست کہ صاحب کتاب حاوی در مذہب شافعی گذشت فاضل ومنشی ومورخ وخوش طبع بے عدیل بود کتاب نگارستان در عجائب حالات وغرائب واقعات وکتاب نسخ جہان آرا کہ نامش تاریخی است در مجمل تواریخ عالم از زمان آدم تا حضرت خاتم صلعم از تالیفات اوست در آخر حال دست انوزارت بادشاہزادگان عراق باز داشتہ متوجہ زیارت بیت الحرام گردیدہ واز ان سعادت ہا دریافتہ از بندر دابل ہندوستان مے آمد ناگاہ دست قضا در رخت ہستی وے خلل انداختہ در سال نہصد وہفتاد و پنج ہجری بعالم بقا کشید

یفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید

مولوی احمد بخش سندیلی ابن مولوی سید عبداللہ ساکن سندیلہ اخذ علوم از والد ماجد خود و نیز مولوی اعزالدین سندیلی و مولوی حیدر علی سندیلی کردہ مرید و خلیفہ پدر خود بود طلبہ ظاہر و باطن را از و فیضی مزیدے رسید کمتر درس میداد و مریدے کرد سال وفاتش معلوم نہ شدہ در باغ امرہرہ واقع قصبہ سندیلہ پائین والد خود بخاک آسود علیہ رحمۃ اللہ الودود

شیخ احمد عرب یمنی شروانی ابن شیخ محمد یمنی شروانی در اواخر صدے دوازدہم یا باوائل صدی سیزدہم ہجری ہندوستان آمدہ و سیاحت شہرہاے کلان نمودہ اکثر بکلکتہ مقیم بودے در فن ادب عرب مہارتے کامل داشت از تصانیف وے نفحۃ الیمن فیما یزول بہ ذکرہ المحسن کہ بپاس خاطر متی نمرون صدر المدرسین کلکتہ تالیف نمودہ و مناقب حیدریہ کہ بطیب خاطر غازی الدین حیدر فرمانروائے لکھنؤ تصنیف کردہ و شمس الاقبال فی مناقب ملک بھوپال و انشائے عجب العجائب مشہور اند و اظہار لیاقت علمی وے مے کنند سال وفاتش بدریافت نرسیدہ

مولوی احمد علی عباسی چریاکوٹی از اکابر و مشاہیر علماے ہندوستان بہست بجمیع فنون متداولہ مہارتے تمام داشت علی الخصوص در اصول فقہ و فلسفہ اولی علم سربلندی مے افراشت بسال یک ہزار و دو صد ہجری از کتم عدم بمنصہ شہود قدم وجود نہادہ در عنفوان شباب در وطن مالوف خود بہ تحصیل علوم کمر ہمت بستہ طرفے از صرف و نحو بخدمت مولوی حافظ غلام علی عباسی کہ از گرامی نامورانِ مرزبوم چریاکوٹ بود نامزد فرمودہ بعد ازاں چون داعیہ تحصیل کمال در دلش راسخ بود بلسے برنیامد کہ ندائے رہ نوردی بر زیلہ اہل بستہ و خار عنا در پاے جہد و طلب شکستہ بخدمت مشاہیر علماے ہند پیوستہ انا بخاکر طبع صافی صداے ثاقب داشت ہیچ در سے از درہاے علم نبود کہ بر و کشادہ نہ شد فنون ریاضیہ را از مولوے غلام جیلانی ہمراہے مولوی حیدر علی رام پوری و نیز تعلیم ایشان بہ تکمیل آوردہ و فلسفہ و فقہ و اصول و بلاغت را از بلاد بعیدہ حاصل کردہ و تحصیل علم قرأت و تجوید زمام تعلم بدست قاری نسیم رام پوری سپردہ و آن را بانجام رسانیدہ و اعمال مسلوکہ در و یشان از بر گزیدہ آفاق حضرت حافظ ابو اسحاق رح

ساکن بہیر گرفتہ و در ایام تحصیل داد سیاحت دادہ و بجہد تمام در پے ہر ہنری فتادہ بعمر سی سالگی از جمیع فنون درسیہ دغیر درسیہ طرف بستہ بوطن باز آمد و برسم ازدواج و مناکحت پرداخت و زان بعد بمسند افادہ فنون و درس علوم نشستہ جمعے کثیر را از فنون مختلفہ بہرہ مند گردانید در تعلیم وے را طریقہ خاصہ بود کہ ہیچ متعلم بے بہرہ وافی نمی ماند علمائے معاصر ش از طرز تعلیم وے معترف بکمالش بودند بتصانیف کمتر متوجہ ے شد مگر باقتراح بعض احباب بہ تسویدا جزائے چند در بعض علوم پرداختہ کہ بعضی ازان ناتمام ماندہ و برخے را بکمل ساختہ ہمچو انوار احمدی حاشیہ قال اقول و شرح سلم العلوم باتمام نرسیدہ و لوامع النواظر در علم مناظرہ باتمام رسانیدہ و ہمچنین رسائل او در فنون مختلفہ نے الجملہ موجود اند و از ارشد و اشہر تلامذہ وے علمائے موصوف الذیل ہستند مولوی نصر اللہ خان خویشگی خورجوی و مولوے علی عباس چریاکوٹے و مولوی نجم الدین چریاکوٹی و مولوی عنایت رسول چریاکوٹی صاحب ترجمہ علیہ الرحمۃ بماہ ذی حجہ سال دوازدہ صد و ہفتاد و دو ہجری رخت ہستی بروضہ رضوان بربست علیہ الرحمۃ و الغفران

چریاکوٹ قصبہ ایست مردم خیز در سواد اعظم گڈھ بہیرا بہ بای موحدہ بکسورہ مخلوط بہائے حطی و یائے مثناۃ تحتانیہ معروف و رائے مہملہ مفتوحہ بآخرش الف

قصبہ ایست بسواد اعظم گڈھ مسکن مشائخ عظام

قاضی احمد علی سندیلی ابن سید فتح محمد ساکن سندیلہ شاگرد و داماد مولانا حمد اللہ سندیلی دانشمند متبحر کثیر الدرس و التصانیف ذکی و فطین بود از پیشگاہ سلاطین دہلی بعہدۂ قضائے قصبہ سندیلہ امتیاز داشت مولوی حیدر علی ابن مولانا حمد اللہ ہم ازو مستفید شدہ حاشیہ میر زاہد رسالہ و حاشیہ میر زاہد ملا جلال و حاشیہ میر زاہد شرح مواقف و شرح سلم العلوم و حاشیہ منیہ بر شرح سلم و رسالہ فرائض حنفی از تصنیف انیق او یادگار اند مدار اواخر صدی دوازدہم ہجری رحلت فرمودہ بقصبہ سندیلہ در صحن امام باڑہ سید غلام حسین مدفون گشت طاب اللہ ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ

خواجہ اختیار الدین عمر ایرجی ابا و اجداد او از کبرائے خطہ ایرج بودند و بمنصب عہدہ داری متعین و منصوب آخر الامر او را جذبہ دست داد بکلی ترک حطام دنیا دے نمودہ

انچہ انامورارات والتفات متعین داشت ہمہ بالطوع ورغبت گذاشتہ درطلب علم وطریقہ زہد قدم صدق نہاد ودرخدمت قاضی محمد سعادی کہ از اساتذہ عہد وصلحاے روزگار دمرید وخلیفہ شیخ نصیرالدین محمود بود بتحصیل علم کردوبہ نعمت خلافت واجازت مشرف گشت وفاتش چہاردہم محرم سن ہشت صدونہ ہجری واقع شدہ بمقام ایرج مدفون گشت علیہ الرحمۃ والرضوان

حکیم ارزانی دہلوی نامش محمد اکبر بن حاجی محمد مقیم درعصر فیض اثر بادشاہ جمجاہ ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر غازی طبیبی حاذق مرید خاندان قادریہ بود بہ مطب مرضی وتالیف کتب طبیہ بسری برد از تصانیف او کتب ذیل مشہور اند میزان الطب۔ حدود الامراض منتخب اکبری۔ مجربات اکبری۔ مفرح القلوب۔ شرح قانونچہ۔ قرابادین قادری طب اکبر کہ درسال یازدہ صدوہشت ہجری ترجمہ کتاب شرح اسباب وعلامات تالیف نمودہ تاریخ تالیف آن درلفظ شرح اسباب وعلامات بعد حذف اعداد حروف علت کہ چہارالف ویک واو ہست مولف موصوف خود یافتہ

قاضی ارتضا علی خان گوپاموی ابن مصطفے علی خان درسال یازدہ صدونود و ہشت ہجری متولد شدہ بخدمت مولوی حیدر علی سندیلی علوم عقلی ونقلی اخذ کردہ وفن ادب از مولوی محمد ابراہیم بلگرامی آموختہ جامع شریعت وطریقت بود درسن دوازدہ صدوبست وپنج ہجری نزد والد خود بمدراس رسیدہ درآن وقت والدوے قاضی مدراس بود بعد وفات پدر خود ہم بران منصب ممتاز شدہ بافادہ علوم مے پرداخت بر صدرا ومیرزاہد وملا جلال وغیرہ حواشی وشروح نوشتہ کہ مطرح انظار علماے کرام اند نفایس ارتضائیہ و نقود الحساب ورسالہ فرائض وشرح قصیدہ بردہ نیز از تصانیف مشہورہ وے اند درسال دوازدہ صدوپنجاہ ویک ہجری وفات فرمودہ

مولوی ازہار الحق فرنگی محلی ابن ملا احمد عبدالحق برادر عینی ملا احمد انوار الحق تا شرح جامی بخدمت مولانا عبدالعلی بحر العلوم خواندہ بسبب روانگی مولانا موصوف جانب ہند کتب متوسط واکثرے از مطولات منقول بخدمت ملا احمد حسین تحصیل نمودہ کتب معقول پیش ملا محمد حسن استفادہ کردزان بعد بنابر درس وتکمیل بہ شاہجہان پور نزد مولانا بحر العلوم رفت واز انجا معاودت نمودہ مدتے در وطن خود لکھنؤ بدرس

معروف ماند پس بتلاش معاش بطرف رائے بریلی روانہ شد شاہ لال مرحوم او را غنیمت شمردہ بخانہ خود جایش دادند و بخدمت وے طلبہ علم برائے تدریس ہجوم کردند در مسجد شاہ مذکور درس میداد و از شاہ موصوف بسلسلۂ نقشبندیہ بیعت کردہ و از انجا ہمراہ مولانا بحر العلوم روانہ بہار شد و در انجا درس بطلبہ میداد و باز نا پس بوطن آمد و بکار درس مشغول ماند و بعمر ہفتاد سالگی از عالم فانی بملک جاودانی خرامید

شیخ اسحاق لاہوری ابن شیخ کاکو دانشمند متبحر و متوکل و متورع دایم درس می گفت جامع جمیع علوم و صوفی مشرب و ہمیشہ بحق مشغول می بود تا نمی پرسیدند سخنی نمی گفت شیخ سعد اللہ و شیخ منور از تلامذہ او مشہور اند سن شریفش از صد متجاوز شدہ بسال نہصد و نود و شش ہجرت رحلت فرمود

مفتی محمد اسد اللہ آکہ آبادی ابن مفتی کریم قلی بزرگی خاندان ایشان بر ہمگنان ظاہر و ہویداست دانشمند ذکی و متقی باوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ آراستہ و پیراستہ بود نسبت تلمذ بہ مولانا فضل رسول بدایونی داشت ہنگامیکہ در فتح پور مفتی عدالت بودہ فقیر جامع الاوراق شرح عقائد نسفی و مشکوٰۃ شریف در خدمت بابرکت شان سبقاً خواندہ باز قاضی القضاۃ صدر آگرہ و در اخیر صدر الصدور جونپور شدہ بتاریخ یکم جمادی الاول یوم دوشنبہ سال سیزدہ صد ہجری لا الہ الا انت گویان جان بجان آفرین سپردہ بمحلہ چتر ساری منحلات جونپور مدفون شدند طاب اللہ ثراہ

مولوی اسد علی سندیلی پدر وے شیخ صادق علی از فیض آباد آمدہ مرید دربان شاہ سندیلی شدہ ہمانجا سکونت اختیار کردہ اسد علی بقصبہ مذکور ولادت یافت از علمای وقت کتب درسیہ باتمام رسانیدہ و تمام عمر ملازم درس و تعلیم بودہ بست و ہشتم ربیع الثانی سال دوازدہ صد و نود و ہشت ہجری روز جمعہ رحلت فرمودہ بسندیلہ مدفون گشت

مولوی اسلمی مدراسی نام وے محمد سعید است دانشمندی متبحر از تلامذہ ارشد ملک العلمای مدراس بود کتاب تحفہ اثنا عشریہ مصنفہ مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی را از فارسی بعربی ترجمہ نمودہ کتاب سفینۃ النجات ہم از تصانیف اوست علیہ الرحمۃ

سید اسمعیل بلگرامی دانشمند متجر بود بہ سال یازدہ صد و شصت و چہار ہجری وفات یافتہ

شیخ اسمعیل لاہوری از عظمائے محدثین و مفسرین بود و اول کسی ہست کہ علم حدیث و تفسیر بہ لاہور آوردہ و ہزارہا مردم در مجلس وعظ وے مشرف باسلام مے شدند در سال چہار صد و چہل و ہشت ہجری بہ لاہور درگذشت

اسمعیل عرب انا قران شیخ حسین تبریزی در ہیأت و حکمت و طب بے نظیر بود و بدرس شرکت مکانی با شیخ حسین داشت و طلبہ را از مین صحبت شریف ایشان ابواب فیض بروے مے کشود بوجہ اثاث البیتی کہ داشت شبے او را دندان شہر بعہد جلال الدین محمد اکبر شاہ کشتند

سید اشرف سمنانی وی را سید اشرف جہانگیر گویند از اکابر علمائے ربانی و کاملان صاحب کرامت و تصرفات ہست در سیاحت با امیر کبیر سید علی ہمدانی قدس سرہ رفیق بود عاقبت بجانب ہندوستان افتاد و در حلقہ ارادت شیخ علاء الدین در آمد او را پیش از ارادت مقامات عالیہ کشف و کرامت حاصل بود در حقائق و توحید سخنان عالی دارد و او را مکتوبات است مشتمل بر تحقیقات غریبہ و با قاضی شہاب الدین دولت آبادی معاصر بود غالبا قاضی از وے تحقیق بحث ایمان فرعون کہ در فصوص الحکم اشارتی بیان واقع شدہ ہست کردہ بود او در ین باب بوے مکتوبے نوشت کہ در اخبار الاخیار شیخ المحدثین دہلوی نقل کردہ فرار سید اشرف در کچھوچھہ ہست نام مبارکش را در دفع جن بغایت موثر می دانند و او را ملفوظاتے است مسمی بہ لطائف اشرفی کہ یکے از مریدان او جمع کردہ

شیخ اعظم ثانی لکھنوی ابن شیخ ابو البقا بن شیخ موسیٰ بن شیخ ضیاء الدین کوانی از علمای فحول و دانشمند متبحر جامع بود میان علوم ظاہری و باطنی و ارادت بہ شیخ ابو الفتح جونپوری داشت شیخ ضیا لکھنوی و شیخ سعد الدین خیر آبادی از ارشد تلامذہ وے اند و با شیخ سعد اللہ کندرے فراز معاصرت و مختتی تام داشت گویند وے را در علم فقہ مرتبہ بلند و پایہ ارجمند بود در تقریر مسئلہ فقیہہ بیانے صافی و تقریرے وافی مے کرد وے را در علم فقہ رسائل متعددہ اند شیخ ضیاء الدین اب الجدوی در عہد ہلاکو خان انکریان بہ ہندوستان آمدہ

جہت ملاقات شاہ سمرقندی بہ لکھنو رسیدہ و بہ سبب علاقہ محبت اوشان دران بلدہ توطن اختیار کرد شیخ اعظم ثانی سہ عقب ذیل گذاشتہ وفات یافتہ سال وفاتش معلوم نہ شد

۱ شیخ محمد عرف شیخ قاضی ۲ شیخ احمد فیاض ۳ شیخ نصیر الدین۔ اولاد ہر یکے ازانہا در لکھنؤ و دیوہ وانام موجود اند

مولوی افہام اللہ سندیلی ابن مولوی سید فتح اللہ بن سید شاہ غلام علاء الدین مخدوم زادہ سندیلہ اکتساب علوم متداولہ از والد خود و مولوی عبد اللہ و مولوی احمد بخش سندیلیان و مولوی انوار الحق و مولوی سراج الحق لکھنویان و علم طب از حکیم مرزا محمد علی لکھنوی طبیب شاہی کردہ احسان حسین خان و مظفر حسین خان فرزندان سبحان علی خان کمبوہ و مولوی محمد علی خان لکھنوی از تلامذہ صاحب ترجمہ بودند بحر شرحی مختصر بر میزان الصرف تالیفے اردو یافتہ نشد بمقام نان پارہ ضلع بہرائچ وقتیکہ ملازم راجہ منور علی خان بود ازین جہان بی بنیان رخت ہستی بربستہ ہمانجا مدفون گشت علیہ الرحمۃ والغفران

مولوی اکبر علی سندیلی ابن مولانا حمد اللہ سندیلی شارح سلم العلوم و برادر کلان مولوی حیدر علی سندیلی اکتساب علوم ظاہر از والد ماجد خود نمودہ عالم متبحر بود مگر بدرس و تدریس بوجہ اذکار و اوراد و چلہ نشینی انتفاعے نکرد او مرید شاہ قدرت اللہ مرحوم صفی پوری بود و شرح بسیط بر حزب البحار از تصانیف شریفہ او یادگار روزگار است تاریخ بست و ہفتم شعبان سال دوازدہ صد و بست و پنج ہجری ازین دار فانی بعالم جاودانی شتافت و بمقابر قدیم صاحبان سندیلہ واقع موسی پور بخاکش سپردند علیہ رضوان اللہ العلی الاکبر

مولوی آل حسن قنوجی ابن اولاد علی از سادات حسینی بخاری بلدہ قنوج در سال دوازدہ صد و دہ ہجری متولد شدہ اوائل علوم درسیہ از مولوی عبد الباسط قنوجی تحصیل کردہ سپس بہ لکھنؤ رفتہ بخدمت علماے آنجا مثل مولوی محمد نور و غیرہ مستفید گشت و در سال دوازدہ صد و سی و سہ ہجری بدہلی رفتہ بجرگہ تلامذہ مولانا عبد العزیز و مولانا رفیع الدین منسلک شدہ اجازت کتب تفسیر و حدیث بدست آورد مرید و خلیفہ سید احمد مجاہد بریلوی و شریک جہاد بادی او عمر عزیزش بدرس و افادہ و موعظہ بسر برد مؤلفاتش بزبان ہندی

وفارسی وعربی بسیار انداز انجملہ راہ سنت وہدایۃ المومنین ونور الوفا من مرأۃ الصفا ورسالہ
درمعنی کلمہ طیبہ ورسالۂ رد تعزیہ ورسالہ آداب تذکیر ورسالۂ آداب بیعت ورسالۂ الاختصاص
فی الحدود والقصاص وتقویۃ الیقین فی رد عقائد المشرکین وغیرہ از مؤلفات مفیدہ وی اند
بسال دوازدہ صد وپنجاہ وسہ ہجری رحلت فرمود تاریخ وفاتش درمات ۱۲۵۳ بخمد یافتہ اند
از اعقاب او مولوی سید صدیق حسن خان بہادر زوج ثانی رئیسۂ بھوپال اند ذکر شان
در حرف صاد بیاید انشاء اللہ تعالے

مولانا آکہ داد جونپوری از اکابر علماے جونپور بیک واسطہ شاگرد قاضی شہاب الدین
دولت آبادی وبیواسطہ حامد شہ مانک پوری بود عمر عزیزش در افادہ علوم وتصانیف صرف
کردہ در تحریر وتقریر وتنقیح مطالب علمی قدرتے تمام وخطی وافر داشت تصانیف عمدہ
ومعتبرہ دارد انا نجملہ شرح ہدایہ در فقہ بچند مجلدات ضخیمہ وشرح بزدوی وحاشیہ برحاشیہ ہندی
وحاشیہ تفسیر مدارک از یادگار روزگار اند شیخ عبد الحق محدث دہلوی وصاحبان بالا خیار نقل کردہ
کہ شیخ حسن بن طاہر ومولانا آکہ داد صاحب ترجمہ در سلوک طریق علم رفیق یکدیگر می بودند
ودر میان ایشان مودتے عظیم بود چون شیخ حسن ابن طاہر در سلسلہ ساجی حامد شہ مانکپوری
درآمد مولانا آکہ داد گفت کہ میان حسن شما حرت طالب علمان بر باد دادید وی فرمود شما
نیز لختی بخدمت ایشان برسید امتحان کنید تا ما را معذور دارید روز دیگر ہر دو یار قصد ملازمت ساجی
حامد شہ کردند مولانا آکہ داد مسئلہ چند از ہدایہ وبزدوی کہ بسمت اشکال موسوم بودند تصور
کردہ باخود راست کرد چون بخدمت سید رسیدند وی رحمۃ اللہ علیہ بسان عادت خود از
سر گذشت احوال خود حکایت کرد کہ رفع اشکال مولانا آکہ داد ندکورہ بدست پس مولانا نیز مرید وی
شد وبسلوک طریق مجاہدہ وریاضت مشغول گشت ودر سال نہصد وسی ودو ہجری
وفات یافتہ نور اللہ مرقدہ

میان آکہ داد لکھنوی مولوی عبد القادر بدایونی در منتخب التواریخ تحریر فرمودہ کہ
میان آکہ داد از ہوشمندان مستعد صاحب تصرف بود طبعی وقاد داشت وذہن نقاد در فقہ
واصول فقہ وعربیت نظیرش نہ بود در نحو رسالہ موسومہ قطبی بایراد مثال وعبارت نوشتہ

از تصنیفات او دو چیز غریب دیدم اول رسالہ کہ از طول چہاردہ سطر و از عرض نیز ہمان قدر سطور بجد دل نوشتہ بودند و احکام و مسائل چہاردہ علوم ازین استخراج سے یافت دوم رسالۂ قبطون نام بر نہج مقالہ کہ عبارتی بردش مقامات حریری داشت و تصنیفات دیگر ہم دارد و انتہی ملخصا حال وفاتش جائی یافتہ نشد

مولانا آکہ داد سلطانپوری اصل وی از قریہ نمودہ توابع سندیلہ است تلمذ نزد عبد النبی مخدوم الملک نمودہ بشرافت حسب و نسب ممتاز از اعاظم علما و اکابر فقرای ہند بود در عہد اکبر بادشاہ چندگاہ بصدارت صوبہ پنجاب بعدہ بقضاے آکہ آباد منصوب گردید و بجزوے معاش کہ داشت قانع بود او را تصانیف بسیار ہست کتاب کشف الغمہ و منہاج الدین از تالیفات وے مشہور اند در سال یکہزار و شش ہجری رحلت کرد طاب اللہ ثراہ۔

مولانا آکہ داد لنگر خانی لاہوری منسوب بہ محلہ لنگر خان از محلات لاہور در اکثر علوم متداولہ ماہر و متجر بودہ تشرع و تورع و تقوی و صلاح بغایتے داشت و پیوستہ بدرس مشغول سے بود ہرگز بخانۂ ارباب دنیا نرفتہ و از ملوک زمانہ حاجتی نخواستہ و مدد معاش نگرفتہ غفر اللہ لہ

مولانا آکہ داد امروہی ملا مستعد و خوش طبع شیرین سخن خوش صحبت ندیم پیشہ بود مطائبہ ملیح داشت در ملازمت اکبر بادشاہ در سلک سپاہیان انتظام یافتہ در سال نہصد و نود ہجری در نواحی سیالکوٹ دو یعت حیات سپردہ بنواح امروہہ مدفون گشت نور اللہ مرقدہ

شیخ اللہ یار خیر آبادی از علماے متجر بود در ابتدای احوال سالہا بدرس و افادہ گذرانید کہ بسیار دانشمندان صاحب کمال از و وارث ماندہ اند آخر الامر بالکل رجوع بطریقہ صوفیہ نمودہ خط ارشاد از شیخ صفی خلیفہ شیخ سعد الدین حاصل کرد ذوق سماع و حالت وجد بر و غالب آمد قدم از ابواب اہل دنیا کوتاہ گردانید تا اینکہ استدعاے ضیافت کسے ہم قبول نکردے در سال نہصد و نود و سہ ہجری وفات یافتہ نور اللہ مرقدہ

حکیم امام بخش نامش احمد اللہ ساکن قصبہ کیرت پور ماہر علوم عقلی و نقلی طبیب حاذق از تلامذہ حکیم محمد اسحاق دہلوی ملازم راجہ ٹکیت رائے مدار المہام نواب آصف الدولہ بہادر رئیس ملک اودھ بود کتاب آداب الاطبا و سرخوش موسوم بمعرکۃ الآرا ہر دو بزبان عربے

ورسالہ خلاصۃ الطب در بیان ستہ ضروریہ بزبان فارسی از تصانیف اوست والد ماجد
مسودات و اوراق حکیم شیر علی مرحوم نسبت تلمذ بوے دارند سال وفاتش بدریافت نرسید

علیہ الرحمۃ والغفران

حافظ امان اللہ بنارسی ابن نور اللہ ابن حسین بنارسی حافظ قرآن مجید جامع معقول و
منقول حاوی فروع و اصول در عہد اورنگ زیب عالمگیر بر عہدۂ صدارت لکھنؤ کامیاب بود
در سن یازدہ صد و سی و سہ ہجری بمقام بنارس وفات یافتہ ہمدرانجا مدفون شد کتب
مرقومۂ ذیل از تصانیف او یادگار اند مفسر در اصول فقہ۔ محکم الاصول شرح مفسر مذکور و
حواشی بر تفسیر بیضاوی و عضدی و تلویح و حاشیہ قدیمہ و شرح مواقف و حکمۃ العین و شرح
عقاید دوانی و رشیدیہ و بر مباحثہ میر باقر علے استرآبادی و ملا محمود جونپوری در مسئلہ
حدوث دہری محاکمہ تحریر کردہ و با قاضی محب اللہ بہاری مصنف مسلم العلوم ہنگامیکہ
ملا محب اللہ قاضی لکھنؤ بود مذاکرہ علمی میداشت

شیخ امان اللہ پانی پتی نامش عبد الملک بن عبد الغفور از علماے صوفیہ موحدین
شاگرد شیخ مودود لاری و مرید شیخ محمد حسن بن شیخ حسن ابن طاہر جونپوری بود او را در علم
توحید و تصوف کتب و رسائل بسیار اند ازان جملہ رسالہ موسومہ اثبات الاحدیہ و شرح
لوائح جامی قدس سرہ السامی از تصانیف اوست تاریخ دوازدہم ربیع الآخر سال نہصد و
پنجاہ و ہفت ہجری ازین دار فنا بدار بقا شتافت مدفنش پانی پت ہست سقی اللہ ثراہ

مولوی امان اللہ دہلوی بن مولوی خیر الدین عالم فاضل و متورع کامل در صغر سن
از علوم درسیہ فراغت یافتہ محسود اقران گشت در حسن اخلاق و علوم اشفاق آشنا و بیگانہ نزدش
مساوی بود مد تصانیف رائقہ و تالیف فائقہ او در یادگار اند امیر الامرا نواب خان دوران خان
وزیر محمد شاہ بادشاہ دہلی بوے خلوصی داشت و از حضور بادشاہ بہ منصب شیخ الاسلام
سربلندی یافتہ در جنگ نادر شاہ درانی بیازدہ صد و پنجاہ و یک ہجری مقتول شد

مولوی امان علی احمد آبادی خلف حکیم شیر علی متوطن احمد آباد نارہ و برادر کلان
مؤلفت کتاب علوم متعارفہ او لا مختصرات از مولوی ثابت علی ساکن بھکا ضلع آلہ آباد

خواندہ وکتب مطولات پیش مولوی محمد سعید رام پوری واما دمفتی شرف الدین گذرانیدند و
علم طب از والد ماجد خود اکتساب نمودند ورع وتقوی شعار و دثار شان بود حسب الطلب مہاراجہ
بشنا تھ سنگھ فرمان روای ریوان از فتح پور آمدہ بتاریخ بست وچہارم ربیع الاول سال دوازدہ
صد و نجاہ وہفت ہجری بمنصب طبابت بمشاہرہ یک صد وبست روپیہ ملازم شدند
دران وقت مسلمانان سکنہ خاص ریوان ومضافات آن بہ لاعلمی ومحبت ہنود وماننداں
از پابندی صوم وصلوٰۃ بمراحل دور بودند بلکہ برخے باسمائے ہنود موسوم بودند بیمن قدوم
شان بسیاری از مسلمانان پابند صوم وصلوٰۃ پنجگانہ شدند از عوام مرضی ہیچ نمی گرفتند ودعا از نزد خود
مے دادند پانزدہم شوال روز شنبہ وقت عصر بمقام احمد آباد نارہ سال دوازدہ صد ونجاہ و
ہشت ہجری بخدمت مولانا عبد الہادی فتح پوری خلیفہ رفیع الدین عرف مولوی ذوالفقار علی
بیعت بسلسلۂ قادریہ ونقشبندیہ مجددیہ کردہ خلافت ہر دو سلسلہ حاصل نمودند واکثر مردم
این دیار را بحلقۂ ارادت خود آوردند ہیژدہم ذی الحجہ روز جمعہ سال دوازدہ صد وہفتاد و
دو ہجری انتظام پرمٹ کل ریاست سپرد گردیدہ وتا حیات برعہدہ منتظم پرمٹ مقرر
ماندند بتاریخ بست وچہارم ربیع الاول سال دوازدہ صد وہفتاد وہفت ہجری بمقام
ریوان رحلت فرمودہ ہم دران جا مدفون شدند حکیم ابو خان دہلوی تاریخ فوتش چنین بنظم
آوردہ ؎ صد افسوس حضرت امان علی ٭ بجنت شدند از جہان منتقل ٭ کنون سال رحلت
چہ گویم بتو ٭ سر ہوش رفت از غم در دل ٭ ۱۲۷۲

تصانیف مثنوی پنجہ خورشید بزبان اردو۔ حسن البیان فی تفسیر الالبان۔ موضح البدعات تیسیر السیر فی تراکیب
الاکاسیر رسالہ لذع الکلب۔ دو رسالہ خواص سور قرآنی بنظم اردو وفارسی۔ ترجمہ منظوم چہل
حدیث۔ رد الوثیقہ در رد مذہب نصاریٰ۔ عجائب التدابیر فی علاج البواسیر والنواسیر
مجربات متین۔ قرابادین متین ناتمام

مولانا حاجی امداد اللہ سلمہ اللہ ساکن تھانہ بھون جامع علوم ظاہر وباطن بیعت و
خلافت سلاسل چشتیہ صابریہ قدوسیہ وچشتیہ نظامیہ قدوسیہ وقادریہ قدوسیہ ونقشبندیہ
مجددیہ قدوسیہ وسہروردیہ قدوسیہ وکبرویہ قدوسیہ از جناب فیض مآب قبلہ حقیقت

وکعبہ معرفت حضرت میاں جیو شاہ نور محمد جھانوی دارند بسے از علمائے اعلام ہمچو مولوی رشید احمد
گنگوہی و مولوی محمد قاسم نانوتوی و مولانا و مرشدنا و حافظ حاجی محمد حسین محب اللہی العمری
الالہ آبادی بجلقہ ارادت حضرت ایشان درآمدند و بمراد دلی خود ہا فیضیاب شدند چنانچہ
حضرت ایشان در ضیاء القلوب تحت وصایائے خود ارشاد فرمودہ اند و نیز ہر کس کہ ازین فقیر
محبت و عقیدت و ارادت دارد مولوی رشید احمد و مولوی محمد قاسم را کہ جامع جمیع کمالات
علوم ظاہری و باطنی اند بجائے من فقیر بلکہ بمدارج فوق از من شمارند اگرچہ بظاہر معاملہ
برعکس شد کہ ایشان بجائے من و من بمقام ایشان شدم و صحبت ایشان را غنیمت دانند
کہ این چنین کسان درین زمان نایاب اند و از خدمت ایشان فیضیاب بودہ باشند
فقط الحق کہ ذات ستودہ صفات حضرت ایشان فی زماننا یادگار سلف است بزمانہ غدر
بعد حصول برائت خود از مخمصہ بہ مکہ معظمہ ہجرت فرمودہ مقیم آنجا بر کت آثار و مرجع صغار
و کبار شدہ و ہموارہ بجرم شریف درس مثنوی مولانا روم مے دہند غذائے روح ضیاء القلوب
و تحفۃ العشاق و جہاد اکبر و ارشاد مرشد و درد و غمناک از تصانیف حضرت ایشان
مشہور اند مولوی محمد یعقوب نانوتوی و حافظ محمد یوسف تھانوی و مولوی کرامت علی انبالوی
و مولوی محمد ابراہیم جراوری از خلفائے مجاز حضرت ایشانند فقیر حقیر مسود اوراق نیز بتوسط و شفاعت
مولانا و مرشدنا حافظ محمد حسین الہ آبادی بزمرۂ خدمۂ خدام حضرت ایشان درآمدہ اجازت
و بیعت بہر سلاسل یافتہ اللہم وفقنی لما تحب و ترضی و اجعل آخر عہدی
خیرا من الاولی

مولوی امیر الدین علی امیٹھوی ہرگاہ کفرۂ ہنود مسجد عالمگیری واقع ہنومان گڈھی متعلقہ
اودھ را کہ از معابد شہیرۂ ہنود ست شہید کردند و میان معرکہ شاہ غلام حسین بہ حمیت
اسلام تاریخ سیزدہم ذیقعدہ سال ہفتاد و یکم بعد صدی دوازدہم ہجری شہید گردید مولوی
امیر الدین علی مرحوم جہت انتقام خون شاہ غلام حسین و جہاد و مقابلہ ہراگہان
ہنومان گڈھی پے سپر و جمع کثیر از غازیان جان سپار دست بدستش دادند علمائے سنی
و شیعہ بہ پس و پیش افتادند کسے بفقدان شہ الظفر فیت جہاد لب کشادہ دیگرے

شرط امامت پیش نہادہ واجد علی شاہ فرمان روای لکھنؤ وعدۂ تصفیہ منازعت مے کرد واز جانب رزیڈنٹ جہت افساد قتال وجدال قدغن شدید بشاہ ووزیر مستزاد درین قیل وقال چندی توقف رو نمود چون بمقابلۂ دولتمندان ہنود قطع امید رو نمود امیر المجاہدین عزم بالجزم بسوے مقصود کردہ روانہ شد بارلو فرنگی افسر فوج فرمان روای لکھنؤ بحکم حاکم وقت سد راہ شدہ بمقام شجاع گنج فوج بارلو غازیان را محاصرہ کردہ از طرفین نوبت بمقابلہ رسیدہ بتاریخ بست وششم صفر روز چہار شنبہ سنہ ہفتاد ودوم از صدی سیزدہم ہجری امیر المجاہدین شربت شہادت چشیدہ بروضۂ رضوان شتافت شکر اللہ سعیہ درعین معرکہ بعض ارادت مندان او عرض کردند کہ اکنون موقع دیگر گون ہست اگر فرمائید شما را بجاے محفوظ بریم بجوابش بی ساختہ از زبان حق ترجمانش این مصرعہ برآمد ع سر میدان کفن بردوش دارم بطالبان تاریخ بعد شہادتش چون غور کردند اعداد مصرعہ برجستہ مطابق سال شہادت برآمدند منشی ظہیر الدین خلف منشی مسعود بلگرامی تضمین آن کردہ وہو ہذا **قطعہ** بتاریخ شہیدان کفن پوش ؎ چہ حاجت تا سنش من برنگارم ؎ کہ خود فرمود آن میر شہیدان ؎ سر میدان کفن بردوش دارم ؎

مولوی امین اللہ فرنگی محلی ابن مولوی محمد اکبر ابن مفتی ابو الرحم ابن مفتی محمد یعقوب حافظ وفاضل درس بطلبہ میداد یک پسر مسمی بمولوی عبد الحلیم گذاشتہ بتاریخ بست ونہم جمادی الثانی سال دوازدہ صد وپنجاہ وسہ ہجری بعارضۂ دق جہان گذران را پدرود نمود

مولوی اوحد الدین بلگرامی عالم وحید العصر وفرید الدہر در علم ادب دانشاے عرب تلمیذ شیخ احمد عرب یمنی شروانی مؤلف نفحۃ الیمن بود او تصانیف او کتاب نفائس اللغات ہست کہ دران زبان اُردوے ہندوستانی را کہ مرکب از فارسی وعربی وترکی وہندی است اصل لغت قرار دادہ عربی وفارسی آن را بیان کردہ الحق ایجادے نمودہ کہ پیش ازان ہیچ کتابے از ممکن عدم بمنصۂ وجود شاید جلوہ گر نشدہ باشد اتمام آن بعہد محمد علی شاہ بادشاہ اودہ تاریخ ہفتم رجب سال دوازدہ صد وپنجاہ وسہ ہجری بظہور پیوستہ سال وفات صاحب ترجمہ معلوم نگردید شکر اللہ سعیہ

ادریس گوالیاری دانشمندی مناظر ومجادل در عہد اکبر بادشاہ بود ودر وادے

اصول وفروع بے نظیر روزگار جودت طبع بمثابہ داشت کہ در وقت بحث چون کار بنقل مے
افتاد صفحہ وورق ورق عبارت را بیاد مے خواند ومے گفت کہ این عبارت فلان
کتاب است درانجا بہ بینید وخصم را الزام مے داد چون تفحص مے کردند اثرے ازان
در کتاب نمے یافتند

حرف الباء الموحدہ

مولانا بدرالدین اسحاق دہلوی ابن علی بن اسحاق دہلوی در اوائل حال بہ پہلی تحصیل
علم مے کرد ودر طلبہ علوم بجوش طبعی وحدت ذہن ممتاز بود وبعد اتمام تحصیل علوم مروجہ متوجہ بخارا
شدہ باجودہن رسید آوازہ کمال حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر شنیدہ مشتاق
خدمت او شدہ بملازمتش رسید شیخ چون او را قابل دید بخلافت مے وداماد مے خود مخصوص گردانید
وخرقۂ خلافت بخشید وی را رسالہ ایست مسمی باسرار الاولیا کہ دران ملفوظات گنج شکر جمع کردہ
ودر علم تصریف کتابے نظم کردہ وغایت تجرد وفصاحت را دانجا کار فرمودہ قبرش در صحن
مسجد جامع قدیم اجودہن ہست

شیخ بدہ بہاری دانشمندی راسخ وطبیبی حاذق بود کہ شیر شاہ سور از غایت اعتقاد
کفش پیش پای او می نہاد وی بروزگار شاہ قاضی شہاب الدین دولت آبادی شرحی معتبر نوشتہ

مولوی برہان الدین ساکن دیوہ دانشمند فقیہ ومحدث کہ ظاہر وباطنش بصلاح و
تقوی آراستہ بود تمام عمر خود بتذکیر وموعظہ الخلائق بسر بردہ ہزارہا مردم بہدایت وارشاد وش
عادات قبیحہ غیر مشروعہ را ترک کردند وبراہ راست آمدند از تصانیف او چند رسائل کہ بنظر
سوء اوراق گذشتہ ہمہ مفید وبذیل ذکر اند مولف در ایام صبی او دیدار پر انوارش مشرف
شدہ بود مثال مبارک وی ہنوز کہ بہ شصت ویک سال رسیدم از خیالم نرفتہ
تصانیفہ تاریخ بست ونہم ربیع الثانی روز سہ شنبہ سال دوازدہ صد وچہل ہجری مباحثہ
بمسائل مختلف فیہا در میان علماے دہلی واقع شدہ سرگروہ فریق اول حامی السنۃ مولانا
رشید الدین خان وسرخیل فریق ثانی حامی البدعۃ مولانا عبدالحی بودند چون مباحثہ باختتام
وتقریر تحریری ہر دو فریق بنظر صاحب ترجمہ در آمد وے رحمۃ اللہ علیہ رسالہ بطور محاکمہ

تحریر فرمودہ کہ بر رسالہ محاکمہ مشہور و قابل دید است۔ رسالۂ تحقیق الاوزان بکار آمد صدقہ و زکوٰۃ و مہر بسال دوازدہ صد و چہل و ہفت نوشتہ۔ رسالہ احکام عید الفطر و رسالۂ احکام عید الاضحیٰ حسب استدعائے بعض صلحائے احمد آباد نارہ در سال دوازدہ صد و پنجاہ ہجری تحریر کردہ۔ رسالۂ نکاح۔ رسالۂ منع اشارۂ تشہد۔ رسالۂ ندر و ذبیحہ۔ رسالۂ تحقیق ربوا و رسالۂ کفارۂ میت۔ از تصانیف وے اند رحمۃ اللہ علیہ و علی اسلافہ

شیخ برہان الدین نسفی دانشمندے کامل حال بود اگر شاگردے بخدمت او آمدے تا چیزی بخواند او گفتی کہ اول بر من سہ شرط بکن تا چیزی ترا بیاموزم از ان جملہ شرط اول اینست کہ طعام یک وقت خوری تا وعائے علم خالی ماند دوم آنکہ ناغہ نہ کنی اگر یک روز ناغہ کنی دوم روز ترا سبق نگویم سوم آنکہ چون مرا در راہی پیش آئی ہمین کہ سلام کنی زود بگذری و دست دیا افتادن و تعظیم زیادت در میان راہ نہ کنی

شیخ برہان الدین محمود بلخی بن ابی الخیر اسعد البلخی رح از اکابر علمائے وقت سلطان غیاث الدین بلبن متصف بوفور علم و دانش و وجد و سماع جامع بود میان علوم شریعت و طریقت در عہد صبی بہ صحبت مولانا برہان الدین مرغینانی صاحب ہدایہ رسیدہ و بشارت علم یافتہ بسال ہشت صد و ہشتاد و ہفت ہجری وفات یافتہ قبرش جانب شرقی حوض شمسی واقع دہلی است کہ آن را تحتہ گویند مردم آن دیار خاک قبرش باعتقاد فتح باب علم اطفال را مے خورانند رحمۃ اللہ علیہ

بہاء الدین زکریا ملتانی خلیفہ شیخ شہاب الدین سہروردی نام نامیش زکریا کنیت وے ابو محمد لقبش بہاء الدین القرشی الاسدی ثم الملتانی شیخ الاسلام و از اکابر اولیائے ہند صاحب کرامات ظاہرہ و مقامات باہرہ جامع بود بعلوم ظاہری و باطنی از بغداد بملتان شرف قدوم ارزانی فرمودہ اکابران بلدہ بروے حسد بردند و کاسہ پر از شیر بخدمتش فرستادند شیر باینکہ درین شہر گنجایش دیگرے نیست شیخ الاسلام این معنے را دریافتہ گلی بر شیر کاسہ نہادہ پیش آن جماعہ فرستاد مومی بر آنکہ درین شہر جائے ما ہمچو گل بر سر خواہد بود اکابر ملتان از حسن لطافتش حیران ماندند و از اغنیائے شاگرد بودہ وی را تصانیف عدیدہ

خاصہ بعلم سلوک ہستند تاریخ ہفتم صفر سال ششصد و شصت و یک ہجری رحلت فرمودہ
مرقدش بملتان ہست رحمۃ اللہ علیہ وعلی اسلافہ

شیخ بہاء الدین مفتی آگرہ بغایت مردی بزرگ عالم و عامل و معمر و متبرک و متدین بود
و در سخاوت و اعانت مسلمانان یگانہ عصر از اولاد شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا در سال ہفتصد و
شصت و شش ہجری وفات یافت تغمدہ اللہ بغفرانہ

شیخ بہکہاری کاکوروی نامش نظام الدین ابن امیر سیف الدین ہست بسال ہشت
صد و نود ہجری ولادت یافتہ جامع علوم ظاہر و باطن بود در علوم ظاہر بہ مولانا ضیاء الدین
مدنی محدث و قاضی عبد اللطیف ہرانی نسبت تلمذ داشت و در اوائل کتب درسیہ
متعارفہ از بالد خود تحصیل کردہ و در اکتساب علم باطن مرید سید ابراہیم ارچی است کہ
نبیرۂ سید عبد الرزاق ابن غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی بود کتاب منہج در اصول حدیث
و معارف در تصوف و ترجمہ رسالہ ملہمات قادری مصنفہ سید عبد الرزاق از تصانیف
شریفہ او یادگار اند بعمر نود و یک سال بسال نہصد و ہشتاد و یک ہجری وفات
یافتہ در قصبہ کاکوری مدفون شد جملہ مخدوم زادگان کاکوری از اولاد امجاد او ہستند
ازان جملہ شاہ محمد کاظم و شاہ تراب علی قدس اللہ سرہما شہرہ آفاق بودند و مولوی
محمد محسن نیز از اولاد ویند کہ در نظم و نثر نظیر خود ندارند قصائد نعتیہ و سراپاے رسول اکرم صلعم و
مثنوی صبح تجلی در میلاد مبارک و غیرہ اند کے از بسیار و مشتی نمونہ از خروار تصنیف
بدیع ادشان ہست سلمہ اللہ تعالے

شیخ بہکہاری جونپوری ابن شیخ آکہ داد جونپوری یکی از علماے فحول عہد دولت
سلطان سکندر لودی بود منقول ہست کہ سلطان روزی علماے دیار خویش را جمع کردہ بیک
جانب شیخ عبد اللہ تلبنی و شیخ عزیز اللہ تلبنی و جانب دیگر شیخ آکہ داد جونپوری و پسرش
شیخ بہکہاری را در بحث معارض ساختہ آخر چنان معلوم شد کہ آن دو بزرگوار در تقریر داین
دو عزیز در تحریر فائق امدد اللہ اعلم

شیخ بہلول دہلوی علم حدیث را خوب ورزیدہ در صحبت اہل فقر و فنا رسیدہ

با اہل دنیا کارے نداشت در عہد اکبر شاہ با فادہ و افاضہ طلاب مشغول بود

شاہ بہلول جالندہری عالم عامل و فاضل کامل شاگرد سید عبدالرشید وضع قلندرانہ داشت مرید شاہ بھیکھ چشتی لاہوری بود نود کتاب بعلوم مختلفہ تصنیف کردہ انا بجملہ فوائدا لاسرار و شرح دیوان حافظ شیراز و احوال نامہ از مصنفات اوست در سال یک ہزار و یک صد و ہفتاد ہجری سبگرائے علیین شد نور اللہ مرقدہ

شیخ پہار لکھنوی ابن محمد شریف از اولاد شیخ سعد اللہ کندوری فراز جامع بود میان شریعت و طریقت اول فطرت بر نشاء تقوی و صلاح برآمد و بر عصمت ذاتی نشود نمایافتہ بعد تحصیل علوم دینی بہ تہذیب اخلاق و تبدیل صفات موفق شدہ از زہاد وقت گردید مسن و معمر و متبرک بود و با فادہ علم اشتغال داشت و افضل ترین اعمالش این بود کہ کتب بسیار جمع کردہ و تصحیح فرمودہ و مشکلات آن را چنان حل نمودہ کہ ہر کرا ادنے مناسبتی باشد نظر در کتاب او کافی بود حاجت استاد نداشت و با وجود این لطافت کتب دینے او در امداد طلبہ مشہور وقت بود سال فوتش بدریافت نرسید شکر اللہ سعیہ

ملا بیکس غزنوی بیکسی تخلص می کرد بوفور فضائل و صنوف کمالات اتصاف داشتہ و بزیارت حرمین شریفین رسیدہ بہندوستان آمد بعضی کتب احادیث مثل مشکوٰۃ المصابیح در عرب و شمائل النبی عم بہ میر مرتضی شریفی و غیرہ گذرانیدہ بجہت استیلاے ضعف پیرے متوجہ وطن مالوف غزنین شدہ بمنزل پشاور ندای ارجعی از پیک اجل شنیدہ در سال نہصد و ہفتاد و سہ ہجری بجوار رحمت ایزدی پیوست

پیر محمد شروانی ملا خوش فہم اعلی ادراک بود مجلسی شگفتہ داشت از شروان بقندہار بخدمت خانخانان بیرم خان آمدہ نشود نمایافت و بعد از فتح ہند خطاب خانے بعدہ خطاب ناصر الملکی یافتہ در ملک مالوہ بآب نربدا غرقی شدہ ہلاک گشت

شیخ پیر محمد لکھنوی دانشمندی بود بعلوم ظاہری و باطنی صاحب التصانیف الرائقہ والتالیفات الفائقہ آبای کرامش از سادات منڈیاہون سوادجونپور بودند کتب درسیہ درجونپور و حرمین شریفین و دہلی و اجمیر و قنوج تحصیل کردہ بہ لکھنؤ آمدہ مدتے بمقام شاہ

مینا قدس سرہ بودہ ریاضات و مجاہدات می کشید و فاتحہ بعد فراغ بخدمت مولوی قاضی عبدالقادر لکھنوی خواندہ در باطن از روح پر فتوح حضرت شاہ مینا ادام اللہ فیضہ فیناتربیت یافت بعدہ بخدمت شاہ عبداللہ سیاح چشتی پیوست و در بقیہ اولی بنعمت ارادت و خلافت دے کامیاب شد و اجازت سکونت لکھنؤ یافت و حسب وصیت پیر خود مدام بدرس افادہ علوم مشغول بودے آنچہ از فتوحات یافتے براہ خدا صرف ے کردی و بجز قوت یک روزہ برای خود نگرفتی اکثرے از علمائے نامدار فاتحہ فراغ اند خواندند بعد وفاتش کہ در سال ہشتادم از صدے یازدہم بوقوع آمدہ شیخ محمد آفاق کہ سر حلقہ مریدان وے بود بجایش منصوب گردید مرقد شیخ پیر محمد بر بلندی لب دریاے گومتی در شہر لکھنؤ زیارت گاہ است و بہ ٹیلہ شاہ پیر محمد شہرت دارد

حرف التاء المثناۃ

شیخ تاج الدین دہلوی ولد شیخ زکریا جودہنی دہلوی از علمای عہد اکبر شاہے شاگرد رشید شیخ امان پانی پتی بود از تصانیف او شرح لمعات و شرح نزہتہ الارواح است گویند وے ہم باعث بر فتور اعتقاد اکبر شاہ بود

مولوی تراب علی لکھنوی ابن شیخ شجاعت علی بن مفتی فقیہ الدین بن مفتی محمد دولت بن مفتی ابوالبرکات مصنف فتاوی جامع البرکات نامش رکن الدین محمد و کنیت وی ابوالبرکات ست سلسلہ نسبتش بہ مصعب بن زبیر ے پیوندد و بزرگانش باشندہ دہلی اند در سال ۱۲۱۳ دوازدہ صد و سیزدہ ہجری تولد یافتہ لفظ برخوردار مادہ تاریخ ولادت او ست الغرض وی بخدمت مولوی سید مخدوم لکھنوی و مولوی محمد اسمٰعیل لندنی و مولوی مظہر علی لکھنوی و مولوی ظہور اللہ لکھنوی اکتساب علوم نمودہ فائق الاقران گشت و بدرس و افادہ طلبہ عمر خود بسر بردہ تاریخ دوازدہم صفر سال دوازدہ صد و ہشتاد و یک ہجری بمقام قصبہ محمد آباد ضلع اعظم گڈھ رحلت فرمودہ ہمدرانجا مدفون شد در لفظ فار ۱۲۸۱ غ مادہ فوت او یافتہ اند اورا تصانیف بسیار اند آنان جملہ برسخے بذیل مذکور مے شوند۔ شمس الضحی لازالۃ الدجی التکملۃ الاعلی للوالد المدے۔ القراضۃ الغالبۃ۔ مصفاۃ الاذہان فی تحقیق البحان۔

العشرۃ الکاملۃ۔ منیۃ مصفاۃ الاذہان۔ التحقیقات البدیعۃ الشوکیۃ فی توہین الفوات السعدیہ۔ التحقیقات الزکیۃ فی التوہمات السعدیہ۔ حاشیہ شرح ملاے جامی ناتمام۔ ازالۃ العضل عن اشعار المطول۔ التوشیح المجلی فی مسائل الامور امام المصلی۔ القول الصواب فی مسائل الخضاب العجالۃ الدقیقۃ فی مسائل العقیقہ۔ سبیل النجاح الی تحصیل الفلاح۔ التعلیق المرضی علی شرح القاضی۔ التعلیق الاحسن علی شرح ملاحسن۔ حاشیہ شرح سلم مولوی حمداللہ سندیلی۔ شوکۃ الحواشی لازالۃ الغواشی حاشیہ صدرا۔ لجۃ الروایات فی اجوبۃ الواقعات ناتمام۔ الہلالین علی الجلالین ناتمام۔ شرح فارسی قصیدہ بردہ۔ ترجمۂ فارسی قصیدہ تنترانی تحصیل الجزہ۔ باداب العمرہ۔ شرح فارسی تحصیل الجزہ۔ مسالک السداد فی مسائل الافراد۔ ہدایۃ الانام فی آداب الاحرام۔ تحصیل التخضع بآداب التمتع۔ الفوز المبین بآداب البلد الامین ہر دو ناتمام اند۔ موائد القرب فی آداب الاکل والشرب۔ مدک المآرب فی آداب اللحی و الشوارب۔ شرح شمس بازغہ ناتمام۔ التحقیقات الکمالیہ فی ابطال ارتدادات الکمالیہ العجالۃ للبکیہ۔ سواء الطریق لابطال اقوال الزندیق۔ ہدایۃ المجدین الی مسائل العیدین قرۃ العینین فی ابطال مسح الرجلین۔ رسالہ در فضائل حضرت صدیق رض۔ رسالہ در فضائل حضرت عثمان رض۔ رسالہ معراجیہ وغیرہا

شاہ تراب علی کاکوروی ابن شاہ محمد کاظم قلندر از دانشمندان صوفیہ در علم تصوف دستگاہی کامل داشت وی را معدن تہذیب اخلاق می توان گفت مطالب رشیدی و اصول مفسرہ و دیوان اشعار وغیرہ از تصانیف وے مشہور اند او را دو فرزند ارجمند یعنی مولوی شاہ حیدر علی و مولوی شاہ نقی علی بودند کہ ہر دو کمال ظاہر و باطن داشتند۔

مولوی تفضل حسین خان کشمیری معروف بخان علامہ کہ بذات خود شیعی مذہب شدہ مولدش سیالکوٹ و منشاے او شاہجہان آباد ست در علوم عقلیہ و نقلیہ بہرہ وافی داشت خصوصاً در علوم ریاضیہ شہرۂ آفاق بود در شاہ جہان آباد از مولوی وجیہ تلمیذ ملا نظام الدین سہالوی و کتب معقول و ریاضیات از مرزا محمد علی ابن میرزا خیر اللہ مہندس استفادہ نمودہ و بہ لکھنؤ از ملا حسن فرنگی محلی میرزاہد شرح مواقف سبق گرفتہ

ودیگر کتب حکمیہ ہمچو شفا وغیرہ بطور خود مطالعہ کردہ در محافل بخاریہ علم انی اعلم مالا تعلمون برافراشت وہنگامیکہ آتالیق نواب سعادت علی خان بود در الہ آباد بمولوی غلام حسین دکنی شاگرد مولوے برکت الہ آبادی بتوسط مولوے دلدار علی طرح مباحثہ منطق انداخت ودر بنارس از شیخ محمد علی حزین نیز استفادہ علوم نمودہ دنود دانشمندان فرنگ اعزازی نام داشت زبان عربی وفارسی وانگریزی ولائٹنی نیکو میدان است بغایت سادہ روش بود چندے بوکالت آصف الدولہ ممتاز بودہ بازبہ نیابت نواب موصوف ممتاز گشت آن زمان ہم سادہ روے رااز دست ندادہ دربان بدر خود مقرر نکردہ ہر کس باوے رسید بعد فوت آصف الدولہ در عہد نواب سعادت علی خان لکھنوی از نیابت مستعفی شدہ بمطالعہ کتب افادہ طلبہ علوم مے گذرانید از تصانیف معتبرہ او کتابے در فن ہیئت حکماے فرنگ و مد نسخہ دیگر در جبر ومقابلہ وغیرہ اند بمقام کلکتہ بعارضہ فالج ودماغ لیخولیا مبتلا شدہ جہت تبدیل آب وہوا بہ لکھنؤ میرفت کہ مابین کلکتہ ومرشد آباد بتاریخ ہیجدہم شوال سال یک ہزار ودوصد و پانزدہ ہجری درگذشت غفر اللہ ذنوبہ

ملا تقی الدین شستری در عہد جلال الدین محمد اکبر بادشاہ علوم عقلی ونقلی نیکو میدانست وطبع نظم داشت بحکم اکبر شاہنامہ فردوسی بعبارت نثر نوشتہ بقول ملا عبد القادر بدایونی قماش را بلاس وریسمان را پنبہ کردہ

مولوی تقی علی کاکوروی ابن شاہ تراب علی قلندر بن شاہ محمد کاظم قلندر ساکن قصبہ کاکوری مضاف لکھنؤ تلمید مولوی محمد مستعان کاکوروی بود ہموارہ بدرس وافادہ طلاب مشغول بودی کتاب روض الازہر فی ماثر القلندر سازو یادگار ہست عمر دراز یافتہ بتاریخ ہفتدہم رجب سن دوازدہ صد ونود ہجری بروز چہار شنبہ بعد ساعتی بالاے دوازدہ ساعت نہاری رحلت فرمود

حرف الثاء المثلثة

مولوی ثابت علی ساکن بہکا ابن شیخ نہال الدین صدیقی ساکن موضع بہکا متصل پورہ مفتی پرگنہ چائل ضلع الہ آباد شاگرد رشید مولانا محمد اشرف لکھنوی بکتب منطقیہ

مہارتی کامل داشت اکثر درس وتدریس شان بذریعہ ملازمے امرائے وقت بود ہنگامے کہ
جناب شان جہت تعلیم مولوی محمد عمر برادر زادہ مولوی محمد ظہور مچھلی شہرے بمقام
غازی پور ملازم بودند مؤلف اوراق شرح جامی بخدمت شان تحصیل کردہ وفات پرفیض
ہفتم ربیع الاول روز دوشنبہ سال دوازدہ صد وہشتاد ودو ہجری بموضع بہکا مسکن
مالوف اتفاق افتاد

قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی از اولاد شیخ جلال الدین کبیر الاولیا پانی پتی قدس سرہ اند
زبدۂ علمای پرہیزگار وعمدہ اتقیائے روزگار بودند بعمر ہفت سالگی حفظ قرآن شریف نمودہ تا نہ
شانزدہ سالگی از تحصیل علوم فراغ یافتند ودر ایام تحصیل صد وپنجاہ کتاب سوائے کتب
درسیہ بمطالعہ خود در آوردند نخستین بیعت بخدمت شاہ محمد عابد سنامی قدس سرہ
نمودند بعد وفات حضرت ممدوح بخدمت مرزا مظہر جان جانان شہید قدس سرہ المجید
کسب کمالات کردند وبرزبان حضرت ایشان بہ لقب علم الہدے سرفراز گشتند و
مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ العزیز بہ لقب بیہقی وقت یادے فرمودند مدت العمر
در افاضہ فیض ظاہر وباطن واشاعت علوم وفصل خصومات وافتائے سوالات وحل
معضلات مصروفے بودند ودر علم تفسیر وفقہ وکلام وتصوف ید طولائے داشتند
خصوصًا فقاہت وے بمرتبہ رسیدہ بود کہ چندین کتب ورسائل درین علوم تصنیف
فرمودہ ومکاتیب بسیار در جواب اسولہ مشکلہ تحریر فرمودہ اند تفسیر مظہری کتابیست بس
ضخیم در ہفت مجلد کلان والسیف المسلول کہ آن را شمشیر برہنہ ہم مے گویند در رد مذہب شیعہ
وارشاد الطالبین ورسالہ مالابد منہ وتذکرۃ الموتے والقبور وتذکرہ المعاد وحقوق الاسلام
کہ بحقیقۃ الاسلام شہرت دارد ورسالہ در حرمت واباحت سرود ورسالہ
حرمت متعہ ورسالہ شہاب ثاقب ودیگر کتب ورسالہ کہ از سی عدد متجاوز خواہند بود
از تصانیف حضرت ایشان است وفات شریف قاضی موصوف الترجمہ غرہ
رجب سال دوازدہ صد وبست وپنج ہجری بوقوع آمد مولوی حافظ محب اللہ پانی پتی ولد
رحلتش در آیۂ کریمہ فہم مکرمون فی جنت النعیم یافتہ علیہ الرحمۃ والمغفرۃ من الغفور الرحیم

حرف الجیم

شیخ جان محمد لاہوری دانشمند ماہر شریعت وطریقت مقتدای زمانہ بہ محلہ پرویز آباد کہ بیرون لاہور است سکونت داشت در صغر سن بخدمت شیخ عبدالحمید خلیفہ شیخ اسمعیل عرف میان کلان لاہوری تحصیل علم مے کرد روزے ہمراہ اوستاد بخدمت میان موصوف حاضر بود کہ میان سابق الذکر بوے فرمود کہ اگر عالم شوے بمن تکرار احادیث خواہی کرد شیخ جان محمد بحیا وادب ساکت ماند باز باشارت اوستاد عرض کرد کہ اگر بتوجہ شریف فائز المرام خواہم شد بالضرور بخدمت خواہم رسید میان موصوف دست برداشتہ بحق وی دعا نمود کہ مستجاب شد وے در چند ماہ استعدادی بہم رسانید کہ شیخ عبدالحمید از تعلیمش خود را قاصر یافتہ اورا بشیخ تیمور لاہوری سپرد او بخدمت شیخ تیمور بسے نگذشت کہ فاتحہ فراغ برخواند روزے جاذبہ قلبی میان کلان وی را بخود کشید چون جان محمد بخدمتش حاضر آمد میان کلان باو معانقہ کردہ نعمت باطن عطا فرمود وگفت کہ حسب وعدہ بروز دوشنبہ وجمعہ نزدم تکرار احادیث کردہ باشند چنانچہ تاحیات میان موصوف بایام معینہ حاضر آمدہ تکرار احادیث مے کرد وبہر حدیث کہ شبہہ عاید مے شد میان کلان بتوسط مراقبہ از حضور پر نور رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تصحیح آن مے کرد وے رحمۃ اللہ علیہ بسال یازدہ صد وبست ہجری رحلت فرمودہ در پرویز آباد مدفون گشت مے گویند کہ بعد چند سال بمقدم محلہ مذکور در منام گفت کہ نعش مرا برآوردہ متصل مرقد میان کلان مرحوم مدفون کن ورنہ بمحلہ تو بلاے سخت نازل خواہد شد صلاح آن مقدم مذکور نعش مبارک وی را از مدفن برآوردہ قریب میان کلان مدفون ساخت رحمۃ اللہ علیہ

سید جان محمد بلگرامی ابن سید معین الدین در سال ہزار وہشتاد وسہ ہجری ولادت یافتہ اولا قرآن مجید حفظ نمودہ بتحصیل علوم متعارفہ قدم نہاد ودر جمیع علوم لائق وفائق گشت وخط نسخ خوب مے نوشت بشوق زیارات از بغداد وسرمن راے ونجف وکربلا وطوس بہ بیت الحرام رسیدہ بعد اداے مناسک حج بمدینہ منورہ بتمناے موت رخت اقامت انداخت ودر مسجد نبوی بہ تصحیح مصاحف مے پرداخت وہمدران بقعہ کریمہ

درسال یازدہ صد وچہل و نہ ہجری رحلت فرمودہ در بقیع مدفون شد

مولوی جہان محمد لاہوری از اعاظم مشایخ واکابر علمائے لاہور بود بروز جمعہ وعظ
مے گفت خلق خدا از دور و نزدیک بخدمت وے حاضر شدہ بہرہ وافی وحظ کافی از علم و
عمل حاصل مے کردند در سن دوازدہ صد وشصت وہشت ہجری بلاہور درگذشت۔

شیخ چاپن میواتی ساکن سُہنہ وآن قصبہ ایست در ملک میوات خیزدہ کردہ از دہلی از
علمائے صوفیہ صافیہ ومشاہیر خلفائے شیخ عبدالعزیز دہلوی بود بر جادہ فقر استقامت
تام داشت وکتب تصوف مثل فصوص الحکم ونقد النصوص وغیرہ را بطالبان اہل استحقاق
درس می گفت در آخر عمر جلال الدین محمد اکبر شاہ را نسبت وے اعتقادی عظیم پیدا شدہ
در بعضی مہمات استمداد ازو می نمود و در عبادت خانہ قریب بمحل شاہی جاے از برائے او
معین ساختہ شبہا خلوت باوی می داشت بادشاہ چون نماز معکوس را از و مشاہدہ نمود نسبت
معکوس شد شیخ در سال نہصد و نود وہشت ہجری درگذشت

مولوی جعفر ساکن ڈلمؤ مضاف لکھنؤ عالم صاحب ورع وتقوے بود در سال دوازدہ صد و
سی ودو ہجری وفات یافتہ

سید جلال کشمیری ابن سید جمال عالم وعامل وحافظ کتب فقہ وحدیث وتصوف بود
متصل مقابر آباواجداد خود خانقاہے ساختہ باتقاے تمام بسرے بردو در دوازدہ صد و
ہفتدہ ہجرے رحلت کرد

شیخ جلال تہانیسری خلیفہ عبدالقدوس گنگوہے قدس سرہما جامع علوم ظاہری وباطنی
بود با فاضہ علوم دینیہ ونشر معارف یقینیہ اشتغال داشت آخر حال از علوم رسمیہ اعراض نمودہ
از جلوت بخلوت آمدہ اوقات شریفش بختم قرآن مجید ونوافل ودرود ووظائف معمور بود
سنین عمرش بنود وسہ رسیدہ وبغایت ضعیف ونحیف گشتہ پوستی واستخوانے
ماندہ بود با آنکہ قوت نشست وبرخاست نداشت وہمہ وقت از کم قوتے وبے
قوتے تکیہ زدہ خفتہ بودے ہمین کہ استماع اذان محمودی بے مدد دیگرے برخاستہ
وغلیظین پوشیدہ وعصا بدست گرفتہ بودے خود باداب طہارت وصلوٰۃ قیام نمودے

وبازبرسم معہود بربستر خفتے درسن نہصد وہشتاد ونہ ہجری عالم فانی راپدرود کرود رلفظ شیخ الاولیا
تاریخ رحلتش یافتہ اند

مولانا جلال الدین مانکپوری جد مولانا حسام الدین مانکپوریست مردی بزرگ
وعالم وعابد وصابر ومتقی بودوے بعد از نماز خفتن تا زمانیکہ مردم بیدارے بودند بخواب می رفت
بعد انانکہ مردم بخواب رفتندے خاست تا بامداد نماز کردے وہر روز چہل ویک بار
سورۂ یس بخواندی وبعد نماز چاشت تعلیم علم دین می کرد وخوردن او از کسب کتابت بود مصحف
مے نوشت وبدہلی مے فرستاد بہ پانصد تنکہ ہدیہ مے شدی وہرگز بے وضو قلم نگرفتے و
اگر در ملک وقتے برغبت غارت گری شدی دران ایام گوشت نخوردی شاید کہ گوشت از
مواشی مغروتہ باشد وے ارادت بہ شیخ محمد حنیف نظام الدین اولیا قدس سرہ داشت۔

مولوی جلال الدین احمد بنارسی بن مولوی عبد العلی بنارسی بسال دوازدہ صد و
بست ویک ہجری متولد شدہ بخدمت والد خود نیز مولوی احمد اللہ بنارسی علوم متعارفہ
اکتساب نمودہ سند حدیث از مولوی عبد الحق محدث بنارسی یافتہ عامل بالحدیث ومتبع
سنت نبوی وقانع ومتقی بود حیدا الحافظہ آن چنان بود کہ در یک روز یک پارہ کلام مجید حفظ نمودہ
وقت شب بماہ رمضان بتراویح مے خواند فرہنگ اخوان الصفا وفاتحۃ الصواب مے
قرأۃ فاتحۃ الکتاب وزبدۃ القوانین در صرف ونحو وشرح کافیہ ناتمام وقواعد اردو ناتمام از
تصانیف اوست بکالج بنارس بعہدہ مدرسی اول معزز بود بسال دوازدہ صد وہفتاد و
نہ ہجری بعمر پنجاہ وہشت سال انتقال فرمود

مولانا جلال الدین رومی کہ بس اوستادے متفنن بود انما در منصب افادہ
سبق علوم دینی در مدرسہ فیروز شاہی واقع دہلی در عہد فیروز شاہ پادشاہ مے داد ومتعلمان را
ہمارہ تفسیر وحدیث وفقہ تعلیم مے کرد

قاضی جلال الدین ملتانی دانشمند متبحر حق گو حق پسند بود در ابتدائے حال تجارت
کردی ودر اواسط بدرس مشغول شد وچند سال در اکبر آباد اقامت فرمود وبعد عزل قاضی
یعقوب بامر اکبر پادشاہ بعہدہ قاضی ہند مباہی گشت ودیانت وامانت

بنفس نفیس خود بہترین قضاۃ بود اما بشومی پسر ناخلف بیدیانت بجانب دکن اخراج یافت
حکام آن دیار کہ آوازہ رسوخ او در دین اسلام و اظہار کلمۃ الحق شنیدہ بودند در تعظیم و تکریم
او باقصی الغایۃ کوشیدند از انجا بزیارت بیت اللہ الحرام مشرف شد و ہمانجا داعی اجل را
لبیک اجابت فرمود علیہ الرحمۃ والرضوان

سلطان جلال الدین قریشی دانشمندی متجرد و درویشی صاحب حالت مجذوب شکل
بود اکثر احوال سر و پا برہنہ بودے و در بیابانہا گشتے و از پوشش بر مقدار ستر عورت اکتفا کردی
و علوم عقلی و نقلی درسے و حقیقے ہمہ بر زبان داشت و گاہے کہ در تقریر آن افتادی بیانے
وافے کردے ہیچ چیز بہیچ کس تعلق نداشت بزبان عربی و فارسی و ہندی سخن گفتی مشرب
قلندریہ داشت از عبادات بر فرائض و سنن اقتصار کردے نصوص الحکم و سائر کتب
تصوف یاد داشت چندگاہ در دہلی تشریف داشت و در بیانہ و آگرہ و نواحی آن نیز می بود
عمر او بست و پنج سال بود در سن نہصد و چہل و ہشت ہجری وفات یافتہ در بعض
قریات منڈو مدفون شد رحمۃ اللہ علیہ

سید جلال الدین حمید عالم بن سید محمد ابوالمجد محبوب عالم احمد آبادی گجراتی دوم
جمادی الاول بسال ہزار و شصت و دو ہجری ولادت یافتہ علم ظاہر و باطن از پدر
بزرگوار خود آموختہ بمرتبہ کمال رسیدہ رسالہ مرآت الرویا در تعبیر خواب و رسالہ مفتاح الحاجات
و اعمال و اشغال از او شان یادگار اند شب بستم ذی الحجہ سال ہزار و صد و چہارده ہجری
جہان فانی را پدرود فرمود و در احمد آباد گجرات بر آسود

مولوی سید جلال الدین برہانپوری عرف اللہ والے صاحب شاگرد مولانا شاہ
عبد العزیز دہلوی عارف وقت زاہد و عابد و محدث بود در سال دوازده صد و ہفتاد و سہ
ہجری در برہان پور وفات یافتہ

شیخ جمال الدین احمد ہانسوی الخطیب انتساب او بامام اعظم ابو حنیفہ کوفی است
از اعاظم خلفای شیخ فرید الدین گنج شکر قدس سرہما جامع کمالات ظاہر و باطن بود صاحب ترجمہ
رسائل و اشعار دارد کہ در میان مردم یافتہ مے شوند از ان جملہ رسالہ ملہمات بزبان عربے

جامع کمالات متفرقہ است کہ در وادی صاف فقر بیان فرمودہ قبرش در قصبہ ہانسی است
یزار و یتبرک بہ

ملا جمال الدین کشمیری برادر ملا کمال الدین دانشمند متبحر و مرید بابا فتح اللہ حقانی بود شب و روز شغل بدرس و تعلیم داشت ابو الفقراء شیخ نصیر الدین و بابا نصیب الدین و شیخ اسمعیل چشتی از تلامذہ وی اند ادبے تکلفانہ بیک قمیص و بوریا بسر می برد مرقدش بہ کشمیر است

مولوی جمال الدین فرنگی محلی ابن ملا علاء الدین شارح فصول اکبری از کتب درسیہ فراغت حاصل کردہ بملک مدراس رفتہ بنا بر تعلیم نواب غلام غوث خان رئیس کرناٹک بمشاہرہ دو صد و پنجاہ ملازم شد ہمدرانجا بتاریخ ہشتم ربیع الثانی سال دوازدہ صد و ہفتاد و شش ہجری
وفات یافتہ مدفون گشت

مولانا جمال لاہوری ساکن محلہ تلہ منحلات شہر لاہور اعلم علمای وقت جامع جمیع علوم شاگرد ملا اسماعیل آچی خوش تقریر و منفح گوی در عہد اکبر بادشاہ مدرس مدرسہ لاہور بود می گویند از عمر ہشت سالگی بافادہ طلبہ مشغول شدہ مباحث دقیقہ معقول و منقول بآسانے خاطر نشان شاگردان مے ساخت صاحب صلاح و تقوی و متخلق باخلاق حمیدہ بود تفسیر شیخ فیضی را اکثری از صلاح دادہ اوچی نسبت باوچ بضم اول و سکون واو و جیم فارسی مشہور قریہ ایست مشہور از توابع ملتان و اوچ بزبان پنجابی بلند را گویند چون آبادی آن قدرے برزمین بلند واقع شدہ لہذا آن را باوچ نامیدند

شیخ جمال دہلوی فاضل خردمند متخلص بجلالی مرید شیخ سماء الدین رح دہلوی بود از ہند بخراسان رفتہ و بعد فوت سلطان حسین مرزا از خراسان بہ ہند آمدہ بمصاحبت سلطان سکندر لودی و بابر شاہ و ہمایون شاہ بسر بردہ و ہر یکے از شاہان صدر الذکر احترامش مے کردند کتاب سیر العارفین از تصانیف مشہورہ اوست در سال نہصد و چہل و دو ہجری رحلت نمود
خسرو ہند وای تاریخ فوت اوست

مفتی جمال خان دہلوی ابن شیخ نصیر الدین و برادر میان لاون تلمیذ پدر خود از طائفہ کنبوہ اعلم العلماء زمان خود و در علوم عقلیہ و نقلیہ خصوصاً فقہ و کلام و عربیت

وتفسیر بی نظیر بود بر شرحین مفتاح محاکمہ کردہ وکتاب عضدی را چہل مرتبہ از اول تا آخر درس دادہ وہمیشہ درس گفتی وافادہ علوم دینی فرمودی وبخانہ ملوک وسلاطین نرفتی وپیوستہ نزد حکام معزز ومحترم بودے اکثر شاگردانش دانشمند شدہ اند وعمرش از بود گذشتہ بود کہ در سن نہصد وہشتاد وچہار ہجری بدار البقا رحلت فرمود **تصانیفہ** شرح عضدی شرح مفتاح شرح انوار فقہ وغیرہ

جواد ساباط مردی بود از عرب اصل نام وی جواد ساباط لطفی بن ابراہیم ساباط السابا طی وبعد ارتداد از ملت محمدیہ بملت مسیحیہ بنام ناتانائیل ساباط شہرت یافتہ بسال دوازدہ صد و بست ودو ہجری در کلکتہ بشیخ احمد عرب شروانی ملاقے شدہ او در ظرافت سخن ونقل نوادر وغرایب وایراد مضحکات وعجائب یکتائے روزگار بود در علوم مختلفہ تصانیف دارد **مصنفاتہ** القواعد الفرکریہ فی الصرف والنحو بالفارسیہ۔ ضروریات الصرف۔ ربط الحمار فی رد الاستظہار وآن کتابیست از تصنیف مولوی باقر مدراسی در اثبات اجتہاد امیر معاویہ۔ مقدمۃ العلوم در منطق۔ الموجز النافع در عروض۔ مختصر در قوافی۔ الانموذج الساباطے در عروض وقوافی۔ التحفۃ الباقشریہ در صنائع و بدائع۔ شراب الصوفیہ در اصول تصوف۔ السہام الساباطیہ در مجربات خود والوظائف الساباطیہ در ادعیہ کہ برائے خود انشا نمودہ۔ موجز الرمل۔ ضرغاطۃ الرمل۔ وہمگی ساباطیہ در صرف ونحو ہندی وغیرہا کتب ورسائل بزبان عرب وفارس تالیف نمودہ ونیز قصائد غیر او دارد

جوہر ناتھہ کشمیری از علمای نامدار کشمیر است محدث وجامع علوم عقلیہ بود اکثر علوم بمدرسہ سلطان قطب الدین کشمیری تحصیل کردہ بحرمین شریفین رفتہ بعد ادائے مناسک حج بیت اللہ بتحصیل حدیث متوجہ شد واز اکابر علماء اجلہ محدثین آن دیار اجازت حدیث حاصل نمود واز ملا علی قاری ہروی وابن حجر مکی اجازت حدیث پسند مغتنم یافتہ وبہ کشمیر معاودت کردہ بگوشہ انزوا العبادت خالق مشغول گشت وبغرض استرزاق حلال پیشہ ریسیدن پشم کہ از ان دوشالہ مے سازند اختیار کردہ ودرس علوم دینیہ ہم مے کرد

از تلامذہ اشہروے ملا محمد ٹوپیگرد محشی شرح جامی است صاحب ترجمہ بسال ہزار وبست و
شش ہجری وفات یافتہ در کشمیر جانب شرقی مرقد ملا حسین خباز مدفون شد

ملا جیون امیٹھوی نام او شیخ احمد ابن ابی سعید بن عبد اللہ بن عبد الرزاق بن خاصۃ
الصدیقی نسبًا الحنفی مذہبا الملکی اصلا الصالحی بلدنا الامیٹھوی مولدًا قوت حافظہ بغایتے
داشت کہ قصیدہ بشنیدن یکبار یادے گرفت وعبارت کتب درسیہ بلا معاینہ
کتاب زبانی مے خواند او لًا قرآن مجید حفظ کردہ کتب درسیہ از علمائے عصر خود تحصیل نمودہ
فاتحہ فراغ بخدمت ملا لطف اللہ ساکن کوڑہ جہان آباد خواند پس ازان بحضور محی الدین
اورنگ زیب بادشاہ باریاب شدہ بادشاہ موصوف بتعظیم و توقیر تمام پیش آمدہ بحلقہ
تلامذہ وے در آمد و تا زندگی پا از جادہ ادبش بیرون نہ نہاد ہمچنین اولاد بادشاہ موصوف
مراعی آدابش بودند ملا ممدوح الذکر عمر عزیزش را با افادہ درس و تصنیف صرف نمودہ
بزیارت حرمین شریفین مشرف شدہ از غرہ ربیع الاول سن یازدہ صد و پنج ہجری تسوید
نور الانوار شرح منار آغاز کردہ بہ ہفتم جمادی الاول سال مذکور در حرم شریف مدینۂ منورہ
بلا اعانت کتابے باختتام رسانیدہ و نیز تفسیر احمدی در شرح آیات احکامی از تصانیف
شہیرہ اوست در یازدہ صد و سی ہجری بدہلی وفات یافتہ نعشش را بایٹھی آوردہ دفن کردند
طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

حرف الحاء المہملۃ

میان حاتم سنبھلی شاگرد و مرید شیخ عزیز اللہ تلبنی سنبھلی در عہد خود من حیث الجامعیۃ
خصوصًا در علم کلام و اصول و عربیت و فقہ بی ہمتا و مرتاض و صالح و متقی بودے گویند شرح
مفتاح و مطول را از باے بسم اللہ تا تاے تمت چہل مرتبہ درس گفتہ ہمچنین حال کتب دیگر
قیاس باید کرد چون ملا علاء الدین لاری حاشیہ عقائد نسفی مصنفہ خود را بدعوے تمام
نزد میان پیش کرد وی بعد از مطالعہ چندان تدقیق فرمود کہ ملا را ہیچ جواب نماند بالجملہ تا ہفتاد
سال بر مسند افادہ و ارشاد متمکن بود در سال نہصد و شصت و ہشت یا نہ ہجری
از دار دنیا در گذشت

حافظ کوبکی مشہور بحافظہ ناشکنہ ی وانشمند متبحر بود خصوصاً در عربیت در خدمت ملا عصام الدین اسفرائینی تلمذ نمودہ جمیع علوم نیک میدانست وبسیار افادہ فرمود سپاہی وضع بود در سن نہصد وہفتاد وہفت ہجری بہند آمدہ بملازمت اکبر شاہ مشرف شدہ تفسیر سورہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحضور شاہ گذرانیدہ قریب چہل ہزار روپیہ صلہ یافتہ براہ گجرات متوجہ حرمین شریفین شد

حاجی محمد کشمیری اصلش از ہمدان است یکی از بزرگانش ہمراہ سید علی ہمدانی بکشمیر آمدہ رخت اقامت انداخت حاجی محمد در انجا متولد شدہ وبدہلی رسیدہ کسب فضائل نمود ودر اکثر علوم برتبہ کمال رسیدہ بفقر وعبادت بسر مے بردو با مور دینوی ملوث نمی شد روز پنجشنبہ نوزدہم صفر سال ہزار وشش ہجری وفات یافتہ ع نوزدہم بود از شہر صفر ۱۰۰۶ ماده تاریخ فوت اوست

شیخ حبیب اللہ قنوجی از مشائخ کبار بلدہ قنوج عالم علوم درسیہ مروجہ معاصر مولوی ملی اصغر قنوجی در سلوک وتصوف توغل عظیم داشت وہمگی ہمتش بہدایت وارشاد خلق اللہ معروف بود جواہر خمسہ وتذکرۃ الاولیا وروضۃ النبی وانیس العارفین والفاضل فی الفقہ از تصانیف لطیفہ اوست واو ارشاد عبد الجلیل آگرہ آبادی بیعت وارادت داشت در سال یازدہ صد وچہل ہجری در قنوج وفات یافتہ بباغ خودش مدفون گشت

ملا حبیب اللہ فرنگی محلی ابن ملا محب اللہ بن ملا احمد عبد الحق بن ملا محمد سعید بن ملا قطب الدین الشہید السہالوی اکثر کتب درسیہ بخدمت برادر کلان خود ملا محمد مبین تحصیل نمودہ وبعضے ازان بخدمت عم خود ملا ازہار الحق اکتساب کرد وکتب مطولہ از ملا احمد حسین ومعقولات در خدمت ملا محمد حسن خواند بوجہ فقدان معاش متوجہ بدرس نہ شد شب شانزدہم ذی قعدہ سال دوازدہ وصد وبست شش ہجری وفات یافتہ ع شد بعرش برین حبیب اللہ ۱۲۲۶ ماده تاریخ رحلت اوست

مولانا حسام الدین مانک پوری ابن مولانا خواجہ ابن مولانا جلال الدین مرید وخلیفہ شیخ نور قطب عالم نپڈوا از اعیان مشائخ وقت خود عالم بود بعلوم شریعت

در طریقت او را ملفوظاتی ہست رفیق العارفین نام کہ یکے از مریدانش جمع کردہ۔

حکیم حسن گیلانی بغداقت شہرت داشت دعلمش نہ چنان بود اما بہ مکارم اخلاق و محامد اوصاف موصوف بود سوم محرم سال یک ہزار و چہار ہجری وفات فرمود۔

شیخ حسن بن طاہر جونپوری والد او شیخ طاہر از ملتان بطلب علم باین دیار افتاد مدتے در بلدہ بہار سکونت کرد و پیش شیخ بدہ حقانی تحصیل علم نمود و ہم در بہار شیخ حسن پسرش متولد شد و از عنفوان شباب در اثنائے تحصیل علم طلب حق دامنگیر حال او گردید کہ مرید راجی حامد شہ مانکپوری گشت او را رسائل در سلوک و علم توحید انداد ان جملہ کتاب مفتاح الفیض ہست در علم سلوک وی از مشایخ جونپور است در زمان سلطان سکندر لودی از جونپور باستدعائے او بدہلی قدوم آوردہ در کوشک بجی منڈل کہ نام برج حصار سلطان محمد تغلق ہست با اہل و عیال سکونت ورزید و ہم در انجا بتاریخ بست و چہارم ربیع الاول سن نہصد و نہ ہجری وفات یافتہ قبرش و نیز قبر اکثر اولادے در انجا ہست علیہ الرحمۃ

حسن علی موصلی شاگرد رشید شاہ فتح اللہ در سال فتح کابل بملازمت اکبر بادشاہ رسیدہ مامور بتعلیم شاہزادہ بزرگ گشت و چندگاہ شیخ ابو الفضل نیز خفیہ از و تعلیم فن ریاضی و طبیعی و سایر اقسام حکمت گرفت و دقائق و غوامض علوم را از و کسب کردے و بعد چندی ترک وظیفہ کردہ عازم گجرات شد در انجا مرزا نظام الدین احمد و پسرش محمد شریف از و استفادہ علوم عربیہ عقلیہ نمودہ بدرجہ کمال رسیدند بعد زمانے ابو الفضل وغیرہ مقربان شمۂ از فضائل و کمالات او در مجلس شاہی مذکور ساختند کہ فرمان بہ طلب او رفت صاحب ترجمہ بلاہور آمد وقت کورنش او را تکلیف سجدہ نمودند او ازین معنے

آزار یافتہ در سن نہصد و نود و ہشت ہجری عازم وطن گردید

مرزا حسن علی صغیر محدث لکھنوی ساکن محلہ یحییٰ گنج منجھلات لکھنو ملقب بہ میرک جمال الدین المعروف بمرزا از سادات علوی ہست خود را ہاشمی مے نوشت سند حدیث از مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی یافتہ صدہا مردم علم حدیث از و استفادہ نمودند

سیدی مولوی ابوالخیر محمد معین الدین المشہدی الکرڈی سند حدیث از ایشان داشتند
سالہ تحفۃ المشتاق فی النکاح والصداق از تصانیف مشہورہ ویست ونیز کتابے موسوم
بہ برہان الخلافۃ وفتاوی بزبان فارسی بدو منسوب سازے کنند وبعضے مے گویند کہ مذہب
شافعی مے داشت منشی خادم علی سندیلی مؤلف تاریخ جدولیہ بہ سال دوازدہ صد وبست و شش
ہجری بمقام باندا مستفیض خدمت او شدہ وہم او اخر سلطنت نصیر الدین حیدر شاہ اودھ
بمقام لکھنؤ بمرض استسقا رحلت فرمودہ ہم درانجا مدفون شد سقی اللہ ثراہ

مرزا حسن علی کبیر محدث لکھنوی ساکن محمود نگر منجملات لکھنؤ شاگرد مولوے
حیدر علی سندیلی بود

مولانا حسن صغانی لاہوری ابن محمد بن حسن بن حیدر صغانی صغان بصاد
مہملہ مفتوحہ وغین معجمہ شہریست از شہرہائے ماوراء النہر مرب چنان بزرگانش ازانجا آمدہ
بلاہور رخت اقامت انداختند مولانا حسن بتاریخ پانزدہم صفر سن پانصد وہفتاد وہفت
ہجری درلاہور متولد شدہ نشو ونما یافت واز پدر خود تحصیل علوم کردہ مولانا موصوف
فقیہ کامل ومحدث عامل وعالم ربانی واقف احکام ومعانی بود در سن ششصد و
پانزدہ ہجری بہ بغداد رفتہ مقیم شد وبعلوم عدیدہ کتب فائقہ تصنیف کردہ وہمانجا قبل از تکمیل
تصنیف کتاب العباب در لغت در سن ششصد وپنجاہ ہجری وفات یافتہ
حسب وصیت خود ہمان سال بمکہ معظمہ مدفون شد منجملہ تصانیف مشہورہ او
کتب ذیل متداول اند شوارد در لغت شرح القلادہ السمیطیہ فی
توشیح الدریدیہ۔ کتاب الافتعال۔ کتاب العروض۔ مشارق الانوار۔
مصباح الدجی۔ الشمس المنیرۃ شرح البخاری۔ درۃ السحابۃ وشرح درۃ السحابۃ در علم
حدیث۔ کتاب الفرایض۔ کتاب العباب ناتمام۔ وغیرہ۔

امیر حسن بن علاء سنجری دہلوی اودر میان فضلاے عصر خود مکانے
دیگر بود ودر میان مریدان شیخ نظام الدین اولیا بقربت وعنایت شیخ امتیازی داشت
در حسن معاملت وصفاے سریرت وسائر صفات حمیدہ یگانہ روزگار بود

باوصاف تصوف موصوف و با امیر خسرو مصاحبت و معاصرت داشت اورا ایں مدح
غیاث الدین بلبن قصاید ست دور کلام امیر خسرو مدح سلطان مذکور کمتر امیر حسن را
کتابیست مسمّٰی بفوائد الفواد وران ملفوظات شیخ نظام الدین قدس سرہ جمع کردہ در
غایت متانت الفاظ و لطافت معانی و کتاب مذکور درمیان خلفا و مریدان شیخ نظام الدین
قدس سرہ ہمچو دستوریست

مولوی حسین علی سندیلی ولد غلام مرتضی در اصل باشندہ قصبہ صفی پور از اولاد
ہمشیرہ مخدوم عبدالصمد عرف شاہ صفی صفی پوری ہستند سلسلہ نسب شان بہ عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما میرسد از چہار پشت بواسطہ مادری بہ قصبہ سندیلہ قیام پذیر اند مولوی
حسین علی بسال دوازدہ صد و چہل بہ سندیلہ متولد شدند و بخدمت پدر خود و نیز علمائے
فرنگی محل کتب فارسی و عربی تحصیل نمودہ فراغ حاصل کردہ بافادہ طلبہ
اشتغال دارد دیوان اشعار فارسی و شرح چہل کافی و آمد نامہ منظوم از تصانیف اوست
بخدمت سید شاہ محمد احسن سرہندی بختیار نگری بسلسلہ قادریہ ارادت دارند
و نیز مجاز اند بیعت بسلسلۂ قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ از شاہ خادم صفی صفی پوری
ہستند سلمہ اللہ و ابقاہ

سید حسین شاہ تخلص بحقیقت کہ فی الحقیقہ در فضائل و کمال بجائے خود شاہی بود
و بہ منصب میر منشی رئیس مدراس سربلندی داشت وی را تصانیف بسیار اند
انا بجملہ کتاب خزینۃ الامثال ست کہ دران امثال عربی و فارسی و ہندی بسال دوازدہ
صد و پانزدہ ہجری جمع آوردہ بخاتمہ کتاب مذکورے نگارد کہ چون درین خزینہ عامرہ نقود
امثال عربیہ و فارسیہ و ہندیہ پراست بنائً علیہ دیباچہ اش در ہر سہ السنہ حسن اتمام
پذیرفت و بعد اختتام خامہ دوزبانم اشعار تاریخش نیز در ہر سہ زبان گفت ؎

حین اتممت ہذہ النسخۃ ٭ مستعینا بربی المتعال ٭ سال تاریخ خواستم کہ کنم ٭ ہم زنامش
عیان براہل کمال ٭ کر خزینے سے خریج شناسد عدد ٭ بولا ہاتف خزینۃ الامثال ٭۔

خواجہ حسین ناگوری از اولاد شیخ حمید الدین ناگوریست جامع میان شریعت

وطریقت وحقیقت ومرید شیخ کبیر بود ودر ولایت گجرات مدتے بخدمت پیر خود بودہ تحصیل
علوم کسبے ودہبی نمودہ بوطن اصل رجوع فرمود از تصانیف او تفسیر نور النبی است کہ ہر
جزوے از قرآن مجلدی جدا نوشتہ وحل ترکیب وبیان معنے قرآن انچہ در تفسیر ہا
مے باشد بہ تفصیل وتسہیل تمام تر بیان فرمودہ وبر قسم ثالث مفتاح شرحی نوشتہ
رسائل ومکتوبات دیگر نیز دارد وگویند کہ سوانح شیخ احمد غزالی را نیز شرحی کردہ است ووی
اول کسے است کہ بر بالاے قبر خواجہ معین الدین چشتی اجمیری عمارت روضہ بنیاد نہاد
وے بہ تعلیم علوم دین وتلقین طریق ارباب یقین مشغول وبغایت مورد محبت حضرت
سرور کائنات صلعم بود ہر چہ از خانہ وباغ وجاہ داشت ہمہ را بآن حضرت نسبت
کردہ وقف نمودہ بود در سن نصد ویک ہجری وفات یافت رحمۃ اللہ علیہ

ملا حسین ہروی از مردمان شیخ رکن الدین علاؤ الدولہ سمنانی است در علوم
معقول شاگرد مولانا عصام الدین وملا حنفی بود ودر شرعیات تلمذ نزد خاتم العلماء والمحدثین
شیخ ابن حجر ثانی نمودہ دور وادی سلامت شعر وانشاء صنائع وبدائع وحسن تقریر و
فصاحت وبلاغت وظرافت ولطائف بے نظیر بود دیوان اشعار فارسی باتمام رسانیدہ
از پیشگاہ اکبر شاہ بنظم نمودن سنگھاسن بتیسی مامور شدہ بود ولیکن بانجام نرسید وے در سال
نصد وہفتاد ونہ ہجری از ہندوستان رخصت وطن حاصل کردہ شیخ فیضی کہ تاریخ
یافتہ او بود در لفظ وام ظلمۃ تاریخ آن یافت بدرستان نزدیکے بہ کابل ازین عالم
گذشت

مولوی حسین علی قنوجی ابن مولوی عبد الباسط قنوجی شاگرد پدر خود بود وبحیات
پدر خود بدرس وافادہ طلبہ علوم مے پرداخت تمرین المتعلم در بیان صیغ مشکلہ ازو
یادگار ہست بعد پنج ماہ از فوت والد خود بعمر بست وچہار سالگی در سال نہ وانودہ
صد وبست وسہ ہجری ازین جہان بعالم جاودان رفت تغمدہ اللہ فی دار النعیم

مولوی حسین احمد بلیخ آبادی ابن شاہ علی احمد بن شاہ علی امجد والدی از
سرہند بہ لکھنؤ تشریف آوردہ از انجا بقصبہ بلیخ آباد مضاف لکھنؤ رخت اقامت

امامخت صاحب ترجمہ بتاریخ بست و پنجم صفر سال دوازدہ صدو یک ہجری بہ بلیج آباد متولد شدہ بخدمت مولوی ظہور اللہ لکھنوی و مولوی عبدالرحیم ساکن کلکتہ و مرزا احسن علی محدث صغیر ساکن لکھنؤ محلہ یحیے گنج و مولوی سید مخدوم لکھنوی و مولوی نورالحق لکھنوی و مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی و شیخ عمر محدث مکی و حکیم محمد صادق فیض آبادی و مولوی حیدر علے سندیلی اکتساب علوم متداولہ نمودہ ہموارہ بدرس و عبادت و ارشاد طالبان مشغول بودہ بہ تصنیف کمتر متوجہ بود رسالہ جواز قرأت فاتحہ خلف امام و رسالۂ در بیان بیعت و شرح رسالہ مولوی رفیع الدین دہلوی صبیان وجود و چند رسائل در تصوف و حلیہ نبوی صلعم از تصانیفش بر صفحہ روزگار یادگار ماند چہارم رمضان سن دوازدہ صدو ہفتاد و پنج ہجری وفات یافتہ بجوار والد خود در مقابر موضع دودھیا متصل بلیج آباد مدفون شد

مولوی حفیظ اللہ فرنگی محلی ابن ملا حبیب اللہ ابن ملا محب اللہ فرنگی محلی برادر خرد مولوی ولی اللہ ذہین و ذکی بودہ باستعداد تمام کتب درسیہ تحصیل کردہ خدمت شاہ فرنگی عدالت فیض آباد و سرکار شاہ لکھنؤ داشت ہمدران حالت بدرس طلبہ می پرداخت بستم ربیع الثانی سال دوازدہ صد و ہفتاد و نہ ہجری رحلت فرمود۔

حکیم الملک گیلانی نامش شمس الدین در حکمت و طب جالینوس زمان و مسیح دوران بلاد اکبر شاہ و خیر خواہ بندگان خدا و آشنا پرور بود پیوستہ طلبہ را درس گفتی و بے ایشان طعام نخوردی و بخانہاے مردم کم رفتی بسال نہصد و ہشتاد و ہشت ہجری بزیارت حرمین شریفین رفتہ ہما نجا سفر آخرت پیش آمد

حکیم دانا سیالکوٹی نامش ملا محمد صادق ابن مولانا کمال الدین سیالکوٹی است جامع علوم عقلیہ و نقلیہ بود نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ شہرہ کمالش شنیدہ او را بہ محفل خاص بلا معاودہ ہرگاہ مباحثہ علماے اہل تسنن و تشیع پیش آمدے وے از اہل سنت مناظر و مجیب بودے و ملا حبیب اللہ شیعہ را خاموش کردے بعد وفات بخانہ خود واقع محلہ جمالیہ مدفون گردید

مولوی حمداللہ سندیلی ولد حکیم شکراللہ ولد شیخ فانیال ولد پیر محمد صدیقی از ارشد تلامذہ ملا نظام الدین بن ملا قطب الدین شہید سہالوی عالم عامل وطبیب حاذق بود در قصبہ سندیلہ منصنافات لکھنو مدرسہ کلان بنا نہاد بجہت مصارف مدرسہ چندو یہرا از پیشگاہ بادشاہ وقت معاف یافتہ عمر گرامی خود بدرس افادہ طلبہ علوم مے گذانید از پیشگاہ شاہ دہلی مخاطب بفضل اللہ خان بود نواب ابوالمنصور خان صوبہ دار اودھ پوے دستار بدل برادرانہ داشت بسیاری علما وفضلاے نامدار از سایہ دامن تربیتش سر برآوردہ اند کہ نام نامی شان درج ذیل است قاضی احمد علی سندیلی داماد صاحب ترجمہ۔ مولوی احمد حسین لکھنوی۔ ملا باب اللہ جونپوری۔ مولوی محمد اعظم قاضی زادہ سندیلہ۔ مولوی عبداللہ ابن مولوی زین العابدین مخدوم زادہ سندیلہ واز مولوی حمداللہ مرقوم الترجمہ تصانیف ذیل مشہور ومتداول اند شرح تصدیقات سلم العلوم معروف بحمداللہ وحاشیہ شمس بازغہ وحاشیہ صدرا وشرح زبدۃ الاصول عاملی وفات او بمقام دہلی در سال یازدہ صد وشصت ہجری بوقوع آمدہ جانب غرب وجنوب از مزار حضرت قطب الدین اوشی قدس سرہ مدفون گشت غفر اللہ لہٗ

قاضی حمید الدین ناگوری در عہد شمس الدین التمش بادشاہ بود نام شریفش محمد ابن عطا است از مشائخ متقدمین ہندوستان جامع بود میان علم ظاہر وباطن مرید وخلیفہ شیخ شہاب الدین سہروردی اما بر مشرب او وجد وسماع غالب آمد کہ دران مولع ومتوغل بود او را تصانیف بسیار است بزبان عشق ودولہ سخن مے کند انان جملہ طوالع شموس در اسماء حسنی وے بسال ششصد وپنج ہجری بجوار رحمت حق پیوست

شیخ حمید الدین الصوفی السعیدی الناگوری السوالی کنیتش ابو احمد ولقب وے سلطان التارکین است از اعاظم خلفاے خواجہ بزرگ معین الدین سنجری اجمیری واکابر علماے صوفیہ صافیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین او اولاد سعید بن زید منجملہ عشرۂ مبشرہ رضی اللہ عنہم بود عمرے دراز یافتہ واول مولودیست کہ بعد فتح دہلی بخانۂ مسلمانان پیدا شدہ از زمان حضرت خواجہ معین الدین تا اوائل وقت

شیخ نظام الدین اولیا باقی بود او را تصانیف بسیار اند از ان جملہ نسخہ اصول الطریقہ مشہور تر است وفاتش بست وشم ربیع الثانی سال ششصد و ہفتاد و سہ ہجری وقوع یافتہ مرقدش در ناگور است یزار و تبرک بہ سوائے موضعی است از مواضع ناگور کہ شہریست بر زمین مارواڑ

مولانا حمید قلندر دہلوی فاضلی شاعری بود مرید شیخ نظام الدین اولیا ست و در صحبت بعضے خلفائے شیخ انچہ مقتضی قابلیت و استعداد باشد استفادہ کردہ اول در خدمت مولانا برہان الدین غریب بود و جملہ ملفوظات او جمع آوردہ بعد ازان در ملازمت شیخ نصیر الدین محمود افتادہ و از ملفوظات او نیز جمع نمود آن را خیر المجالس نام کرد ابتدائے تالیف آن در سن ہفت صد و پنجاہ و پنج ہجری بود و انجام آن در سال ہفت صد و پنجاہ و شش ہجری صورت بست

شیخ حمید سنبھلی علامہ زمان یکتائے دوران بہ تفسیر دانی قرآن مجید معروف و دقیقہ رسی فرقان حمید موصوف بود ہمایون بادشاہ بوے عقیدہ راسخ داشت مے گویند کہ وے در زمان تسخیر ہندوستان بہ نوبت ثانی جہت استقبال ہمایون شاہ بکابل رفت و از بسکہ بادشاہ را با و اعتقاد بود روزے برآشفت و گفت کہ پادشاہم تمام لشکر شما را رافضی دیدم بادشاہ پرسید شیخ چرا چنین مے گوید گفت در ہر جا نام لشکریان شما یار علی و کفش علی و حیدر علی یافتم و ہیچ کس را ندیدم کہ بنام یاران دیگر بودہ باشد بادشاہ ہم برآمد و قلم کہ بدستش بود بر زمین زدہ گفت نام پدر کلانم خود عمر شیخ است دیگر نمے دانم و برخاستہ بحرم سرا شد و باز آمدہ بملائمت و رفق شیخ را بر حسن عقیدہ خویش اطلاع داد نتیجہ این حکایت عصوبت شیخ حمید بر تسنن و خوش عقیدگی و حسن خلقی ہمایون بادشاہ است رحمہما اللہ تعالے

قاضی حمید الدین دہلوی عمدۃ العلما قدوۃ الفضلا عمر خود را بدرس صرف کردہ شرح ہدایۃ الفقہ از تصنیفات مشہورہ اوست بسال ہفت صد و شصت و چہار ہجری بدار البقا رحلت فرمود

حمید الدین نارنولی عالم متصوف بود تیسیر البرکات شرح دلائل الخیرات از تالیف
اوست کہ دران اختلافات نسخ متن بیان کردہ

ملا حیدر کشمیری ابن خواجہ فیروز بعمر ہفت سالگی قرآن مجید حفظ نمودہ از علمائے وقت
ہمچو بابا قطب الدین وجوہر ناتہہ اولاً استفادہ کردہ ازان بعد از کشمیر بہ دہلی رسیدہ
بخدمت شیخ المحدثین دہلوی فقہ وحدیث وتفسیر تکمیل نمودہ بہ کشمیر واپس آمد حاکم
آنجا ہر چند برائے قضائے آن بلدہ گفتہ وے ازان منصب ابا کردہ فالتش در سال ہزار
وپنجاہ وہفت ہجری بظہور پیوستہ

قاضی حیدر کشمیری الملقب بقاضی خان از علمائے کبار وفقہائے نامدار کشمیر شاگرد
ملا عبدالرشید زرگر بود بوجہ عسرت معاش از وطن مالوف بہ لشکر محی الدین محمد اورنگ زیب
عالمگیر بادشاہ پیوست وبتوسط سیادت خان صدر الصدور بخدمت بادشاہ
رسیدہ اولاً بتعلیم شاہزادگان مامور شد باز بقضائے دہلی سربلندی یافتہ
بدیانت وعدالت وے بادشاہ بغایت رضامند شدہ وے را بخطاب
قاضی خان ممتاز فرمودہ در سال یازدہ صد وبست ویک ہجری بعارضہ اسہال بملک
دکن وفات یافتہ نعش وے بہ کشمیر آوردہ بیرون شہر در باغ بچہ پورہ زیر زمین سپردند

مولوی حیدر علی سندیلی ابن مولوی حمد اللہ سندیلی تلمیذ والد ماجد خود وقاضی احمد علی
سندیلی بود در تکمیل از ملا باب اللہ جونپوری شاگرد پدر خود کردہ عالم متبحر وطبیب حاذق
وشاعر بود از تلامذہ مشاہیرش قاضی ارتضا علی خان گوپاموی ومولوی
دلدار علی لکھنوی مجتہد شیعہ ومولوی سید محمد پسر مولوی دلدار علی مرقوم ومولوی
نور اللہ فرنگی محلی وحافظ غلام میر سندیلی ومولوی احمد بخش سندیلی ومولوی
نجف علی وقاضی جلال الدین آمیٹھوی ومولوی محمد علی بدایونی وحاجی امین الدین کاکوروی
ومولوی اعز الدین سندیلی ومولوی حسین احمد بلیح آبادی ومرزا حسن علی
محدث کبیر ساکن لکھنؤ محلہ محمود نگر ومولوی رجب علی چریاکوٹی اند حاشیہ میرزاہد رسالہ و
تعلیقات میرزاہد ملا جلال وتعلیقات شرح سلم مولوی حمد اللہ وتکملہ ناتمام شرح سلم

مولوی حمداللہ از تصانیف مشہورہ او ہستند بتاریخ ششم رجب سال دوازدہ صد و بست و پنج ہجری وفات یافتہ در صحن مدرسہ پدر خود بہ سندیلہ مدفون شد علیہ الرحمۃ والغفران

مولوی حیدر علی رامپوری اولاً از مولوی عبدالرحمن قہستانی دکھنی و ثانیاً از مولوے محمد جیلانی رامپوری اکتساب علوم کردہ تکمیل تحصیل نمود و بدختر مولوے محمد جیلانی مذکور کہ تخدا گشت در علم طب ید طولی داشت باواخر عہد نواب احمد علی خان بہ ٹونک رفتہ در انجا عزے و شانے یافت مے گویند سند علم حدیث از مولانا عبدالعزیز دہلوی یافتہ در ٹونک درس و طبابت مے کرد ہمانجا وفات یافت تاریخ وفاتش معلوم نیست از مولفات وی صیانۃ الاناس عن وسوسۃ الخناس بزبان اردو و رسالہ رفع الیدین بفارسے مشہور اند

مولوی حافظ حیدر علی فیض آبادی در علم مناظرہ و کلام فایق الاقران بود خصوصاً در فن مناظرہ با شیعہ نے زمانہ نظیرے نداشت مطالعہ کتب خصم زیادہ تر مد نظرش بود عمر شریفش از ہفتاد و پنج متجاوز شدہ قریب پنج سال مے گذرد کہ در حیدرآباد دکن بملازمت فرمان روائے آن دیار دو صد روپیہ مشاہرہ مے یافت ہمانجا رحلت فرمودہ مدفون گشت اکنون پسرانش در انجا ملازم و موجود اند علاوہ کتب مذکورہ ذیل دیگر مصنفاتش تمام و ناتمام در مناظرہ شیعہ ہستند **تصانیفہ المشہورہ** منتہی الکلام۔ رسالہ در نکاح ام کلثوم۔ نضارۃ العینین عن شہادۃ الحسنین۔ کاشف البشام عن تدلیس المجتہد المقمقام۔ ازالۃ الغین عن بصارۃ العین در سہ جلد۔ الداہیۃ الحاطمہ علی عمن اخرج من اہل بیت الفاطمۃ۔ رویۃ الثعالیب والغرابیب فی انشار المکاتیب۔ رسالہ در بیعت مرتضوی

حرف الخاء المعجمہ

خانخانان دہلوی نامش عبدالرحیم پسر محمد بیرم خان خانخانان است بچہار دہم صفر سال نہصد و شصت و چہار ہجری در لاہور متولد شدہ در قابلیت و استعداد

ممتاز و یکتاے روزگار بود بزبان فارسی و ہندی و سنسکرت اشعار نیکو مے گفت واقعات بابری از تصانیف وے است بعمر ہفتاد و دو سالگی در سال ہزار و سی و دو ہجری وفات یافتہ در دہلی مدفون گشت

مولوی خادم احمد فرنگی محلی بن مولوی محمد حیدر بن مولوی محمد مبین کہ محفل وعظ در مسجد فرنگی محل بر طریق آباے خود مے آراست واز وعظ وے رونق فرنگی محل بود و بعیت از پدر خود مولوی محمد حیدر مرحوم داشت مے گویند ہنگامیکہ مولوے امیر الدین علی امیٹھوی بجمعیت اسلامی جہت مقابلہ بیراگیان ہنومان گڈھی بسال ہفتاد و یکم بعد صدے دوازدہم کمر ہمت بستہ بود وے ہم بشمول دیگر علماے زر خواہ حسب اشارہ نواب نقی علی خان بفرمایش مولوی امیر الدین علی سابق الوصف لب کشادہ ہمدران زمان بتاریخ دہم ذی الحجہ سال مذکور مولوی خادم احمد بعارضہ فرود آمدن زردہ مبتلا شدہ واقع دوازدہم وقت ظہر طائر روح پر فتوحش بعالم بالا پرواز نمود منشی الطاف حسین منشی خزانہ سلطانے تاریخ رحلتش فی البدیہہ چنین بسلک نظم کشیدہ ؎ درین مقام سراے فانی نہ کعبہ و نے کنشت باشد ۔ نہ طفل باشد نہ پیر باشد نہ خوب باشد نہ زشت باشد ۔ نہ تخت باشد نہ تاج باشد نہ مملکت نے خراج باشد ۔ نماند این ہیچ قصر و ایوان نہ در نہ دیوار خشت باشد ۔ نہ پست باشد نہ اوج باشد نہ بحر باشد نہ موج باشد ۔ بماند البتہ نام آنکس بہر آنکہ نیکو سرشت باشد ۔ بعین حسرت شدہ روانہ چو خادم احمد ازین زمانہ ۔ رقم زد الطاف بہر سالش الٰہی او در بہشت باشد ۔ فاعتبروا یا اولی الابصار بہ بیند کہ در ہمان قرب زمان بہ لکھنؤ و مرزبان آن از دست انگلشیان چہا بروے کار ظہور یافتہ **تصانیفہ** دو رسالہ عربے و فارسی در بیان دائرہ ہندیہ۔ تعلیقات متفرقہ بر شرح وقایہ۔ رسالہ حاصل و محصول متعلقہ فوائد ضیائیہ

مولوی خرم علی بلہوری از مشاہیر فقہاے بلہور شاگرد خاندان مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی بود ہموارہ در قلع بدعت و احیاے سنت مے کوشید چنانچہ رسائل مؤلفہ وے برہان و لالت مے کنند وے رحمۃ اللہ علیہ در سال دوازدہ صد و پنجاہ و

ہشت ہجری حسب الامر نواب ذوالفقار بہادر رئیس بانداتر جمہ درالمختار شرح تنویر الابصار
از کتاب النکاح بزبان اردو آغاز کردہ بماہ رجب سن دوازدہ صد و ہفتاد ہجری تا آخر
کتاب باتمام رسانید پس ازان بماہ محرم بسال دوازدہ صد و ہفتاد و یک ہجری
ترجمہ کتاب الحج مکمل نمودہ از شروع کتاب تا باب الاذان ترجمہ نوشتہ بودند کہ ہمدرین
سال داعی اجل را لبیک اجابت گفتہ رہگرائے عالم بقا شدند بعد وفات شان
مولوی محمد احسن نانوتوی حق تالیف ترجمہ مذکور از ورثہ مولوی خرم علی مرحوم خرید فرمودہ
آنرا مکمل کردہ نامش غایۃ الاوطار نہادند کہ عدد وی دوازدہ صد و شصت و چہار مے
برآید کہ آن زمانہ درمیان سنہ ۱۲۵۸ھ و سنہ ۱۲۷۱ھ ہجری است رسالہ منع قرات فاتحہ خلف الامام و ترجمہ
مشارق الانوار و آداب الحرمین و نصیحۃ المسلمین ازو یادگار اند

امیر خسرو دہلوی خسرو شاعران نامدار و سرآمد متصوفان معرفت شعار جامع علوم ظاہر
و باطن بود وے سلطان الشعرا و برہان الفضلا است نام شریفش ابوالحسن بن امیر
سیف الدین محمود از امیرزادہ ہائے ہزارہ بلخ بود در قصبہ مومن آباد عرف پٹیالی تولد یافتہ
اشعار آبدارش از چہار صد ہزار زیادہ مشہور است کہ نود و نہ کتاب در سلک نظم کشیدہ
آنان جملہ تغلق نامہ و کتاب مطلع انوار و مطلع السعدین در بیان داستان ملاقات ناصر الدین
بغرا خان حاکم بنگالہ با پسرش معز الدین کیقباد بادشاہ دہلی است وے نسبت فنا
فی الشیخ با مرشد خود مولانا شیخ نظام الدین اولیا قدس سرہ داشت بعد ششماہ از فوت
پیر خود بشب جمعہ ہیزدہم شوال سال ہفتصد و بست و پنج ہجری بجوار رحمت حق پیوست
پائین مرشد خود در دہلی مدفون گشت رحمۃ اللہ علیہ

مولانا خواجہ مانکپوری پدر مولانا حسام الدین مانکپوری دانشمند متبحر و متقی بود فقر
بسیارے کشید و وقتے سہ فاقہ شدہ بود کہ شخصے پیش وے برائے استفتا آمد و پارچہ زر نیز
آورد وے زر مذکور بصاحبش باز گردانید مردم خانہ عتاب کردند نماز شام رسید ملک
عین الدین در مانکپور فرود آمدہ بود دعائے مے خواند او را لفظے مشکل شد پرسید در ینجا
عالمے ہست گفتند مخدوم مولانا خواجہ دانشمند نامے است طلبیدہ آن لفظ را حل کردہ

ملک عین الدین ہمان قدر زر کہ مستفتے آوردہ بود باز یادت جامہ وطعام پیش آورد و بعد ازان باہل خانہ گفت چون ہمت کردیم ومال مشکوک باز گردانیدیم خداے تعالی مالا زوجہ حلال عطا کرد رحمۃ اللہ علیہ

خواجہ محمد قنوجی بن عبدالرحمن قنوجی عالم عارف وسالک بود از سادات رسول و اخلاق حمیدہ وفضائل شہیرہ داشت بحرمین شریفین رفتہ واز مشائخ آن دیار مستفید شدہ بقنوج مراجعت فرمود از تصانیف او کتابیست در علم تصوف وسلوک موسوم بہدایۃ السالکین الی صراط رب العالمین در قنوج وفات یافتہ تاریخ فوتش معلوم نہ شد

خواجہ محمد دہلوی ابن مولانا بدرالدین اسحاق از اولاد دختری شیخ فریدالدین گنج شکر است قدس سرہ جامع علوم وحاوی فنون بود در علم حکمت وموسیقی نیز کمالی داشت و بکمال ذوق وشوق وعبادت موصوف بود وے شیخ نظام الدین اولیارا در نماز امامت مے کرد از ملفوظات شیخ نظام الدین کتابے مسمی بانوار المجالس جمع کردہ رحمۃ اللہ علیہ۔

مولانا خورجگی کالپوی مرید وخلیفہ شیخ نصیرالدین محمود وشاگرد مولانا معین الدین عمرانی واوستاد قاضی شہاب الدین دولت آبادی بود پیش از آمدن امیر تیمور گورکان از دہلی برآمدہ بکالپے متوطن شد ودرہمانجا بسر برد قبرش بیرون شہر کالپے است۔

خواجہ بہاری لاہوری فقیہ محدث مفسر واقف اسرار حقانی بود اولاً از مسکن خود حاجی پور بقصبہ گودہ پور بہ نیت تحصیل آمدہ بخدمت شیخ جمال الاولیاے خواند پس بلاہور آمدہ بخدمت ملا محمد فاضل لاہوری دستار فضیلت بست وبخانہ وے سکونت اختیار کرد وبالآخر مرید وخلیفۂ حضرت میان میر گشت در سال ہزار وشصت ہجری وفات یافتہ بلاہور مدفون گردید

شاہ خوب اللہ آلہ آبادی نامش محمد یحیی برادر زادہ ودامادو خلیفہ شیخ محمد افضل آلہ آبادی بحر امواج علم شریعت وطریقت بود بعمر سیزدہ سالگی از تحصیل علوم متعارفہ فراغ حاصل نمودہ موافق تربیت وتعلیم پیر خود مدارج سلوک را طے کردہ ہم پہلو مرشد خود برآمد وبعد مرشد خود تمام عمر امور خلافتش انجام داد کتب ورسائل بسیار

تصنیف کردہ انا بجملہ القول الصحیح فی صلوٰۃ التسبیح والکلام المفید فیما یتعلق بالشیخ والمرید والکلمات الموتلفہ فی المقاصد المختلفہ وبضاعۃ مزجاۃ وماخذ الاعتقاد فی شان الصحابہ واہل بیت الامجاد وتتریمین الاوراق فی مخرق الطباق وخلاصۃ الاعمال ووفیات الاعلام بہ نمط الفحات الانس ملا جامی وچہار مجلد مکتوب دراظہار حقیقت تصوف مشہور ومعروف اند شب دوشنبہ یازدہم جمادی الاول سال یک ہزار ویک صد وچہل وچہار ہجری بجوار رحمت حق آسودہ بجنب پیر ومرشد خود در آگرہ آباد مدفون گشت کان الشیخ قطباً تاریخ رحلت اوست

حرف دال مہملہ

داتا گنج بخش لاہوری نام شریفش علی مخدوم غزنوی است شجرہ نسب او بامام حسن بن علی رضی اللہ عنہما منتہی مے شود از اولیاے متقدمین جامع علوم ظاہر وباطن عابد زاہد متقی مظہر خوارق وکرامات حنفی المذہب بود علاوہ مرشد خود شیخ ابو الفضل بن حسن ختلی بادیگر مشایخ کبار ہمچو شیخ ابو القاسم گورگانی وابو سعید وابو الخیر وابو القاسم قشیری محدث صحبت یافتہ فوائد کثیرہ حاصل کردہ دراخر باشارہ مرشد خود از غزنی بلاہور آمدہ ہنگامہ فضیلت وشیخت گرم نمود ودر بدرس وتعلیم وشب بہ تلقین لبسرے فرمود بسے علماء وصلحا از دامن تربیت او برخاستند تصانیف بسیار از و یادگار اند از ان جملہ کشف المحجوب شہرت دارد بسال چہار صد وشصت وپنج ہجری رحلت فرمودہ در خانقاہ خود بلاہور زیر زمین آسود۔

ملا درویزہ پشاوری جامع علوم ظاہری وباطنی مرید وخلیفہ سید علی خواص بود در رفع زنادقہ وملاحدہ در فضہ بقایت مے کوشید وبآنہا مباحثہ کردہ ملزم ساختے خصوصاً با عیسے ملوتے وبایزید ملحد کہ خود را پیر روشن نام نہادہ بود بحثہا کردے کتاب مخزن الاسلام بزبان پشتو تالیف نمودہ ناتمام ماند پسرش ملا عبد الکریم او را باتمام رسانید ہر قدر از تصنیف ملا درویزہ است دران علاوہ معارف وحقائق تذکرہ احکام شرع شریف بسیار است وانچہ از تکمیل پسرش عبد الکریم است دران اکثر حقائق ومعارف

مذکور شدہ و مخزن الاسلام بزبان اردو شرحی است مسمی بشرح کلمات باقیات مولانا در ویزہ در سال یکہزار و چہل و ہشت ہجری وفات یافتہ

حافظ ورا از پشاوری نامش محمد احسن واعظ ابن حافظ محمد صادق واعظ بن حافظ محمد اشرف خوشالی پشاوری در فقہ و حدیث و اصول یگانہ روزگار ازو و دمان علم و فضل بود اکثر علوم از والدہ ماجدہ خود کہ عالمہ و فاضلہ بود تحصیل نمودہ بر مسند افادت و افاضت متمکن شد و تمام عمر گرامی بدرس طلبہ و تالیف کتب صرف کردہ منہج الباری شرح فارسی صحیح بخاری و تفسیر سورۂ یوسف و تفسیر والضحیٰ و معراج نامہ و وفات نامہ و حاشیہ شرح قاضی مبارک بر سلم و حواشی تتمۂ اخوند یوسف و غیرہ رسائل و کتب از تصانیف اوست بعمر شصت و یک سالگی بحدود و دوازدہ صد و شصت و سہ ہجری رحلت فرمود

بابا داؤد مشکوتی کشمیری از علمائے نامدار کشمیر در فقہ و حدیث و تفسیر و حکمت و معانی ید طولیٰ داشت و حافظ مشکوۃ المصابیح بود بدین وجہ او را مشکوتی می گفتند علوم متداولہ بخدمت خواجہ حیدر چرخی اکتساب کردہ و علم باطن پیش بابا نصیب الدین و خواجہ محمود نقشبندی حاصل نمود کتاب اسرار الاخبار در حالات سادات و درویشان کشمیر اسرار الاشجار و منطق الطیر منظوم از تصانیف اوست و بسال ہزار و نود و ہفت ہجری وفات یافت در کشمیر متصل عیدگاہ مدفون گشت

مولوی سید دلدار علی لکھنوی مجتہد الشیعہ ابن مولوی معین الدین بن عبد الہادی رضوی در سال یکہزار و یک صد و شصت و شش بقصبہ جایس یا نصیر آباد متولد شدہ و او اول کسے است کہ در اہل تشیع بہ ہندوستان دعوی اجتہاد کردہ و جمعے از جماعت دیان مذہب بظہور آوردہ در مبادی احوال علوم عقلیہ را از فضلاے ہندوستان مثل سید غلام حسین وکنی آلہ آبادی و مولوی حیدر علی ولد ملا احمد اللہ سندیلی و مولوی باب اللہ شاگرد ملا احمد اللہ سندیلی استفادہ نمودہ و بعد فراغ از عقلیات در کربلاے معلیٰ از آقا باقر بہبہانی و سید علی طباطبائی اکتساب علوم فقہ و حدیث و اصول کرد و در مشہد مقدس از سید مہدی بن سید ہدایت اللہ استفادہ و اجازت یافتہ بوطن مالوف رجوع نمود

وبافادہ وتعلیم مطالب مذہبی سے کوشید کتب ذیل از تصانیف وینداساس الاصول۔ مواعظ حسنہ۔ شرح باب الصوم حدیقۃ المتقین مصنفہ اخوند مجلسی۔ وشرح باب الزکوۃ از کتاب مذکور۔ وعماد الاسلام در پنج مجلد کلان وشہاب ثاقب وصوارم الالہیات و حسام الاسلام واحیاء السنہ ورسالہ ذوالفقار ورسالہ غیبت ورسالہ جمعہ وحاشیہ بر شرح ہدایہ حکمت ملاصدرا ومنتہی الافکار وسکن القلوب ورسالہ ذہبیہ ورسالہ آثارۃ الاحزان در عہد سلطنت غازی الدین حیدر بادشاہ اودھ بمقام لکھنؤ بشب نوزدہم رجب سن یک ہزار ودو صد وسی وپنج ہجری وفات یافتہ در مقبرہ حسنیہ واقع لکھنؤ مدفون شد تجاوز اللہ عن سیآتہ وے در سال دوازدہ صد وبست وہفت ہجری مسجدی تعمیر فرمودہ شاعری تاریخ آن گفتہ وہو ہذا ؎ دلبر زہرا ودلدار علی ؑ کامل اندر اجتہاد واتقا ؑ ساخت چون مسجد شدہ تاریخ آن ؑ مسجد اقصائے ثانی شد بنا ؑ بالآخر صاحب الترجمہ در عہد سلطنت غازی الدین حیدر بادشاہ اودھ بمقام لکھنؤ بشب نوزدہم رجب سن یک ہزار ودو صد و سی وپنج ہجری وفات یافتہ در مقبرہ حسنیہ مدفون شد

مولوی دین محمد سندیلی ابن وجہ الدین ابن شیخ عبدالسمیع قاضی زادہ سندیلہ دانشمندی محدث ومدرس بود توکل وتقوی شعار خود داشت در اوائل صدی سیزدہم جہان فانی را بدرود نمود

حرف ذال معجمہ

مولوی ذاکر علی سندیلی ابن مولوی اکبر علی ابن مولوی حمد اللہ سندیلی شارح سلم العلوم جوانے فارغ التحصیل بود از والد ماجد خود ونیز مولوی حیدر علی سندیلی تربیت وتعلیم یافتہ بعالم جوانی ازین جہان فانی ہنگام غسل غدیر آبے کہ آن را بہندی تالاب گویند روبروی والد خود غریق بحر شہادت گردید ؎ این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد ؒ اسطر اللہ علیہ شآبیب الرحمۃ والغفران

حکیم ذکا خان ساکن آگرہ طبیبے حاذق در سلک ملازمان مادھوجی سیندھیا والی گوالیار انتظام داشت در سن دوازدہ صد ونہ ہجری وفات یافتہ قبرش اندر احاطہ

درگاہ شاہ علاء الدین واقع اکبرآباد موجود است وآن را از سنگ مرمر ساختہ اند بیان تاریخ فوت وے منقوش است وہو ہذا ؎ ذکا خان عالم قانون حکمت ؛ کہ دادے عقل کل بر دست او بوس ؛ شب آدینہ و بستم ز شوال ؛ بعزم کوچ زد زین کوچگہ کوس ؛ خرد گفت از سر افسوس تاریخ ؛ شد از دنیا مسیح وقت افسوس

حرف الراء المہملۃ

راجح ابن داؤد احمدآبادی نہم صفر ۸۷۱ھ ہشتصد و ہفتاد و یک در احمدآباد ولادت یافتہ صرف و نحو و منطق و عروض وغیرہ از محمد بن محمود مقری حنفی درس گرفتہ و علم معانی و بیان از مخدوم بن برہان الدین و علم ہیئت و کلام بخدمت محمد بن تاج الحنفی اکتساب نمودہ در جملہ فنون تبحر پیدا کرد و طبع مائل بشعر داشت و اجازت الفیہ حدیث از سخاوی گرفتہ در سال نہصد و چہار ہجری رحلت فرمود

رحمت اللہ سندی از اکابر علمای عاملین بود از سندھ بمدینہ طیبہ اقامت گزید در سال نہصد و نود ہجری بمکہ معظمہ رحلت فرمود

حافظ رحمت اللہ آلہ آبادی اصلش از پنجاب است در صبی ہر دو چشمانش بعارضہ چیچک بے بصر شد چون بسن تمیز رسید قرآن مجید باندک زمانے یاد کرد کتب صرف و نحو از علماے عصر زبانی خواندہ ہمچنین کتب اکثر علوم از اساتذہ وقت خواند بغایت ذکی الطبع و جید الحافظہ بودے گویند کہ از شنیدن سہ کرت عبارت کتب ورق ورق بیادے گرفت قاموس اللغۃ در شش ماہ یاد کردہ کتب صحاح ستہ بر زبان داشت در آلہ آباد متاہل شدہ رخت اقامت انداختہ بچہار دہم رمضان المبارک روز سہ شنبہ سال دوازدہ صد و نود و سہ ہجری ازین جہان رحلت فرمود رحمۃ اللہ علیہ

مولوی رحمت اللہ فرنگی محلی پسر سوم مولوی نور اللہ بن ملا محمد ولی بن قاضی غلام مصطفیٰ بن ملا محمد اسعد بن ملا قطب الدین سہالوی شاگرد عم خود ملا ظہور اللہ از تحصیل علوم درسیہ فراغت یافتہ بمقام غازی پور زمانیہ طرح اقامت افگند و مدرسہ موسومہ چشمۂ رحمت ترتیب دادہ تعلیم علوم متداولہ متعارفہ از معقولات و منقولات

بطلبہ سیداد خلقی از فیض وے کامیاب می شدند بتاریخ شانزدہم جمادی الاول سن سیزدہ صد و پنج ہجری بغازی پور رحلت فرمودہ مدفون گشت

شیخ رزق اللہ دہلوی عم کلان شیخ عبدالحق محدث دہلوی متخلص بمشتاقی مردے فاضل و کامل و عارف از نوادر روزگار از مردم سلف یادگار جامع فضائل صوری و معنوی بود و طبع موزون در ہندی و فارسی داشت در سالہائے ہندی او بیم آین و بھوت نرنجن پیش ارباب شوق و ذوق مقبول و مشہور اند تخلص او در ہندی راجن و در فارسی مشتاقی در سال ہشتصد و نود و ہفت ہجری رحلت فرمود در مشتاق حقم تاریخ وفات

او شیخ المحدثین دہلوی یافتہ رحمہما اللہ

مولوی رستم علی قنوجی ابن مولوی علی اصغر قنوجی در سال یازدہ صد و پانزدہ ہجری متولد شدہ از مختصرات تا مطولات کتب درسیہ بخدمت والد خود تحصیل کردہ بعد وفات پدر فاتحہ فراغ در سال یازدہ صد و چہل ہجری بخدمت ملا نظام الدین لکھنوی خواند و بمسند افادہ و افاضہ جانشین پدر گردید تفسیر صغیر کہ در ایجاز عبارت بجلالین ہمدوش است و شرح منار در غایۃ اختصار از تصانیف شہیرہ اوست در سال یازدہ صد و ہفتاد و ہشت ہجری رحلت فرمودہ

مولانا رشید الدین خان دہلوی از ارشد تلامذہ مولانا رفیع الدین دہلوی ذہن وقاد و طبع نقاد و در علم کلام کمالی وافر داشت شوکت عمریہ بجواب بارقہ ضیغمیہ بمقدمہ متعہ وغیرہ رسائل در رد مذہب اہل تشیع از تصنیفاتش یادگارند در سال دوازدہ صد و چہل و نہ ہجری طائر روحش باوج علیین پرواز کرد برد اللہ مضجعہ

مولوی رضا حسن خان کاکوروی ابن امیر حسن خان از مخدوم زادگان کاکوریست سیزدہم ذیقعدہ یوم پنجشنبہ سال دوازدہ صد و چہل و شش ہجری ولادت یافتہ حاجی محمد سعید بغدادی چند قطعہ تاریخ ولادتش بزبان عرب نظم نمودہ ازان جملہ این است ؎ شرف العصر بمولود وفاق ۔ و مادہ ثانی معدن للخیر قد زان الوجود وادی ہانت وفطانت وہبی داشت بعمر ہیزدہ سالگی از تحصیل علوم متعارفہ فراغ یافتہ

خصوصًا در انشای عربی و فارسی نظمًا و نثرًا گوی سبقت از اقران ربودہ مشار الیہ اہل کمال گشت مصنفاتش در بنگال مشہور و معروف اند منجملہ آن قصیدہ انموذج الکمال ہموزن و قافیہ قصیدہ بردہ در سال دوازدہ صد و شصت و چہار ہجری تصنیف فرمودہ چنانچہ بخاتمہ آن مے فرماید ؎ تم المدیح فقد ارخت موتمنا ۔ اللہ ازلل الایجاز والحتم ۔ و شرح آن بدوازدہ صد و شصت و پنج ہجری نوشتہ دران وقت نوزدہ سالہ بود دیگر مطارح الاذکیا در حل عویصات علوم مختلفہ است و این ہر دو کتاب بنظر مؤلف رسیدہ الحق کہ از ان لیاقت علمی مصنف ظاہر مے شود آخر باقتضای کل نفس ذائقۃ الموت در عین شباب بملک بنگالہ سفر آخرت گزید رحمۃ اللہ علیہ

مولوی رضا علی خان بریلوی ابن محمد کاظم علی خان بن محمد اعظم شاہ ابن محمد سعادت یار خان بہادر از اجلہ علمائے بریلی ملک روہیلکھنڈ و از عائلہ افاغنہ بریچ است بزرگان شان پیش سلاطین دہلی بر عہدہ ہائے جلیلہ بمنصب شش ہزاری سرفراز و ممتاز بودند وے بسال بست و چہارم صدی سیزدہم ہجرت متولد شدہ بخدمت مولوی خلیل الرحمٰن مرحوم بمقام ٹونک تحصیل علم و رسمی کردہ بعمر بست و سہ سالگی از اکتساب علوم متداولہ فراغ یافت مشار الیہ اماثل و اقران گشت خصوصا در علم فقہ مہارتے کامل داشت تذکیر پر تاثیر وے مشہور و معروف است بالجملہ لینت کلام و سبقت سلام و زہد و قناعت و حلم و تواضع و تجرید از خصائص وے توان شمرد دوم جمادی الاول سال ہشتاد و دوم صدی سیزدہم ازین سرائے بے بود رحلت فرمود رضی اللہ عنہ بریچ بباے موحدہ تازی و رائے قبیلہ ہندیہ ہر دو مفتوح و یاے تحتانی ساکن و جیم فارسے موقوف گروہے از افاغنہ اند کہ ایشان را روہیلہ نیز گویند

شاہ رضا لاہوری قادری شطاری از اکابر علماے و کملاے مشائخ لاہور صاحب فتوی و ارشاد بود فتوحات ظاہر و باطن ہر انچہ بدو پیوستہ در پنجاب بکسی میسر نگشت بتاریخ دوازدہم جمادی الاول سال ہیزدہم از صدے دوازدہم رحلت فرمودہ مرقدش بلاہور است

شیخ رضا رفیقی کشمیری ابن محمد بن مصطفٰے رفیقی کنیت وے ابو حمزہ است بسال دوازدہ صد و پنج ہجری متولد شدہ از پدر بزرگوار و اعمام و جد مادری خود شیخ نعمت اللہ بن اشرف تو پگرو علوم تحصیل کردہ فقیہ و محدث و مفسر گشت و بدرس علوم مذکور اشتغال داشت و بر ہر کہ دمہ سبقت سلام ے کرد وا ز بس حلیم و رحیم و متواضع بود بماہ شعبان سنین دوازدہ صد و ہفتاد و شش ہجری رحلت فرمود

میر رضی الدین از علمائے کشمیر فاضل کامل و متبحر بود بزبان تسلط مرزا حیدر بہ محلہ قطب پورہ مدرس مقرر شدہ باکثر علوم تالیفات جیدہ دارد دختر وے بحبالۂ نکاح ملا فیروز در آمد مولوی فقیر محمد لاہوری در حدائق حنفیہ مطبوعہ مطبع نولکشور بصفحہ ۱۳۷ اولاً و فاتش در سن نہصد و پنجاہ و شش ہجری نوشتہ باز ہمان صفحہ در ذیل ترجمہ میر موصوف وفات او در سن نہصد و شصت ہجری تحریر ے فرمایند نمانم کہ صحیح کدام است و وجہ تکرار ترجمہ چیست بجز اینکہ بر مسامحت قلم ناسخ محمول شود

مولوی رضی الدین ولد حسیب الدین قاضی کانپور کہ بزیور رضا و تسلیم آراستہ بود بحکم قضا در سال دوازدہ صد و شصت و دو ہجری در بلدہ کانپور راہ دولت سرائے فنا بدار القضائے بقا شتافت مولانا محمد سلامت اللہ کشفی ادام اللہ برکاتہ تاریخ وفاتش چنین یافتہ ؎ نہال باغ شرف مولوی رضی الدین ؛ قضا نہفتہ بخاکش چو آفتاب بمیغ ؛ (۱۲۶۲) نبیر عقل چو سال وفات او جستم ؛ ز غصہ گفت بمن ہائے ہائے در ریغ ؛ ۔

میر سید رفیع الدین محدث ساکن آگرہ آبائے کرامش ہمہ علما و صلحا بودہ اند و او نیز دانشمند و محدث بود و بغایت جود و سخاوت و خلق و لطف داشت در معقولات شاگرد مولانا جلال الدین دوّانی و در حدیث شاگرد شیخ شمس الدین محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی الحافظ المصری است و اصلش از شیراز بود تولد او ہم در انجا است در زمان سلطان سکندر بودی بدہلی تشریف آورد و سلطان سکندر را در حق او اعتقادی عظیم پیدا شد وی باذن سلطان سکندر در آگرہ اقامت فرمود و وفات او در سال نہصد و پنجاہ و چہار ہجری شدہ قبرش ہمدر انجا است کہ خانہ او بود رحمۃ اللہ علیہ

مولانا رفیع الدین دہلوی ابن شاہ ولی اللہ دہلوی از اجلہ علماے وقت بود مقدمۃ العلم ورسالہ عروض وکتاب التکمیل ورسالہ دفع الباطل واسرار الجنۃ وترجمہ قرآن مجید بزبان اردو وتحت اللفظ از تصانیف وے ہستند گاہی شعر ہم گفتی چنانچہ غزل مولانا عبدالرحیم دہلوی راکہ دربیان ماہیۃ نفس بجواب غزل عربی شیخ الرئیس بود مخمس نمودہ بسال دوازدہ صد وچہل ونہ ہجری رحلت فرمود رفع اللہ درجاتہ فی الجنات

مولوی رفیع الدین مرادآبادی ابن فریدالدین علم حدیث بخدمت مولوی خیرالدین سورتی شاگرد شیخ محمد حیات سندی ونیز بخدمت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حاصل نمودہ وبا مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی صحبتہای تحقیق وتدقیق داشت مرید وشیخ محمد غوث لاہوری بود دوبار بین شریفین رفتہ بحج وزیارت مشرف شدہ وکتابے در حالات حرمین شریفین تالیف کرد کتاب قصر الآمال بذکر الحال والمآل وسلوا الکئیب بذکر الحبیب وترجمہ عین العلم وشرح اربعین نووے وکنز الحساب وتذکرۃ المشائخ وکتاب الاذکار وتذکرۃ الملوک وشرح غنیۃ الطالبین وتاریخ افاغنہ مشہور ترین از مصنفات ویند پانزدہم ذی الحجہ سال دوازدہ صد وہیزدہ ہجری در مرادآباد بمرض استسقا وفات یافت۔

مولوی روح اللہ لاہوری درسال یازدہ صد وہفتاد ویک ہجری متولد شدہ باکتساب علوم پرداخت در صرف ونحو ومنطق ومعانے وحدیث وتفسیر وانے نظیر خود نداشت شاگرد رشید مولوی محمد سلیم لاہوری بود حکام عہد ینے رنجیت سنگھ وغیرہ ادب وے بغایت مے کردند دران زمان کہ سورش سکھان در لاہور بدرجہ غایت رسیدہ بود اوست کہ در لاہور آثار شرع جاری داشت فتواے او نزد علماے عصر مقبول مے شد در مکہ معظمہ رفتہ بسے روز بماہ رمضان شریف قرآن مجید حفظ کرد صاحب تصانیف بود وبوقت مراجعت در معمورہ یمن بسال دوازدہ صد وچہل وچار ہجری وفات یافتہ

شاہ رؤف احمد مصطفےٰ آبادی نقشبندی مجددی مصطفےٰ آبادی برادر خالہ زاد

شاہ ابوسعید دہلوی فقیہ و محدث و مفسر بود کسب علوم ظاہر از مولانا شاہ عبدالعزیز کردہ خرقہ خلافت خاندان نقشبندیہ از شاہ غلام علی یافتہ در بھوپال مقیم شدہ تفسیر روفی بزبان اردو تالیف نمود کہ آغاز آن در دوازدہ صد و سی و نہ و اختتام آن در دوازدہ صد و چہل و ہشت ہجری بظہور پیوستہ و نیز دار المعارف در بیان ملفوظات مرشد خود و دیوان رافت و اشعار ہندی و فارسی از تصنیفات اوست و در اشعار رافت تخلص مے کرد از بھوپال بعزم زیارت بیت اللہ روانہ شدہ بسوار مے جہاز در سال دوازدہ صد و سہ ہجری انتقال فرمود

حرف زاے معجمہ

مولانا شاہ زاہد بخاری احمد آبادی محدث و فقیہ حنفی المذہب مرید شاہ عالم گجراتی درس علوم مے داد تاریخ ششم شعبان سال ہشت صد و نود و سہ ہجری وفات یافت و بہ احمد آباد گجرات مدفون گشت

ملک زین الدین و زبر الدین ایشان دو برادر گو در علماے کرام معدود و نیستند مگر از اسخیاے روزگار و صلحاے امت و محب العلم و العلما بودند لہذا ذکر شان درین مختصر بمقتضاے المرء مع من احب یتمنا و تبرکا کردہ مے آید

ملک زین الدین از وکلاے خان جہان کہ از بنی اعمام سلطان سکندر لودی است توفیق بر خیرات و مبرات رفیق حالش بود و بعلاقہ صلاح و تقوے و خدمتگاری اکثر مشائخ و علماے وقت را باد مجتبی در جوے بود و مے ہمواره تلاوت قرآن مجید بحالت قیام مے کرد در حلے ساختہ کہ تا سینہ وے بلند بود بران قرآن مجید مے نہاد و استادہ تلاوت مے کرد و تمام متعلقان او از خدمتگاران وغیرہ از نصف اخیر شب برائے تہجد برے خاستند و تا وقت چاشت در منزل او جز باشارت دست و زبان بوجہ شغل او را دو وغیرہ کارے نمی شد گویند کہ وی را شب جمعہ بروح مطہر رسول اللہ صلعم مقدار چند من برنج قبول مے پختند بر ہر برنجی سہ کرت قل ہو اللہ احد خواندہ می دمیدند و در ایام مولد آنحضرت صلعم ہر روز یک ہزار شکر زیادہ مے کرد تا روز دوازدہم

دوازدہ ہزار تنگہ خرچ مے شد **تنکہ** بالفتح وکاف عربی بمعنی قرص رائج خواہ از زر باشد
خواہ نقرہ یا مس واین مقرس نکہ است

ملک زبرالدین بخدمت وملازمت برادر کہ درگاہ ور سلطانے داشت اکتفا کردہ
روزگار بتجرد مے گذرانید وقریبا تیکہ مدعوالی دہلی بودند ملکیت گرفتہ بعلما وصلحا وصوفیان
خوش مے گذرانید چون ہر دو برادران التزاما ہر روز چہار شنبہ دعاے شہادت خود
مے کردند ہمچنان شد کہ ایشان مے خواستند یعنے زین الدین در سنہ نہصد وبست و
شش ہجری مسموم وفات یافت وزبرالدین ہمراہ سلطان ابراہیم ابن سلطان سکندر
لودے در سن نہصد وسی ودو ہجری شہید شد قبر او جانب غربی حوض شمسی
واقع دہلی است

زین العابدین دہلوی عرف شیخ اڈہن دہلوی جد مادری شیخ عبدالحق محدث
دانشمند کامل متورع ومتعبد ودر غایت خشوع وانکسار وتادب ووقار بود بہمان وضع و
آداب کہ درمیان مردم مے بود درون خانہ نیز بودے وزبانش دائم بذکر اللہ مے رفت
وحلیۂ در غایت جمال ونورانیت داشت کہ انوار علم وتقوے از جبین وی لائح بود
اکثر احوال صائم بودے ودر لقمہ احتیاط تمام داشتی سلطان ابراہیم بن سلطان سکندر
بودے وے را بجابت خویش خواند قبول نکردے مرید مولانا سماء الدین دشاگرد
مولانا عبدالمقتدر بنی است رحمۃ اللہ علیہم وفات او در سال نہصد وسی وچہار ہجری بظہور پیوستہ
قبرش جانب غربی حوض شمسی در دہلی است

شیخ زین الدین خوافی تخلص وفائی صدر مستقل ظہیر الدین محمد بابر شاہ بوفور
دانشمندی موصوف بود او را مسجد یست در اگرہ ومدرسہ کہ آن طرف آب جون واقع شدہ و
صاحب کمالات صوری ومعنوے ودر معما وتاریخ وبدیہہ گوئی وشعر وسائر جزئیات
نظم ونثر وانشاے عدیل زمان خود بود مے گویند کہ بمجلس اول کہ بابر بادشاہ را ملازمت
نمودہ پرسید کہ سن شما چند باشد وے فی البدیہہ گفت کہ قبل ازین بہ پنج سال
چہل سالہ بودم وحالا چہل سالہ ام وبدو سال دیگر چہل سال تمام می شود از دست

قطعہ ہذا ؎ غم گریبان گیر شد سر در گریبان چون کشم ٭ شوق دامنگیر آمد با بدامان چون کشم ٭
اے گریبانم ز شوقت تا رود دامن چاک ٭ بے تو پا در دامن و سر در گریبان چون کشم ٭ وے تاریخ نوشتہ مشتمل بر فتح ہندوستان و شرح غرائب آن و داد سخنوری
دریان دادہ وفاتش در حدود چنار گڈھ بسال نہصد و چہل رو دادہ در مدرسہ خود باگرہ
مدفون گشت

خواجہ زین الدین علی بتور کشمیری راینواری از علماے کشمیر شاگرد شیخ یعقوب صرفی و ملا شمس الدین بال و مرید شیخ حمزہ بود و او اسطہ گرفتہ بحرمین شریفین رفتہ و از شیخ ابن حجر مکی اجازت حدیث یافتہ بکشمیر واپس آمد و بتدریس علوم صارفت الاوقات بود بعد وفات
بمحلہ راینوارہ کہ مسکن و یست مدفون گشت

مولوی زین الدین کشمیری ابن خواجہ عبد اللطیف دانشمند کامل ذکی الطبع بود طبع موزون داشت اشعار فصیح مے گفت در اکل حلال کمال محتاط بود بعمر پنجاہ و دو سالگی بسال یازدہ صد و پنجاہ و پنج ہجری وفات یافتہ بمحلہ راینواری منحلات کشمیر قریب خواجہ
زین الدین علی جد خود مدفون شد

حرف سین مہملہ

مولوی سخاوت علی عمری جونپوری ساکن قصبہ منڈیاہون مضاف جونپور کثیر الدرس و التذکیر کہ از ذات جامع صفات شان مرطابہ علوم را فیضی عام بود ولادت ایشان در سن دوازدہ صد و بست و شش ہجری وقوع یافتہ از مولوی قدرت علی رسد لوے و مولوے عبد الحی دہلوی و مولوے محمد اسمعیل دہلوے و مولوی احمد اللہ اتامی اکتساب علوم نقلیہ و عقلیہ فرمودہ بدرس و افادہ طلبہ ہمہ تن متوجہ بود و مسجد جامع جونپور کہ از تعمیرات سلاطین شرقیہ است بقبضہ اہل تشیع مرکز بدعات شنیعہ بود تخلص فرمودہ در انجا مدرسہ ربانیہ قرآنیہ قائم کرد و تا حال جاریست و نماز پنجگانہ و جمعہ مے شود و صدہا کسان حافظ قرآن از وے برآیند براے چندے در باندا بمعد نواب ذوالفقار بہادر مرحوم مدرس مدرسہ آنجا بود مسودہ اوراق دوکرت بہ حضرت ایشان

شرف یاب شد اول در مچھلی شہر بمکان اوستادی مولانا محمد شکور غفر اللہ لہ و دوم در فتح پور بفرودگاہ مفتی محمد اسد اللہ مرحوم ذات پاکش مہربان بحال طلبہ یافتم وے رح بزیارت بیت اللہ الحرام مشرف شدہ بمدینہ منجا ششم شوال سال دوازدہ صد و ہفتاد و چہار ہجری جان بجان آفرین تفویض نمودہ بجنۃ المعلی مدفون گشت التقویم فی احادیث النبی الکریم در حدیث و رسالہ اسلم در منطق و رسالہ تقوے در رد بدعات و عقائد نامہ اردو و رسالہ کلمات کفر و رسالہ اسرار فقر و جواب سوالات تسعہ از مولوے شیخ محمد مچھلی شہری و رسالہ عرض نیک در مناظرہ شیعہ و رسالہ عرفان در اوقات و رسالہ تعداد لغات وغیرہا از تصانیف مشہورہ او ہستند بسے علماے نامدار زیر دامن تربیتش برخاستند انا بجملہ مولوے سید خواجہ احمد نصیر آبادی و مولوے کرامت علی جونپوری و مولوی رجب علی جونپوری و مولوے محمد شریف جونپوری و ملا غلام محمد جگدیس پوری اعظم گڈھی و مولوے شیخ محمد مچھلی شہری و مولوی محمد یعقوب بہاری و مولوی شجاعت حسین و مولوے محمد عمر غازیپوری و مولوی غلام جیلانی بایزیدپوری غازیپوری و مولوی فیض اللہ مئوے اعظم گڈھی و مولوی رحیم اللہ ساکن ضلع بستی مشہور اند وی راحق تعالیٰ چہار فرزند ارجمند عطا فرمودہ یکے مولوی محمد دوم مولوے حکیم محمد حنیف سوم مولوے محمد شبلی چہارم مولوے حافظ ابو الخیر محمد یکی

ذکر این چہار بہ محل خود خواہد آمد انشاء اللہ تعالے

مولوی سراج الحق بدایونی ابن مولوی فیض احمد بدایونی اند عالم کامل و فاضل مکمل ذہن نقاد و طبع وقاد دارند ولادت شان در سال دوازدہ صد و چہل و شش ہجری بمنصہ وجود جلوہ ظہور افگند اظہار الحق نام تاریخی اوشان است اکثر کتب مروجہ پیش والد ماجد خود گذرانیدہ و تکمیل تحصیل بخدمت خال خود مولوی نور احمد بدایونے نمودند و شرف بیعت از مولوے شاہ فضل رسول بدایونی یافتہ با ناضہ و افادہ ہمہ تن متوجہ ہستند درین جزو زمان کہ علم در کتاب و علما در گور اند ذات شریفش را از مغتنمات توان شمرد رسالہ سراج الحکمۃ در فلسفہ و شرح رسائل معمیات بہاء الدین علے و شرح میزان منطق و حاشیہ بر کتاب معتقد منتقد و رسائل طبیعہ و دیوان عربے

وفارسی از تصانیف شان مطرح انظار علمائے وقت اند سلمہ اللہ وابقاہ ورقمطراز اے مایتمناہ

حکیم سراج الدین شاہجہان آبادی از مشاہیر اطبائے شاہجہان آباد علامہ زمان بود در تصانیف وکتابت شہرتے داشت چراغ دین وانتخاب بحر الکلام وعلم رموز عقلی افزا وحکمت ایمانی وسراج منیر وسراج ہدایت ولب لباب مثنوی مولانای روم ودستور العمل علمائے متقدمین وعقلائے سابقین ومجموعہ گل وریاحین وقانون العلاج از تالیف اوست

سراج الدین علی خان اکبر آبادی آرزو تخلص محقق زبان فارسی چراغ ہدایت در تذکرۂ شعراء موسوم بمجمع النفائس وتنبیہ الغافلین متضمن خوردہ گیری شیخ علی حزین گواہ فضل اوست علاوہ فارسی در ریختہ گوئی ہم کمالے داشت بروقت بربادے دہلے حسب الاشارہ نواب سالار جنگ بہ لکھنؤ رفتہ ہمانجا در سال یازدہ صد وشصت ونہ ہجری وفات یافت

مولوی سید سرفراز علی سندیلی ولد میر محفوظ علی ولد میر محمد صالح کہ سلسلہ نسبتش بہ سید ناموسی کاظم رضی اللہ عنہ میرسد در سال دوازدہ صد وسی وشش ہجری ولادت یافتہ بخدمت علمائے زمان خود اکتساب علوم مروجہ متداولہ نمودہ فراغ حاصل کرد از ابتدائے تعلم تا حال اشتغال بہ تعلیم طلبہ دارند وخلیفہ مجاز شاہ غلام رسول کانپوری رحمۃ اللہ علیہ اند سلمہ اللہ وابقاہ

شیخ سعد اللہ بنی اسرائیلی لاہوری از شاگردان رشید شیخ اسحاق بن کاکو لاہوریست خود را بنی اسرائیلی می گفت اطوار مختلف داشت ابتداء متشرع بود بہ یکبار ترک تقید نمودہ مرتکب جمیع نواہی شدہ بامطربہ تعلق پیدا کردہ بارش سفید در بازار مے گذشت ؎ دین پیش گرچہ خلق گرفتی زما سبق ۔ عشق آمد ونماند نشانے نما سبق ۔ دمردم خاکپای او را از بس حسن عقیدہ بجای توتیائے کشیدند وعقیدہ ولایت باو داشتند دوران حالت درعین نخاس درس مے گفت واز اسباب جمعیت ہرچہ داشت در عشق آن نگار در باخت شبے باد شراب مے خورد کہ جمعے از محتسبان باتفاق

طلبہ کہ نسبت تلمذ باو داشتند ہجوم نمودہ بجہت اصلاح حال او از راہ دیوار بخانہ او در آمدہ و آلات ملاہی و مناہی شکستہ خواستند کہ او را تعزیر نمایند ہمان سخن را بزبان آورد کہ بہ خلیفہ ثانی امیر المؤمنین عمر رض گفتہ بودند کہ اگر مایک نامشروع کردہ ایم شما سہ نامشروع را ارتکاب نمودہ اید پس شما بتعزیر سزاوار ترید کہ بہ تجسس بے اذن از راہ دیوار سر زدہ درین خانہ در آمدید آن جماعہ منفعل و خجل شدہ باز گشتند بعد ازان توفیق توبہ نصوح یافتہ و کتاب احیاء العلوم را دستور خود ساختہ پیوستہ بعبادت و ریاضت مے گذرانید و تصانیف بسیار مفید و عالی نوشتہ ازان جملہ شرحے بر جواہر القرآن مصنفہ امام غزالی است جلال الدین محمد اکبر بادشاہ او را بخلوت طلبیدہ پرسیدند کہ از کدام قومے گفت از جماعہ تویسندہا کہ ایشان را بزبان ہندی کایستھے گویند بادشاہ را این بے تکلفی او بسیار خوش آمد صحبتی ممتد با وی داشتند او ہرگز سائلی را محروم نگذاشتہ باجود آنکہ از اسباب تجارت و زراعت فارغ بودہ و مدد معاش از جانب بادشاہ ہم نداشت معلوم ہیچکس نمی شد کہ آن ہمہ صرف و بذل و ایثار را از کجا بود و خلائق درین امر حیران بودند بعد ازانکہ بسن ہشتاد سالگی کم و بیش رسیدہ ازین سرائے مجازی در گذشت و اصاغر و اکابر بہ تشییع جنازہ او متجاوز از الوف رفتہ نعش پاک را بہ تبرک بر سر و دوش مے گرفتند

کہ جای نہادن قدم نبود التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ

شیخ سعد اللہ گندوری فراز لکھنوی ابن شیخ سماء الدین لکھنوی جامع بود بجمیع علوم نقلی و رسمی و حقیقی سطوت و شوکت ظاہر و باطن داشت و از اغنیاے شاکر بذل و ایثار مشہور بود از بسکہ طعام وافر بر فقرا و محتاجان ایثار مے کرد وے را کندوری فراز گفتندے و از زبان فیض ترجمان مخدوم شیخ قیام الدین ملقب بشیخ الاسلام گشت ارادت و خلافت خاندان چشت از والد ماجد خود یافتہ و خرقہ سہروردیہ از سید اجمل جونپوری گرفتہ او را ہشت پسران بودند۔ بدیع الدین۔ فرید الدین۔ شیخ بڈی۔ شیخ جہانگیر۔ امین الدین۔ سعد الدین۔ فخر الدین۔ رکن الدین۔ صفات و بزرگی وی متجاوز از حد احصا است برخے ازان شیخ رحمت اللہ لکھنوی

در تذکرہ الاصفیا تحریر کردہ این مختصر گنجائش آن ندارد و بالجملہ وفاتش بست و سوم ربیع الثانی سن ہشت صد و بست و نہ ہجری واقع شدہ پائین پدر خود بہ لکھنؤ مدفون گشت شیخ رحمت اللہ مؤلف تذکرۃ الاصفیا در کلمہ رحمۃ اللہ علیہ تاریخ فوتش یافتہ کند ورے

بالفتح و دال مہملہ مضموم سفرہ و دستار خوان

شیخ سعد اللہ بیانوی در علم نحو نظیر خود نداشت سالہا ملجا و ملاذ طلبہ علم و اہل سلوک و صائم الدہر بود از شیر و گیاہ و میوہ ہائے بیابانی افطار مے کرد از صغر سن با ریاضت شیخ محمد غوث بر دوش نہادہ آخر الامر حیرت بر و غالب آمدہ سکوت ورزید و در حجرہ تنہائی عزلت گزید کہ فرزندان را ہم بخود راہ نمے داد تا در سال ہشت صد و ہشتاد و نہ ہجری ازین جہان در گذشت و بخانقاہے کہ در بیانہ تعمیر کردہ بود مدفون گشت برد اللہ مضجعہ

بیانہ بروزن بہانہ قصبہ ایست قریب بھرت پور

حافظ سید سعد اللہ بلگرامی فاضل بے عدیل عالم عدیم المثیل شاگرد ملا عبد الرحیم قاضی مراد آباد شاگرد ملا عبد الحکیم سیالکوٹی در سال یک ہزار و یک صد و دوازدہ ہجری وفات یافت

مولانا سعد اللہ سلونی ابن عبد الشکور سبط شیخ پیر محمد سلونی در صغر سن باندک زمانے از تحصیل علوم فراغ یافتہ بر مسند درس و تصنیف جلوہ افروز شد و بزیارت حرمین شریفین فائز گشت و در مکہ معظمہ تا دوازدہ سال قیام فرمود اہل حرمین شریفین بدو اعتقادی راسخ داشتند شیخ عبد اللہ بصری مکی صاحب ضیاء الساری شرح صحیح بخاری بطریقہ قادریہ مرید او گردید مخدوم ہاشمی سندہی از ارشد تلامذہ اوست مولانا سعد اللہ از مکہ معظمہ معاودت کردہ بہ بندر سورت رخت اقامت انداخت و مرجع خلائق شد شرح ہدایۃ الحکمۃ و رسالہ کشف الحق و شرح مثنوی مولانا روم و رسالہ تحفۃ الرسول از تالیفات یادگار اند بتاریخ بست و ہفتم جمادی الاول سال یک ہزار و یکصد و سی و ہشت ہجری بہ بندر سورت وفات یافتہ ہمانجا مدفون گشت علیہ الرحمۃ و الغفران وی سادہ فرزند عبد العلی و عبد الولی بود در ہر ثانی در کمالات علمی ثانی پدر بود عزلت تخلص می کرد

مولوی محمد صادق ٹھٹھوی شاگرد اوست

مولوی مفتی سعد اللہ مرادآبادی ولادت شریف او در سال ہزار و دو صد و نوزدہ ہجری وقوع یافتہ کہ تاریخش از لفظ ظہور حق دمید ار نجبت برمے آید در اوائل سن صبی از کتب فارسیہ ضروریہ فراغت یافت من بعد شوق طالب العلمی در سر افتاد برام پور رفتہ شروع در صرف و نحو نمود پس ازان بمقام نجیب آباد شرح جامی وغیرہ از مولوے عبد الرحمٰن قہستانے خواندہ استعدادے تام بہم سانیدہ بدہلی تشریف آوردہ برآخوند شیر محمد ولایتی و مولوے محمد حیات پنجابی و مفتی محمد صدر الدین خان صدر الصدور اکثر کتب درسیہ تحصیل کردہ در سال ہزار و دو صد و چہل و سہ ہجری بہ لکھنؤ وارد شدہ از مولوے محمد اشرف لکھنوی و مولوی محمد اسمٰعیل مرادآبادی و میرزا حسن علی محدث و مفتی ظہور اللہ لکھنوے فرنگی محلی رجوع آوردہ بعد فراغ علمی واز دواج خود او لا بعہدہ مدرسی مدرسہ شاہی و ثانیاً بتالیف بعض مجلدات تاج اللغات ترجمہ قاموس ثالثاً بعہدہ افتائے کچہری کوتوالی تا مدت بست و نہ سال مامور ماند ہمدریں ایام بسفر حج بیت الحرام توفیق یافتہ از شیخ جمال مکی سند جدید علم حدیث گرفتہ بلکھنؤ مراجعت فرمودہ بانصرام عہدہ افتا مصروف شد بعد عزل واجد علی شاہ حسب الطلب نواب یوسف علی خان کہ تلمیذوے بود برامپور رسیدہ خدمت قضا و افتا و مرافعہ وغیرہ بدو تفویض یافت و تا عہد نواب کلب علی خان رئیس رامپور بدستور بعہدہ مفوضہ مامور بود واقع چہار دہم برمضان روز یکشنبہ سال ہزار و دو صد و نود و چہار ہجری بمقام رام پور داعی اجل را لبیک گفتہ رحلت فرمود و ہمانجا مدفون گشت طاب اللہ ثراہ دو فرزند ارجمند مسمیان لطف اللہ و بشارت اللہ عقب خود گذاشت ہر دو برامپور قیام پذیر اند حکیم لطف اللہ در تاریخش چند اشعار عربے گفتہ مقطع آن کہ شامل مادہ تاریخ است اینست ؎ فانا اللطف غضت تاریخا ٭ لسنی موتہ وما افتاہ

قبوجہ الجمیل یا بشری ٭ قیل متواہ طاب طیب ثراہ ٭ مولوے محمد یحییٰ تاریخش چنین گفتہ ؎ تاریخ وفات گفت یحییٰ ٭ گنجینۂ علم و فضل صد آہ ٭ مسود اوراق در ۱۲۶۴ھ بمقام لکھنؤ کہ جست طلب علم در انجا وارد بود صاحب ترجمہ را دید خشک

مزاج یافت وبا اصاغر کم توجہی مے نمود از تصانیف رائقہ او کتب ذیل یادگار ماند مفید الطلاب فی خاصیات الابواب القول الفضل فی ہمزۃ الوصل۔ عقود الاجیاد فی مجہول اختار وانقاد نوادر الاصول فی شرح الفصول در علم صرف غایۃ البیان فی تحقیق البسجان۔ رسالہ ترکیب بسم اللہ در نحو خلاصۃ النوادر نوادر البیان فی علم القرآن رسالہ منہ فی وجود الغنہ در قرأت۔ القول المانوس فی صفات القاموس۔ نور الصباح فی اغلاط الصراح ترجمہ بعض مجلدات قاموس در علم لغت ترجمہ فقہ اکبر و وصیت نامہ امام ابو حنیفہ و ترجمہ حقیقۃ الاسلام و ہدایۃ النور فیما یتعلق بالاظفار والشعور۔ وداد السبیل الی دار الخلیل وحواشی مالا بد منہ در رسالہ طہر متخلل در دینیات۔ حاشیہ بر شرح سلم مولوی حمد اللہ سندیلی و شرح ضابطۃ التہذیب و شرح خطبہ قطبی۔ در منطق۔ رسالہ قوس قزح و رسالہ تناسخ و رسالہ تحقیق علم واجب در حکمت و رسالہ سبع عرض شعیرہ موسومہ مفید البصیرہ در حساب۔ حاشیہ بر شرح چغمینی در ہیأت۔ رسالہ تشبیہ واستعارہ در علم بیان رسالہ عروض با قافیہ و میزان الافکار شرح معیار الاشعار و قصیدہ لامیہ فارسیہ وغیرہا

شیخ سعد الدین لکھنوی بن شیخ الاسلام شیخ سعد اللہ کندوری فراز لکھنوی جامع بود میان علم ظاہر و باطن و مدام بدرس و افادہ علوم دینیہ اشتغال داشت و در مدرسہ وی طلبہ مستعد رجوع مے کردند طبع شریفش مائل بشعر بود تخلص او سعدی است از نتایج فکر اوست ؎ چو داری مو لنسے چون قل ہو اللہ ؛ خطی در کش بگرد ماسوی اللہ ؛ ولہ چون دوست موافق است سعدی ؛ سہل است جفای ہر دو عالم ؛ ولہ گریہ بر عیوب کس نکنی ؛ خندہ بر عیب دیگران چہ زنے ؛ بست و نہم جمادی الاول سال شست صد و ہشتاد و یک ہجری رحلت بدار البقا فرمودہ اعداد مخدوم قطب الاولیا موافق سال وفاتش اند

شیخ سعد الدین خیر آبادی پدرش قاضی خیر آباد بود شیخ اولاً از حفظ قرآن مجید فراغ نمودہ بحلقہ تلمذ مولانا اعظم لکھنوی در آمد تکمیل تحصیل علوم کردہ مرید شیخ بینا لکھنوی گشت بعد وفات پیر خود بخیر آباد وطن مالوف خود رفتہ بدرس و ارشاد صارف الاوقات ماند

تا کہ در سال ہشت صد و ہشتاد و دو ہجری وفات یافت شرح مصباح و شرح کافیہ
و شرح جامی و بزودی و شرح رسالہ مکیہ مسمی بہ مجمع السلوک کہ بسی از ملفوظات و حالات
شیخ بنا در وی درج کردہ از وست قبرش در خیر آباد است یزار و متبرک بہ۔

ملا سعد الدین دہلوی کنیتش ابو الفضائل بود شرح کنز الدقایق و منار از عمدہ
تصانیف اوست در سن ہفت صد و نود و یک ہجری بجوار رحمت ایزدی پیوست
طاب ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ

مولوی سعد الدین صادق دہلوی ابن مولوی امان اللہ شہید بسال یازدہ
صد و بست و ہفت ہجری متولد شدہ و از والد ماجد خود علوم تحصیل کردہ بر مسند افادہ
متمکن گشت و در اکثر مباحثات بر معاصرین غالب مے آمد تاریخ بست و سوم ذیحجہ
سال یازدہ صد و پنجاہ و یک ہجری وفات یافتہ و قریب بدفن والد خود مدفون گردید

مولانا سعید سمرقندی اعلم العلمائے روزگار بودہ اکتساب علوم از ملا احمد جندو
ملا محمود سرخ و ملا عصام الدین ابراہیم نمودہ در سال نہصد و شصت و شش ہجری بہ
ہندوستان آمدہ بملازمت اکبر بادشاہ ممتاز شدہ کیفیت درویشی و انکسار غالب
داشت خوش طبع و فصیح و بلیغ و شفیق بر تلامذہ بود صحبت او بادشاہ را خوش مے آمد
در سال نہصد و ہفتاد ہجری بجوار رحمت ایزدی پیوست

مولوی سلام اللہ محدث رام پوری بن شیخ الاسلام بن حافظ فخر الدین از اولاد
امجاد شیخ عبد الحق محدث دہلوی فقیہ و محدث و مفسر بود علوم متداولہ از والد ماجد خود شیخ
الاسلام مصنف شرح فارسی صحیح بخاری و رسالہ طرد الادہام عن اثر الامام الہمام و
کشف الغطا عما لزم للموتی عن الاحیا حاصل کردہ سند اجازت حدیث وغیرہ یافت
جد امجد او حافظ فخر الدین نیز علامہ عصر بود از تصانیف حافظ مذکور شرح فارسی
صحیح مسلم و شرح فارسی عین العلم و شرح حصن حصین یادگار روزگار اند بالجملہ صاحب ترجمہ
بعد اکتساب علوم بجواسلامت خود بر مسند افادت و افاضت متمکن بودہ در نشر علوم
مے کوشید بماہ جمادی الثانی وقت شام سال دوازدہ صد و بست و نہ و بقولے

دوازدہ صد و سہ ہجری رحلت کرد تصانیفہ المشہورۃ کمالین حاشیہ جلالین۔ محلی شرح موطا کہ آنرا در سن دوازدہ صد و پانزدہ ہجری تصنیف نمود و تاریخ آن ہو الفوز الکبیر است ترجمہ فارسے صحیح بخارے۔ ترجمہ فارسی شمائل ترمذی۔ رسالہ اصول حدیث

بزبان عربی

مولانا محمد سلامت اللہ بدایونی کانپوری ابن شیخ برکت اللہ صدیقی رئیس بدایون عالم العلوم کالشمس بین النجوم ذات بابرکاتش مستغنی از توصیف و تعریف است مؤلف اوراق نیز چندی خوشہ چینی خرمن فیض آن بزرگوار نمودہ رسالۃ الاسناد کہ وقت اعطاے سند بہ مخدومی مولوے شاہ محمد عادل ارشد تلامذہ خود جناب موصوف بزبان فارسے تصنیف فرمودہ اند بنابر بیان ترجمہ شریف کافی است ازان رسالہ ترجمہ عالیہ بر سبیل اختصار حوالہ قلم نمودہ مے آید و ہو ہذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مے گوید سلامت اللہ بدایونی مولد صدیقی نسب حنفی مذہب قادری مشرب کہ فقیر تحصیل کتب درسیہ متداولہ از خدمت چند فضلاے عصر نمودہ اول لگا در حداثت سن از خدمت مولانا ابو المعانی بن مولانا عبد الغنی بدایونی کہ سلسلہ درس ایشان بہ ملا جلال الدین دوانی میرسد استفادہ کردہ در عرض مدت دو سال از میزان صرف تا شرح جامی بر کافیہ و شرح تہذیب یزدے خواندم بعد ازان از خدمت مولوے ولی اللہ رحمۃ اللہ لہ از تلامذہ مولانا باب اللہ جونپوری بودند تحصیل قطبی و میبذے و رشیدیہ مناظرہ بعمل آمد بعد ازین ہمینکہ مولوے صاحب بداعیہ ضرورتے مراجعت بوطن خود فرمودند حسب ارشاد ہدایت بنیاد حضرت پیر و مرشد برحق سید شاہ آل احمد مارہروی قدس سرہ العزیز بخدمت شریف مولانا محمد مجد الدین عرف مولوے مدن صاحب کہ دران زمان از کلکتہ مراجعت فرمودہ عزت افزاے سکنہ بریلی بودند حاضر شدہ تکمیل تحقیق و تدقیق کتب درسیہ متعارفہ از زواہد ثلاثہ و قاضی مبارک و حمد اللہ شرح سلم و مطول تفتازانی و صدرا و شمس بازغہ و شرح عقائد جلالی

باملا یوسف وحاشیہ ملا کمال الدین وہدایہ فقہ حنفی ومسلم الثبوت وبیضاوی وغیر آن
اتفاق افتاد وجناب مولانا بفرط عنایت در اندک فرصت ہر قدر ہا کہ از ذخیرہ مبلغ معلومات
بہ تحویل خود بدولت داشتند تفویض من ہیچ کارہ فرمودند وحق اینست کہ جل تحقیقات
تدقیقات کہ معارکہ آرا ومزال اقدام علما وفضلا است ازین ارشاد جناب ممدوح
در کیسہ استعداد م فراہم شد واللہ یضاعف لمن یشاء وبعد طی مرحلہ تحقیق وتدقیق کتب
درسیہ برطبق فرمان واجب الاذعان جناب پیر ومرشد برحق قدس سرہ ذخیرہ اندوز
سعادتہا از خدمت سراپا موہبت مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی انار اللہ برہانہ
گردیدہ در صدد تحقیق وتنقیح وسند کتب احادیث وتفاسیر افتادہ فائدہ ازین ماندہ
عامدہ گرفتم چنانچہ صحاح ستہ وکتب تفاسیر را از حضور مولانای ممدوح ومولانا
رفیع الدین برادر کوچک ممدوح کہ تبحر تام در جملہ علوم خاصۃً علم حدیث وتفسیر داشتند
بمعرض سند رسانیدم تا آنکہ از فیض مجالست وخدمت این ہر دو بزرگ
فہم معانی احادیث وادراک حقائق ودقائق تفسیر بمذاق طبع حاصل شد آخر کار جناب
مولانای ممدوح تفقد کریمانہ بحال این خاکسار فرمودہ بہ اجازت صحاح ستہ ومشکوۃ
المصابیح وحصن حصین وکتاب المسلسلات ودیگر کتب احادیث وتفاسیر ورسائل
مصنفہ خود ونیز کتب مؤلفہ والد ماجد خود سرفراز فرمودہ رخصت فرمودند مجملاً
فقیر سند کتب درسیہ تمام وکمال از خدمت مولانا مجد الدین شاہ جہان پوری دارد
وسند کتب احادیث وتفاسیر روایۃً وسماعۃً ودرایۃً واجازۃً از ذروۃ المحدثین و
اسوۃ المفسرین مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی وبرادر ایشان مولانا رفیع الدین دارد و
حضرت ایشان از والد ماجد خود شان مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی دارند
حضرت ایشان حال اسانید متنوعہ خود را در کتاب الارشاد الی مہمات الاسناد
بہ تمامتر تفصیل نوشتہ اند انتہی ملخصاً مولانا صاحب الترجمہ حین حیات خود مسجدے
بمقام کانپور وطن خود در سال یک ہزار ودو صد وشصت وہفت ہجری تعمیر فرمودند
کہ تاریخ بنای از فقرہای - ان ہذا الا بیت اللہ - وما ہذا الا مسجد الفردوس - وواللہ

ہوالغنی الحمید مے برآید چونکہ نفس قدسی آنحضرت مفید عام ومفیض انام بود صدہا علما و
فضلاے نامی زیر سایہ دامان تلمذ ودرس آن خاتم العلما برخاستہ اند با این ہمہ کتب مصنفہ
حضرت معزے الیہ دال بر ذخیرہ علمی شان موجود اند از انجملہ کتب ذیل ہستند تحفۃ الاحباب
ومعرکۃ الآرا دبرق خاطف ورمناظرہ اہل سنت وشیعہ وتحریر الشہادتین شرح
سر الشہادتین در بیان شہادت سید الشہدا رضی اللہ عنہ وخدا کی رحمت خرد وکلان
در بیان میلاد سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات ورسالہ شہاب ثاقب در
سقوط کواکب وحقائق احمدیہ در علم حقائق وبحر التوحید در بیان شطحیات اولیاء اللہ
واسرار العاشقین در حل اقوال واشعار عربیہ وفارسیہ بطریق صوفیہ کرام ورسالہ کشفیہ
بجواب ایرادات بعض جہلہ کہ بوجہ ناواقفیت از اصطلاحات حافظ شیراز بر چند اشعار
حافظیہ وارد نمودہ اند وترجمہ دو تا رسالۂ شیخ محی الدین بن العربی در بیان لطائف
موسومہ معائنات صوفیہ ومکاشفات قدسیہ ورسالہ نغمات حالات ورسالہ
اشباع الکلام فی اثبات المولد والقیام ورفعات کشفی وشرح مثنوی گل کشتی ورسالہ الوان
در بیان جواز وعدم جواز الوان ورسالہ در تحقیق جواز مصافحہ ومعانقہ عیدین ورسالہ مجموعہ
استفتہا کہ اجوبہ ہر یک خود تحریر فرمودہ اند ورسالہ لاسناد در بیان کیفیت تحصیل علوم
مختلفہ متداولہ واستحصال اسناد علوم از اساتذہ۔ مولانا را طبع شعر گوئی ہم بود بنابران
تخلص خود کشفی مے کردند ودیوان کشفی کہ مجموعہ اشعار آبدار فارسی است مشتے
نمونہ از خروارے بہ میزان فہم باید سنجید چند اشعار از دیوان مذکور بطور انموذج نوشتہ
مے شوند ؎ آنانکہ بر خیال تو جان را فدا کنند ٭ بینند اگر ندیدہ جمالت چہا
کنند ٭ محو نظارۂ رخ خوب تو دیدہا ست ٭ آنے کہ خاکپاے ترا توتیا کنند ٭ ترسم کہ رفتہ
رفتہ فتد طشت من ز بام ٭ یاران اگر کلافۂ عشق تو وا کنند ٭ غیر از جفا ندید دل من
ز مہوشان ٭ این ہم حکایتے است کہ خوبان وفا کنند ٭ بیمار عشق بہ نشود از دم مسیح ٭
بیہودگی نگر کہ طبیبان دوا کنند ٭ تنہا نہ من سبکر و گلزار و حدتم ٭ ز ندان تمام تنگیہ
بدوش صبا کنند ٭ آئینہ را بدست نگیرند زینہار ٭ خوبان اگر معاینۂ یار ما کنند ٭ ٭

زاہد تو حق شناس نئی راہ خود بگیر ٭ خاصان حق ہمیشہ بمن اقتدا کنند ٭ تر دامنم چنانکہ ملائک آسمان ٭
نام مرا وظیفہ بجاے دعا کنند ٭ حرف حزین بگفتۂ حافظ نمے رسد ٭ کشفی تو کیستی کہ ترا مرحبا کنند ٭

بالجملہ ہر کمالے را زوالی است وکل نفس ذائقۃ الموت مسکن دل ہر صاحب خیالے آہا ثم آہا کہ آن آفتاب فلک تحقیق و تدقیق واقع سوم رجب یوم شنبہ سال یک ہزار و دو صد و ہشتاد و یک ہجری زیر افق عدم پنہان شدہ در کانپور پیش مسجد خودش بزمین سپردند طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ قطعۂ تاریخ وفات آن مرجع العلوم بر سنگ بالین مزارش چنین کندہ اند ؎ مظہر کشف وکرامات جناب کشفی ٭ ہادی راہ خدا کاشف راز عرفان ٭ شدہ برخاستہ خاطر چو ازین گلشن دہر ٭ رفت در چشم زدن جانب باغ رضوان ٭ سال تاریخ قلمبند نمودم ارشد ٭ یوم ہفتہ سوم از ماہ رجب شد روجہان ٭

حاجی سلطان تھانیسری بزیارت مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ مشرف شدہ وعلوم نقلیہ را خوب ورزیدہ و مدتے مدید در خدمت اکبر بادشاہ بودہ حسب الحکم بادشاہ موصوف چہار سال بہ ترجمہ کتاب مہابہارت موسوم برزم نامہ بطریق افراد و استقلال اشتغال داشتہ بناے کہ از نقیب خان شروع شدہ بود از وبا تمام رسید ہنگام ترجمہ نویسی مہابہارت یکے از وے پرسید کہ این چیست کہ مے نویسید گفت کہ حرف دہ ہزار رسالہ را بزبان حال موافق مے سازم

قاضی سماء الدین المسلقب بتقبل خان وزیر سلطان حسین شرقی کہ اعلم العلماے وقت بود در سال ہشت صد و ہشتاد و چہار ہجری بدست سلطان بہلول لودے اسیر شدہ بزندان رفت واز مجلس مومنان رہائی یافت

مولانا سماء الدین دہلوی جامع بود میان علوم رسمی و حقیقی و تقوے و ورع از دنیا زیادہ بر مایحتاج اختیار نکردہ و پیش مولانا سناء الدین شاگرد میر سید شریف جرجانی تلمذ کردہ واز ملتان بسبب بعضے وقائع برآمدہ مدتہا در تیمور و بیانہ وغیرہ گذرانیدہ بدہلی آمد و توطن کرد مرید شیخ کبیر است و سن ہم کبیر داشت در آخر عمر حاسہ بصرش رفتہ بود حق سبحانہ تعالیٰ بے واسطہ علاج بصارت را بوے رد کرد

بر لمعات شیخ فخر الدین عراقی حواشی نوشتہ کہ بحل معانی آن کافی وافی است و رسالہ مفتاح الاسرار ہم از تصانیف اوست تاریخ ہفدہم جمادی الاول سن نہصد و یک ہجری وفات یافتہ قبر او در دہلی بالائے حوض شمسی است رحمہ اللہ و مولانا تراب علی لکھنوی از اولاد امجاد شان ہستند

مولوی سناء الدین احمد بدایونی ابن مولانا محمد شفیع بن مولانا عبد الحمید ابن مولانا محمد سعید ابن مولانا محمد شریف ابن مولانا محمد شفیع بدایونی ولادت وے در سال دوازدہ صد و نوزدہ ہجری بظہور پیوستہ چنانچہ ظہور حق نام تاریخی ولیست اکثرے از علوم درسیہ بخدمت مولانا فضل امام خیر آبادی و علم حدیث و تفسیر بخدمت مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی تحصیل نمودہ فوائد معتمدہ در نحو و حاشیہ قاموس در لغت و دیگر مسودات عربیہ از تالیفاتش یادگار اند وے رحمۃ اللہ علیہ بیعت بخدمت عم خود مولانا عبد المجید عین الحق داشت بماہ محرم سال دوازدہ صد و ہفتاد و ہشت ہجری رحلت فرمودہ

سید احمد گیسو دراز کالپوی جامع علوم ظاہر و باطن مرید پدر خود سید محمد کالپوی بود گیسو دراز کردنش بمتابعت سید محمد گیسو دراز بود کہ در دکن آسودہ اند کتاب جوامع الکلم بعبارت عربی در شرح اسمائے حسنیٰ و مشاہدات بزبان فارسی در حقائق و معارف از تصنیفات اوست در سال یک ہزار و پنجاہ و ہشت رحلت فرمائے عالم بقا شد قدس اللہ سرہ

سید احمد مجاہد رائے بریلوی گو بظاہر بجرگہ علمائے ظاہر معدود نبود دیگر باطن او بنور علم الٰہی معمور بودہ وے از خاندان سادات تکیہ رائے بریلی است کہ دران خاندان عالی پیش ازین بسیاری از اولیاء اللہ گذشتہ اند مجد شاہ علیم اللہ کہ وفاتش در سال ہزار و نود و شش ہجری و شاہ محمد عدل عرف شاہ لال متوفی سن یازدہ صد و نود و دو ہجری سید احمد قدس سرہ مرید و خلیفہ مولانا شاہ عبد العزیز مرحوم بود در سال دوازدہ صد و سی و ہفت ہجری بزیارت بیت اللہ مشرف شدہ بسال دوازدہ

صدوسی وہشت ہجری مراجعت نمودہ بمسکن خود رسیدہ ہفتم جمادی الثانی سال دوازدہ صدوچہل ویک ہجری روز دوشنبہ وقت عصر از تکیہ رای بریلی بعزم جہاد فی سبیل اللہ ہجرت فرمودہ بتاریخ بست وچہارم ذیقعدہ سال دوازدہ صدوچہل وشش ہجری متصل بالاکوٹ واقع ملک پنجاب شربت شہادت چشید۔ شکر اللہ سعیہ

سید محمد دہلوی بن سید مبارک بن سید محمد بن سید محمود کرمانی جامع کتاب سیر الاولیا کہ دران احوال مشایخ چشتیہ جمع نمودہ وے بصغر سن بشرف بیعت شیخ نظام الدین اولیا قدس سرہ مشرف شدہ وبعد ازو بخدمت خلفاے او بودہ از شیخ نصیر الدین محمود کہ اجل خلفاے شیخ موصوف بود تربیت یافتہ رحمۃ اللہ علیہ

سید محمد گیسو دراز ساکن گلبرگہ ابن یوسف الحسنی الدہلوی خلیفہ ماستین شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی جامع بود میان سیادت وعلم وولایت وشانے رفیع در بتتی منیع وکلام عالی واشت در اوائل حال بدہلی تشریف واشت بعد رحلت فرمودن پیر خود بدیار دکن رفت وقبولی عظیم یافت وہمانجا رحلت فرمود اوراگیسو دراز ازان گویند کہ ردزے او باچندے دیگر از مریدان پالکی شیخ نصیر الدین محمود ببرداشتہ بودند وقت برداشتن گیسوے او ببسب درازی در پایہ پالکی بند شد واو ببسب رعایت ادب و استغراق بہ برآوردن گیسو مقید نہ شد وہم بران وضع کہ واقع شد مسافت بعیدہ قطع کرد چون شیخ برین معنی اطلاع یافت خوشحال شدہ این بیت انشا فرمود ؎

ہر کو مرید سید گیسو دراز شد ۔ واللہ خلاف نیست کہ او عشق باز شد ۔

بعض مریدانش کہ محمد نام داشت ملفوظاتش موسوم بجوامع الکلم جمع کردہ واز تصنیفات خاص وے کتاب اسماء است کہ حقائق ومعارف بزبان رمز وایما والفاظ واشارات بیان فرمودہ

مفتی سید محمد لاہوری بن مفتی غلام محمد لاہوری صاحب علم وعمل بود کتاب خلاصۃ المدارج وفقہ محمدی ومخزن الفرایض از تالیفات اوست بارادہ زیارت حرمین شریفین قدم براہ سفر نہادہ کہ ناگاہ متصل مٹھن کوٹ سفر آخرتش پیش آمد روان دار البقا گردید

سید محمد قنوجی از فرقہ سادات رسول واز اوستاد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ ماہر علوم ریاضیہ وادبیہ بود حاشیہ مطول از تصانیف اوست

مولوی سید محمد برہانپوری ابن شاہ فضل اللہ نایب رسول اللہ دانشمند بزرگ و عارف سترگ بعد وفات پدر وسادہ آرای افادہ علوم در برہان پور شد از تصانیفش کتاب تحفۃ المرسلہ مشہور ومعروف است

سید محمد مکی الدہلوی ابن سید جعفر المکی تبحر دانشمند خلیفہ شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی در توحید وتفرید مقام عالی داشت کتاب بحر المعانی ودقائق المعانی و حقائق المعانی ورسالہ اسرار روح ورسالہ پنج نکات وبحر الانساب در بیان نسب اہل بیت از تصانیف اوست بعہد سلطان بہلول بود ے در سن ہشت صد ونود ویک ہجری رحلت فرمود

میر سید محمد امروہی عالم باعمل صاحب صلاح وتقوی وورع بود از سید جلال تلمیذ سید رفیع الدین در بدایون تحصیل علوم کردہ بعد از تحصیل کمالات بدرس وافادہ مشغول شد در اواخر در سلک ملازمان درگاہ بادشاہی بمرتبہ اختصاص رسیدہ بمنصب میر عدلی عز امتیاز یافت ودرین منصب جلیل القدر طریق عدالت وانصاف و صدق وامانت سلوک داشتے تا زمانیکہ اکبر بے بود ہیچ مبتدعی وملحدی را قدرت رخنہ انداختن در دین اسلام نبود بعد از و نام میر عدلے بر سائر مردم مجازی وعاریتی گشت در سن نہصد وہشتاد وچہار ہجری بحکومت بہکر فائز شدہ ہمانجا در سن نہصد وہشتاد وشش ہجری بجوار رحمت حق پیوست

سید محمد بلگرامی ابن سید عبد الجلیل الحسینی الواسطی بلگرامی در علم ادب کمالی داشت شاگرد سید طفیل محمد اترولوی بود واستفادہ فنون عربیہ وفروع ادبیہ از والد خود کردہ کتاب الجزء الاشرف من المستظرف منتخب کتاب مستظرف از مؤلفات اوست کہ در سال یک ہزار ویک صد وپنجاہ وپنج ہجری انتخاب کردہ ہشتم شعبان شب شنبہ سال یک ہزار ویک صد وہشتاد وپنج ہجری وفات یافتہ در بگرام مدفون شد طاب ثراہ ضریحہ

شیخ سیف الدین سرہندی ابن شیخ محمد معصوم ابن شیخ احمد مجدد قدس سرہم جامع علوم عقلیہ و نقلیہ بود اکتساب علوم از والد ماجد خود کردہ و ہم در طریقت مریدوے و بہ لقب محی السنہ مشہور بود و با ارباب دنیا تعلق نداشت بمجرد شنیدن نام اللہ تعالیٰ حالتی بروی طاری مے شد در سال ہزار و نود و ہشت ہجری وفات یافتہ قدس سرہ

حرف الشین المعجمۃ

شاہ احمد شرعی ساکن چندیری دانشمندی متبحر و درویشی کامل کبیر السن جامع جمیع علوم عقلیہ و نقلیہ در سمیہ و حقیقیہ بود در دیار چندیری ملک مالوہ توطن داشت وی در جواب ابیات صاحب کشاف کہ در طعن اہل سنت و جماعت دارد اشعار ہمان وزن و قافیہ گفتہ ہست

اشعار صاحب کشاف

وجماعۃ سمّوا ہوا ہم سنۃ ٭ جماعۃ حمر لعمری موکفہ ٭ قد شبہوہ بخلقہ تخوفوا ٭ شفع الوری فتشردا ہا لبلکفہ ٭

جواب

شاہ احمد شرعی عجبا لقوم ظالمین تلقبوا ٭ بالعدل ما فیہم لعمری معرفہ ٭ قد جاہلوہم من حیث لایدرونہ ٭ تعطیل ذات اللہ مع نفی الصفہ ٭ وفات او در سن نہصد و بست و ہشت ہجری بوقوع پیوستہ شیخ عبد الغنی سُنیتی کہ دانشمند متشرع و متعبد بود شاگرد او ست۔

شیخ شاہ محمد فاروقی از اکابر علمای جونپوری بورع و تقوی موصوف و ہموارہ بافادہ دورس علوم مصروف بود ملا محمود جونپوری پنجرہ او ست شیخ موصوف در سال ہزار و سی و دو ہجری وفات یافتہ روح اللہ روحہ

شرف الدین احمد منیری ابن یحیی المنیری وی از مشاہیر مشائخ ہندوستان است چہ احتیاج کہ کسی ذکر مناقب وی کند او را تصانیف عالیہ ہست از جملہ تصانیف او مکتوبات مشہور و لطیف ترین تصانیف او ست بسیارے از آداب طریقت و اسرار حقیقت ہمان اندراج یافتہ و بر آداب المریدین نیز شرحے دارد و وے مرید خواجہ نجیب الدین فردوسی ہست قبر شیخ شرف الدین در بہار ست یزار و یتبرک وی رحمۃ اللہ علیہ در سال ہفتصد و ہشتاد و دو ہجری وفات یافتہ

مفتی شرف الدین رام پوری ماہر علوم فلسفہ و منطق مشہور ہست و داماد

ملا احمد ولایتی بود در سال دوازدہ صد و پنجاہ و شش ہجری ہنگامیکہ از کلکتہ برام پور میرفت
در اثناے راہ بہ فتح پور رسیدہ بنابر فاتحہ خوانی قبر مولوی محمد سعید دامادخودش کہ بدرگاہ سید شاہ
راجی قدس سرہ مدفون اند بمسکن برادر کلانم حکیم احسان علی خان فرود آوردہ دران وقت
راقم ہیچدان صغیر السن بود لاکن ہنوز حلیہ او بصفحہ خیالم مرتسم است کہ وے میانہ قد سیاہ
رنگ سفید ریش نحیف الجثہ ضعیف القوی بود از تصانیف او سراج المیزان در منطق
و شرح سلم تالا یحد ولا یتصور و بعض فتاوای فقیہہ مشہور اند

حکیم شریف خان دہلوی طبیب مشہور و معروف است عجالہ نافعہ و تالیف شریفی
و علاج الامراض و دستور الفصد و حاشیہ نفیسی و حاشیہ شرح اسباب وغیرہ از تصانیف اوست
وفاتش در سال دوازدہ صد دسی و یک ہجری واقع شدہ شاعری تاریخ فوتش این چنین یافتہ

ـــہ دریغا ازین دار فانی گذشت ۔ حکیم و طبیب و لطیف و ظریف ۔ خرد گفت

سال وفاتش بین ۔ صد افسوس مرزا محمد شریف

مولانا شعیب دہلوی پدرش ملا منہاج در صغر سن از لاہور بقصد تحصیل علم در دہلی آمد
و در تحصیل علوم ریاضات شاقہ کشید بعدہ در عہد دولت سلطان بہلول لودی مفتی شہر شد
و ہمین جا سکونت ورزید مولانا شعیب عالم و عامل در صورت و سیرت ملک تمثال بود و
در وعظ و تذکیر بے نظیر زمان خود و قتیکہ وعظ گفتی و قرآن خواندی ہیچ کس را مجال
عبور ازان راہ نبودے اگرچہ خود بار گران بر سر داشتی ایستادہ شدے و استماع نمودی
و او را در وعظ بحسب اختلاف مقامات و عدد و عید حالات عارض شدے
جمیع اکابر و علماے شہر دہلی در پاے وعظ او حاضر شدندی و اکثر از موالی و آہاے شہر
در ابتدا شاگرد او بودند بسال نہصد و سی و شش ہجری وفات یافتہ قبرش در دہلے
بر بالاے حوضی شمسی است نور اللہ مرقدہ

قاضی شمس الدین شیبانی دانشمند متجر بود از دہلی در زمان تغلق شاہ بنارنول رفت
در بدایت حال کہ ہنوز سنت نکاح در دست او نیامدہ بود بقصد زیارت خانۂ کعبہ برآمد
و چون بگجرات رسید در مسجدے در آمد و اعظی معتزلے مذہب بر منبر برآمد و تقریر مذہب

اعتزال کہ در ارادہ خلق افعال عباد است کرد و گفت این دست نست اگر بکشایم من بکشایم و اگر
بربندم من بربندم ہیچ کس را از حاضران قوت مجادلہ او نبود قاضی شمس الدین گفت اگر قدرت
بدست تست چرا دست بر پشت بربند ے حاکم گجرات را این دخل وے خوش آمد و
جاریہ کہ از دار الحرب آوردہ بودند پیش کش او کرد و از وے اولاد شد حق سبحانہ و را اولاد
او برکت داد و علم بخشید رحمۃ اللہ علیہم اجمعین یکے از اولاد او بنام تاج الافاضل بود از
وے پنج پسر شدند ہمہ دانشمند و متقی یکے از پسران او قاضی مجد بود پدر شیخ احمد مجد کہ
ذکر او در حرف الف گذشت و او را ہفت پسر ہمہ عالم و عامل بودند

مولانا شمس الدین یحیٰی اودہی وی از تلامذہ مولانا فرید الدین شافعی است کہ شیخ
الاسلام اودہ بود از اودہ بنا بر تحصیل علم بدہلی قدوم آوردہ و بخدمت مولانا ظہیر الدین بیکھری
تلمذ نمودہ از مشاہیر علماے شہر دہلی گشت بیشتر مردم شہر در تلمذ بوے انتساب ے کردند و
بآن نسبت مفخر و متبہج بودند گویند او را شرحے است بر مشارق الانوار و دان نقل کردہ کہ مانتاؤ
نبی قطوے روزے با مولانا صدر الدین نادے بخدمت شیخ نظام الدین اولیا
قدس سرہٗ آمد شیخ پرسید در شہرے باشید چیزے تعلم ے کنید گفت آری بخدمت مولانا
ظہیر الدین بیکھری اصول بزدوی می خوانیم شیخ ایشان را از بعضی مواضع کہ باشکال مشہور بود
پرسید گفت کہ سبق ما تا ہمین جا رسیدہ است این حرف بر ما نیز مشکل ماندہ است شیخ آنرا
حل کرد ایشان را اعتقاد در حق شیخ راسخ شد بعد از مدتے مولانا شمس الدین یحیٰی مرید شد
و بمرتبۂ کمال رسید و از اعاظم خلفاے شیخ گشت و میان یاران اعلی شیخ معظم و مکرم و صاحب
صدر رشید و از تکلفات و مراعات رسم و عادات مبرا و از تعلق تزویج معرا بود و کمتر کسے را دید
گرفتی شیخ نصیر الدین محمود کہ از تلامذہ او ست در مدح وے گفتہ شعر سألت العلم من
احیاک حقًا ؛ فقال العلم شمس الدین یحیٰی ؛ بزمانیکہ سلطان محمد تغلق شاہ دہلی تیغ قہر و سیاست
بر خلائق خصوصًا بطائفہ مشائخ آختہ بود مولانا شمس الدین یحیٰی را طلبیدہ گفت مثل تو دانشمندی
از نجا چکند بکشمیر برو و در بتخانہاے آن دیار بنشین و خلق خدا را باسلام دعوت کن مولانا از پیش
سلطان برائے تہیہ اسباب سفر بر آمد و گفت کہ من شیخ را بجواب دیدہ ام کہ مرا می طلبد مردم

چہ می گویند سن بخدمت خواجہ خود میروم ایشان مرا کجامی فرستند فردائے آن روز بر سینہ او دنبلی برآمد و بیمار افتاد این خبر بسلطان رسید حکم کرد کہ او را بدرگاہ ما بیارند مبادا کہ بہانہ میکردہ باشد درہمین اثناء بسال ہفتصد و چہل و ہفت ہجری ازین عالم رحلت فرمود قبر او در یاران چبوترہ در دہلی است رحمۃ اللہ علیہ

مولوی حافظ محمد شوکت علی صدیقی سندیلی

ابن چودھری مسند علی بن چودھری منصب علی تاریخ نوزدہم محرم الحرام یوم الخمیس سال دوازدہ صد و سی و چہار ہجری ولادت یافتند جدشان چودھری منصب علی بخوشی بنیرۂ اولین خود ہزار ہا روپیہ صرف فرمود درگاہ عمر شریفش قریب بسہ سال رسید دنبلے زیر کمر برآمد کہ از صدمہ آن اعصاب پانچ شش شدہ ہر دو پا لاغر و کوتاہ گشتند دماغ رفتار شد باوجود مداوے اطباے عصر ازان آفت مخلصے دست نداد بعمر چہار سال و چہار ماہ و چہار روز کہ معمول شرفاے مسلمانان ہندوستان است رسم تسمیہ خوانی بظہور پیوست حفظ قرآن مجید از سید فتح اللہ سندیلی و حافظ محمد ابراہیم خیرآبادی نمودہ بچہار سال فراغت یافتہ در خدمت مولوے سید فقیہ اللہ سندیلی و ملا اسرار قل بخاری قدری مستفید شدند بعدہ والد ماجدشان یعنی چودھری مسند علی مولوی تراب علی ابن شیخ شجاعت علی لکھنوی را کہ دانشمند متبحر بودند بمشاہرہ پنجاہ روپیہ نقد باضافہ خوراک و پوشاک و صرفہ چند طلبہ بنابر تعلیم صاحب ترجمہ ملازم کردند کہ در مدت قلیلہ از کتب درسیہ بخدمت مولوے مغفرے الیہ فراغ حاصل کردند لیکن والد ماجد شان چودھری مسند علی قبل از فراغ داعی اجل را اجابت لبیک گفتہ رہگرای عالم بقا شدند اعمام شان چودھری حشمت علی و چودھری عظمت علی کہ موجود بودند تقریب فراغ بکشادہ پیشانی تمام بصرف پانزدہ ہزار روپیہ بانجام رسانیدند جزاہم اللہ خیرا درین تقریب بسیاری از علما و صلحا و طلبہ و حفاظ و اطبا و حجاج و مشائخ مدعو بودند صاحب ترجمہ بعد نماز جمعہ وعظ آیۂ کریمہ وعلم آدم الاسماء الآیۃ گفتند بورہ سورۂ فاتحہ و حدیث انما الاعمال بالنیات خواندند و علماے موجودین از دست خاص دستار فضیلت بفرق مبارکش بستند و مولوے تراب علی را یک ہزار روپیہ نقد و دوشالہ و رومال و غیرہ اعمام صاحب ترجمہ

تذکر کردند علی ہذا القیاس دیگر علما را حسب حال بذل نمودند مشار الیہ بدرس و تربیت طلبہ علوم مصروف اند و از مولوی سید حسین احمد ملیح آبادی و شاہ خادم صفی صفی پوری و سید شاہ نوازش احمد صفی پوری و شاہ محمد علی صفی پوری بیعت و خلافت سلاسل قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ حاصل نمودہ و صدہا مردم مرید انش ہستند مؤلف ہیچمدان را در تالیف این تذکرہ از حضرتش امدادے کامل رسید کہ ادائے شکرش بہزار زبان ہم نمی تواند کرد سلمہ اللہ و ابقاہ و اوصلہ الی ما یتمناہ **تصانیفہ الشہیرہ** حاشیہ شرح جامی الاستقصار فی الاستفتار۔ علم الیقین فی مسائل الاربعین ثمرات الانظار فیما مضی من الآثار غایۃ الادراک فی مسائل السواک انوار الہدی فی تحقیق الصلوۃ الوسطی۔ کشف المستور عن وجہ السحور **کتب زیر تالیف ختمہا اللہ بالخیر** رسالہ در باب طہارت مصلے۔ رسالہ انشراح الصدر بلیلۃ القدر۔ رسالہ بجواب بطلان خلافت خلفای ثلثہ۔ افاضۃ المنافع بمسائل اختلاف المطالع در تحقیق رویت ہلال۔ عقد اللولوء المسحور فی تکملۃ کشف المستور۔ افہام السائل بجواب مائۃ مسائل۔ انشاء غرو افزا۔ تاریخ سندیلہ

قاضی شہاب الدین دولت آبادی ابن شمس الدین بن عمر الزاولی در دولت آباد متولد شدہ از قاضی عبد المقتدر دہلوی و مولانا خواجگی تلمیذ مولانا معین الدین عمرانی اکتساب علوم کردہ ہر گاہ لشکر امیر تیمور متوجہ دہلی شد قبل رسیدنش بدہلی قاضی شہاب الدین ہمراہ اوستاد خود مولانا خواجگی از دہلے بکلپے شتافت مولانا خواجگی بکالپی رخت اقامت انداخت و قاضے بجونپور رفت سلطان ابراہیم شرقی قدوم قاضے مغتنم شمردہ باعزاز و تعلیم تمام پیش آمدش و او را بملک العلما ملقب کرد قاضے و سادہ افادہ و درس بجونپور مزین فرمود و بتصنیف کتب مصروف گردید از انجملہ بحر مواج تفسیر قرآن مجید بزبان فارسے و حاشیہ کافیہ و کتاب ارشاد در نحو کہ دران تمثیل ہر مسئلہ در ضمن عبارت ادا کردہ فقیر کتاب مذکور بہ کتب خانہ مولانا مفتی علی کبیر مچھلی شہری دیدہ بود و بدائع البیان در فن بلاغت و شرح بزودی در اصول فقہ و شرح قصیدہ بانت سعاد و رسالہ در تقسیم علوم بعبارت فارسی و مناقب السادات و فتاوای ابراہیم شاہی و غیرہ

از تصانیف وی مشہور اند تاریخ بست و پنجم رجب سال ہشت صد و چہل و نہ ہجری رحلت فرمود و بجونپور جانب جنوب مسجد سلطان ابراہیم کہ بنام مسجد اٹالہ شہرت دارد مدفون شد مؤلف اوراق در سال شصت و یکم صدی سیزدہم ہجری وقتیکہ از مچھلی شہر بغازی پور رفت مرقدش را زیارت کردہ نور اللہ مرقدہ صاحب تاریخ فرشتہ نوشتہ کہ اصل او از غزنین است در دولت آباد دکن نشو و نما یافتہ سلطان ابراہیم شرقی در تعظیم و توقیر او بسیار می کوشید و بروزہائے متبرک در مجلس سلطان ابراہیم بر کرسی نقرہ مے نشست گویند وقتے قاضی را مرضے طارے شد سلطان بعیادت او رفتہ بعد از تفتیش احوال و اظہار لوازم مہربانی قدحے پر انار آب کردہ گرد سر مولانا گردانیدہ بنوشید و گفت بار خدایا ہر بلائے کہ در راہ او باشد نصیب من گردان و او را شفا بخش از ینجا عقیدہ آن صاحب تخت و تاج نسبت علمائے شریعت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم معلوم میتوان کرد کہ تا چہ غایت بود۔

شہاب الدین معمائی در فن معما گوئی مہارت کاملہ داشت ہمراہ بابر شاہ بہند آمدہ در سلک امرائے مقرب او انتظام داشت رسالہ در تبیین و توضیح علم معما از تصنیفات اوست بسال نہصد و چہل و دو ہجری بعہد ہمایون شاہ فوت شدہ شہاب الثاقب تاریخ فوت اوست

ملا شکرف کشمیری از احفاد بابا عثمان گنائی و علمائے نامدار کشمیر محدث و فقیہ جامع علوم عقلی و نقلی بود ملا فیروز مفتی برادر زادہ اوست پیش علمائے شہر خود کتب درسیہ گذرانیدہ بحرمین شریفین رفتہ و از ابن حجر مکی اجازت حدیث یافت باز بہ کشمیر آمدہ بافادہ طلبہ علوم مے پرداخت کہ اجلش در رسید بجملہ قلاش پورہ مدفون گشت۔

حکیم شیر علی احمد آبادی بن حکیم محی الدین صدیقی والد ماجد این مسود اوراق اولاً کتب درسیہ طبیہ بحضرت والد خود تحصیل فرمودہ بعد ازان بمقام لکھنؤ پیش حکیم امام بخش مرحوم تلمیذ حکیم محمد اسحاق خان دہلوی مغفور مطب نمودہ فن طبابت را بخذاقت رسانید و بسرکار نواب آصف الدولہ بہادر بعہدہائے معزز مثل تحصیلداری و فوجداری

ملازمت کردہ بعمر شیخوخت خانہ نشین شدہ بہ معالجہ مرضے مے پرداخت واو کسی خواہان مزد
نے شد واوقات شبا روزی بتلاوت قرآن مجید ودرود دلائل الخیرات وصلوۃ پنجگانہ صرف
مے نمود وے غفر اللہ لہ بعد فراغ نماز چاشت واشراق بر سریکہ نشستگاہ او بود نشست
ہر پرسش احوال مرضے کہ موجود بودند مے پرداخت وہر یکے را علاج مناسب تجویز میفرمود
حتی الامکان نسخہ قلیل الاجزاء وکثیر المنفعت تجویز مے کرد وبخانہ کسے نے رفت وا نا اہل برادری
ومردم مفلوک الحال چیزے نے گرفت انچہ از اغنیاے بیرونی بدو مے رسید ہمہ بمداوات
غربا صرف مے نمود وی را طریق معالجہ عجیب بود کہ تعلق بدید و شنید ندارد روزی طفلی را
پیش وے آوردند کہ بدرد گوش بیہوش بود وے گفت کہ چیزے در گوشم مے کاود والد
مرحوم فرمود کہ سے حقہ بیارید چون نے آوردند او را از کار رو کہ در قلمدانش بود ہمچو قلم تراشیدہ
در گوش مادف طفل نہاد و بطرفے دیگر فتیلہ سوزان نہاد بسے برنیامد کہ طفل متبسم گردید
ہرگاہ نے را بین زوند بچہ ہزار پاکہ آنرا کھنکھجورہ گویند برآمد مردمان ششدر شدند زنے
خمیازہ کردہ ہر دو دست بالاے سر برد ہمچنان دستہاش کشیدہ ماندند بہ ہیچ تدبیر فرود
نے آمدند والد مرحوم فرمود کسے کہ باین زن رشتہ مضحکہ داشتہ باشد دفعۃً دست خود
زیر ناف زن برد ہمچنین کردند زن مادف ہر دو دست دفعۃً فرود آورد با وائل ماہ شعبان المعظم
سال دوازدہ صد و پنجاہ و شش ہجری حضرت قبلہ گاہے بعارضہ تپ واسہال کبدی
مبتلا شدند حکیم مردان علی وحکیم احسان علی مؤلف طب احسانی اخلاف حضرت
شان کہ از مؤلف ہمچندان کلان تر و دران وقت موجود بودند ہر یکے طبیب حاذق بود
بمداوے کوشیدند لاکن ع قضاے نبشتہ نماید ستروہ تدبیرے کارگر نشد بتاریخ
چہاردہم رمضان المبارک سال مذکور وقت نماز عشا کلمہ طیبہ گویان بعمر ہفتاد و پنج سالگی جان
بحق تسلیم فرمودہ بمقابر آباے واقع احمد آباد مدفون شدند ہفت پسر یعنے حکیم
مردان علی وحکیم علی رضا وحکیم احسان علی ومولوی حکیم امان علی وحافظ قربان علی وحکیم فرمان علی
وبندہ رحمان علی مؤلف و پنج دختر اعقاب خود گذاشتند وجملہ اولاد پسری ودختری
ازو کور دانا شاخرد و کلان شصت کس وقت وفات آن جناب زندہ وموجود

ع

بودند یک روز قبل از وفات ہمہ را پیش خود طلبیدہ یگان یگان را پرسش فرمودہ رخصت نمودند مؤلف اوراق دران وقت از سال یازدہم ماہی چند تجاوز کردہ بود شعرائے وقت تاریخ وفات آن سرور کہ لوک ریز خامہ فرمودند ثبت ذیل اندازان جملہ

از شیخ نیاز محی الدین سلونی شیر علی بفن طبابت بہ ملک ہند ؛ بود ہست بی مبالغہ بابو علی سہیم ؛ رحلت نخلد کرد زدار الشفای دہر ؛ در خانہ باغ خلد برضوان بود ندیم ؛ تاریخ آن بدیہہ دطبع صحیح رنجت ؛ افسوس بے علاج طبابت شدہ سقیم ؛ از مولوے

کفایت علی کافی مراد آبادی جو شیر علی نے کیا انتقال ؛ تو کافی نے مناسب ہی بہر ثواب ؛ یہی سال تاریخ لکھدیجئے ؛ بہ لوح لحد خادم پوتراب ۱۲۵۶ از صنعت **مراد آبادی**

حکیم شیر علی ثانی فلاطون تھے ؛ یہ چاہا آپنے اب سیر کیجے جنت کی نہی ہے سال وفات اُن کا صنعت از سر آہ ؛ ہزار حیف مسیح زمان نے رحلت کی ؛ ۱۲۵۶ از شاعری لکھنوی

چو رفت از جہان شیخ عالی نسب ؛ کہ راز خفی بود بروے جلی ؛ خرد از سر جہد تاریخ گفت ؛ بود باعلی حشر شیر علی ؛ ۱۲۵۶

حرف الصاد المہملۃ

ملا صادق حلوائی سمرقندی علامۂ زمان رتبہ او ازین عالی تر ست کہ در شمار شعرا در آوردہ شود ملاے خوش فہم و خوش بیان پر مادۂ بود بعد از تردد بسیار ہندوستان آمدہ وکشان کشان توفیق رفیق او شدہ بزیارت بیت اللہ و اماکن شریفہ آن دیار برود در سن نہصد و ہفتاد و ہشت ہجری مراجعت نمودہ قصد وطن مالوف کرد در اثنای راہ مرزا محمد حکیم دے را بکامل تکلیف توقف فرمودہ سبق شروع کرد دے در شعر گوئی سلیقہ خوب و فطرتی عالی داشت صاحب دیوانست از نتیجہ طبع اوست ؎ دل گم شد و نمے دہدم کس نشان از و ؛ در خندہ است لعل نو دارم گمان از و ؛ و لہ ضمیر دوست چو آئینہ در مقابل ماست ؛ در و معاینہ پیداست انچہ در دل ماست ؛ و لہ در عشقت کز تو پنہان در دل و جان داشتم ؛ شد عیان از چہرہ ام ہر چند پنہان داشتم ؛

سید صبغۃ اللہ بروجی نامش سید مجد الدین بن سید روح اللہ حسینی شاگرد

شیخ وجیہ الدین گجراتی وخلیفہ او بود زمانے حسب شارہ پیر خود بدرس وارشاد مشغول ماند
گروہی عظیم از خلائق بحلقہ تلمذ وارادت او در آمدند ان بعد بحرمین شریفین رفتہ شرف زیارت
حاصل کردہ بوطن خود باز آمد و در سال نصد و نود و نہ ہجری بمالوہ قدوم آوردہ وانجا
باحمد نگر آمدہ تا سالے بایماے برہان الملک مرزبان مالوہ مقیم بودہ بارادۂ حرمین
شریفین رہگراے بیجاپور گشت سلطان ابراہیم بیجاپوری بخدمات لائقہ پیش آمدہ
سامان سفر مہیا کرد و بر جہاز خاص سوار کردہ سمت حرمین روانہ نمود سید موصوف
مع توابع وخدام بحرمین رسیدہ بعد شرف یابی زیارت در جبل احد قریب مدینۂ منورہ
رخت اقامت انداخت وجواہر خمسہ محمد غوث گوالیاری را معرب نمود کتاب الوحدۃ
ورسالہ ارادۃ الدقائق فی شرح مراۃ الحقائق وما لا یسع للمرید از مصنفات اوست احمد
شنادی وحسن قرائی وحبیب اللہ وعبد العظیم از تلامذہ وے اند در سال ہزار و پانزدہ ہجری
بمدینۂ طیبہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ رحلت فرمود رضی اللہ عنہ

برَوَچ بفتح بای موحدہ وسکون رائے مہملہ وفتح واو وجیم بروزن جعفر شہریست بصوبۂ گجرات

صدر جہان پہانوی ساکن پہانی کہ دیہی است از توابع قنوج سیدی فاضل خوش
طبع بود و کسب کمالات در خدمت شیخ عبد النبی صدر الصدور گنگوہی کردہ بسی شیخ
موصوف چندین سال مفتی ممالک محروسہ بود ازان بعد ہمراہ حکیم ہمام بایلچیگری نزد حاکم
توران زمین رفتہ و باز آمدہ بصدارت سرفراز شد

قاضی صدر الدین جالندہری ثم اللاہوری در عہد اکبر بادشاہ قاضی
بندر بروج ملک گجرات وانشمند متبحر از تلامذہ مخدوم الملک عبد اللہ سلطان پوری اوست
بود در تحقیقات از و فائق بودہ اعتقاد باہل تصوف وطبع خوش داشت با این ہمہ بسادہ
لوحے خود آن چنان مغلوب حسن ظن بود کہ اگر کسے را بشیوہ تجرید یافتی گو آنکس متدع بودی
بملازمتش رفتی ودست بستہ ایستادی روزے یکے از مبتدعان عیار باو گفت کہ خضر
علیہ السلام دایم ہمراہ من مے باشد قاضی در پایش افتادہ گفت کہ مرا بنما مرد عیار گفت
الحال مرا فکر کد خدائی دختر وامنگیر ہست وآن موقوف بہ ہفت صد تنکہ است

بعد از فراغ خاطر ازین کار ترا بخضر ملاقی سازم قاضی فی الحال ہفت صد تنگہ باو داد بعد از دو روز آنکس پیش قاضی آمدہ گفت بیا کہ خضر را بتو نمایم قاضی را بدریا برد عیار طویل القامۃ و قاضی کوتاہ قد بود دور آبی کہ تا بحلق بود رفتہ اُستاد گفت کہ بیا این جا خضر است قاضی گفت من شناوری نمی دانم چگونہ بیایم مرد گفت ترا بجای خضر دلالت کردم اگر تو نتوانی آمد گناہ من چیست

صدر الدین حکیم دہلوی عمدہ ترین اطباے وقت وی را در صناعت طب مہارت تامہ بود از اجلہ خلفاے شیخ نصیر الدین محمود است در طفولیت منظور نظر شیخ نظام الدین اولیا نیز شدہ قصۂ پیدائش وی بدعاے سلطان المشایخ و ربودن پریان وی را بنا بر معالجہ بیمار در اخبار الاخیار مذکور است از تصانیف وے صحائف است بس فصیح و متین مشتمل بر معارف و حقائق رحمۃ اللہ علیہ

مفتی صدر الدین دہلوی اصلش از کشمیر است وی در دہلی متولد شدہ اکتساب علوم نقلیہ بخدمت مولانا شاہ عبد العزیز و مولانا عبد القادر و مولانا محمد اسحاق نمودہ و علوم عقلیہ از مولوے فضل امام خیر آبادی اخذ کردہ فائق الاقران شد از سرکار انگلیشیہ بعہدۂ صدر الصدورے و افتاے دہلی سربلندی داشت بامروت و احسان بود اکثر طلبہ مدرسہ دار البقا را کہ زیر جامع مسجد دہلی بود طعام و لباس مے داد بسال دوازدہ صد و ہفتاد و سہ ہجری کہ زمان قدر بود باتہام فتواے جہاد منصب و جائداد منقولہ و غیر منقولہ از دست رفت و تا چند ماہ نظر بند بود بعد تحقیقات رہا شدہ جائداد غیر منقولہ باز یافت جائداد منقولہ کہ در معرض البیع من یزید در آمدہ واپس نشد نان بعد ہم بدرس مے پرداخت طبع معذون داشت اشعار عربی و فارسی و اُردو می گفت و آزردہ تخلص وی بود و بسیارے مردم از بلاد و امصار بعیدہ آمدہ از و مستفید می شدند بوجہ کثرت درس و افتا تصانیف کم توجہی داشت رسالہ منتہی المقال فی شرح حدیث لا تشد الرحال و در المنضود فی حکم امرأۃ المفقود و اجوبہ کثیرہ استفتا از و یادگار اند تا دو سال بمرض فالج مبتلا بودہ بعمر ہشتاد و یک سالگی روز پنجشنبہ بست و چہارم ربیع الاول سال دوازدہ صد و ہشتاد و پنج ہجری وفات فرمود و مولوے ظہور علی المخاطب بہ شمس الشعرا تاریخ وفاتش

چنین یافتہ ؎ چہ مولانائے صدرالدین کہ در عصر ۂ امام اعظم آخر زمان بود ۂ زہے صدر الصدور نیک محضر ۂ بعدل و داد چون نوشیروان بود ۂ بروز پنجشنبہ کرد رحلت ۂ کہ این عالم نہ جائے جاودان بود ۂ ربیع الاول دلبست و چہارم ۂ ودائع او سوئے دار الجنان بود ۂ ظہور افسوس آن اوستاد ذی قدر ۂ پدر وارم ہمیشہ مہربان بود ۂ چراغش ہست تاریخ ولادت ۂ کنون گفتم چراغ دو جہان بود ۂ

مفتی صدرالدین لکھنوی ۱۲۸۵ اد اولاد شیخ محمد عرف شیخ قاضی پسر اکبر شیخ اعظم ثانی بود عالم مسن و بزرگ طبع شعر گوئی داشت در زمانیکہ ارادت خان فوجدار لکھنؤ بہ بیت اقامت خود محلہ ارادت نگر آباد کرد و عمارت عالی ترتیب داد صاحب ترجمہ در مدح خان مذکور و تعریف عمارت قصائد و غزلیات نوشتہ از آن جملہ اینست ؎ ہمہ آفاق چون جسم و جہان را جان ارادت خان ۂ صفات عالیاتش گوہر ہست و کان ارادت خان ۂ شود آباد ہر جائے کہ افتد یک نگاہ او ۂ خراب آباد گیتی را ست دستمان ارادت خان ۂ

ولہ ایضاً ہر سوختہ کان بہ ارادت نگر آید ۂ گر چوبک خشک است کہ با برگ تر آید ۂ جای است مصفا کہ اگر دیدۂ یعقوب ۂ اندر نظر آرد غم یوسف بسر آید ۂ وفاتش در سال ہزار و ہفتاد و پنج ہجری واقع شدہ پسرش محمد صادق تاریخ وفاتش و تاریخ بنای مقبرہ کہ در سن یازدہ صد و نہ تعمیر شدہ این چنین یافتہ ؎ شدہ تاریخ وصال وے و تاریخ بناء ۂ کہ بود خانہ جنت زئی دوست خدا ۂ

مولوی سید صدیق حسن خان بہادر ۱۱۰۹ ۱۱۷۵ ابن مولوی سید آل حسن قنوجی کنیت شان ابو الطیب است بسال دوازدہ صد و چہل و ہشت ہجری بقنوج متولد شدہ علوم درسیہ مروجہ بخدمت مفتی صدرالدین خان دہلوی و علوم تفسیر و حدیث وغیرہ از علمائے یمن و ہند مثل قاضی حسین بن محسن انصاری و شیخ عبدالحق بن فضل اللہ ہندی و شیخ محمد یعقوب دہلوی مہاجر برادر مولوی محمد اسحاق دہلوی اکتساب فرمود از ہر یکے اجازت عامہ تامہ یافتہ بمطالعہ کتب متنوعہ علوم متعددہ پرداخت تا اینکہ مطیہ سفرش بریاست بھوپال کہ از ممالک مالوہ است رحل اقامت انداخت دران بلدہ ترقیات

سوز افزون استقبالش کرد بوزارت و نیابت چہ گفتہ آید بزوجیت رئیسہ بھوپال در سال
دوازدہ صد و ہشتاد و ہشت ہجری رسیدہ بخطاب نوابی و خانی کامیاب گردید و نشان
مجیدی درجۂ ثانیہ از سلطان عبدالحمید خان عثمانی یافتہ دو فرزند ارجمند از بطن زوجۂ دیگر
دارد یکے میر نورالحسن خان طیب دوم میر علی حسن خان ظاہر ہر دو صاحب علم و ثروت
مثل پدر اند کتب مولفہ صاحب ترجمہ بزبان ہندی و فارسی و عربی کہ در مطابع بھوپال
و مصر و قسطنطنیہ وغیرہ مطبوع شدند اسمائے آنہا بذیل مذکور اند ابجد العلوم۔
اتحاف النبلاء۔ الاحتوار۔ الادراک۔ الاذاعہ۔ چہل حدیث۔ افادۃ الشیوخ۔ اکسیر فی
اصول التفسیر۔ اکلیل الکرامہ فی بیان مقاصد الامامہ الانتقاد الرجیح فی شرح الاعتقاد
الصحیح۔ بدور الاہلہ۔ بغیۃ الرائد فی شرح العقائد۔ البلغہ الی اصول اللغہ۔ بلوغ السؤل من
اقضیۃ الرسول۔ تمیمۃ الصبی۔ ثمار التنکیت فی شرح ابیات التشبیہ۔ الجنۃ فی
الاسوۃ الحسنۃ بالسنۃ۔ حجج الکرامہ فی آثار القیامہ۔ الحرز المکنون من لقط المعصوم المامون
حصول المامول من علم الاصول۔ الحطہ بذکر الصحاح الستہ۔ حل الاسئلۃ المشکلہ حنیفیۃ
الاکوان۔ دلیل الطالب الی ارجح المطالب۔ ذخر المحتی من آداب المفتی رحلۃ
الصدیق الی البیت العتیق۔ الروضۃ الندیہ فی شرح الدرۃ البہیہ۔ ریاض الجنۃ
فی تراجم اہل السنۃ۔ السحاب المرکوم۔ سلسلۃ العسجد فی ذکر مشائخ السند۔ شمع انجمن
صافیہ شرح شافیہ۔ ضالۃ الناشد۔ ظفر اللاضی بما یجب فی القضاء علی القاضی۔ العبرۃ
مما جاء فی الغزو والشہادۃ والہجرۃ۔ العلم الخفاق من علم الاشتقاق۔ عون الباری بحل
ادلۃ البخاری۔ غصن البان غنیۃ القاری۔ فتح البیان فی مقاصد القرآن۔
فتح المغیث بفقہ الحدیث۔ الفرع النامی من الاصل السامی قصد السبیل قضاء الارب۔
قطف الثمر۔ کشف الالتباس روشیہ۔ لف القماط۔ لقطۃ العجلان مشیر ساکن الغرام
مراتع الغزلان۔ مسک الختام شرح بلوغ المرام۔ منہج الوصول۔ الموعظۃ الحسنہ۔ نشوۃ
السکران۔ نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام۔ الوشی المرقوم۔ ہدایۃ السائل الیقظہ
اولی الاعتبار۔ جمادی الثانی شب پنجشنبہ سال سیزدہ صد و ہفت ہجری

وفات یافتہ بخاک بھوپال مدفون گشت

صفی بن نصیر اسم شریفش صفی الدین بن نصیر الدین بن نظام الدین است سلسلہ نسبش بچند واسطہ بامام ابوحنیفہ کوفی مے پیوندد وامام ہمام رحمۃ اللہ علیہ از اولاد نوشیروان عادل شاہ عجم بود بالجملہ شیخ نظام الدین جد صاحب ترجمہ با پسر خود نصیر الدین از مرزبوم غزنین باتفے چند در حادثۂ ہلاکو خان بعہد دولت علاء الدین خلجی رو بہندوستان نہادہ مدتے در دہلے قیام ورزیدہ در فرائت مذکور قاضے شہاب الدین بن شمس الدین دولت آبادی ہم الآن دیار را در دہلی گشت و بزمرۂ تلامذہ قاضے عبد المقتدر مباہی گردید چون حادثۂ مغل در دہلے رو نمودہ بعہد سلطان ابراہیم شرقی قاضی شہاب الدین و شیخ نظام الدین جد صاحب ترجمہ از دہلے بجونپور قدوم آوردند قاضے دختر ے داشت ادرا بشیخ نصیر الدین بن نظام الدین منکوح فرمودہ ازو سہ پسر بوجود آمدند صفی الدین فخر الدین رضی الدین و ہر یکے بخدمت قاضے شہاب الدین جد مادر ے خود باکتساب علوم متداولہ دانشمند متبحر شدند شیخ صفی الدین بعد فراغ بدرس علوم متعارفہ پرداخت و بسیاری کتب عربیہ و فارسیہ از شروح و متون تصنیف فرمودہ آنان جملہ دستور المبتدی و حل الترکیب کافیہ و غایۃ التحقیق شرح کافیہ مشہور اند شیخ صفی الدین مدتے بدرس و تدریس گذرانیدہ بالآخر بتلاش شیخ دار ورود دلی گشت ہمدران زمان سید اشرف جہانگیر کہ مرقدش در کچھوچھہ است دران بلدہ رونق افروز بود چون شیخ صفی الدین بخدمتش رسید سید اشرف قدس سرہٗ بمجرد دیدنش برخاست و قریب خود نشانید و ہمان ساعت وے را بسلسلہ چشتیہ نظامیہ مرید گرفتہ خرقۂ خلافت عطا فرمود برادر خردش شیخ رضی الدین دران ہنگام برود ولی عہدہ قضا داشت شیخ صفی الدین ہم در انجا رخت اقامت انداخت پسرش شیخ ابو المکارم اسمعیل است کہ رسالہ دستور المبتدی جہت تعلیم او تالیف فرمودہ و نیز شیخ ابو المکارم را خرقۂ خلافت خاندان چشتیہ نظامیہ پوشانیدہ بتاریخ سیزدہم ذیقعدہ سال ہشت صد و نوزدہ ہجری بریاض رضوان خرامید

مولانا صفی الدین سرہندی مشہور بصفی القدر بن عزیز القدر بن محمد عیسے بن

سیف الدین بن محمد معصوم الملقب بعبرۃ الوثقی بن مولانا شیخ احمد مجدد الف ثانی سرہندی
دانشمند متبحر و محدث معتبر جامع علوم ظاہر و باطن تارک الدنیا زاہد طالب المولے بود و
نواب نصیر اللہ خان مرزبان رامپور ہر چند جہت بخشی گری فوج خود ملتجی شد وے قبول
نہ فرمودہ دوام بمطالعۂ کتب حدیث و تفسیر داورا اشتغال داشت بروز پنجشنبہ
بست و پنجم شعبان سال دوازدہ صد و بست و شش ہجری بدار البقا شتافت

حرف الضاد المعجمۃ

خواجہ ضیاء الدین برنی مؤلف تاریخ فیروز شاہی کہ بسال پنجاہ و ہشتم صدی ہشتم ہجری
اتمام یافتہ دمان کتاب تواریخ ہشت نفر شاہان کہ در مدت نود و پنج سال سلطنت
کردہ اند او غیاث الدین بلبن تا فیروز شاہ ذکر نمودہ وے مرید شیخ نظام الدین اولیا
است مجموعہ لطافت و ظرائف بود و از ہر گونہ کلمات و حکایات یادداشت و در آخر
واسطہ لطائف طبع و فن ندسیے کرد اشت بخدمت سلطان محمد تغلق متمکن و مستقل گشت
و بعد ازو در دولت فیروز شاہ بمایحتاج کفایت کرد و گوشہ گرفت کتاب حسرت نامہ
در تصوف ہم از تصانیف اوست و بعد وفات در جوار روضہ شیخ نظام الدین
اولیا مدفون گشت رحمۃ اللہ علیہ می گویند ہر زمان شیخ نظام الدین اولیا قدس سرہ
سہ کس بنام ضیاء الدین بودند یکے قاضی ضیاء الدین سنامی کہ منکر شیخ بود دوم خواجہ
ضیاء الدین برنی صاحب ترجمہ کہ معتقد و مرید شیخ علیہ الرحمہ بود سوم خواجہ
ضیاء الدین بخشی کہ نہ منکر بود و نہ معتقد

خواجہ ضیاء الدین بخشی بدایونی مرید شیخ فرید کہ نبیرہ و خلیفہ شیخ حمید الدین ناگوری
است او را تصنیفات بسیار ہست از انجملہ سلک السلوک عشرہ بشرہ کلمات و جزئیات
خطوطی نامہ وغیرہ کتاب سلک السلوک در شیرین بیانی و رنگین زبانی مشہور ہست و مشتمل بر
حکایات لطیفہ کہ شنیدنے تمام دارد وے رحمۃ اللہ در سال ہفت صد و پنجاہ و یک ہجری
وفات یافتہ نور اللہ مرقدہ

قاضی ضیاء الدین سنامی دانشمند متبحر دریاست و تقوے مقتدائے وقت معاصر

شیخ نظام الدین اولیا قدس سرہ بود و بر پایۂ شریعت بغایت قدم راسخ داشت و دائم بر شیخ
از جہت سماع احتساب کردی و شیخ باوے جز معذرت و انقیاد پیش نہ آمدی و در تعظیم صاحب
ترجمہ علیہ الرحمۃ دقیقہ نامرعی نگذاشتی اورا کتابی است مسمی بہ نصاب الاحتساب حاوی
بر دقائق و آداب احتساب و انواع بدعت و احکام سنت ۔ مے گویند کہ شیخ نظام الدین اولیا
در مرض موت قاضی ضیاء الدین بعیادت وے رفت قاضی دستار چغہ در پائے انداز
شیخ انداخت شیخ دستار چہ بر چید و بر چشم نہاد شیخ تا کہ پیش وے بہ نشست
قاضی چشم باوے دوچار نکرد و چون برخاست و بیرون آمد آواز فوتش برخاست شیخ
می گریست و تاسف میکرد کہ یک ذات حامی شریعت بود حیف کہ آن نیز نماند رحمۃ اللہ علیہما
در تذکیر ضیاء الدین سنامی زائد از سہ ہزار مردم حاضری شدند نقل است کہ وقتی شوارب
شیخ شرف الدین ابو علی قلندر پانی پتی بغایت دراز شدہ بود کسے را مجال آن نبود کہ بوے
امر بقص آنہا کند مولانا ضیاء الدین سنامی کہ جوش شریعت در سر داشت مقراض بر گرفت
و محاسن شریفش در دست گرفتہ قص شوارب کرد گویند کہ بعد ازان شیخ ابو علی قلندر
ہمیشہ محاسن خود را بوسیدی و گفتی کہ این در راہ شریعت محمدیہ گرفتہ شدہ است قدس سرہ

حافظ ضیاء اللہ بلگرامی از سادات واسطی بلگرام و فضلای عالی آن مقام است حافظ
و قاری قرآن مجید و عالم کامل بود ہمواره بدرس طلبہ اشتغال داشت در نثر و نظم عربی و فارسی
بلند پایہ بود نشانش بعد فوت او بدود فتر تنیب یافتہ و میر عبد الجلیل بلگرامی بران
دیباچہ نوشتہ وے بسال ہزار و یک صد و نہ ہجری از دار دنیا بآخرت رحلت فرمود

حرف الطاء المہملۃ

سید طفیل محمد اترولوی ابن سید عکر اللہ الحسینی اترولوی البلگرامی دانشمند متبحر
جامع علوم ظاہر و باطن طبع موزون داشت بتاریخ ہفتم ذیحجہ سال یک ہزار و ہفتاد و سہ ہجری
در قصبہ اترولی متولد شدہ بعمر ہفت سال بعیت عم خود سید احسن اللہ بشاہجہان آباد رفت
و در انجا اکتساب علوم آغاز کرد و سبق اول میزان الصرف از سید حسن عرف رسول نما کہ از
مشاہیر عرفای دہلی بود خواند و از ابتدا تا شرح جامی از عم خود سید احسن اللہ

قرأت کردہ بعمر پانزدہ سالگی بمجرد سہ بلگرام آمدہ دیگر کتب درسیہ از سید مربی بلگرامی و سید سعد اللہ بلگرامی و قاضی علیم اللہ کنجندوی و مولانا قطب الدین شمس آبادی استفادہ نمودہ و بعد فراغ علمی در بلگرام رخت اقامت انداختہ عمر خود در خدمت علوم شریف صرف نمود و گروہی کثیر افاضل ازو کامیاب شدند تاریخ بست و چہارم ذیحجہ سال یکہزار و یکصد و پنجاہ و یک ہجری وفات یافتہ در باغ محمود نگر واقع بلگرام مدفون گردید اشرق اللہ ضریحہ۔ آتروئی بضم ہمزہ و سکون تاے فوقانیہ و فتح راے مہملہ و سکون واو و کسر لام و سکون تحتانیہ قصبہ ایست از توابع اکبر آباد

شیخ طیب رفیقی ابن احمد بن مصطفےٰ ابن معین الدین رفیقی کنیت او ابو المصطفےٰ در یازدہ صد و نود و یک ہجری ولادت یافتہ فقیہ و محدث بود بعد خواندن قرآن مجید علوم متعارفہ ظاہر و باطن از پدر بزرگوار و عم و نبی عم خود اخذ نمودہ و دست ارادت بدست پدر دادہ بصحبت اولیا و مشایخ عظام مستفیض گشت و از میان عبد المجید تعلیم طریقہ قادریہ و کبرویہ و شطاریہ یافتہ و بجمع غفیر از علما و فضلا بحدتش مستفید شدند و در آخر عمر خود بمسجد معتکف شدہ بقیام لیل و صیام نہارے پرداخت و بعلم حدیث و فقہ و سلوک و معرفت کتب متعددہ تصنیف کردہ حامی مذہب حنفی بود بروز دو شنبہ ماہ شوال سال دوازدہ صد و شصت و شش ہجری وفات یافتہ

حرف الظاء المعجمۃ

مولوی ظہور الحق فرنگی محلی ابن مولوے از ہارالحق تحصیل علوم مرسومہ متعارفہ نمودہ قرآن مجید حفظ کردہ اشتغال بقرأت آن و تفسیر بینی و مطالعہ کتب حدیث میداشت و توجہ بہ معقولات ہرگز نے کرد و برائے رفع عسرت سفر کلکتہ و مدراس و حیدر آباد اختیار کرد لاکن زیادت از نصیب نیافت النصیب یصیب الغرض تمام عمر بہ تنگے بسر برد

مولوی ظہور اللہ فرنگی محلی ابن مولوی محمد ولی بن مفتی غلام مصطفےٰ در سن ہزار و یک صد و ہفتاد و چہار ہجری ولادت یافتہ از والد ماجد خود و عم بزرگوار ملا محمد حسن

اکتساب علوم کردہ در عہد یمین الملک سعادت علی خان نواب لکھنؤ بہ عہدۂ افتا مباہی گشت
پس بوجوہی چند کہ خداوند تعالیٰ داند از عہدۂ افتا معزول شدہ برفاقت حکیم مہیہ لعلخان
نائب نواب موصوف رسیدہ بسفارش وے بست روپیہ ماہوار از سرکار نواب
مے یافت بعد وفات سعادت علی خان پسرش غازی الدین حیدر ثانیاً اورا
بر عہدہ مذکور منصوب کرد تعلیقات حاشیہ ملا ہدیٰ بر شرح تہذیب منطق و حاشیہ بر
رسالۂ شمس بازغہ از تصانیف اوست و بدرس اشتغال داشت در عصر خود نامی برآورد و
قوے بخدمت او تحصیل علوم کردہ و جمعی از فیض او کامیاب گشتہ

حرف العین المہملۃ

ملا عالم کابلی عارف تخلص ملائی شیرین ادائی خوش طبعی معذون حرکاتی بود زمان بحث
وغیر آن سخنہاے گفت کہ از خندہ ہلاک بایستی شد از بیاض خود تقریرے در بحث شرح
مقاصد نوشتہ و اشعاری کردہ کہ این عبارت از کتاب قصد است کہ از جملہ مصنفات
کاتب است و ہمچنین تجدید در مقابل شرح تجریدیک و دو حاشیہ بر مطول نوشتہ
و گفتہ کہ این تقریر نقل از کتاب طول است کہ در برابر مطول و اطول است و تا پیش از
شرح حال مشایخ ہند بنام فواتح الولایہ نوشتہ صاحب الجبرس سلالۃ العقل
بحر الجود عوالم الآثار ہم از تالیف اوست بسال ہفصد و نود و دو ہجری وفات یافت
مولوی عالم علی مرادآبادی ابن سید کفایت علی ابن سید فتح علی ساکن قصبہ نگینہ
ضلع بجنور وارد مرادآباد عالم و حافظ و طبیب و قاری بود و در خدمت اساتذۂ ذیل تلمذ
یافتہ مولوے فرید الدین سہارن پوری ملا غفران رام پوری حافظ شبراتی رام پوری
مولوے محمد رام پوری مفتی شرف الدین رام پوری مولانا مملوک علی نانوتوی
مولانا محمد اسحاق دہلوی حکیم نصر اللہ خان تلمیذ حکیم شریف خان دہلوی حکیم
غلام حیدر خان دہلوی مولوے نوازش علی نگینوی مولوی تہور علی نگینوی رسالۂ
فضائل صیام و رسالۂ فضائل رسول مقبول صلعم و رسالہ قراءت صنادیدہ و رسالۂ
تعدد جمعہ و شرح ضابطہ شرح تہذیب یزدی از تصانیف مشہورہ وی اند تاریخ البستم

رمضان المبارک روز پنجشنبہ مابین عصر و مغرب سال دوازدہ صد و تو و پنج ہجری بعمر شصت و ہفت سالگی رحلت فرمود بباغ جنان باد مسکن ۔ مادۂ تاریخ فوتش یافتہ اند

حافظ عبداللہ اعظم گڈھی ساکن قصبۂ موضع اعظم گڈھ مؤلف رسالہ تسہیل الفرائض وغیرہ کہ باوصاف حسبی آراستہ و بفضائل کسبی پیراستہ است اکثر کتب درسیہ از فاضل صدوق مولوی محمد فاروق عباسی چریاکوٹی خواندہ و بعض کتب حدیث از مولوی نذیر حسین محدث نزیل دہلی سماعت نمودہ و مدتے بمدرسہ چشمۂ رحمت غازی پور بتدریس بسر بردہ و صدہا طلبہ علوم را افادہ داد مگر بوجہ عصبیت مسلک قشریان حدیث از پایۂ خویش انحطاط پذیرفتہ سلمہ اللہ تعالیٰ

شیخ عبداللہ تلبنی ابن شیخ آکہ داد عثمانی تلبنی وے تاج العلما سراج الفضلا و یگانۂ عصر در معقول و منقول و یکتائے دہر در فروع و اصول بود مدتے بوطن خود قصبہ تلبنہ مضاف ملتان بدرس و افادہ طلاب اشتغال داشت ہنگام خرابی ملتان بعہد سلطان سکندر لودھی بدہلے آمدہ رخت اقامت انداخت و علم معقول را در ان دیار رواج داد قبل ازان بغیر از شرح شمسیہ و شرح صحائف از علم منطق و کلام در ہند شایع نبود مے گویند زیادہ از چہل عالم تحریر و تبحر از پائے دامن شیخ عبداللہ مثل میان لادن و جمال خان دہلوی و میان شیخ بودے و میران سید جلال بدایونی وغیرہ برخاستہ اند چون سلطان سکندر بوقت درس پیش شیخ عبداللہ مے آمد بتقریب آنکہ مبادا خلل در سبق طلبہ افتد پنہان در گوشۂ مجلس آہستہ مے نشست و بعد از فراغ درس سلام علیک گفتہ با یکدیگر صحبت مے داشتند بدیع المیزان شرح میزان منطق از تصانیف اوست وفات وے در سال بست و دوم صدی دہم بود اولئک لہم الدرجات العلی تاریخ رحلتش یافتہ اند

آخوند عبداللہ کشمیری ابن خواجہ محمد فاضل تو بیگردوی شاگرد ملا محمد محسن دامان اللہ شیخ الاسلام از فحول علمائے کشمیر و مرید و خلیفہ قاضی شاہ بود سیر و سیاحت پشاور و لاہور کردہ بہ منصب افتائے کشمیر سربلندی یافت بالآخر تارک شدہ بعبادت الٰہی

مشتغل گشت با با محمد عثمان و با با عبد اللہ و ملا عبد المؤمن و میر محی الدین قادری و قاضی
محمد حسین و ملا نور الدین و قوام الدین محمد مفتی علماے کشمیر از تلامذہ ویندور منتصف شوال
سال یازدہ صد و ہفتاد و یک ہجری وفات یافت

شیخ عبد اللہ مدنی او و شیخ رحمت اللہ مدنی سندی دو عزیز بودند از فقہاے صوفیہ
از مدینہ مطہرہ بدین دیار تشریف آوردہ افادہ علم حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمودہ
طلبہ این دیار ایشان را شیخین مے گفتند خواجہ عبد الشہید عبد الالٰہی رح مے فرمودند کہ این
شیخین یاد از ان شیخین مے دہند کہ ابو بکر صدیق و عمر فاروق باشند رضی اللہ عنہما
ہر کدام آیتے در علم و عمل و تقوی و ورع بودند نظیر ایشان ازان مقامات شریفہ بدین دیار
کس نیامدہ ایشان از یاران خاص و خلفاے شیخ علی متقی بودند بعضے حکام کہ از جانب
سلطان روم بمکہ معظمہ مے آمدند و بہ شیخ اعتقاد و بندگی بسیار داشتند شیخ از برای
اکثر اصحاب و خدام و فقراے خود وظیفہ از ایشان مے گرفتند الا ایشان را بندگی شیخ عبد الوہاب
سازیدہ کہ وجوہ این مال خالے از شبہہ نبود والد شیخ رحمۃ اللہ علیہ قاضی عبد اللہ
از ولایت سند در بعضے حوادث روزگار بقصد زیارت سید کائنات صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم و توطن مدان مقامات با برکات با جمعے کثیر از فرزندان و اہل و عیال
برآمدہ چند گاہ در احمد آباد اقامت نمودہ با شیخ علی متقی صحبت داشت و بعد از وصول
بمقامات شریفہ در مدینہ منورہ توطن فرمود و در اندک مدت در گذشت و این شیخ
عبد اللہ یار و مصاحب قاضی عبد اللہ بود و نشو و نماے ایشان در مدینہ منورہ بود و سالہا
دران مقامات شریفہ بدرس و عبادت گذرانیدہ بجہت بعضے حوادث و بواعث
در حدود سن سبع و سبعین و تسعمائہ درین دیار آمدند بعد از عود چند گاہ در احمد آباد
کہ حکم وطن اصلی ایشان داشت اقامت نمودند و در آخر ہر دو بزرگ بتفاوت چند
سال در عین مرض کہ قوت حس و حرکت مفقود بود انا احمد آباد برآمدہ عزیمت آن مقامات
شریفہ نمودہ برآمدند و تا وصول بمکہ معظمہ فرصت یافتہ عنقریب بدار بقا رحلت
فرمودند رحمۃ اللہ علیہما

سید عبداللہ لاہوری ابن سید عبدالخالق بھاکری از سادات عظام و مشائخ کرام سلسلۂ قادریہ جامع علوم عقلیہ و نقلیہ بود تمام عمر شریف خود در تعلیم و تدریس فقہ و حدیث و تفسیر بسر بردہ و سائلی را از در فیض مظہر خود رد نکردہ در سال نہصد و چہل و سہ ہجری رحلت فرمودہ بلاہور در جوار مزار سید جان محمد مدفون گشت

ملا عبداللہ سلطان پوری از قوم انصار آبائے او در سلطان پور سکونت اختیار کردہ بودند او فحول علماے زمان و یگانہ دوران بود خصوصاً در علم فقہ و تعلیلات گوئی سبقت ربودہ در عربیت و اصول و فقہ و تاریخ و سائر نقلیات تصانیف لائقہ و رائقہ دارد از ان جملہ کتاب عصمۃ الانبیا و شرح شمائل النبی صلعم مشہور اند از ہمایون بادشاہ بہ مخدوم الملک و شیخ الاسلام مخاطب شدہ در ترویج شریعت غرا ہمیشہ سعی بلیغ می نمود سنی متعصب بود تا اینکہ دفتر ثالث روضۃ الاحباب را میگفت کہ از میر جمال الدین محدث شیست درین باب مولوی عبدالقادر بدایونی با او مکالمہ کردہ کہ تفصیلش در منتخب التواریخ مذکور است ملا موصوف در عہد اکبر شاہ آن چنان متمول شد کہ بعد فوتش سہ کرور از خزانہ او برآمدہ وے بعہدہ وکالت دیوان خانہ عالی سرفراز بود در سال نہصد و نود ہجری وقت انصراف انکہ مظفر در احمد آباد گجرات رحلت کرد سلطان پور از مضافات لاہور است

مولوی عبداللہ سندیلی ابن سید زین العابدین مخدوم نادہ قصبہ سندیلہ شاگرد مولوے حمداللہ سندیلی و مرید شاہ عبدالباسط ایٹھوی بود و اجازت خاندان چشت از شاہ قدرت اللہ تھوانی صفی پوری حاصل نمودہ در علوم ظاہری و باطنی مہارت کامل داشت بروز پنجشنبہ بعد نماز عصر و بروز جمعہ وقت نماز جمعہ حالت مجذوبانہ بروی طاری مے شد سوے این دو روز در بقیہ ایام سالکانہ بسر می برد مزارش در مقابر بلاغ امرہہ قصبہ سندیلہ است

عبداللہ شطاری ابن شیخ بہلول سندیلی دانشمند متصوف صاحب تصانیف انیق بود کتاب سراج السالکین و انیس المسافرین و اسرار الدعوات و کنز الاسرار و اشکال الشطاریہ و شرح رسالہ غوثیہ وغیرہ از تصانیف اوست واقع بست و سوم جمادی الاول سن ہزار و دہ ہجری در بلدہ اگرہ رحلت فرمود رضی اللہ عنہ

شیخ عبداللہ بدایونی از نواحی سامانہ کہ مسکن آبا و اجداد وے بود بجانب دہلی سفر اختیار کردہ بقرأت قرآن و طلب علم مشغول شد بالآخر جمعی از علمائے نامدار و مشائخ کبار را دریافتہ از فحول دانشمندان عہد گشت دست ارادت بشیخ عبدالباقی چشتی بدایونی روح اللہ روحہ دادہ و نیز بخدمت شیخ صفی قدس سرہ پیوستہ بہ تکمیل رسیدہ و نعمت علم ظاہر از اکثر متقدمان وقت خویش یافت خصوصاً از شیخ لادن دہلوی و سید جلال بدایونی و بعد وفات سید جلال قائم مقام او شدہ سالہا در بدایون بدرس افادہ فرمود و خیلے از دانشمندان نامی از دامن او برخاستند و بروش سلف اشیای ضروری و ما یحتاج از بازار بخانہ خود بر داشتہ مے آورد و در اثنای راہ جماعہ طلبہ را سبق نیز مے فرمود ہر چند طلبہ منع تصدیع مے نمودند و می گفتند کہ این خدمت مایان بجا آریم قبول نمی داشت و باوجود اجازت از بزرگواران مقید شیخی و مریدی نبود بلکہ احتراز تمام ازان داشت ملا عبدالقادر بدایونی شرح صحایف در علوم کلام و تحقیق در علم اصول فقہ بخدمت وے استفادہ نمودہ وے در منتخب التواریخ مے نویسد کہ مسترشدان اشکالات دقیق می آوردند ہرگز ندیدم کہ او را درمانادہ و افاضہ و حل آن ابحاث شریفہ و نکات غامضہ احتیاج بمطالعہ کتب افتادہ باشد از انکہ جمیع نظریات پیش او بدیہی بودند بالجملہ تا سن نود سالگی زندہ بود تاریخ وفاتش جائے بنظر مؤلف نرسید

مولوی حافظ عبداللہ بلگرامی حنفی مذہب قادری مشرب ابن سید آل احمد واسطی بلگرامی بتاریخ بست و یکم جمادی الاول سال دوازدہ صد و چہل و ہشت ہجری بقصبہ بلگرام ولادت یافتہ سلسلہ نسبتش بحضرت زید بن زین العابدین بن سیدنا حسین بن سیدنا علی کرم اللہ وجہہ مے پیوندد و بعضے بزرگانش از مدینہ منورہ بشہر واسط آمدہ رخت اقامت انداختند و از اولاد امجادش سید محمد صغری در سال ششصد و چہار دہ ہجری بقصبہ بلگرام کہ سابق ایذان نامش سرے نگر بود آمدہ متوطن گشت و از وے چند قبائل متفرع و متشعب شدند از انجملہ پنج بہیا یعنے اولاد برادران پنجگانہ اند و ہمان قبیلہ پنج بہیا صاحب ترجمہ منسوب است بالجملہ مولوی عبداللہ بعمر دوازدہ سالگی بعد ختم قرآن مجید و کتب مروجہ فارسی از وطن خود بہمراہی والد ماجد و خال خود سید فرزند حسین عرف گہورے میان بکانپور آمدہ تحصیل کتب عربیہ مصروف شدہ

درضمن آن از حفظ قرآن مجید فراغت یافت کتب صرف ونحو ومختصرات منطق بخدمت بعض
تلامذہ جناب مولانا محمد سلامت اللہ بدایونی کانپوری خواندہ بعدہ از قطبی تا شرح سلم حمد اللہ
خاص بخدمت معزے الیہ اکتساب نمودہ وبقیہ کتب منطق وفلسفہ وقصائد عربیہ بخدمت
مولانا فضل حق خیرآبادی بمقام رامپور ولکھنؤ استفادہ کردند ازاں بعد دیگر کتب درسیہ فقہ وحدیث
وتفسیر وغیرہ بریاست الور از مولوی نورالحسن کاندہلی کہ در معقولات تلمیذ مولانا فضل حق
خیرآبادی ودر حدیث شاگرد مولانا محمد اسحاق دہلوی بودند باتمام رسانیدہ بکانپور معاودت
نمودہ باز بخدمت مولانا محمد سلامت اللہ مرحوم بیضاوی شریف خواندہ بماہ شوال سال دوازدہ
صد وہفتاد وشش ہجری سند فراغ حاصل فرمود ونیز از سید احمد وحلان مفتی شافعیہ ومدرس
مسجد بیت اللہ الحرام سند فقہ وحدیث وتفسیر یافتہ وبخدمت حافظ عبدالعزیز دہلوی خلیفہ سید شاہ
آل احمد مارہروی عرف اچھے میاں صاحب بسلسلہ قادریہ شرف بیعت شدہ وسند خلافت یافتہ
بمنصب مدرسی مدرسہ عربیہ بنارس در سرکار انگریزی عز امتیاز داشت تصانیف رائقہ یادگار
گذاشتہ بتاریخ یکم رمضان روز یکشنبہ سال سیزدہ صد وپنج ہجری از دار فانی بعالم جاودانی
رحلت فرمود شاعری تاریخ نوشت چنین یافتہ **قطعہ** نکو سیرت چو عبداللہ حافظ ؛ سوی ملک بقا
ناگاہ رفتہ ؛ بسال رحلتش ہاتف ندا داد ؛ بجنت پاک عبداللہ رفتہ **تصانیفہ** رسالہ عین الافادہ
فی کشف الاضافہ وربیان اضافت ؛ عجالہ ہادیہ در حرمت شطرنج وگنجیفہ وغیرہ ؛ حاشیہ ہدایہ فقہ
از کتاب البیوع تا کتاب الشفعہ ؛ تحفہ علیہ حاشیہ ہدیہ سعیدیہ در علم حکمت طبعی ؛ فیض فارسی
در قواعد فارسی ؛ تشریح النحو عربی وقواعد نحو بزبان اردو کہ در صلہ آن از سرکار انگریزی دو صد
روپیہ عطا شدہ فیض الصرف قواعد صرف عربی بزبان اردو ؛ دفتر عصمت تذکرہ زنان
شاعرات ؛ تشریح الانشاء ؛ شاہد نظم شرح گلدستہ انشا ؛ حل غوامض شرح اشعار اردو
علاوہ آن رسائل بروفق وہابیہ وقصاید ومکاتیب عربے وقطعات تواریخ عربے و
فارسے انالیشان یادگار اند۔

مولوی عبدالاعلی فرنگی محلی خلف اکبر ملا عبدالعلی بحر العلوم بن ملا نظام الدین بن ملا
قطب الدین الشہید السہالوی تحصیل کتب درسیہ بخدمت پدر بزرگوار خود نمودہ چندے

اشتغال بتدریس داشت در مدراس بیمار شد کہ یاس از حیات اورد و داد از والد خود رخصت وطن خواست ہر چند والد ماجد شان مانع شد کہ درین بیماری مسافت بعیدہ چگونہ طی خواہد گشت از ارادہ خود باز نہ آمد رخصت شدہ روانۂ لکھنؤ گردید و در اثنای راہ در سال دوازدہ صد و ہفت ہجری وفات یافتہ شاعری تاریخ فوتش چنین گفتہ ؎ زین جہان رفت چو عبدالاعلیٰ ؛ یافت در خلد مقام اعلیٰ ؛ بست و ہشتم زمہ شعبان بود ؛ رحلت از عالم اجسام نمود ؛ گفت تاریخ وفاتش رضوان ؛ کرد آرامگہ خود بجنان ؛

مولوی عبدالاعلیٰ بنارسی ابن حاجی شاہ کریم اللہ الصدیقی النقشبندی از نواح غازیپور زمانیہ آمدہ در بنارس سکونت پذیر شد صاحب ترجمہ علیہ الرحمہ بسال دوازدہ صد و چہار ہجری ولادت یافتہ علوم ظاہریہ متعارفہ از والد ماجد خود و نیز علماے عصر تحصیل فرمودہ فائق الاقران گشت و علم باطن از والد خود شاہ کریم اللہ تعلیم و تلقین یافتہ بدرس و افادہ طلبہ شاغل قانع و صاحب ورع و تقوی بود کتاب ہدایۃ المسلمین و تہذیب المنطق منظوم فارسی و غیرہ از تصانیف وی یادگار اند بمقام بنارس در مدرسہ موسومہ جی نرائن کالج بعہدہ مدرس اول عربی ممتاز بود ازان مستعفی شدہ بعبادت الٰہی اوقات شریفش صرف می نمود کہ در سال دوازدہ صد و ہفتاد و چہار ہجری بعمر ہفتاد سالگی ازین جہان فانی بعالم جاودانی شتافت در فاطمان باغ شاہزادگان بنارس مدفون گردید روح اللہ روحہ الاسنیٰ

سید عبدالاول زیدپوری بن علاء الحسینی آباء او از زیدپور بودہ اند کہ قصبہ ایست از مضافات جونپور بعد ازان بولایت دکن رفتند ولادتش ہمدران جا شد و ہمانجا تحصیل علوم نمود ارادت بہ بعضی از اولاد سید محمد گیسو دراز داشت جامع جمیع علوم عقلی و نقلی درسی و حقیقی بود در اکثر علوم تصنیفات دارد فیض الباری شرح صحیح بخاری رسالہ فرائض منظوم رسالہ فارسی در تحقیق نفس منتخب کتاب سفر السعادۃ از تصانیف وے مشہور اند و علاوہ آن بر اکثر کتب حواشی و شروح و تعلیقات دارد در آخر عمر بطلب خانخانان محمد یار خان بریلی آمدہ در سال نہصد و شصت و ہشت ہجری برحمت حق پیوست

خواجہ عبدالباقی باللہ دہلوی نقشبندی امام وقت و مقتدای زمانہ جامع کمالات

ظاہر و باطن زاہد و متقی متصف بخصائل حمیدہ مخزن سجایای پسندیدہ بود در اوائل از کابل بسمرقند قدوم آوردہ و بعد تحصیل علوم فقہ و حدیث و تفسیر وغیرہ دست ارادت بخواجہ محمد امکنکی خلیفہ خواجہ درویش محمد دادہ مریدی شد و بعد تکمیل کمالات باطن خرقہ خلافت یافتہ رونق افروز دہلی گشت و بدرس و تلقین خلائق بسرے بردی رحمۃ اللہ علیہ نہایت کم گو و کم خورد و کم خواب بود بعد نماز عشا تا نماز تہجد روزانہ دو مرتبہ قرآن شریف ختم نمودی از اجلہ خلفاے وی مولانا شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی است بست و پنجم جمادی الاخری سال یکہزار و دوازدہ ہجری بدہلی رحلت فرمودہ متصل قدم رسول بہ محلہ کنجشک گیران مدفون شد

مولوی عبد الباسط بن مولوی رستم علی قنوجی در حدیث و تفسیر و اصول و فروع بطولی داشت تفسیر ذوالفقار خانی مے نوشت کہ قبل از اتمام تفسیر عمرش در سال دوازدہ صد و بست و سہ ہجری تمام شدہ بجوار رحمت حق پیوست غفر اللہ لہ رسالہ عجیب البیان فی علوم القرآن ہم از تصنیفات اوست

مولوی عبد الباسط فرنگی محلی ابن مولوی عبد الرزاق بن مولوی جمال الدین احمد کتب درسیہ بخدمت والد خود خواندہ فارغ التحصیل گشتہ حفظ قرآن مجید نمود جوان صالح و عابد بود و سلسلہ بیعت بمولوی عبد العالی داشتہ بسرکار نواب نظام حیدر آباد بشاہرہ چہار صد روپیہ ملازم شدہ بتاریخ بست و دوم ذیحجہ سال دوازدہ صد و نود و پنج ہجری در عین شباب بہ گلگشت رضوان خرامید رحمہ اللہ تعالیٰ

مولوی عبد الجامع فرنگی محلی ابن مولوی محمد نافع بن مولانا عبد العلی بحر العلوم تحصیل کتب درسیہ نمودہ لیکن بجہت معاشی صورت درس بظہور نرسیدہ بہ حیدر آباد دکن رفتہ و در انجا بتاریخ بست و سوم شوال دوازدہ صد و ہفتاد و دو ہجری وفات یافتہ بہ پہلوے قبر مولوی محمد غضنفر مدفون شد

مولوی شیخ عبد الجلیل سندیلی ابن حافظ نوازش علی بن بشارت علی بماہ ذیحجہ سال دوازدہ صد و ہفتاد و سہ ہجری متولد شدہ اولا قرآن مجید حفظ کردہ مختصرات صرف و نحو بخدمت والد ماجد خود گذرانیدہ بخدمت مولوی حافظ شوکت علی سندیلی و مولوی سید محمد علی

دوکوہی و مولوی محمد کمال عظیم آبادی و مولوی حکیم عبدالحمید عظیم آبادی و مولوی مقیم الدین ساکن کوٹ ممرز متعلقہ دیرہ اسمعیل خان و حکیم عبدالعلی لکھنوی تکمیل علوم درسیہ نمودہ فی الحال مدرس مدرسہ شوکت الاسلام سندیلہ انداز ایام تحصیل تا ایں وقت اشتغال بتدریس طلبہ دارند رسالہ ہدایۃ الکبری لانتقال الدوارمن درجۃ الی الاخری و رسالہ البرق الخاطف فی علوم النبض و المعارف و رسالہ الشہاب الثاقب علی منکری ردیۃ اللہ الواجب از تالیف وے اند سلمہ اللہ تعالی۔ **دوکوہی** نسبت بہ دوکہ و آن قصبہ ایست از مضافات جالندھر **شوکۃ الاسلام** مدرسہ ایست کہ آنرا مولوی حافظ محمد شوکت علی رئیس سندیلہ در سندیلہ بنا فرمودہ در کثیر باعداد و اساتذہ و طلبہ صرف مے فرماید جزاہ اللہ خیرا

سید عبدالجلیل بلگرامی ابن سید احمد حسینی واسطی ولادتش بتاریخ سیزدہم شوال سن یکہزار و ہفتاد و یک ہجری در بلگرام وقوع یافتہ اخذ علوم عقلی و نقلی از مولانا غلام نقشبند لکھنوی کردہ فائق الامثال و الاقران گردید و سند حدیث از سید مبارک محدث بلگرامی شاگرد شیخ نور الحق حاصل نمودہ در تفسیر و حدیث و تاریخ و لغت و ادب و شعر گوئی مہارتی و بزبان عربی و فارسی و ترکی و ہندی طلاقتی وافر داشت و بہر زبانی تصنیفی رشیق و تالیفی انیق از و یادگار ماندہ از عہد اورنگ زیب تا زمان فرخ سیر از شاہان دہلی بعہدہ بخشیگری و سوانح نگاری بامغراز تمام بسر بردہ ہرگاہ در سن یازدہ صد و یازدہ ہجری اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ قلعہ ستارہ فتح نمود میر عبدالجلیل در یک شب یازدہ قطعہ تواریخ آن فتح نظم نمودہ رسالہ موسومہ گلزار فتح شاہ ہند و طوی نامہ فیروزی شاہ عالمگیر ترتیب دادہ بحضور شاہ گذرانیدہ مورد الطاف خسروانہ شد و طرفہ اینکہ از ہر دو نام رسالہ مذکور تاریخ فتح قلعہ ستارہ برے آید و قطعہ تاریخ ازان رسالہ کہ بطرز استنباط گفتہ است بنابر زیبت ناظرین حوالہ قلم می شوند **قطعہ تاریخ در عربی** لما توجہ سلطان الانام الی رب السموات فی تائید اسلام ۞ اقر ابہامہ فی اصل خنصرہ ۞ بودیا قاد رافتاح الکمام ۞ فصار حسن افتتاح الاسم مفتحا ۞ حصنا لمن عبدوا احجارا صنام ۞ نظرت فی الفات وہی اربعۃ ۞ من فوق ابہامہ من غیر ابہام ۞ وجدتہن لعام الفتح حینئذ ۞ رقیما علی ستۃ من مدابہام ۞ اللہ تلک ید بیضا رقد ترعرعت ۞ للناظرین فیا للمعجز السامی ۞ ہذا البدیع من التاریخ انشائہ ۞ عبدالجلیل

بتائیدات الہام ؛ **ایضاً بفارسی** چوشہ ابہام زیر خنصر آورد ؛ بورد اسم اعظم در شمارہ ؛ قلاع کفر شد مفتوح فی الحال ؛ زتیغ او عدو شد پارہ پارہ ؛ زانگشتان شہ بر تلا بہام ؛ برابر چار انت کردم شمارہ ؛ بعینہ بود شکل سال ہجری ؛ پے تاریخ تسخیر ستارہ ؛ چنین تاریخ گفتن اختراعیست ؛ شد از عبدالجلیل این آشکارہ ؛ سید جلیل القدر مذکور الصدر شب شنبہ تاریخ بست وسوم ربیع الآخر سال یازدہ صد دسی وہشت ہجری در بلدہ شاہجہان آباد رحلت فرمودہ بمقام بلگرام بوطن خود مدفون گردید نور اللہ مضجعہ سید غلام علی آزاد حسان السند در آیۂ کریمہ للذین احسنوا الحسنیٰ وزیادۃ تاریخ فوتش یافتہ

مولوی عبدالحق رامپوری خلف ملا محمد عمران رام پوری شاگرد والد خود بود در سال دہ ماندہ صد و نود و دو ہجری بملک وکن رحلت کرد

شیخ عبدالحق دہلوی ابن سیف الدین بن سعد اللہ بن الرزق الدہلوی بخاری کنیت او ابو المجد بود یکی از اجداد اش از بخارا آمدہ بدہلی سکونت پذیر شد وی رحمۃ اللہ علیہ بماہ محرم سال نہصد و پنجاہ و ہشت ہجری ولادت یافتہ تاریخ ولادت او شیخ اولیا است واز بدو شعور کمر ہمت بطاعت حق وطلب علم بستہ قریب بلوغ اکثر علوم دینیہ فراگرفت وبعمر بیست و دو سالگی باز فضائل وکمالات فراغ حاصل نمودہ قرآن شریف حفظ کرد وبالجملہ فقیہ ومحدث بقیۃ السلف وحجۃ الخلف جامع علوم ظاہر و باطن بود علم حدیث بہ محروسہ ہندوستان از و شیوع یافتہ دیرا قبولیت خداداد حاصل بود کہ فردے از افراد دانش پژوہان داد پسند بانکارش لب نکشادہ وی در عنفوان شباب بحرمین شریفین متوجہ شدہ مدتے دران دیار بر انوار با علما ومشائخ وقت خصوصاً شیخ عبدالوہاب متقی خلیفہ وجانشین شیخ علی متقی صحبتہا داشتہ تکمیل فن حدیث را بدرجہا علی رسانید وبابرکات فراوان مراجعت بوطن مالوف فرمودہ بنشر علوم وافادہ خلائق مشتغل گشت مے گویند کہ تصنیفاتش خرد وکلان از صد متجاوز اند کہ فی زماننا باعث فخر علما ودستور العمل او شایان ہستند چون طبع موزون داشت در شعر تخلص حقی می کرد اشعارش بشمار ابیات تقریباً بہ پنج لک میرسند مرید سید موسیٰ قادری بسلسلہ قادریہ بود در اوائل با شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی خلافی داشت مگر بعد اخیر انخیال خود باد آمدہ بتصفیہ پرداخت وفاتش در سال یک ہزار و پنجاہ و دو ہجری در دہلی بظہور آمدہ مرقدش بمقبرہ قطب صاحب برکنار حوض شمسی ہست زیارتگہ است بہ تاریخ فوت او

در فخر العلما یافتہ اند **تصانیفہ الشہیرۃ** لمعات شرح عربی مشکوٰۃ ؛ اشعۃ اللمعات شرح فارسی مشکوٰۃ ؛ شرح سفر السعادت ؛ شرح فتوح الغیب ؛ مدارج النبوۃ ؛ شرح اسماء الرجال بخاری ؛ اخبار الاخیار ؛ جذب القلوب ؛ زبدۃ الآثار ؛ جامع البرکات ؛ مرج البحرین ؛ زاد المتقین ؛ فتح المنان فی مناقب النعمان ؛ ما ثبت بالسنۃ ؛ حلیہ سید المرسلین ؛ چہل رسالہ

مولوی عبد الحق بنارسی ابن مولوی فضل اللہ باشندہ قصبہ بنوتنی مضاف لکھنؤ متوطن بنارس کہ نسب وے بحضرت عثمان ابن عفان مے پیوندد در سال دوازدہ صد و شش ہجری ولادت یافتہ چنانچہ از لفظ فضل رسول تاریخ ولادت برمی آید چون از ایام صبی شوق حدیث خوانی در دل حق منزل او ریختہ بودند بنابران رخت سفر برداشتہ کرہمت بہ تجسس و تحقیق آن علم شریف بستہ بدہلی رفت و پیش مولانا عبد القادر یا مولوی محمد اسمعیل شہید دہلوی ہم سبق گشت زان بعد بشہر صنعا ملک یمن رسیدہ او قاضی محمد بن علی ن الشیوکانی سند قرآن و حدیث کہ نام آن اتحاف الاکابر فی اسناد الدفاتر ست حاصل کردہ مشار الیہ امثال و اقران گردید گویند کہ وی ہفت حج بیت اللہ کردہ یکے ازان ہمراہی سید احمد رای بریلوی و مولوی محمد اسمعیل دہلوی بود در حج اخیر بمقام ینبوئی سال دوازدہ صد و ہشاد و شش ہجری بعمر ہشتاد سالگی رحلت فرمودہ در مسجد الخیر مدفون شد کہ از لفظ ففضل رسول تاریخ فوت وے بہ برمی آید ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء وی تارک التقلید بود از تصانیف او الدر الفرید فی المنع عن التقلید مشہور ست و سواء الطریق تصنیف مولانا تراب علی صاحب لکھنوی از نام مولوی عبد القادر سند یلی در دو بین الدر الفرید ست مولوی جلال الدین احمد بنارسی مدرس اول گورنمنٹ کالج بنارس و مولوی حمید الدین احمد مدرس کالج مذکور انار شد تلامذہ وے اند

مولوی عبد الحق خیر آبادی شاگرد پدر خود مولوی فضل حق خیر آبادی بعلوم عقلیہ سرآمد اشکال خود بدربار رئیس رامپور معززانہ بسر می برد از تصانیف شان حاشیہ غلام یحیی و تسہیل الکافیہ و شرح ہدایۃ الحکمۃ و جواہر غالیہ شرح میر زاہد امور عامہ مطبوع و شمائل اند سلمہ اللہ و ابقاہ

ملا عبد الحکیم سیالکوٹی علامہ زمان سرآمد اقران خود شاگرد رشید مولانا کمال الدین کشمیری و خواجہ ہاشم حضرت علامہ ربانی شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہ بود او بحضرت مجدد عقیدت راسخ داشت و حضرت مجدد او را آفتاب پنجاب میگفت در عہد جہانگیر ابن اکبر شاہ در سیالکوٹ مسکن خود

بدرس علوم افادہ میداد ہرگاہ شاہجہان ابن جہانگیر سریر آرای سلطنت گردید وصیت وے
بہ قدر دانی علما و فضلا اقطار عالم را گرفت ملا موصوف بآستانۂ سلطنت علیا رسیدہ بیافتن انعام
واکرام مباہات حاصل کرد شاہ جہان ملا را دو مرتبہ در ترازو بانقرہ سنجیدہ بدو بخشید کہ ہر مرتبہ
شش ہزار روپیہ بوزنش برآمدند و علاوہ آن چند دیہات مرفوع التعلم او را عطا فرمود ملا تمام عمر
خود بدرس و تصانیف بسر بردہ مشہور است کہ یک لک روپیہ ماہواری از سلطان وقت بیافت
تا اینکہ بتاریخ شانزدہم ربیع الاول سال ہزار و شصت و ہفت ہجری جان بحق تسلیم کردہ در سیالکوٹ
مدفون شد منجملہ تصانیف او کتب ذیل مشہور اند ٭ حاشیہ تفسیر بیضاوی ٭ تکملہ حاشیہ عبد الغفور
بر فوائد ضیائیہ ٭ ترجمہ فارسی غنیۃ الطالبین ٭ حاشیہ مقدمات اربعہ تلویح ٭ حاشیہ مطول ٭
حاشیہ شرح مواقف ٭ حاشیہ شرح عقائد تفتازانی ٭ حاشیہ شرح عقائد دوانی ٭ حاشیہ بر حاشیہ خیالی
حاشیہ شرح شمسیہ ٭ حاشیہ شرح مطالع ٭ الدر الثمینہ فی اثبات الواجب تعالی ٭ حواشی بر ہوامش
شرح حکمۃ العین ٭ حواشی بر ہوامش ہدایۃ الحکمہ میبذی ٭ حواشی بر ہوامش مراح الارواح

مولوی عبد الحکیم لکھنوی ابن مولوی عبد الرب بن بحر العلوم مولانا عبد العلی بن ملا نظام الدین بن ملا
قطب الدین سہالوی تحصیل کتب درسیہ مختصرات و متوسطات از والد خود مولوی عبد الرب و مولوی
دایم و معولات از مولوی نور الحق مرحوم نمودہ شب و روز بدرس مصروف بود صلاح و تقوی
شعار و دثار خود گردانیدہ بشب بیداری و یاد الٰہی می گذرانید و ہمگی ہمت خود بخدمت طلبہ علوم
معطوف داشت و در ناندہی بمسافران بعید الوطن مشار الیہ بود الحق کہ ذات ستودہ صفاتش
جامع ظاہر و باطن بود و بیعت از شاہ بخابت اللہ کرسوی داشت محرر سطور در سال دوازدہ
صد و شصت و چہار ہجری بہ لکھنؤ بہرہ یاب صحبتش شدہ بغایت خلیق و مسافر نواز یافت لبست
چہارم صفر روز پنجشنبہ سال دوازدہ صد و ہشتاد و ہشت ہجری جان بحق تسلیم نمودہ فقرہ وان موت
الاعلم موت العالم مادۂ تاریخ وفاتش یافتہ اند و عقب خود گذاشتہ یکی مولوی عبد الحلیم دوم
مولوی محمد نعیم ہر دو عالم و برجادہ آبای مستقیم امد ٭ شرح کافی بزبان فارسی ٭ تفسیر بسم اللہ در
فارسی ٭ ترجمہ فارسیہ دقائق الحقائق ٭ حاشیہ شرح سلم مولوی حمد اللہ ٭ شرح دائر الوصول الی
علم الاصول ٭ شرح جلدین آخرین ہدایہ ٭ و شرح چہل کاف در فارسی ٭ شرح رسالہ نظامیہ

در بیان وضو، رسول مقبول صلعم ؛ مجرد در علم صرف ؛ زبدۃ النحو ؛ حاشیہ تفسیر بیضاوی ؛ شرح رسائل الارکان ؛ حاشیہ بر حاشیہ زاہدیہ بر شرح تہذیب ملا جلال الدین دوانی ؛ حاشیہ بر حاشیہ کمالیہ شرح عقائد جلالی ؛ جدول الصرف فارسی ؛ جدول النحو فارسی از تصانیف رائقہ او یادگار اند قدس اللہ روحہ الاقدس

مولوی عبد الحلیم فرنگی محلی ابن مولوی امین اللہ بن مولوی محمد اکبر بن مفتی احمد ابو الرحم بن مفتی محمد یعقوب بن ملا عبد العزیز بن ملا محمد سعید بن ملا قطب الدین الشہید السہالوے بیاندہم شعبان سال دوازدہ صد دسی و نہ بمقام لکھنؤ متولد شدہ بعمر دہ سالگی از حفظ قرآن مجید فراغت یافتہ بہ تحصیل علوم درسیہ کما ہمت بست و بخدمت والد ماجد خود مولوی محمد امین اللہ و مفتی ظہور اللہ و مفتی محمد اصغر و مولوی نعمت اللہ و مفتی محمد یوسف علماے فرنگی محلی بعمر شانزدہ سالگی از اکتساب علوم درسیہ متداولہ خاندان قطبیہ شہیدیہ فراغ حاصل کردہ دانشمند متبحر جامع علوم عقلی و نقلی حاوی فنون فرعی و اصلی گشتہ و سادہ آرای درس و افادہ گردید و بسال دوازدہ صد و شصت ہجری بشہر باندا مضاف بوندیل کھنڈ رفتہ رئیس آنجا نواب ذوالفقار بہادر کہ قدردان علما و فضلا بود باعزاز و اکرامش پیش آمدہ وی را مدرس مدرسہ خود گردانید و مدتی بران کار مامور ماندہ بوطن خود لکھنؤ واپس آمدہ یکسال در وطن مالوف متوقف شدہ بشہر جونپور قدوم آوردہ حاجی امام بخش مرحوم کہ یکے از روسای نو دولت آن شہر بود بکمال قدردانی پیش آمدہ بمدرسہ امامیہ حنفیہ کہ خود بانی آن مدرسہ بود وی را مدرس مقرر کرد کہ عالمی از علم وے ہمان بقعہ بہرہ اندوز گشت و نہ سال بدان منصب معزز بودہ بسال دوازدہ صد و ہفتاد و شش ہجری بوطن مراجعت کردہ دست بیعت بدست مولوی عبد الوالی قادری فرنگی محلی دادہ در سن ہفتاد و ہفت ہجری بعد صدی دوازدہم بحیدر آباد دکن تشریف بردہ سید تراب علی خان سالار جنگ مدار المہام آن مرز بوم کہ متصف باوصاف حمیدہ کالشمس بین النجوم بود وی را مدرس مدرسہ نظامیہ مقرر ساخت درین سفر بمقام ریوان کہ بشاہراہ دکن واقع است آن چراغ دودمان قطبیہ غربت کدہ جامع الاوراق را فروغ اعزاز بخشیدہ بود در آنوقت مولوی عبد الحی خلف الصدق شان صغیر السن قطبی می خواند و بسال ہفتاد و نہم بعد صدی دوازدہم ہجری از حیدر آباد بحصول رخصت عازم زیارت حرمین

شریفین زادہما اللہ تشریفاً و تعظیماً شدہ بخدمت علما و مشائخ آن دیار پر انوار فائز گشتہ مستفید گردید از انجملہ
بمکہ معظمہ از مولانا محمد جمال حنفی و از مولانا احمد بن زین دحلان شافعی اجازت و سند علم حدیث
و دیگر علوم معقول و منقول حاصل کردہ در سن دوازدہ صد و ہشتاد ہجری بزیارت طیبہ علی
صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ مشرف اندوز شدہ از مولانا علی مدنی شیخ الدلائل سند دلائل الخیرات
و از مولانا محمد بن محمد بن العرب الشافعی مدرس مسجد نبوی سند حدیث و تفسیر و غیرہ و از مولانا عبد الغنی
ابن مولانا ابو سعید مجددی دہلوی نزیل مدینہ منورہ اجازت حدیث و تفسیر و فقہ و غیرہ و
از مولوی عبد الرشید بن مولانا احمد سعید مجددی دہلوی اجازت قصیدہ بردہ و
حزب البحر یافتہ مالا مال از فیوض و برکات مجاز در سن دوازدہ صد و ہشتاد و دو ہجری بہ حیدر آباد
رونق مراجعت بخشیدہ بانصرام حکومت عدالت نظامیہ مشغول گشت پس ازان بماہ جمادی الثانی
سال ہشتاد و سوم بعد صدی دوازدہم از ہجرت باستحصال رخصت بوطن مالوف شریف آوردہ از
سنت نکاح خلف خود مولوی عبد الحی مرحوم فراغت یافتہ در سال ہشتاد و چہارم بماہ جمادی الثانی
از لکھنؤ رخصت سفر حیدر آباد کہ در حقیقت سفر آخرش تواں گفت بربست و بماہ شعبان
سال مذکور دران بلدہ رسیدہ بکار متعلقہ خود مصروف بود کہ ناگاہ عارضہ سل دق بماہ صفر المظفر
سن ہشتاد و پنجم بعد صدی دوازدہم بجہۃ لطیفش عارض شدہ بتاریخ بست و ہفتم شعبان المعظم
روز دوشنبہ سال مذکور طائر روح پر فتوح آواز قفس عنصری پرواز نمودہ بشاخسار جنان نشیمن
گرفت و حسب وصیت در پائین قبر شاہ یوسف قادری کہ از کبار اولیاے دکن اند مدفون گشت
شعراے وقت قطعات عدیدہ متضمن تاریخ رحلتش بسلک نظم کشیدند از انجملہ مولوی عبد الرحمٰن
صاحب گنجی انچنین گفتہ ؎ العالم والعارف باللہ تعالیٰ ۔ قد قرا فی اللہ بمجد و ثنا ۔ الہمت بعالم المتوفی
بیقین ۔ قد شرفہ اللہ بقصر و لقا ۔ و دیگری این مصرعہ گفتہ ؎ واقف راہ خدا مولوی عبد الحلیم و در
لفظ غفرہ نیز تاریخ نوشتش یافتہ اند تصانیفہ الرائقہ التحقیقات المرضیہ حل حاشیہ میر زاہد رسالہ
القول الاسلم حاشیۂ شرح سلم ملا حسن ۔ کشف المکتوم فی حاشیۃ بحر العلوم ۔ القول المحیط فیما یتعلق
بالجعل المؤلف والبسیط ۔ حل العقد فی شرح العقائد ۔ التعلیق الفاضل فی مسئلۃ الطیر المتخلل ۔
معین الغالطین فی رد المغالطین ۔ الایضاحات لمبحث المختلطات ۔ کشف الاشتباہ فی شرح

السلم لمحمد بشد۔ البیان العجیب فی شرح ضابطۃ التہذیب۔ کاشف الظلمۃ فی اقسام الحکمۃ۔ العرفان در منطق۔ نظم الدرر فی سلک شق القمر۔ التحلیہ شرح التسویہ مؤلفہ شیخ محب اللہ اکبر آبادی۔ نور الایمان فی آثار حبیب الرحمٰن۔ برکات الحرمین۔ ایقاد المصابیح فی صلوٰۃ التراویح۔ الالماع فی تحقیق الدعا۔ غایۃ الکلام فی بیان الحلال والحرام۔ خیر الکلام فی مسائل الصیام۔ القول الحسن فیما یتعلق بالنوافل والسنن۔ عمدۃ التحریر فی مسائل اللون واللباس والحریر۔ قمر الاقمار حاشیہ نور الانوار حاشیہ نفیسی شرح موجز۔ الاقوال الاربعہ۔ و دیگر کتب مثل حاشیہ ہدایہ و حاشیہ بدیع المیزان و حاشیہ حاشیہ قدیمہ ناتمام ماندند کہ اجلش در رسید عطر اللہ روحہ

مولوی عبد الحمید خان رام پوری ابن ملا غفران رام پوری از برادر خود ملا محمد عمران و نیز مولوی ارشاد حسین رامپوری اکتساب علوم نمودہ بدرس و افادہ طلبہ اشتغال دارد بسال دوازدہ صد و نود و ہشت ہجری در قصبہ سندیلہ جہت لقای مولوی حافظ شوکت علی رئیس سندیلہ قدوم آوردہ بود سلمہ اللہ تعالے

مولوی عبد الحمید بدایونی ابن مولوی محمد سعید بدایونی بسال یازدہ صد و پنجاہ و دو ہجری ولادت یافتہ از مولوی محمد لبیب برادر کلان خود تحصیل علوم متداولہ نمودہ شرف بیعت از حضرت شاہ سید آل احمد قادری مارہروی قدس سرہ حاصل ساختہ کامل و مکمل شدہ بسال دوازدہ صد و سی و پنج ہجری رحلت فرمود روح اللہ روحہ

مولوی عبد الحی دہلوی شاگرد و داماد مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ العزیز از جملہ سعادتمان نامی سید احمد مجاہد بریلوی بود در فقہ حنفی دستگاہی کامل داشت رسالہ لکل ایامی و فتاوای متفرق از تالیف اوست تاریخ ہشتم شعبان روز یکشنبہ سال دوازدہ صد و چہل و سہ ہجری بعارضہ بواسیر رحلت فرمود

مولوی عبد الحی فرنگی محلی ابن مولوی عبد الحلیم ابن مولوی محمد امین از اولاد امجاد ملا قطب الدین سہالوی بود کنیت او ابو الحسنات است بمقام باندا در عشرہ اخیرہ ذیقعدہ سال شصت و چہارم از صدی سیزدہم ہجری ولادت یافتہ از عمر پنج سالگی بحفظ قرآن مجید مشغول شدہ بدہ سالگی ازان فارغ گشت و بجامع مسجد جونپور اولاً امامت تراویح کردہ در یازدہ سالگی بخدمت

والد خود تحصیل علوم متعارفہ آغاز نمودہ بہفتدہ سالگی فارغ شدہ بافادہ طلبہ بجنب او ستاد
مے پرداخت وکتب علم ریاضی از مولوی نعمت اللہ فرنگی محلی خال والد خود کہ از مہرہ آن علم بود
تحصیل کردہ ہ اہ والد ماجدش ہنگامیکہ بحیدرآباد میرفت مؤلف اوراق بمقام ریوان از دیدارش
سرور شدہ وی دمان حال کہ صغیر السن بود ذکاوت طبع وجودت حافظہ از جبینش ہی درخشید
وے رحمۃ اللہ علیہ دو مرتبہ بزیارت حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً مشرف ومباہی
گشتہ اولا بسال دواندہ صد وہفتاد ونہ ہجری بمعیت والد خود وثانیاً در سال دوازدہ صد و
نود ودو ہجری واز سید احمد دحلان شیخ الشافعیہ بمکہ معظمہ اجازت جمیع ما حصل لہ من الشیوخ
وہچنین از والد خود یافتہ عالم از تعلیم ودرسش فیضیاب گشت دبسے افاضل نامدار از سایہ
دامن فیضانش برخاستند بالجملہ صاحب ترجمہ علیہ الرحمۃ کثیر الدرس والتصنیف بدان مرتبہ بود کہ
صیت افاضہ واشاعت علومش در حیات وی اکناف عالم را برگرفت قریب بہ مجددیت رسیدہ
بست ونہم ربیع الاول سال چہارم صدی چہاردہم ہجرت یوم دوشنبہ وقت شب بعارضہ صرع
بمقام لکھنؤ این جہان بی بود را پدرود فرمود وہمانجا مدفون گردید جز دختر کی عقبیٰ نگذاشت آن صبیہ
دوصد روپیہ ماہوار از نظام حیدرآبادی یابد سید عبد العلی شرفی تخلص تاریخ فوتش چنین گفتہ ؎
ہائے مولانا محمد عبد حی ؛ شاد در خلد از میان ما برفت ؛ آستانش سجدہ گاہ خلق بود ؛ قبلۂ ہندوستان ما
برفت ؛ گفت شرفی مصرع سال وفات ؛ وای اوستاد زمان ما برفت ایضاً از مولوی
محمد سعید عظیم آبادی حسرت تخلص ؎ کرد رحلت جناب عبد الحی ؛ فاضل لکھنوی فطین وذکی ؛
گفت سال وفات او حسرت ؛ شد فرنگی محل ز علم تہی تصانیفہ الرایقہ عمدۃ الرعایہ حاشیہ
شرح وقایہ ؛ مجموعہ خطب سالتمام ؛ الفلک المشحون فی الانتفاع بالمرہون ؛ نزہۃ الفکر فی سجدۃ الذکر ؛
تحفۃ الطلبہ فی تحقیق مسح الرقبہ ؛ الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل ؛ القول الجازم فی
سقوط الحد بنکاح المحارم ؛ نفع المفتی والسائل بجمع متفرقات المسائل ؛ الفلک الدوار فی رد شبہ
الہلال بالنہار ؛ القول المنشور فی ہلال خیر الشہور ؛ الافصاح عن شہادۃ المراۃ فی الارضاع ؛
تحفۃ البنلاء فی جماعۃ النساء ؛ الکلام الجلیل فیما یتعلق بالمندیل ؛ الاجوبۃ الفاضلۃ للاسولۃ
العشرۃ الکاملۃ ؛ السہم ینقض الوضوء بالقہقہہ ؛ خیر الخبر فی اذان خیر البشر ؛ سباحۃ

الفکر فی الجہر بالذکر ۔ النافع الکبیر لمن یطالع الجامع الصغیر ۔ رفع الستر عن کیفیۃ ادخال المیت وتوجیہہ الی القبلۃ فی القبر ۔ طرب الانامل فی تراجم الافاضل ۔ ترویح الجنان تشریح حکم شرب الدخان رفع الاخوان عن محدثات آخر جمعہ رمضان ۔ احکام النفائس فی اداء الاذکار فی لسان الفارس زجر الناس علی انکار اثر ابن عباس ۔ الانصاف فی حکم الاعتکاف ۔ امام الکلام فیما یتعلق بالقرأۃ خلف الامام ۔ غیث الغمام ۔ الآثار المرفوعہ فی الاخبار الموضوعہ ۔ دافع الوسواس فی اثر ابن عباس رسالہ احکام غیبت اردو ۔ فواید البہیۃ فی تراجم الحنفیہ ۔ امتحان الطلبہ فی التصریف المشکلۃ ۔ التبیان فی شرح المیزان ۔ چہار گل در صرف ۔ خیر الکلام فی تصحیح کلام الملوک ملوک الکلام ۔ ازالۃ الجمد فی اعراب الحمد للہ اکمل الحمد ودر نحو ۔ ہدایۃ الوریٰ اے لواء الہدیٰ تعلیق حاشیہ غلام یحییٰ بر حاشیہ زاہدیہ قطبیہ ۔ مصباح الدجیٰ فی لواء الہدیٰ ۔ نور الہدیٰ تکملہ لواء الہدیٰ ۔ علم الہدیٰ ۔ حل المغلق فی تحقیق المجہول المطلق ۔ الکلام المتین فی تحریر البراہین ۔ یسر الغیر فی مبحث المثناۃ بالتکریر ۔ الافادۃ الخطیرۃ فی بحث نسبۃ سبع عرض شعیرہ ۔ التعلیق العجیب بحل حاشیۃ الجلال علی التہذیب ۔ تکملہ حاشیہ والد خود بر نفیسی ۔ الہدیۃ المختاریۃ شرح الرسالۃ العضدیہ در مناظرہ ۔ القول الاشرف فی الفتح عن المصحف ۔ زجر ارباب الریان عن شرب الدخان ۔ احکام القنطرہ فی احکام البسملۃ ۔ غایۃ المقال فیما یتعلق بالنعال در علم فقہ ۔ حسرۃ العالم بوفات مرجع العالم در ترجمہ والد خود ۔ افادۃ الخیر فی الاستیاک بسواک الغیر ۔ مقدمۃ الہدایہ ۔ ذیلہ الہدایہ ۔ تحقیق العجیب فی التثویب ۔ تحفۃ الاخبار فی احیاء سنۃ سید الابرار ۔ الحجۃ علی ان الاکثار فی التعبد لیس ببدعۃ ۔ الکلام المبرور فی رد القول المنصور ہدایۃ المعتدین فی فتح المقتدین ۔ وغیر ان از تعلیقات متفرقہ بر کتب متعددہ وسنیوہ کتب دیگر اند کہ صاحب ترجمہ در رسالہ نافع کبیر سای آنہا تحریر فرمودہ

اسماء گرامی تلامذہ مولوی عبدالحی فرنگی محلی کہ بعد تکمیل و فراغ بحصول سند ممتاز شدند مولوی عبدالعزیز ساکن بھیرہ ضلع اعظم گڈھ مولوے بدیع الزمان لکھنوی مولوی وحید الزمان لکھنوی مولوے محمد عبدالاحد آگرہ آبادی مولوے سید مرتضے شیعے ساکن تونا ریارہ ضلع غازی پور مولوے عبدالباری ساکن نگرہسہ مولوے محمد حسین آگرہ آبادی مولوی علی حیدر خان ساکن خالص پور پرگنہ ملیح آباد مولوے ساکن عبدالکریم نیچا بے مولوے بشارت کریم

مولوی[۱۱] عبدالغفور سکنہ رمضان پور مولوی[۱۲] عبدالغنی بہاری مولوی[۱۳] فداحسین ساکن محی الدین نگر مضاف بہار مولوی[۱۴] ابوالحسن مرحوم ترہتی مولوی[۱۵] عین القضاۃ حیدرآبادی مولوی[۱۶] عبدالعزیز فرنگی محلی مولوی[۱۷] نظام الدین فرنگی محلی مولوی[۱۸] عبدالرحمن ساکن صاحب گنج مولوی[۱۹] حافظ محمد شعیب ولایتی مولوی[۲۰] اکبر خان مرحوم ولایتی مولوی[۲۱] محمد اسحاق ساکن ایسٹھے مولوی[۲۲] سلیمان ساکن پھلواری ضلع عظیم آباد مولوی[۲۳] عبدالقادر ولایتی مولوی[۲۴] سید امین نصیرآبادی مولوی[۲۵] محمد ہارون نصیرآبادی مولوی[۲۶] ظہور الاسلام فتحپوری مولوی[۲۷] لطف الرحمن عظیم آبادی مولوی[۲۸] مظاہر الحق عظیم آبادی مولوی محمد ابراہیم[۲۹] الہ آبادی مولوی[۳۰] محمد تقی اعظم گڈھی مولوی[۳۱] محمد نذیر لکھنوی مولوی[۳۲] شیر محمد ولایتی مولوی[۳۳] آزاد خان مرحوم مولوی[۳۴] عبدالغنی بہاری مولوی[۳۵] محمد یسین آروی مولوی[۳۶] قادر بخش سہسرامی مولوی محمد حسین نصیرآبادی عرف صاحب میان مولوی[۳۷] سید محمد رسان کابلی مولوی[۳۸] عبداللہ ساکن چاند پارہ ضلع اعظم گڈھ مولوی[۳۹] ابوالفضل محمد حفیظ اللہ ساکن بندی ضلع اعظم گڈھ مولوی[۴۰] محمد عثمان ساکن چتارہ ضلع اعظم گڈھ مولوی[۴۱] افہام اللہ فرنگی محلی مولوی[۴۲] عبدالماجد بہاگل پوری مولوی[۴۳] قاسم یار ساکن کڑا ضلع الہ آباد مولوی[۴۴] سید اعجاز حسین ساکن سونی پت مولوی[۴۵] محمد عثمان ساکن کہنڈ اضلع اعظم گڈھ کذا فی کنز البرکات مصنفہ مولوی محمد حفیظ اللہ سابق الذکر سلمہ اللہ کہ سند علمی در سال اخیر صدی سیزدہم از مولوی عبدالحی مرحوم یافتہ اند۔

مولوی عبدالرب فرنگی محلی پسر خرد مولانا عبدالعلی بحر العلوم از خرد سالے ہمراہ والد خود در شاہجہان پور و رام پور و بہار و مدراس ماند و مولانا کوشش بلیغ در تعلیم و تدریس او نمود و کتب درسیہ تمام و کمال باو تعلیم ساخت و شب و روز متکفل امور او می بود بالجملہ مولانا او را با موال خطیر بغرض کتخدا شدنش بوطن فرستاد و وے بہ لکھنؤ آمدہ از نکاح خود فارغ گردید و مدت کثیر کہ از مدراس آوردہ بود ہمہ بہ فضولے و مسرفے وی برباد رفت کہ افلاسش رو نمود بعد وفات مولانا بحر العلوم وے و برادر زادہ اش عبدالواجد بمدراس رفتند چنانچہ تفصیل آن بذیل ترجمہ مولوی عبدالواجد خواہد آمد آخر کار ترک تدریس و درس کردہ بیافتن دو صد روپیہ از سرکار نواب مدراس و یک صد و ہفتاد و پنج روپیہ از سرکار انگریز معاوضہ جاگیر راضی شدہ تدریس بمولوی عبدالواجد سپردہ بہ لکھنؤ آمد و تا حیات خود علوفہ مذکورہ بتوسط رزیڈنٹ لکھنؤ مے یافت

کذا فی الاغصان الاربعہ

مولوی عبدالرب دہلوی جامع معقول ومنقول ماہر فروع واصول کامل فنون علم وادب حاوی اسرار لغت عرب کہ وعظ پر تاثیرش شہرہ آفاق بود مسجد جامع بمقام سہارن پور بصرف زر کثیر تعمیر فرمودہ بماہ محرم سال پنجم صدی چہاردہم ہجری بمقام دہلی رحلت فرمود طاب اللہ ثراہ بیدل سہسرامی تاریخ وفاتش چنین گفتہ **قطعہ تاریخ** جناب مولوی عبدرب آن ؛ کہ وقت وعظ طول می شد شکارش ؛ درین ماہ محرم جان بحق شد ؛ زہے رحمت کہ بارد بر فرارش ؛ رقم زد سال رحلت

کلک بیدل ؛ درود ایزدی باد انثارش

مولوی عبدالرزاق فرنگی محلی ابن مولوی جمال الدین احمد بن مولوی علاء الدین فرنگی محلی بسال دوازدہ صد وسی وہفت ہجری متولد شدہ چون ہشت سالہ گشت پدرش مولوے جمال الدین بمدراس رفت وے بمقتضای فطرت بتحصیل علوم اشتغال نمود در اوائل از مولوے نور کریم دریا بادے کتب مختصرہ خواندہ بقیہ کتب بخدمت مفتی محمد اصغر ومفتی محمد یوسف فرنگی محلی تکمیل فرمود وکتب درسیہ حدیث وتفسیر بخدمت مولوی حسین احمد ملیح آبادی گذرانیدہ وتمامی کتب حدیث از مرزا حسن علی محدث لکھنوی قرأت نمود ازان بعد جملہ کتب حدیث از حضرت ملا محمد حسن مدنی قرأت نمود کہ مولوی حسین احمد ومرزا حسن علی مع دیگر محدثین سماعتش می فرمودند وکتب عقائد وسلوک وتصوف از مولوی عبدالوالی مرشد خود استفاضہ نمودہ ازان بعد قرآن مجید در یکسال حفظ نمودہ بسال دوازدہ صد وپنجاہ وچہار ہجری فراغ کلی حاصل کرد واجازت بیعت سلسلہ قادریہ وچشتیہ از مولوے عبدالوالی ونیز بدرخود یافتہ بعد وفات مرشد خود سلسلۂ درس وتدریس منقطع فرمودہ اشتغال بیاد حق شعار ودثار خود ساخت در سن سیزدہ صد وہفت ہجری در اواخر ماہ صفر انتقال فرمود در باغ مولوے انوار صاحب مدفون شدند

مولوی سید عبدالرحمن لکھنوی عالم متصوف بیعت وخلافت سلسلہ چشتیہ داشت در مسجد پنڈائن واقع بلدہ لکھنؤ مقیم بود ہمدرانجا بتاریخ ششم ذیقعدہ سن دوازدہ صد وپنجاہ وہ ہجری وفات یافتہ در صحن مسجد مذکور مدفون گردید روح اللہ روحہ وایشان عالم وخادم سادات وقانع ومتوکل وعزلت نشین بودند ورسالہ کلمۃ الحق ورسالہ کاسرۃ الاسنان در توحید از تصانیف

شان ہست و مولع و حریص سرود و غنا بسیار بودند

مولوی عبدالرحمٰن ساکن قصبہ بہدوہی ضلع مرزاپور عالم متقی واعظ تارک الوطن کہ در مسجد نارگھاٹ واقع شہر مرزاپور متوکلانہ بسر می برد در سال دوازدہ صد و ہشتاد و پنج ہجری رحلت نمود

مولانا عبدالرحیم دہلوی عمری نسب حنفی مذہب نقشبندی مشرب جامع فنون عقلی و نقلی حاوی علوم اصلی و فرعی محدث بود از اخلاف امجادش مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی و مولانا شاہ اہل اللہ دہلوی ہستند ع این خانہ تمام آفتاب است ؛ دوازدہم صفر در سال یکہزار و یکصد و سی و یک ہجری وفات چاشت رحلت فرمود

مولوی عبدالرحیم صفی پوری ابن عبدالکریم صفی پوری دانشمند بتبحر در علوم ادبیہ حظی وافر داشت از تصانیف او شرح قصیدہ سبعہ معلقہ و غایۃ التبیان فی علم اللسان در بیان قواعد صرفیہ و المسالک البہیہ فی القواعد النحویہ و ضرورۃ الادیب فی المؤنث السماعی و منتہی الارب فی کلام العرب ترجمہ قاموس در چہار جلد مشہور اند تاریخ وفاتش معلوم نشد

مولانا عبدالرشید جونپوری ابن شیخ مصطفےٰ ابن عبدالحمید لقب او شمس الحق بود شمسی تخلص میکرد شاگرد شیخ فضل اللہ جونپوری و مرید پدر خود شیخ مصطفےٰ مرید شیخ محمد مرید نظام الدین امیٹھوی قدس اللہ اسرارہم از اولیای کبار و علمای کرام بود در اوائل حال بتدریس و افادہ علوم شغل داشتی ازان بعد ترک کردہ بمطالعہ کتب حقائق اکتفا کرد و از اختلاط امرا و اغنیا احتراز می داشت شاہجہان بادشاہ اوصاف حمیدہ او شنیدہ مشتاق ملاقاتش گشت فرمان برست وکیلی بطلب او فرستاد مولانا قبول نکرد و از گوشۂ عزلت پای خود بیرون ننہاد تصانیف مفیدہ دارد منجملہ آن رشیدیہ در مناظرہ و زاد السالکین در شرح اسرار الخلوۃ در رسالہ محکوم مربوط و حاشیہ شرح مختصر عضدی و حاشیہ فارسی بر کافیہ ابن حاجب و مقصود الطالبین و سراوراد و دیوان شعر فارسی مشہور اند وحادثۂ وفاتش اینچنین مشہور است کہ بعد فراغ سنت فجر چون در فرض آغاز کردہ وقت گفتن تحریمہ طائر روحش بآشیان جنت بسال یکہزار و ہشتاد و سہ ہجری پرواز نمود ادخلہا اللہ بحبوحۃ الجنان

مولوی محمد عبدالسبحان ابن شیخ محمد محسن ساکن احمدآباد نارہ فاضل علام حاجی بیت اللہ الحرام طبیب حاذق حامل قرآن از بدو سن شعور بصلاح و تقوی آراستہ بلکہ مؤلف اوراق میدانند

کہ انبلوغ تا وقت اخیر صلوٰۃ فریضہ از و فوت نشدہ باشد او جملہ علوم ظاہریہ و باطنیہ و خلافت ارشاد از مولوی فخر الدین احمد آلہ آبادی حاصل نمود تمام عمر شریف بہ ہدایت و ارشاد و بدرس علوم مثل او ستاد خود بسر بردہ مولوی عبد الحمید خلف مولوی حیدر حسین جونپوری و مولوے محمد عبد الکافی برادر زادہ صاحب ترجمہ از شاگردان او شان صاحب استعداد و لیاقت موجود اند منجملہ کتب مصنفہ شان رسالہ اسرار الصلوٰۃ قصیدہ منظومہ حضرت اسمعیل ۴ قصیدہ منظومہ حضرت سلیمان ۴ التہدید فی وجوب التقلید۔ دلائل قاطعہ در تحقیق فرقہ ناجیہ خیر المقالہ فی ازالۃ العجالہ۔ مطبوع شدہ شائع اند آخر کار بعمر شصت و سہ سالگی تاریخ بست و یکم محرم الحرام یوم جمعہ سال یکہزار و سہ صد و سہ ہجری بمقام آلہ آباد از دار فانی بعالم جاودانی رخت زندگی بربست و در مگلاب باٹی کی مقبرہ اہالیان دائرہ شاہ اجمل مرحوم است بدفون شد غفر اللہ لہ

ملا عبد السلام لاہوری شاگرد میر فتح اللہ شیرازی فقیہ و مفسر بود از شاگردان وی ملا عبد السلام ساکن قصبہ دیوہ مضاف لکھنؤ مشہور است بر تفسیر بیضاوی حواشی برجستہ دارد بسال یکہزار و سی و ہفت ہجری وفات یافتہ

قاضی عبد السلام بدایونی ابن عطاء الحق محدث و مفسر بود تفسیر زاد الآخرۃ منظوم بزبان اردو قریب دو لکھ شعر بسال دوازدہ صد و چہل و چہار ہجری تصنیف کردہ از زاد الآخرۃ سال تالیفش برمی آید در سال دوازدہ صد و پنجاہ و پنج ہجری ازین جہان فانی بعالم جاودانی شتافت نور اللہ مرقدہ

مولوی عبد السلام ساکن ہسوہ ابن سید شاہ ابو القاسم نقشبندی ساکن قصبہ ہسوہ کہ متصل فتح پور ست در سال دوازدہ صد و سی و چہار ہجری ولادت یافتہ نام تاریخی او سید ریاض الحسن مردی متقی بود کہ از بدو سن شعور ورع و تقوی را وثار خود کردہ بعد حفظ قرآن ابتدا را کتب درسیہ از عم خود مولوی سراج الدین احمد خواندہ بعدہ از مولوے معین الدین کڑوی و مولوی محمد معین لکھنوی وغیرہ تکمیل نمودہ و سند صحاح ستہ از مولانا شاہ عبد الغنی دہلوی گرفتہ در سال دوازدہ صد و شصت و یک ہجری فراغ علمی حاصل نمود و بخدمت شاہ احمد سعید مجددی بیعت و خلافت سلسلہ نقشبندیہ یافتہ و در سن دوازدہ صد و ہشتاد و دو ہجری مشرف

بحج اکبر و زیارت روضہ منورہ شد بہند رانجا از شیخ احمد دحلان مکی شافعی تکمیل حدیث نمود با فادہ و افاضہ خلایق می پرداخت بعارضۂ وبائی در ماہ شوال سال دوازدہ صد و نود و نہ ہجری رحلت فرمودہ

شیخ محمد علی طلیق تخلص ساکن قصبہ ہنسوہ در فقرہ نور اللہ تربتہ تاریخ وفاتش یافتہ

ملا عبد الشکور تیلو کشمیری از علمائے نامدار صاحب ورع و تقوی بود پیش خواجہ حیدر چرخی وغیرہ علمائے وقت تلمذ نمودہ بتدریس منقولات اشتغال داشت اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ زر کثیر کہ جہت قوت علمائے کشمیر فرستادہ بود انان چیزی قبول نکردہ بسال سیزدہم از صدی دوازدہم ہجری رحلت فرمود ملا محمد اشرف شاگرد و استاد زادۂ او قصیدہ عربی در مرثیہ او گفتہ

دران قصیدہ مادۂ تاریخ وفاتش چنین یافتہ **فرع** لامات یوفاتہ علوما

قاضی عبد الصمد چڑیاکوٹی ابن قاضی ابو الحسن بن ملا محمد ماہ بن قاضی منصور عباسی طبعی عالی و ذہنی صافی داشت بعد تحصیل علوم از پدر دانش آموز برای حصول سند قضا کہ منصب موروثی او بود بحکم پدر بزرگوار بدہلی شتافتہ در انجا بجمع علما در فضل و کمال امتیاز یافتہ تا آنکہ ارکان شاہے ویرا در فقہ و اصول و دیگر علوم منقول و معقول یگانہ دیدند و بحکم محمد شاہ فرمانروای شاہجہان آباد بمنصب قضای پرگنہ چڑیاکوٹ و دیگر مقامات پسندیدند مگر او رحمۃ اللہ علیہ قضای پرگنہ خود کہ آبای گرامش از عہد قدیم بران مامور بودند قبول فرمود و دیگر مقامات را بہ مستحقان قدیم ارزانی نمود و از دہلی بچڑیاکوٹ مراجعت کرد و در خوبی فصل خصومات و حسن تعلیم فنون در سیہ گنج نیکنامی بدست آورد یگانہ آفاق حافظ محمد اسحاق از تلامذۂ اوست صاحب ترجمہ علیہ الرحمہ در سال ہفتاد و یکم از صدی دوازدہم ہجرت درگذشت قاضی منصف مادہ تاریخ وفاتش یافتہ اند رحمۃ اللہ علیہ و علی اسلافہ

شیخ عبد العزیز دہلوی ابن حسن بن طاہر جونپوری از مشاہیر مشائخ چشتیہ دانا کابر علمائے صوفیہ صافیہ رضوان اللہ علیہم مظہر معرفت و محبت و بعلوم شریعت و طریقت و حقیقت عالم بود و بسماع و تواجد وظیفہ داشت مرید پدر خود شیخ حسن بود ہمواره معتکف بودی و بحاجت روای خلائق کوشش بلیغ نمودی و در علوم ظاہرہ ہم کامل بود و تفسیر عرائس و عوارف و فصوص الحکم و شروحش بتلامذہ درس گفتی و صاحب تصانیف مشہورہ است از انجملہ رسالہ عینیہ است کہ در مقابلہ رسالہ غیریہ شیخ امان پانی پتی نوشتہ و بسیاری از مسائل غامضہ وحدت وجود موافق کشف

ارباب شہود در انجا مذکور شدہ ملا عبد القادر بدایونی مؤلف منتخب التواریخ نیز از بعض کتب و رسائل تصوف استماع و استفادہ نمودہ وی رحمۃ اللہ علیہ در جونپور بسال ہشت صد و نود و ہشت ہجری متولد شدہ بعمر یک و نیم سالگی ہمراہ والد خود بدہلی تشریف آوردہ تاریخ ششم جمادی الاخری سن نہصد و ہفتاد و پنج ہجری شہباز وحش باوج بقا پرواز نمود قطب طریقت نماند مادہ تاریخ موتش یافتہ اند و چون مشارالیہ در تصانیف و مکاتیب خود را ذرہ ناچیز عبد العزیز

می نوشت از ذرہ ناچیز نیز تاریخ رحلتش یافتہ مے شود

مولانا عبد العزیز دہلوی ابن مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی در سال یازدہ صد و پنجاہ و نہ ہجری ولادت یافتہ و بہ **غلام حلیم** اکم تاریخی موسوم گشت و بعمر پانزدہ سالگی بخدمت والد ماجد خود از تحصیل علوم عقلیہ و نقلیہ و تکمیل کمالات خفیہ و جلیہ فارغ شدہ بعد پدر بزرگوار مسکن اریکہ درس و ارشاد گردید بالجملہ وی جامع علوم بلکہ آیتی از آیات الٰہی بود ہر آنچہ در توصیفش خامۂ و زبان بطراز دشتی ہست از عہدہ اری والد کی ہست از بسیاری رسالہ سر الشہادتین و بستان محدثین و تحفہ اثنا عشریہ و عجالہ نافعہ و فتح العزیز تفسیر سورۂ بقر دو پارہ اخیر قرآن مجید از تصانیف شہیرہ وی ہفتم شوال سال دوازدہ صد و سی و نہ ہجری ازین جہان بے بنیان بعالم جاودان رحلت فرمود شاعرے تاریخ فوتش چنین گفتہ ؎ بے سر و پا گشتہ انداز دست بیداد اجل ؎ عقل و دین لطف و کرم فضل و ہنر علم و عمل

ملا عبد العلی بحر العلوم لکھنوی ابن ملا نظام الدین بن ملا قطب الدین الشہید السہالوی در اواخر عمر بہ ربوجود آمدہ بعمر ہفدہ سالگی از جملہ کتب درسیہ و علوم متعارفہ بخدمت پدر بزرگوار فارغ حاصل نمودہ بعدہ پدرش ہمان سال ارتحال فرمود بعد وفات پدر بمطالعہ کتب معقول و منقول مشغول گشت و مطالب غامضہ بخدمت ملا کمال الدین کہ تلمیذ خاص پدرش بود پیش می کرد و در اوائل حال صاحب ترجمہ علیہ الرحمۃ را سانحہ عظیم بوطنش لکھنو پیش آمدہ کہ بدان سبب روانہ شاہجہان پور گشت حافظ الملک حافظ رحمت خان رئیس آن شہر عمدہ مش از منعمات شمردہ باعزاز و اکرام تمام پیش آمدہ وجہ معقول برای مصارف وے مقرر ساخت تا حیات حافظ الملک ہمدر انجا مقیم بودہ بتدریس طلبہ اشتغال داشت بعد کشتہ شدن حافظ الملک مرحوم نواب

فیض اللہ خان رئیس رامپور علای موصوف را برامپور برد و رانجا نیز بہ تعلیم و تدریس مشغول بود
لیکن بوجہ قلت کفاف مولانا برخاستہ خاطری بود کہ درین اثنا منشی صدر الدین بہاری وے را
برای تدریس مدرسہ خود کہ در بہار بنا نہادہ بود خرچ معتدبہ فرستادہ طلبید چنانچہ ملا عبد العلی
از رامپور جانب بہار روانہ شدہ در اثنای راہ از برای بریلی ملا ازہار الحق را کہ در انجا مقیم بود ہمراہ
خود بہ بہار برد منشی صدر الدین باعزاز و اکرام پیش آمدہ چہار صد روپیہ ماہوار برای ذات خاص
مولانا و یک صد روپیہ ماہوار برای ملا ازہار الحق علاوہ مصارف طلبہ مقرر کردہ و او
مدتے در انجا رونق افروز مسند تدریس ماند بعد چندی مفتریان وقت در میان وے و
منشی صدر الدین رنجشی پیدا کردند انجا ہم برخاستہ خاطر گردید این خبر بہ نواب والاجاہ محمد علی خان
رئیس کرناٹک وغیرہ رسید خطی بطلب مولانا مع خرچ بخدمتش فرستاد کہ مولانا روانہ مدراس
شد چون آنجا رسید نواب موصوف مع عزیزان و امیران استقبالش نمودہ باعزاز تمام بہ محل خود
برد و مدرسہ کلان بنا نمودہ مولانا در ان مدرسہ بتدریس طلبہ مشغول گشت و از سرکار نواب
موصوف بحر العلوم خطاب یافت بعد وفات نواب محمد علی خان پسرش عمدۃ الامراء بعد او عظیم الدولہ
نبیرۂ محمد علی خان بر مسند ریاست نشستند و عمر مولانا بہ ہشتاد و سہ سالگی رسیدہ بعوارض جسمانی
مبتلا گشتہ دوازدہم رجب سال دوازدہ صد و سی و پنج ہجری رحلت فرمودہ در مدراس
مدفون گشت بجایش مولوی علاء الدین کہ شاگرد و داماد ش بود مقرر گردید **تصانیفہ الشہیرۃ**
ارکان اربعہ در اصول فقہ و حاشیہ بر میر زاہد رسالہ و حاشیہ بر حاشیہ زاہدیہ بر شرح تہذیب
جلالیہ و حواشی ثلاثہ بر حاشیہ زاہدیہ امور عامہ جدیدہ و قدیمہ و شرح سلم مع حاشیہ منیہ و عجالہ نافعہ
مع منیہ و فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت و تکملہ بر شرح ملا نظام الدین بر تحریر ابن ہمام و تنویر
الابصار شرح فارسی منار و حاشیہ بر شرح صدرای شیرازی و شرح مثنوی مولانا روم و
شرح فقہ اکبر و ہدایۃ الصرف و رسالہ در احوال قیامت و رسالہ توحید وغیرہ

مولوی عبد العلی فرنگی محلی

بابو تناب شہرت داشت پسر چہارم مولوی عبد الجامع بن
مولوی محمد نافع ابن مولوی عبد العلی بحر العلوم ہست بعد حفظ قرآن مجید جملہ کتب درسیہ تحصیل کردہ
فاتحہ فراغ خواند صاحب استعداد و مرید مولوی عبد الوالی فرنگی محلی بود و درس سے داد و

عین شباب بعارضہ سل ودق مبتلا شدہ بتاریخ دوم جمادی الاول سال دوازدہ صد ونود و دو ہجری لاولد بہ لکھنؤ وفات یافت رحمہ اللہ

مولوی حافظ عبدالعلی نگرامی در سال دوازدہ صد وسی ودو ہجری بہ قصبہ نگرام از مضافات لکھنؤ متولد شدہ در اوائل کتب مروجہ درسیہ از خال خود مولوی حافظ علیم اللہ نگرامی تحصیل کردہ پس ازان بہ لکھنو رفتہ از چند علمائے وقت مستفید شدہ فاتحہ فراغ علمی پیش مولوی انور علی لکھنوی خواند واجازت جملہ علوم ظاہریہ از حافظ علیم اللہ سابق الذکر عن مرزا حسن علی محدث لکھنوی عن مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی یافتہ مرید قاضی سید عبدالکریم بریلوی بود واز شاہ گلزار کشتوی خلیفہ قاضی ممدوح تلقین واجازت جملہ خاندانہای طریقت حاصل کردہ اسامی کتب مؤلفہ صاحب ترجمہ اینست تفسیر آیات الاحکام رد المبتدعین تحقیق الامور فی الفاتحۃ والتذور التحریر فی المزامیر السکین المسلول علی من انکر کون مسح الرقبۃ من سنۃ الرسول۔ تحقیق فی المولد والقیام۔ نور الایمان فی تائید مذہب النعمان۔ الیواقیت اللطیفہ فی تائید مذہب ابی حنیفہ رسالہ در باب حفاظ شیعہ۔ ہدایۃ الانام الی خرقۃ المشائخ العظام۔ رسالہ تقریر حق۔ رسالہ مولد شریف مسودہ اوراق در سن دوازدہ صد وشصت وچہار ہجری بمقام لکھنو بہ خدمت صاحب ترجمہ مشرف شد بجدی خلیق ومنکسر النفس یافت خدایش بیامرزد واقع شب بست وہشتم ماہ شوال سال ہزار ودو صد ونود وشش ہجری رحلت فرمودہ بہ نگرام مدفون گشت انا للہ وانا الیہ راجعون

نگرام بنون مفتوح وکاف فارسی ساکن وراے مہملہ مفتوحہ والف وبیم موقوف۔

مولوی عبدالعلی خان رام پوری ابن ملا محمد عمران بن ملا محمد غفران رام پوری شرف تلمذ بخدمت جدامجد خود یافتہ حافظ وقاری بود در سن دوازدہ صد ونود وہفت ہجری رحلت فرمود

مولوی عبدالعلی قنوجی ابن مولوی علی اصغر قنوجی شاگرد برادر خود مولوی رستم علی قنوجی عالم علوم عقلیہ ونقلیہ بود حاشیہ شرح منار در اصول فقہ از تصانیف اوست بموضع بندگی متصل کوڑا جہان آباد ضلع فتح پور ہسوہ رحلت فرمود سال فوتش معلوم نہ شد

مولوی عبدالعلی اسلام آبادی ابن منت علی از شرفای اہل اسلام چالگام ست بر دو فرسخی شہر در دوازدہ صد وشصت ودو ہجری ولادت یافتہ کتب درسیہ فارسیہ پیش اساتذۂ وقت گذرانیدہ بعمر

چہاردہ سالگی میزان الصرف آغاز کردہ بمدت نہ ماہ ادرس مجموعہ صرف ونحو فارغ شدہ بکلکتہ شتافت وبمدرسہ سرکار انگریزی معمور شدہ طرح اکتساب علوم انداخت وبہر سالی از جماعتی بجماعتی ترقی می شد واساتذہ ہر جماعت بردشفقتہا ارزانی داشتند تا بر جمیع مماثلان خودگوی سبقت می ربود وبیافتن انعام مباہی می گشت ودراثنای تحصیل علوم متداولہ اہل اسلام بزبان انگریزی ہم مہارت معتدبہ پیدا کرد وہمدران مدرسہ بمنصب مدرس زبان فارسی مقرر شد الحال عربی پروفیسر مدرسہ ہوگلی است سلمہ اللہ تعالی کتاب صحیفۃ الاعمال ومرآۃ الاحوال مصنفہ اومشتی است از خرواری وسطریست از طومارے

اسلام آباد نام چاٹگام مضاف ممالک بنگال است

ملا عبدالغفور لاہوری لقب او رضی الدین از عمدہ ترین تلامذہ مولانا عبدالرحمن جامے قدس سرہ السامی بود حاشیہ فوائد ضیائیہ بہ متانت تمام نوشتہ کہ تکملہ آن ملا عبدالحکیم سیالکوٹی نمودہ است درسن نہصد ودوازدہ ہجری جان بجان آفرین سپرد طاب اللہ ثراہ۔

شیخ عبدالغفور اعظم پوری از علمائے مشاہیر وقت مرید شاہ عبدالقدوس چشتی رح صاحب کمالات صوری ومعنوی بود ودر متابعت حضرت ختمی پناہ صلعم توفیقی رفیق داشت اکثر اوقات درس علوم دینیہ فرمودی بحسن صورت وخوبی سیرت سرآمد اہل زمان بود مرید گرفتی وخلائق را وعظ ونصیحت فرمودی در تصوف رسائل متعددہ نوشتہ چون عمرش بدایرہ ابنا ر الثمانین عتقار اللہ قدم نہاد بسال نہصد وہشتاد وپنج ہجری بدار البقار حلت فرمودہ باعظم پور مدفون گشت اعظم اللہ شانہٗ اعظم پور قصبہ ایست از توابع سنبھل

شیخ عبدالغنی بدایونی از علمائے صوفیہ قدس اللہ اسرارہم در ترک دنیا او ہم وقت ودر تجرید شبلی روزگار بود باوائل کہ طلب علم در بدایون میکرد حال بر وغالب می آمد احیانا یکپاس کم وبیش در عین سبق خوانی از شنیدن نغمہ بے شعور می ماند بالجملہ بنا بر بعضی علائق کہ سر براہ طالبان آگاہ میگردد

ع در راہ خدا کہ رہزنانند ۔ آن راہ زنان ہمین زنانند

در طلب کفاف بدہلی رفت وبملازمت تاتار خان حاکم آنجا کہ در لباس اہل جاہ انا اہل اللہ بود رسید واسادت بشیخ عبدالعزیز دہلوی آورد وتحصیل تمام کتب متعارفہ ومتداولہ در خدمتش نمود وسالہا درس گفت بیکبارہ جذبہ عنایت ازلی گریبانگیرو شد واز ہمہ اشتغال برآمدہ چندگاہ در خانقاہ شیخ خود در سلک درویشان

مرتاض انتظام یافتہ بہ مجاہدت در ریاضت اشتغال گرفتہ بعد از تحصیل کمال بیرون اٹاوہ بجانب قدمگاہ حضرت رسالت پناہ صلعم در مسجدی کہ مشہور بمسجد خان جہان است سکونت ورزیدہ پیوستہ باعتکاف مے گذرانید و با آنکہ عیال بسیار داشت راہ سلوک را بقدم توکل می سپرد چون در سن یکہزار و سہ ہجری خانخانان بخدمتش رسیدہ التماس نصیحتی نمود فرمود کہ اتباع سنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لازم گیر

مولوی عبدالغنی دہلوی ابن ابوسعید العمری بماہ شعبان سال دوازدہ صد و سی و پنج ہجری در دہلی متولد شدہ اولاً حفظ قرآن مجید نمود بعد از والد خود مولوی شاہ ابوسعید و مولوی مخصوص اللہ ابن مولانا رفیع الدین دہلوی و مولوی محمد اسحاق دخترزادہ مولانا عبدالعزیز و شیخ محمد عابد سندی و شیخ ابوطاہر اسمعیل رومی اخذ علوم کردہ بدرس حدیث مشغول گشت مرید و خلیفہ والد خود بود و ذیلے بر سنن ابن ماجہ تالیف نمودہ نامش انجاح الحاجہ است علاوہ آن دیگر مولفات دارد بعد بغاوت و تسلط انگریزان بدہلی بمکہ معظمہ رفتہ واز انجا بمدینہ منورہ رخت اقامت انداخت ہمدران بقعہ متبرکہ بماہ محرم سال دوازدہ صد و نود و شش ہجری رحلت فرمود **قطعہ تاریخ وفات**

شاہ عبدالغنی وحید زمان ؛ تلاش علم و عارف باللہ ؛ سال نقلش شنیدم از ہاتف ؛ بہترین محدثین ای آہ ؛

مولوی سید عبدالفتاح گلشن آبادی ابن سید عبداللہ حسینی الصادات القویہ ساکن گلشن آباد عرف ناسک عالم باعمل فاضل اجل بخدمات موالی وقت مثل سید میان سورتی و مولوی شاہ عالم ساکن بروده و مولوی بشارت اللہ کابلی و ملا عبدالقیوم کابلی و مفتی عبدالقادر تھانوی خلیل الرحمن ساکن مصطفی آباد عرف رامپور و مولوی فضل رسول بدایونی و مولوی محمد اکبر کشمیری و معلم ابراہیم باعکظہ تحصیل علوم متعارفہ و متداولہ نمودہ در سن دوازدہ صد و شصت و چہار ہجری بعد امتحان سند افتا یافتہ در سال دوازدہ صد و ہفتاد و یک ہجری بہ منصب افتا و عدالت ضلع خاندیس ممتاز گشت و در سال دوازدہ صد و ہشتاد و چہار ہجری بمدرسہ انگلشیہ واقع بندر بمبئی مدرس عربی و فارسی شدہ اکنون از سرکار انگلشیہ پنشن یافتہ بوطن مالوف خود مقیم اند و نیز از سرکار سابق الذکر بہ خطاب جسٹس آف پیس و خان بہادر معزز و مباہی است مدام بتدریس و موعظت و تالیف کتب مفیدہ اوقات عزیزش بسرے برد

سلمہ اللہ تعالیٰ مولوی سید نظام الدین و شیخ قطب الدین و قاضی سید بچو میاں خانہ زاد ایشان
و برادر فرزندار جمند ہستند مولوی سید امام الدین احمد و سید سراج الدین محمد رقا ہما اللہ مدارج العلوم
تصانیفہ الانیقہ۔ تحفہ محمدیہ فی رد وہابیہ تائید الحق جامع الفتاوی در چہار جلد خزینۃ العلوم در
جلد سفارسی آمورد و حصہ۔ تشریح الحروف فارسی خزینہ دانش کلید دانش فارسی کلید دانش منتخب
اشرف القوانین مصادر الافعال۔ مجامع الاسما تعلیم اللسان۔ تحفۃ المقال با شرف الانشا
جغرافیہ عالم۔ باقیات الصالحات۔ دیوان اشرف الاشعار۔ رحمۃ للعالمین۔ تاریخ روم
تاریخ اولیا وغیرہ

مولوی شاہ عبد القادر بدایونی ابن مولوی شاہ معین الحق فضل رسول بدایونی ولادت
شان در ہفتم رجب سال دوازدہ صد و پنجاہ و سہ ہجری علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام وقوع
یافتہ مظہر حق نام تاریخی ولیست اللہم اجعلہ کاسمہ الشریف اکثر کتب درسیہ پیش مولوی نور احمد بدایونی
و بعض کتب ہمچو شروح سلم العلوم و شرح اشارات و محاکمات وغیرہ بخدمت مولانا فضل حق خیر آبادی
گذرانیدہ مشارالیہ بین الاقران گشت و بشرف بیعت و خلافت از والد خود سعادت اندوز گردید
دہا یحای والد خود ہنگام زیارت حرمین شریفین زادہما اللہ تشریفاً بخدمت شیخ الفقہا والمحدثین مولانا
شیخ جمال عمر مکی اخذ حدیث فرمودہ با فادۂ علوم دینی و تالیف کتب دینیہ سے پردازند
رسالہ احسن الکلام فی تحقیق عقائد الاسلام بزبان عربی و رسالہ سیف الاسلام المسلول علی المنازع
بعمل المولد والقیام بزبان فارسی و رسالہ حقیقۃ الشفاعۃ علی اہل السنۃ والجماعۃ و شفاعۃ السایل با
تحقیق المسایل مشتمل بر جواب دو صد سوال در فقہ و عقاید و دیوان عربی در نعت شریف نبوی
صلعم کہ در اثنای راہ سفر مدینۂ طیبہ مشتمل بر ذکر آثار خیر الامصار مسنوح خاطر عاطر شدہ از تصانیف
شان مرغوب اہل العلم اند ماسوای مذکور الصدر دیگر کتب و رسائل زیر تالیف اند اللہم تمہا بالخیر
الغرض ذات جامع البرکات حضرت سابق الصفات از مغتنمات توان شمرد اللہم زدنی معالیہ
و بارک فی ایامہ ولیالیہ خصوصاً امدادیکہ در تالیف این کتاب بہ بیچمدان از آنجناب رسید ادای شکر
آن بقول شخصی ؎ اگر ہر موی تن گردد زبانم ۔ ادای شکر او کی می توانم ۔ تا گزیر بدین فقرہ دعائیہ
ختم کلام می نمایم عمر اللہ الوقت بحیاتہ و افاض علیہ سبحال برکاتہ

شیخ عبدالقادر پٹنی ثم المکی بن شیخ ابوبکر مفتی مکہ معظمہ از احفاد شیخ محمد طاہر پٹنی فصیح و بلیغ دانشمند جید و فقیہ مستند بود اکتساب علوم از شیخ عبداللہ انصاری مکی شافعی کردہ از تصانیف شریفہ او فتاوی در چہار جلد و مجموعۃ المنشآت مشہور است در یازدہ صد و ہشتاد و سہ ہجری رحلت فرمودہ

شاہ عبدالقادر اورنگ آبادی تخلص مہربان معروف بہ فخری اصلش از سادات نقویہ نیشاپور ست بعض اسلافش از آنجا بہ قصبہ کنتور مضاف لکھنؤ آمدند والد ماجدش شرف الدین خان بہ اورنگ آباد وارد شدہ قاضی بلدہ روضہ گردیدہ و در انجا صاحب ترجمہ در سال یازدہ صد و چہل و سہ ہجری متولد شدہ حفظ قرآن مجید و اکتساب علوم عقلیہ و نقلیہ کردہ بتدریس می پرداخت و خرقہ قادریہ در بر داشت در شاعری شاگرد غلام علی آزاد بلگرامی بود تمام عمر شریفش در ہدایت و ارشاد بسر کرد در اواخر صدی دوازدہم بمدراس رفت نواب والاجاہ رئیس آن دیار بہ بزرگی و حسن عقیدہ بوی پیش آمدہ ہمانجا در سال دوازدہ صد و چہار ہجری وفات یافتہ در خانقاہ واقع قصبہ میلاپور مضاف مدراس مدفون گردید

مولوی عبدالقادر لکھنوی ابن شیخ سلطان از اولاد مولانا قطب الدین محدث ابن مولانا خفر محدث مردے بود بزرگ بغایت متقی از دنیا زیادہ بر قدر ما یحتاج اختیار نکردی دار محاصل جزوے مدد معاش کہ قریب موضع کسمنڈی پرگنہ ملیح آباد بود صرف ما یحتاج خود و فقرا می ساخت چون در اصل فطرتش نشاء تقوی و ورع غالب بود مردانہ قدم در ساحت کسب علوم گذاشت و جا بجا خصوصاً بہ بلدہ لاہور تحصیل و تکمیل علوم نمودہ مکرم و مبجل شدہ با برکت و کرامت بوطن مالوف لکھنؤ معاودت فرمود وی در زمان خود بفضل و علم مشار الیہ اقران بود و عادت معہودہ داشت کہ بعد نماز عشا تا کہ مردم بیدار می بودند می خسپید چون مردم می خفتند او برخاستی و تا بامداد بنماز و اشغال باطن مشغول بودے بعد نماز چاشت بتعلیم و افادہ طلبہ می پرداخت تا چہل سال بر مسند درس و افادہ جاد اشت شیخ پیر محمد لکھنوی و اکثر علمائے شہر و جوار از تلامذۂ ویند صاحب ترجمہ چہار خلف الصدق خود گذاشتہ رحلت فرمود سال رحلتش در یافت نشدہ غالباً در اواسط صدی یازدہم بودہ باشد مرقدش در لکھنؤ بجوار خانہ دلیست بر دا للہ مضجعہ۔

مولوی عبدالقادر سلیمی ابن مولوی ابوالنصر محمد ادریس صدر الصدور بن مولوی ابوسعید

محمد محمود ندیم نواب مرشد آباد الملقب بعاقبت محمود بن مولوی محمد کلیم خلیفہ مرزا مظہر جانجانان قدس سرہ
ابن محمد رفیع بن محمد صالح بن عبد الکریم فاروقی مدنی ثم الہروی ثم النہدی النبجانی السلہٹی کنیت وے
ابو محمد است علوم متعارفہ بخدمت مولوی رمضان اللہ اکتساب کردہ وی تلمیذ مولوی فضل الرحمن
قاضی القضات شاگرد مولوی غلام سبحان قاضی القضاۃ بنگال و وی شاگرد مولوی معظم الدین تلمیذ مولانا عبد العلی
بحر العلوم بود صاحب ترجمہ شام و پگاہ خود بدرس علوم و تصانیف بسر می برد از جملہ کتب مصنفہ او کہ بنظر راقم الحروف
گذشتند رسالہ رد المعقول در ردّ فرقہ وہابیہ و الفوائد القادریہ فی شرح العقائد النسفیہ و الجوامع القادریہ
در عقائد اہل سنت و الدرر الازہریہ فی شرح الفقہ الاکبر مشہور اند سلمہ اللہ تعالیٰ

شیخ عبد القادر احمد آبادی بن عبد اللہ العیدروس یمنی حضرموتی ہندی کنیت او ابو بکر لقبش
محی الدین بود در روز پنجشنبہ بستم ربیع الاول سال نصد و ہفتاد و ہشت ہجری در احمد آباد گجرات
متولد شدہ بخدمت علمای وقت اکتساب علوم نمودہ دانشمند متبحر گشت و علوم عجیبہ و فنون غریبہ
بتصانیف و تالیف شائع کرد کہ از و یادگار اند و بسال ہزار و سی و ہشت ہجری در احمد آباد رحلت
فرمود **تصانیفہ** الفتوحات القدسیہ فی الخرقۃ العیدروسیہ الحدائق الخضرۃ فی سیرۃ النبی و اصحابہ
العشرۃ المنتخب المصطفی فی مولد المصطفی الدر الثمین فی بیان المہم من الدین اتحاف الحضرۃ العزیزہ
بعیون السیرۃ الوجیزہ المنہاج الی معرفۃ المعراج الانموذج اللطیف فی اہل بدر الشریف
اسباب النجاۃ و النجاح فی اذکار المساء و الصباح الحواشی الرشیقۃ علی العروۃ الوثیقۃ المنح البارئ
بختم البخاری تعریف الاحیاء بفضائل الانبیاء عقد اللآل بفضائل الآل بقیۃ المستفید شرح تحفۃ المرید
النفحۃ العنبریۃ فی شرح تبیین العذبیہ غایۃ القرب فی شرح نہایۃ المطلب اتحاف اخوان الصفا بشرح
تحفۃ الظرفا صدق العرفا بحق الاخیار النور السافر فی اخبار القرن العاشر و غیرہا و غیرہا۔

مولانا عبد القادر دہلوی ابن مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی در تفسیر و حدیث و فقہ
شانی بلند داشت موضح القرآن ترجمہ قرآن مجید بزبان اردو بکمال فصاحت تحریر فرمود کہ بر ماہران
محاورہ اردو مخفی نیست نہم رجب سال دوازدہ صد و چہل و دو ہجری رحلت فرمود

مولوی عبد القادر سندیلی ابن مولوی شاہ جمیل الدین بن مولوی اظہر علی ابن مولوی اصغر علی
بن مولوی حمد اللہ سندیلی نوزدہم محرم سال دوازدہ صد و سی و چہار ہجری یوم پنجشنبہ در قصبہ سندیلہ

متولد شدہ از حافظ مولوی شوکت علی سندیلی و مولوی سید فقیہ اللہ سندیلی و مولوی عبد الحکیم فرنگی محلی و مولوی تراب علی لکھنوی اکتساب علوم متعارفہ نمودہ فراغ علمی حاصل ساخت و مرید والد خود بود بمقامات ناگپور و جبانسی وغیرہ بذریعہ نوکری تعلیم قیام داشت بسیاری از طلبہ او مستفید شدند واقع نوزدہم ذیحجہ سن دوازدہ صد و ہفتاد و دو ہجری وفات یافتہ قریب مزار والد خود پیش دروازہ مدفون گشت

ملا عبد القادر بدایونی ابن ملوک شاہ از اکابر بلدہ بدایون شاگرد شیخ مبارک ناگوری بفضل و کمال متصف بود بملازمان اکبر شاہ منسلک شدہ در محفل خلوت بار داشت اکثر بانتخاب و ترجمہ کتب ہندیہ مامور می شد کتاب راماین بفارسی ترجمہ کردہ و تاریخ کشمیر منتخب نمودہ در تاریخ گوئی مہارتی وافر داشت کتاب منتخب التواریخ کہ آنرا تاریخ بدایونی نیز میگویند برحق گوئی و فضل و کمال او دلیلی است واضح کتاب مذکور بتاریخ بست و سوم جمادی الثانی سال یکہزار و چہار ہجری اتمام پذیرفتہ تاریخ اتمامش صاحب ترجمہ چنین یافتہ **قطعہ** شکر للہ کہ باتمام رسید ۔ منتخب از کرم ربانی ۔ سال تاریخ زول جستم و گفت ۔ انتخابی کہ ندارد ثانی ۔ مراد از ثانی دو حرف اند یکی نون کہ ثانی حرف اول است دوم یای مثناۃ تحتانی کہ ثانی حرف آخر است چون اعداد دو حرف مذکور کہ شصت اند از لفظ انتخابی خارج شوند سال اتمام کتاب برمی آید ترجمہ سنگاسن بتیسی موسوم بنامہ خرد افزا کہ از ان تاریخ ترجمہ مے برآید نیز از صناعت اوست

شیخ عبد القدوس گنگوہی صاحب علم و عمل از اکابر علمای صوفیہ صافیہ مرید شیخ محمد بن شیخ عارف بن شیخ احمد عبد الحق ردولوی بود و اعتقاد کامل بروحانیت شیخ احمد عبد الحق ردولوی داشت کتاب انوار العیون قریب بہفت فن از تصانیف اوست در سال نہصد و چہل و پنج ہجری رحلت فرمود رضی اللہ عنہ

مولوی عبد القدوس فرنگی محلی پسر اکبر مفتی محمد یعقوب بن ملا عبد العزیز حافظ قرآن بود کتب معقول از پدر خود و کتب منقول از ملا محمد حسن تحصیل کردہ جامع معقول و منقول شد و بہ تعلیم و تدریس مے پرداخت و از وفات پسر خود عبد السلام کہ استعداد خوب و خط مرغوب داشت رنجہا کشیدہ وفات یافت

ملا عبد الکریم کاکوروی ابن حافظ شہاب الدین ابن شیخ بہکہاری کاکوروی بعمر نیز دہ سالگی

از کتب درسیہ فراغ یافتہ بطور سیاحت بدہلی رسید و بمزار فائض الانوار خواجہ قطب الدین اوشی چندی مراقب بودہ بخلقہ خواجہ باقی باللہ قدس سرہٗ نیز نشستہ بکاکوری تشریف آوردہ عمر گرانمایہ بہدایت وارشاد خلائق واذکار باطنی بسرے برد تا کہ برحمت حق پیوست سال وفاتش بدست نیافت نرسید

حاجی عبدالکریم لاہوری عالم باعمل و فاضل بی بدل مرید شیخ نظام الدین بلخی بود شرح فصوص الحکم فارسی و اسرار عجیبہ در بیان ذکر و شغل چشتیہ از تصانیف اوست در سال یکہزار و چہل و پنج ہجری

ازین جہان رحلت کرد علیہ الرحمۃ والغفران

ملا عبدالکریم پشاوری ابن ملا درویزہ پشاوری باخوند کریم داد شہرت داشت علوم ظاہر و باطن از والد ماجد خود اخذ کردہ محقق افغانستان گشت فاضل صوفی مشرب بود و از میر سید علی غوادل خرقہ خلافت یافتہ دی صاحب شریعت و طریقت بود کتاب مخزن الاسلام از تصانیف اوست از خوارق او منقول ہست کہ وی ہر شب یک جزو کاغذ سفید بحجرہ خود می برد و بغیر روشنی چراغ وغیرہ تحریر فرمودہ علی الصباح بیاران خود میداد تا آنکہ کتاب مذکور باختتام رسید در سال ہزار و ہفتاد و دو ہجری وفات یافتہ بعلاقہ یوسف زئے مدفون گشت

قاضی سید عبدالکریم رای بریلوی ابن سید محمد مقیم رئیس قدیم رای بریلی کہ جد مادری قاضی محمد آصف صوفی نگرامی بود بحلیہ علم و عمل آراستہ و بصلاح و تقوی پیراستہ اولا بخاندان نقشبندیہ باموئے سید عبدالکریم جوراسی خلیفہ شاہ لال رای بریلوی بیعت نمود و باشتغال و اذکار نقشبندیہ مستفیض شدہ بخدمت مولانا سید عبدالرحمن نزیل لکھنؤ حاضر شدہ اجازت و خلافت دیگر سلاسل چشتیہ و قادریہ و سہروردیہ و اویسیہ و قلندریہ حاصل کرد فیض تام برداشت و رسائل متعددہ تالیف فرمودہ کہ تفصیل آن و ذیل مذکور ہست وسیلۃ النجاۃ فی احکام الاموات۔ الکلام المتین فی کشف اسرار الحق والیقین رسالہ در بیان مراتب ولایت و خاتم آن۔ رسالہ در محاکمہ مبحث وجود مطلق و وجود عام۔ رسالہ در فرق میان بروز و تناسخ بتاریخ بست و دوم رجب سال یکہزار و دو صد و چہل و ہشت ہجری در رای بریلی وفات یافتہ مدفون گشت نور اللہ مرقدہٗ

شیخ عبدالکریم سہارنپوری انصاری سہارنپوری مروی صاحب جذب و حال بود در جمیع علوم و فنون مہارتی کامل داشت بتاریخ چہاردہم محرم سال ہزار و بست و چہار ہجری فوت شد غزنوی

شمع ارشاد حق تاریخ فوتش یافتہ مؤلف حین تالیف کتاب آنرا منظوم ساختہ وہو ہذا شیخ عبدالکریم
الضاری ؎ بود از خطۂ سہارنپور ؎ از محرم چو چاروہ بگذشت ؎ رخت بربست سوی رب غفور ؎
شمع ارشاد حق بگفت کسی ؎ سال نقل و رحال آن مبرور ؎

ملا عبداللطیف سلطان پوری از علمان اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ بود در معقولات
ومنقولات مہارت تمام داشت سال یکہزار وسی وششش ہجری وفات یافت ع آفتاب علم ما
آمد کسوف ؎ مادہ تاریخ فوتش یافتہ اند۔

میر عبداللطیف قزوینی از سادات حسنی سیفی است در علوم عقلی ونقلی بہرہ تمام داشت
وابا عن جد سلسلہ ایشان تاریخی آمدہ چونکہ سادات سیفی ہمہ سنی متعصب بودہ اند لہذا شاہ طہماسپ
فرمان روای ایران ضیاع وعقار ایشان را کشیدہ گرفت میر موصوف از ولایت عراق در سال
نہصد وشصت ونہ ہجری متوجہ ہند شدہ سعادت خدمت اکبر شاہ دریافتہ بادشاہ پیش ایشان
سبقی چند از دیوان حافظ وغیر آن خواندہ اند واقع پنجم رجب سن نہصد وہشتاد ویک ہجری در معمورہ
جدید فتح پور سیکری بدار الخلد انتقال نمودہ بالاے قلعہ اجمیر در جوار میر سید حسین خنگ سوار مدفون گشت
قاسم ارسلان فخر ال بس تاریخ فوتش یافتہ

مولوی عبدالمجید بدایونی ابن مولوی عبدالحمید ابن مولوی محمد سعید ابن مولوی محمد شریف
ابن مولوی محمد شفیع بدایونی بتاریخ بست ونہم رمضان سال یازدہ صد وہفتاد وہفت ہجری
متولد شدہ ظہور اللہ نام تاریخی وی یافتند از صغر سن بخدمت مولانا محمد علی بدایونی تربیت یافتہ
بر کمال ورع وتقوی وتعلم علم دین مجبول بود واکثر کتب متداولہ مروجہ بخدمتش تحصیل نمودہ بعد وفاتش
بقیہ کتب درسیہ بخدمت مولانا ذوالفقار علی ساکن قصبہ دیوہ مضاف لکھنؤ کہ تلمیذ مولانا نظام الدین
ابن ملا قطب الدین سہالوی بودند تکمیل فرمود وبعد فراغ علمی در وادی طلب مرشد کامل پاے
استقامت نہاد وبہر جا بتلاش شیخ کامل میرفت چونکہ اتباع شرع شریف در بسیاری از مشائخ وقت
نمی یافت تنفری ازین طائفہ بخاطرش جاگرفت اما از آنجا کہ طالع بیدار داشت بخواب دید کہ در مجلس
حضرت ہادی المضلین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب محبوب سبحانی غوث صمدانی شیخ عبدالقادر
جیلانی ومخدوم الانام کان نمک وگنج شکر شیخ فریدالدین ودیگر اولیاء اللہ قدس اللہ تعالی اسرارہم

حاضر اند پس باشارۂ حضرت رسالت پناہی صلعم جناب غوث الاعظم دست صاحب ترجمہ بدست سید شاہ آل احمد مارہروی دادند چون وی رحمۃ اللہ علیہ بیدار شد راہ مارہرہ گرفتہ بخدمت پیر دستگیر خود رسیدہ کمال ورع و تقوی و اتباع شرع را بہم یافتہ شرف بیعت حاصل نمود و بخلافت ممتاز گشت و از حضور پیر بلقب عین الحق مباہی شدند ان بعد بعمر ہشتاد سالگی بزیارت حرمین شریفین نادہما اللہ شرفا بہرہ اندوز گردید کتاب مواہب المنان شرح جواہر الرحمان کہ عبارت از ملفوظات غوثیہ است و رسالہ رد رافضی بزبان فارسی و رسالہ رد وہابیہ در ہندی و دیگر رسائل از تصانیف شان اند و منجملہ تلامذہ ارشد وی شاہ آل رسول مارہروی و مولوی افتخار الدین ہستند صاحب ترجمہ علیہ الرحمۃ بتاریخ ہفتدہم محرم الحرام سال دوازدہ صد و شصت و سہ ہجری رحلت فرمودہ علمائے دیار و شعرای امصار قطعات تاریخ فوتش برشتہ نظم کشیدند ازان جملہ مفتی سعد اللہ مرادآبادی آشفتہ تخلص چنین یافتند ؎ جناب مقدس شہ کاملین ٭ امام ہدیٰ قبلۂ اہل دین ٭ بعلم و عمل یادگار سلف ز فیضش منور دل عارفان ٭ سراولیا شاہ عبد المجید ٭ خدایش دہد جنت حور عین ٭ بماہ محرم شب ہفتدہم ٭ بسوی جنان شد غریمت گزین ٭ رقم کردہ آشفتہ تاریخ آن ٭ کہ گردید واصل بخلد برین۔

قاضی عبد المقتدر دہلوی ابن قاضی رکن الدین الشریحی الکندی الدہلوی خلیفہ شیخ نصیر الدین محمود اودہی دانشمند فیاض و درویش کامل و استاد قاضی شہاب الدین ہست بغایت فصیح و بلیغ بود قصائد و غزلیات دارد قصیدۂ او کہ در معارضہ لامیۃ العجم بمدح آنحضرت صلعم گفتہ دلالت دارد بر کمال فصاحت او و او دایم درس می گفت و بافادۂ علم مشغول بود کہ طریقہ شیخ نصیر الدین محمود و اکثر خلفای ایشان ہمین بود وصیت او بطالبان اشتغال علم در حفظ شریعت بود گفتی فکر در یک مسئلہ شرعی فضل دارد بر ہزار رکعتی کہ مشوب بہ عجب و ریا کنند گویند کہ وی در اوان طالب علمی پیش شیخ نصیر الدین محمود میرفت و بحث میکرد شیخ او را و بجتہای او را نیکو دوست داشتی و او را تحریص کردی بر تحصیل علم تا انجام کار مرید شیخ شد و نعمت باطن یافت با فضیلت ظاہر مقرون گردانید یکے از معتقدان ایشان کتابے نوشتہ است مسمی بہ مناقب الصدیقین در ان می نویسد کہ روزے قاضی شہاب الدین نزدی یافتہ بود با مادر خود گفت این زر را در جای گور کنم این بگفت و در مجلس قاضی عبد المقتدر رفت و ے بمجرد آنکہ نظر بر قاضی شہاب الدین افگند گفت شما کہ در گور کردن

زر بدہ با علم کجا پردازید قاضی شہاب الدین برگفتار خود متنبہ شد قاضی عبد المقتدری گفت پیش من
طالب علمی می آید کہ پوست او علم و مغز او علم و استخوان او علم است و ازین طالب علم قاضی شہاب الدین
رامی خواست بتاریخ بست و ششم محرم سال ہفتصد و نود و یک ہجری بعمر ہشتاد و ہشت سال وفات
یافتہ قبرش بمقام خواجہ قطب الدین بختیار اوشی جانب جنوب حوض شمسی است نور اللہ مرقدہ

شیخ عبد النبی صدر الصدور گنگوہی بن شیخ احمد بن عبد القدوس گنگوہی چند مرتبہ
بحرمین شریفین رفتہ علم حدیث را خواند و بعد ازان کہ باز گشتہ آمد از روش آبا و اجداد کرام خود سماع و
غنا را منکر بود و بروش محدثین سلوک می نمود و بتقوی و طہارت و نزاہت و عبادت ظاہر
اشتغال داشت پدرش در اباحت سماع رسالہ نوشتہ او نیز در انکار سماع رسالہ ساختہ لاجرم باعث
ایذا و تکلیف بسیار شد و این باعث شہرت او گشت اکبر بادشاہ دران زمان صدری میخواست کہ
بصفت علم و دیانت موصوف باشد بتوسط بعض وسائل او را در سال نہصد و یک صدر الصدور
مقرر ساخت او بر عہدۂ خود کوس استقلال زد و از مال و جاہ و اعتبار زائد از انچہ گفتہ شود نصیب
او گردید کہ در زمان ہیچ بادشاہی انچنین صدری نگذشتہ و بادشاہ را چندگاہ نسبت او انچنان اعتقاد
پیدا شدہ بود کہ کفش پیش پای او می نہاد آخر بوجہ مخالفت مخدوم الملک ملا عبد اللہ سلطانپوری و دیگر
علما آن قضیہ منعکس شد و مزاج سلطانی بسبب بعضی عوادث از وی منحرف گشتہ در سال نہصد و ہشتاد
و شش از منصب صدارت معزول شدہ آخر بعد خرابی بسیار او را و ملا عبد اللہ سلطانپوری را کہ باہم
مخالف بودند بصورت رفیق یکدیگر ساختہ بمکہ معظمہ فرستادند تا ہم میان ہر دو رفع کدورت صورت
نہ بست آخر بی صبری کردہ از مکہ معظمہ ہر دو بدیار ہند رجوع نمودند مولانا ملا عبد اللہ در دیار گجرات
بسال نہصد و نود و یک ہجری وفات یافتہ و شیخ عبد النبی بدرگاہ بادشاہ آمد مدتے در بندی خانہ
محبوس ماندہ ہم دران حبس بسال نہصد و نود و دو ہجری رحلت کرد رسالہ بعبارت عربی در رد
طعن امام قفال مروزی شافعی کہ بر امام ابو حنیفہ کردہ بود از تصانیف اوست

عبد النبی شطاری نامش عماد الدین محمد عارف العثمانی الصوفی الشطاری نسبۃً و خرقۃً الحنفی
مذہبًا پیروی شرع و مرید شیخ عبد اللہ صوفی شطاری اکبر آبادی از علمای عظام صوفیہ کرام بود تصانیف
رائقہ از و بیادگار اند از انجملہ فواتح الانوار شرح لوائح الاسرار ملا جامی رسوائح شرح لوائح مختصر فواتح مذکور

ذریعۃ النجاۃ شرح المشکوٰۃ۔ شرح الفصوص۔ شرح ترجمہ فصوص۔ شوارق اللمعات فی شرح اللمعات شرح خلاصۃ العشق۔ شرح جام جہان نما۔ شرح اللطیفۃ الغیبیہ۔ شرح نخبۃ الفکر۔ شرح آداب حنفی۔ شرح معمای میر حسن۔ شرح جواہر خمسہ۔ شرح کلید مخازن۔ شرح تحفۃ حل الودود۔ فیض الخبیر شرح حاشیہ سید شریف بر عضدی۔ رسالہ در تعریف فقر۔ رسالہ کشف الجواہر۔ رسالہ در اسم ذات۔ رسالہ در شرح حدیث خیر الاسماء عبد اللہ و عبد الرحمٰن۔ رسالہ کنوز الاسرار فی اشعار الشطار۔ جوامع کلم الصوفی مقامات العارفین۔ فتوحات المغیبہ۔ حدائق الانشاء۔ رسالہ ناسخ و منسوخ مسمی بدستور المفسرین۔ بحر الکرم شرح عین العلم۔ حاشیہ شرح جامی از مبحث حال تا مجرورات۔ سواطع الالہام شرح تہذیب الکلام۔ شرح حدیث الصلوٰۃ معراج المؤمنین۔ شرح حدیث کنت کنزا مخفیا۔ دستور السعادۃ فی بیان الولایۃ۔ فیض القدوس منتخب نقد النصوص۔ مطالع الانوار الخفی شرح اجوبۃ الولی جواہر الاسرار شرح الفصوص الفارابی۔ فیض الملک المبین شرح حق الیقین۔ حاشیہ بر نقد النصوص۔ لوامع الانوار فی مناقب السادات الاطہار۔ رسالہ سماع۔ رسالہ در جواب اسولہ فاضل تارلوی شرح جواب شیخ ابن سنیا کہ بر مکتوب ابو الخیر مولانا ابو سعید نوشتہ مواہب الٰہی شرح اصول ابراہیم شاہی شرح ارشاد النحو قاضی شہاب الدین۔ روح الارواح شرح حکمۃ اشراقیہ۔ رسالہ ایمان فرعون۔ رسالہ خلوات الوجود۔ رسالہ ناسخ التناسخ۔ شرح حضرات خمس و غیرہا سال وفات او دریافتہ نشدہ در خاتمہ فواتح الانوار کہ بتاریخ ہشتم ذیحجہ یوم جمعہ سال ہزار و بست ہجری تصنیف نمودہ می نویسد قد وقع الفراغ یوم الجمعۃ ثامن ثانی عشر من عشرین من حادی عشر من الہجرۃ تجاہ مرقد الشیخ الوالد الواقع ببلدۃ آگرہ صانہا اللہ من جمیع ما یکرہ و تاریخ اتمامہ افضال حق انتہی بلفظہ از ین عبارت زمانہ حیات صاحب ترجمہ چنانکہ مذکور شد دریافت می شود و اللہ اعلم بالصواب

ملا عبد النبی احمد نگری ابن قاضی عبد الرسول العثمانی الاحمد نگری گجراتی علامہ زمان یگانہ دوران شاگرد و مرید شاہ وجیہ الدین علوی احمد آبادی بود بسیاری از تصانیف او بر صفحۂ روزگار یادگار است از مرتبہ علمی وی می دہند انا نجملہ کتاب جامع الغموض منبع الفیوض شرح مبسوط کافیہ نحو بعبارت فارسی است کہ در سال یازدہ صد و چہل و چہار ہجری بمقام احمد نگر مضاف ممالک گجرات دکن تالیف نمودہ و نیز حاشیہ بر شرح تہذیب یزدی نوشتہ شکر اللہ سعیہ

شیخ عبدالواحد بلگرامی شاہدی مخلص صاحب فضائل و کمالات در ریاضت و عبادات بود و اخلاق مرضیہ و صفات رضیہ داشت نام پدرش ابراہیم بن خطیب بود و وطن اصلی وی بلگرام است مگر بعض اجدادش بقصبہ باڑی قیام ورزیدند او بہ بلگرام آمدہ رخت اقامت انداخت نسبت ارادتش بہ سید حسین سکندہ میرسد مصنفات در حقائق و معارف دارد از ان جملہ حقائق ہندی و حل شبہات و شرح کافیہ تا بحث غیر منصرفہ کہ آنرا بطور معانی تصوف کشیدہ و شرح نزہتہ الارواح و سبع سنابل در تصوف اند اکبر شاہ ویرا بتعظیم تمام طلبید زمینی در سیور غال مرحمت فرمود مؤلف نفائس المآثر ویرا از اکابر قنوج شمردہ ہمانا کہ بلگرام سرکار قنوج بود از منظور اتش مناظرہ انبہ و خرپزہ با اہل مذاق شیرینی و چاشنی میدہد عمرش از صد متجاوز شدہ وفاتش بشب جمعہ سوم رمضان سال یکہزار و ہفتدہ ہجری در بلگرام وقوع یافتہ ہمانجا مدفون گردید عزیزی تاریخ فوتش چنین یافتہ ؎ چو رفت واحد صوری و معنوی گفتم ۱۰۱۷ شب جمعہ ماہ صوم سوم ۞ مصرعہ ثانی تاریخ صوری و معنوی است بیانش آنکہ بست عدد کہ بحساب جمل در مصرعہ ثانی نمایدی شود آنرا بلطافت تخرجہ کردہ یعنے واحد صوری کہ عددش نوزدہ است و واحد معنوی کہ یکی است مجموعہ آن بست شد آنرا خارج کردہ یکہزار و ہفتدہ کہ سال وفاتش بود باقی ماند

میر عبدالواحد بلگرامی واحد و ذوقی تخلص داشت شعر بزبان ہندی و فارسی می گفت کتاب شکرستان خیال مشتمل بر نظم و نثر در وصف حلویات بدستور دیوان مرتب کردہ دوم محرم یازدہ صد و سی و چہار ہجری روز جمعہ در معرکہ زمیداران لاہور بقتل رسید

مولوی عبدالواحد فرنگی محلی پسر کلان مولوی عبدالاعلی بن مولانا عبدالعلی بحر العلوم اولاً بخدمت ملا از ہار الحق فرنگی محلی تحصیل علوم کردہ بقیہ کتب درسیہ پیش جد خود در سدراس گذرانیدہ فراغ حاصل نمودہ بارادہ حصول منصب قضا و افتا بہ کلکتہ رفتہ با ہارنگٹن حاکم عدالت بنگال ملاقی شد مگر حصول مرام صورت نہ بست بعد فتح دہلی مفتی ضلعہ روہتک بمشاہرہ دو صد و پنجاہ روپیہ بسفارش حاکم مذکور مقرر گردید و از انجا تبدیل شدہ پانی پت رفت و بعد چندی رحلت کرد

مولوی عبدالواحد خیر آبادی شاگرد و ہمشیرزادہ مولوی محمد اعلم سندیلی بود از تلامذہ و مولوے فضل امام خیر آبادی صدر الصدور دہلی بس نامور شدہ رحمۃ اللہ علیہما مولوی اماطم العالم مرحوم خیر آبادی شارح قصیدہ بردہ انار حفاد امجادش ہم سبق مؤلف اوراق بدقت طبع وحدت ذہن

مشارالیہ اقران بود غفراللہ لہٗ ۔

مولوی عبدالواجد فرنگی محلی پسر خرد مولوی عبدالاعلی ابن مولانا عبدالعلی بحرالعلوم در صغر سن بخدمت جد خود بمدراس رفتہ مختصرات از عم خود مولوی عبدالرب و متوسطات از دیگران و مطولات بخدمت جد خود مولانا عبدالعلی تحصیل نمودہ بہ لکھنؤ آمدی و عم خردش مولوی عبدلرب در لکھنؤ بودند کہ مولانا عبدالعلی بحرالعلوم بمدراس رحلت فرمود خبر وفاتش یافتہ مولوی عبدالواجد و عمش مولوے عبدلرب بمدراس رفتند و مستدعی جای مولانا مرحوم شدند چون مولوی علاءالدین پیش ازین بجایش مقرر شدہ بود عمل وی رئیس وقت مناسب ندانست بدین وجہ مدرسہ خاص کہ مملوک مولانا مرحوم بود بہ مولوی عبدالرب پسر مولانا مرحوم داد مولوی علاءالدین را جای دیگر دادہ مشاہرہ مولانا مرحوم نصف بمولوی عبدالرب و نصف بہ مولوی علاءالدین مقرر ساخت مولوی عبدالرب برادر زادہ خود یعنی مولوی عبدالواجد را قائم مقام خود کردہ کنارہ کش گشت ازان وقت مولوی عبدالواجد مدرس مدرسہ مولانا مرحوم نیا بۃً گردید و لا ولد در گذشت

حاجی عبدلولی طرخانی کشمیری دانشمند کامل و محدث بود از وطن خود طرخان واقع ترکستان بحرمین شریفین رفتہ و باداے مناسک حج مشرف شدہ در مدرسہ دارالشفا از شیخ ابوالحسن سندے اجازت حدیث و تفسیر حاصل کردہ بکشمیر قدوم آورد و تتمہ حواشی ملاکوسج تحفۃً بخدمت شیخ الاسلام مولانا قوام الدین محمد گذرانید و اجازت کتب حدیث و تفسیر بوی دادہ مدتی بمکان او مقیم ماند آخر الامر از دست ظلمہ بسال یازدہ صد و ہفتاد و یک ہجری شربت شہادت چشید

مولوی عبدلوالی فرنگی محلی ابن محمد ابوالکرم ابن مفتی محمد یعقوب بعد تکمیل تحصیل علوم بیعت از جد مادری خود ملا انوار الحق نمودہ خلیفہ برحق و مجاز مطلق از و گشت و جملہ عمر عزیزش بیاد الٰہی و عبادات و ریاضات بسر برد و شب بست و دوم شعبان سال دوازدہ صد و ہفتاد و نہ ہجری بعمر نود سالگی بجوار رحمت الٰہی پیوست مولوی عبدالباسط در کنت کنزاً مخفیا تاریخ وفاتش یافتہ

مولوی عبدالوحید فرنگی محلی ابن مولوی عبدلواحد پسر کلان مولوی عبدالاعلی بن مولوے عبدالعلی بحرالعلوم کتب درسیہ بخدمت مولوی قدرت علی و مولوی سراج الحق و مولوے ولی اللہ و عم خود مولوی عبدالواجد سکنہ فرنگی محل تحصیل کردہ بتاریخ پنجم شعبان سال دوازدہ صد و نہ ہجری لاولد وفات یافت

حاجی سید عبدالوہاب بخاری از اولاد سید جلال بخاری بزرگ است کہ جد سید جلال الدین مخدوم جہانیان بود سید جلال مذکور را دو پسر بودند یکے سید احمد دیگر سید محمود مخدوم جہانیان پسر سید محمود است و حاجی عبدالوہاب از اولاد سید احمد است وی رحمۃ اللہ علیہ بزرگ بود موصوف بعلم و عمل و حال و محبت و اوایل حال کہ ہنوز در ملتان توطن داشت روزی در خدمت پیر و اوستاد خود سید صدرالدین بخاری نشستہ بود از وی شنید کہ میگفت دو نعمت در عالم بالفعل موجود اند کہ فوق جمیع نعمتہا است ولیکن مردم قدر آن دو نعمت نمی شناسند و بدان پی نمی برند و از تحصیل آن غافل اند یکے آنکہ وجود مبارک سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بصفت حیات در مدینہ موجود است و مردم این سعادت را نمی یابند دوم دیگر قرآن مجید کہ کلام پروردگار است وی سبحانہ تعالیٰ بواسطہ بدان متکلم و خلق ازان غافلند سید عبدالوہاب بمجرد شنیدن این کلام از پیش پیر برخاست و رخصت زیارت مدینہ درخواست و براہ خشکی بزیارت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشتافت و این سعادت را دریافتہ باز بوطن اصلی خود نمود و بعد ازان بتقریب بعضی سوانح روزگار در عہد دولت سلطان سکندر لودی بدہلی آمد سلطان سکندر را بوی اعتقاد عظیم پیدا شد و آنچہ از شرائط تعظیم و تبجیل بود در رعایت نمود و بار دیگر ہمراہ دہلی قصد زیارت حرمین شریفین کرد و مکرر ابین سعادت عظمیٰ رسید و بہ بشارتہا حضرت خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشارت یافتہ باز بدہلی عود فرمود و ویرا تفسیر یست کہ اکثر قرآن مجید بلکہ تمام آنرا ارجاع بہ نعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ذکر او کردہ و بسیاری از دقائق عشق و اسرار محبت دران درج کردہ است غالباً وقوع آن در غلبۂ حال و استغراق وقت بودہ باشد سخنی چند از وی شیخ المحدثین دہلوی در اخبار الاخیار انتخاباً درج فرمودہ و آغاز تصنیف تفسیر مذکور بشہر ربیع الثانی سال نہصد و پانزدہ ہجری و اتمام آن بروز دوشنبہ تاریخ ہفدہم ماہ شوال سال مذکور بظہور پیوستہ وی رحمتا اللہ علیہ در سال نہ صد و سی و دو ہجری وفات یافتہ کہ عدد عبارت شیخ حاجی موافق آنست و مقبرہ وے در جوار مقبرہ شاہ عبداللہ در دہلی است و او را بادشاہ عبداللہ بجالت حیات نسبت محبت و نیاز چندان بود کہ آنچہ میگویند کہ فنا فی الشیخ می باشد این چنین خواہد بود

میر عبدالوہاب منورآبادی ابن میر ہاشم عالم عامل و فقیہ کامل متورع و متقی بود تمام عمر شریف بذکر قال اللہ و قال الرسول بسر کردہ بعمر ہشتاد سالگی در سن یازدہ صد و پنجاہ و دو ہجری رحلت فرمود

شیخ عبدالوہاب قنوجی المخاطب بنواب منعم خان بہادر ساکن محلہ راجگیر منحلات بلدہ قنوج فاضل جلیل و عالم نبیل و علوم متعارفہ ید طولی داشت تصانیف مفیدہ بعلوم درسیہ دارد از انجملہ مفتاح الصرف و بحر المذاہب در علم کلام و کتاب العمدہ در عقائد نشان می دہند

سید عبدالوہاب سالوری ابن سید عبدالمجید گویند ویرا علم وہبی بود بمطالعہ کتب تدریس علم اشتغال داشت در سال نہصد و شصت پنج ہجری وفات یافتہ در سالورہ مدفون گشت

شیخ عبدالوہاب متقی ابن شیخ ولی اللہ مندوی برہانپوری در صغر سن والدین شان درگذشتند از ہمان زمان قائد توفیق با کمی رفیق حال ایشان شدہ در طلب حق براہ تفرد و تجرید و مسافرت و سیر عالم کشید غالب سیر ایشان در نواحی گجرات و اکناف ولایت دکن و سیلان و سرندیب بود و زیادہ از سہ روز در ہیچ مقام اقامت نمی کرد مگر در بعضی بلاد کہ بجہت تحصیل علم و تقریب صحبت مشائخ و صلحا بمقدار استیفائے غرض و انقراض حاجت اختیار اقامت ضرورت می افتاد در عنفوان شباب بجادہ جمادی الاولے سن نہصد و شصت و سہ ہجری بمکہ معظمہ آمد شیخ علی متقی باستماع خبر آمدنش بسابقہ تعارف کہ بوالد ماجدشان داشتند پیش ایشان آمد و مہربانیہا کردند و استدعای صحبت نمودند وی رحمۃ اللہ علیہ بمقتضای استغنای ذاتی اولا گفتند انشاء اللہ بہ بینیم تا نصیب چیست در آخر بمشاہدہ فضل و کمال شیخ اختیار صحبت نمودند و بکتابت تالیفات شیخ و تصحیح و مقابلہ آنہا مشغول شدند و تا دوازدہ سال بمصاحبت شیخ در فقہ و حدیث و غیرہ علوم شرعیہ مہارت کامل حاصل کردہ از کاملین اولیاء اللہ شدند و بعد وفات شیخ تاسی و شش سال بمکہ معظمہ نشر علوم ظاہر و باطن میکرد در ایام اقامت حجی فوت نشدہ شیخ عبدالحق دہلوی بمکہ معظمہ از ایشان سند صحاح ستہ حاصل کردہ مرید شان شدند وی رحمۃ اللہ علیہ بسال ہزار و یک ہجری ازین دار فانی بعالم جاودانی شتافت **مندو** سابقا دار الخلافہ سلاطین مالوہ بود اکنون زیر حکومت ریاست دہار است و بمانڈو گڈہ شہرت دارد

شیخ غریز اللہ تلبنی صاحب ارشاد و ہدایت دانشمند متجرد در عہد سلطان سکندر لودی از ملتان در سنبھل آمدہ رخت اقامت انداخت طبعی فیاض و استحضاری غریب داشت کہ متعلم متفطن ہر طور کتابی مشکل منتہیان را کہ می خواند بی مطالعہ درس می گفت و میگویند بارہا امتحان پیش آمدہ کہ اصول لا مدفع لہ آوردہ اند و شیخ آنرا در وقت افادہ مقاصل ساختہ میان حاتم سنبھلی از ارشد تلامذہ او بود

اند تصانیف رایقہ مشہورہ اندانا انجملہ رسالہ عینیہ است کہ بمقابلہ رسالہ غیریہ شیخ امان اللہ پانی پتی
نوشتہ درسن نہصد و ہفتاد و نہ ہجری رخت ہستی ازینجہان بعالم جاودان بردانا للہ وانا الیہ راجعون

تلنبہ بضم تای مثناۃ فوقانی و فتح لام و سکون نون و فتح بای موحدہ با آخرہای ہوز شہری است قریب بلیان

مولوی عسکر علی سندیلی خلف اکبر مولوی حمد اللہ سندیلی از والد ماجد خود تحصیل علوم نمودہ فراغ
حاصل کرد و بتوسل وی باریاب بارگاہ شاہ دہلی شد و از دربار شاہی بخطاب خیر اللہ خان سباہی گردید
و چند مواضع بجاگیر یافتہ بنابر تعمیر مدرسہ مامور شد و تعمیر مدرسہ مذکور حسب الحکم شاہی باہتمام نواب
ابو المنصور خان صوبہ دار اودہ درسن یازدہ صد و چہل و شش ہجری باتمام رسیدہ بمدرسہ منصوریہ
شہرت یافتہ و تاریخ تعمیرش در لفظ خیر المدارس بمناسبت خیر اللہ خان یافتہ اند ہمدران مدرسہ بدرس
و افادہ طلبہ مشغول بود کہ باواخر صدی دوازدہم ازین جہان فانی بعالم جاودانی رخت ہستی
بربست علیہ الرحمۃ والغفران

ملا عصمۃ اللہ سہارنپوری از مشاہیر علمای ہندوستان است اگرچہ بظاہر بینائی نداشت اما در
باطن چشم بصیرتش روشن بود تمام عمر خود در خدمت علم و تدریس بسر کردہ تصانیف رائقہ دارد از انجملہ
شرح خلاصۃ الحساب و حاشیہ فوائد ضیائیہ یعنی شرح ملای جامی است درسن ہزار و سی و نہ ہجری
برحمت حق پیوست

مولوی عصمت اللہ لکھنوی خلف اکبر مولوی عبد القادر و مرید شیخ پیر محمد سلونے وی
حافظ قرآن و عالم علوم غریبہ بود و در علم و عمل از برادران خود فوقیت داشت لباس سپاہانہ را
غشاوۂ حال خود ساختہ بصورت اغنیا در صحبت بادشاہ وقت مستور بود دوم رجب سال یکہزار
و یکصد و سیزدہ ہجری شب شنبہ براہ دکن در موضع برہنہ وفات یافتہ و ہفتدہم شوال سن مذکور
بروز جمعہ در موضع بہدانوہ متصل بلدہ لکھنؤ مدفون گردید شش خلد اللہ مدار النعیم تاریخ رحلت ولیست

مولانا علاء الدین نیلی از علمائے اودہ بود و روشنی پاکیزہ و صفای تمام داشت پیش مولانا فرید الدین
شافعی کہ شیخ الاسلام اودہ بود تفسیر کشاف می خواند و مولانا شمس الدین یحیی اودہی و دیگر علمای اودہ
سامع بود ند زی علما داشت اما باوصاف تصوف موصوف بودی اگرچہ از سلطان المشائخ
نظام الدین اولیا مجاز مطلق بود اما یک مرید ہم نگرفت او را بخدمت پیر خود غایت محبت بود

قبرش در دہلی نزدیک چبوترہ یارانست رحمۃ اللہ علیہ

ملا علاء الدین لاہوری پسر شیخ منصور لاہوری از دانشمندان مشہور و مدرس است مدتے در صحبت خانخانان معزز و مکرم بود چون بملازمت محمد اکبر شاہ رسید نیز خیلی اعتبار یافت و ہر چند تکلیف سپاہگری نمودند قبول نکردہ بدرس و افادہ مشغول ماند و ہر چہ از جاگیر حاصل می شد ہمہ صرف طلبہ می کرد و حاشیہ مشہورہ بر شرح عقاید از تصنیفات معتبرۂ اوست بزیارت حج مشرف شدہ ہمانجا داعی اجل را لبیک اجابت گفتہ جان بجان آفرین سپرد

ملا علاء الدین فرنگی محلی برادر عینی ملا نور الحق ابن ملا احمد انوار الحق بن ملا احمد عبد الحق تحصیل علم چندے بخدمت ملا محمد مبین فرنگی محلی نمودہ زان بعد از عم خود ملا احمد ازہار الحق در بالنس بریلی افادہ برداشتہ ہنگامیکہ ملا عبد العلی بحر العلوم در بہار بمدرسہ منشی صدر الدین مدرس بود بہمراہی عم خود ملا ازہار الحق در آنجا رفتہ فاتحہ فراغ خواندہ بوطن مراجعت نمود و از والد خود ہیبت حاصل کردہ باشتغال باطن می کوشید و اندکی درس و تدریس نیز می کرد چون مولانا عبد العلی بحر العلوم بمدراس رفت وی ہم در انجا بخدمتش پیوست و تا حیات مولانا در حضرتش تکمیل علوم می نمود بعد وفات مولانا بوجہ داماد لیش بسرکار نواب مدراس مدرس مقرر گشت و بخطاب ملک العلماء ممتاز گردید از تصانیف او شرح فصول اکبری است دہم شوال سال دوازدہ صد و چہل و دو ہجری در مدراس وفات یافتہ آنجا مدفون گشت

مولانا علاء الدین لاری صاحب حاشیہ بر عقاید نسفی از پیش خانزمان باگرہ آمدہ اشتغال بدرس علوم نمود و مدرسہ از خس ساخت و مدرسہ خس تا ریخ آن یافتند و در سال نہصد و شصت و نہ ہجری بحج رفتہ و ہمدران سفر رخت سفر آخرت بربست رحمۃ اللہ علیہ

مولوی علی اصغر قنوجی ابن مولوی عبد الصمد از اکابر علمای قنوج در سال ہزار و پنجاہ و یک ہجری متولد شدہ از ملا محمد قنوجی و ملا عصمۃ اللہ سہارنپوری مختصرات و متوسطات و مطولات خواندہ فاتحہ فراغ بخدمت ملا محمد زمان کاکوروی خواند جامع علوم عقلیہ و نقلیہ و امام تصوف و سلوک مرید و خلیفہ شاہ پیر محمد لکھنوی بود تا شصت سال عمر شریف خود در تدریس طلبہ گذرانیدہ جم غفیر از علما و فضلا زیر دامن تربیتش بمرتبۂ فضیلت رسیدند تصانیف ذیل از دیادگار اند اللطائف العلیہ فی المعارف الالٰہیہ۔ بصیرۃ المدارج در سلوک۔ القصیدۃ المہیمیۃ فی النفحۃ المحمدیۃ۔ شرح قصیدہ

مذکورۃ النفایس العلیہ فی کشف اسرار المیمیہ۔ تفسیر ثواقب التنزیل کہ در اختصار و ایجاز ہم پلہ جلالین است
و در علوم ادبیہ و مسائل شرعیہ بر کشاف و بیضاوی تفوق میخواہد۔ شرح فصوص الحکم وے بسال یازدہ صد
و چہل ہجری رحلت فرمود غلام علی آزاد بلگرامی تاریخ وفاتش بنظم آوردہ ؎ مولوی زبان علی اصغر

از وفاتش کمال شد معدوم ۔ بہ سال تاریخ او نوشت خرد ۔ شد نہان آفتاب صبح علوم

قاضی علی اکبر چڑیاکوٹی ابن قاضی عطاء رسول ابن قاضی غلام مخدوم عباسی در سال بست و پنجم
صدی سیزدہم متولد شدہ ہر چند سلسلہ تحصیل از اوستاد باتمام نرسیدہ و سرمایۂ اکتسابش از فوائد ضیائیہ
جامی متجاوز نگردیدہ مگر از انجا کہ جودت ذہن و قوت حافظہ اش آیتے بود از آیات الٰہی و موجی بود از بحر
فیض نامتناہی بذکر بعض حالاتش می پردازم و آیہ کریمہ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء ورد زبان
می سازم والد ماجدش قاضی عطاء رسول گو صاحب علم و استعداد بود در فرائض و فقہ مہارتے معتدبہ
داشت مگر چونکہ از حکومت انگلشیہ گاہی بہ منصب منصفی و گاہی بعہدۂ تحصیل مامور بودہ در تعلیم صاحب
ترجمہ علیہ الرحمۃ نظر توجہ نمی گماشت وی بشوق جبلی خود کہ از مبدء فیاض بدلش ودیعت بود کتاب گلستان
از اوستاد باتمام رسانید انگاہ استعداد و قوتے فراہم آورد کہ بدان جملہ کتب متداولہ فارسی را
بے مدد اوستاد حل میکرد بعد ازان بتحصیل صرف و نحو عربی پرداخت و از مقامات مختلفہ مختصرات
ابتدائی را حاصل کردہ بنا رقوت مطالعہ را استوار ساخت از ہمسالانش منقول ہست کہ او را ہنگام
تحصیل بہ بذل جہد مشغول ندیدیم مگر جواب ہر سوال از وے بے تامل می شنیدیم کتاب کافیہ محشی بدستش
اوفتاد شبہا بمطالعہ آن سپری کرد تا آنکہ کتاب مذکور را بزور حواشی باتمام رسانید پیش آن فوائد ضیائیہ
از مولوی احمد علی چڑیاکوٹی کہ را بطۂ مصاہرت بزنہ داشت قریب چہل سبق ازان کتاب آموخت
و مابقی را بمطالعہ خود بآخر رسانید ہمچنین از جاہای عدیدہ نبذی از منطق و کلام خواندہ باین قلت
تحصیل استعداد سخن فہمی را بمرتبہ رسانید کہ مسائل دقیقہ فلسفہ و کلام از شرح مواقف و صدرا
وغیرہ می گرفت و از رائے نادرہ رائے خود داد تحقیقات انیقہ میداد و گرہ از معضلات فن می کشاد
ہر بحثے کہ می گرفت گاہے از دست نمی داد و ہر کتابیکہ یکبار را ابتدا تا انتہا مطالعہ کردے
در ہیچ باب بعد ازان حاجت بمراجعتش نمی افتاد منقول ہست کہ روزی صاحب ترجمہ با اوستادے
و مولائے مشہور مولانا محمد شکور مغفور مچھلی شہرے در مبحث جوہر فرد بمناظرہ در آمد مولاے ممدوح

با بطال ترکیب اجسام انا مثال این اجزا در گفتگو بکشاد و وی از جانب متکلمان سلف سنگ منع و مناقضہ در راہ می نہاد بالجملہ تا ہفتہ درین باب مکالمہ فیمابین جاری ماند و گفتگوی طرفین بطوالت کشید در انجام کار مولای ممدوح لب بہ تحسین وی کشاد و داد جوہر شناسی داد کہ در مسئلہ مختلف فیہا کہ بجانب منع آن تسلیم دلیلی نبود تقریر را بجای رسانیدی کہ متاخرین متکلمین ازان اغماض کردہ اند۔ قاضی مشار الیہ صاحب ثروت و مال و جہ معطی انظار عزو وقار حکام انگلشیہ بود بایام غدر ہندوستان بصلہ خیر سگالی از سرکار انگریزی وظیفہ و انعام و منشور برات اخذ اسلحہ بدست آوردہ با انہمہ ہمیشہ تحصیل کمال را می پسندید حصول جاہ و منال را بدیدۂ اعتداد و طلب نمی دید و بفرزندان خود مولوی عنایت رسول و مولوی محمد فاروق کہ ہر یگان مرأت کمال پدر اند تاکید تحصیل علم و ہنر می فرمود و گاہی تحریص اکتساب سیم و زر نمی نمود بہ تصانیف و تالیف رغبتی نداشت دو رسالہ از مصنفاتش موجود اند یکے در رد بعض مزعومات اہل فرنگ یعنی مسئلہ جذب و انجذاب دوم در رد بعض اعتراضات شیعہ وی رح بسال ہشتاد و سوم از صدی سیزدہم رحلت فرمود ادخلہ اللہ فی اعلی علیین

مولوی علی احمد دخترزادہ حافظ شاہ اسحاق سجادہ نشین آستانہ بھیر ضلع اعظم گڈھ در ورع و زہد چون جد خود یگانہ روزگار ہست ولادت باسعادت وی در سال دوازدہ صد و بست و نہ ہجری بظہور پیوستہ اکثر کتب درسیہ از فاضل ادیب مولوی محمد سلیم مجلی شہری مرحوم آموختہ و نبذی ازان از مولوی احمد علی عباسی چریاکوٹی رحمۃ اللہ علیہ گرفتہ فاضلے قوی الحفظ والادراک از ثقات آن دیار است مولوی محمد فاروق عباسی چریاکوٹی سلمہ اللہ در مراسلہ ممدانہ زیب رقم فرمودہ کہ راقم سطور پیش ازیں سال بخدمت سراپا برکتش طرف سعادت می بندد تا اینکہ کلامیکہ دال بر ذم کسی باشد از زبانش نشنید و مجلسش را گاہی خالی از ذکر آلہی ندید تا این زمان بہ صلاح حال و ممدوحیت السنہ رجال و بہ التزام و مداومت محاسن اعمال مقرون است ادام اللہ برکاتہ

مولوی علی بخش خان بدایونی از عمائد علما و رؤسای بلدۂ بدایون است تلمذ بخدمت مولوی فیض احمد بدایونی و شرف بیعت بخدمت مولوی شاہ عبد الحمید عین الحق بدایونی داشت با وجود تعلق منصب صدر الصدوری کہ از سرکار انگریزی بدان مباہی بود در تعلیم طلبہ و تالیف کتب دینیہ مشغول می ماند رسالہ شہاب ثاقب رسالہ تائید الاسلام در رد فرقہ نیچر و رسالہ در رد مذہب شیعہ

از تالیف وی مطبوع شدہ شائع و مطبوع طبع حق پسندان اند بقیہ تو الیف مفیدہ اش ہنوز زیر طبع نرسیدہ اند
در سال سیزدہ صد و سہ ہجری رحلت فرمودہ بعالم جاودانی شتافت علیہ الرحمۃ والرضوان۔

مولوی علی عباس چریاکوٹی ابن شیخ امام علی ابن شیخ غلام حسین ابن شیخ سعد اللہ برادر زادہ
مولوی احمد علی عباسی است و از جانب مادر با فاضل باب اللہ جونپوری می پیوندد از افاضل دہر و
اذکیای عصر بود کتاب بیندی از مولوی ابو الحسن منطقی گرفتہ و بقیہ کتب درسیہ از عم مکرم ممدوح الصدر
آموختہ قوت حافظہ اش بغایت عتیق بود و ذہن و فطنتش بمرتبہ اعلی انیق بالجملہ این فاضل جلیل المنازل
ہم ذکاء جودت داشت و ہم فطانت حدت لاجرم در عہد تحصیل بمناظرہ و جدل مدام بر حریف میچربید و در
میزان بحث کسی با وبرابری نمی سنجید ہر کتابی کہ میخواند با اوستاد بمجارات فرس مناظرت میراند تا آنکہ تحصیلش
بتربیت نظامی چون بحواشی زاہدیہ متعلقہ رسالہ قطبیہ رسید استعدادش بمطالعہ کتاب و تنقید مضامین
ہر باب تام و کامل گردید پس دست از تحصیل باز کشید و بمطالعہ کتب قدماء و ہم متاخرین پیچید کہ روز و شب
می کشید و شبش بروز میرسید در چند سال بجودت حافظہ و حسن فطانت بر مسائل اکثر کتب درسیہ و غیر
درسیہ حاوی گشتہ و از کتب مشہورہ کمتر بود کہ از نگاہش نگذشتہ اکثر کتب درسیہ را بی مراجعت بحواشی
طالبان را محققانہ می آموخت ہر گاہ بر مسائل درس نظامیہ واقف گردید عنان عزیمت بسوی تکمیل
ادب و حفظ لغات عرب گردانید تا آنکہ بر ادای مضامین ہم نظم و ہم نثر خطی وافی بدست آورد و اکثر
مسائل منطقیہ و نحویہ را منظوم کرد بحث و جدل بر طبیعتش غالب بود و ہر سخنی کہ بر زبان آوردی ہر چند
دران بر سر خطا بودی مگر خصم را بزور جدال ساکت کردی روزی در مثال جئت زیدًا لفظ جئت را فعل
متعدی و زیدا را مفعول بہ فرمودہ یکے از اذکیای محصلین دران باب با او راہ مخالفت پیمودہ و
دیگر معاصران ہم بالمحصل مذکور موافقت کردند تا آنکہ سلسلہ جدل درازی کشید و بعد اختتام جہد
زبان نوبت بتکمیل کلک بیان رسید پس مولوی ممدوح دران باب رسالہ ترتیب ساخت آنگاہ
کسے از محصلان بہ تحریر جوابش نپرداخت و مولوی ممدوح در قضیہ شرطیہ کہ انقسامش بتقسیم
غیر حاصر متصلہ و منفصلہ مشہور است قسمی جدید پدید آورد و نامش شرطیہ عباسیہ کرد و مثال قام
زید ثم قعد عمرو فرمودہ بالجملہ فاضل ممدوح بقوت لقادۂ خود مسائل ہر علم را بمیزان نظر سے سنجید و
در تحقیق نفس الامر حکیمانہ می کوشید چنانچہ نقض و احکام او در مسائل متداولہ بسیار اند این مختصر

ذکر آنرا برنتابد از فنون متداولہ و فن تواریخ و سیر کامل بود و بفن ادب و انشاء نظم و نثر بطور عرب
هم مهارتی معتدبه داشت و از علوم دیگر هم بے بهره نبود و در اوائل حال بر سم سیاحت بحیدرآباد دکن
رفته و بمدح امرای دولت قصائد غرا انشا کرده مگر حظی برنداشت و وطنی نه بست، از انجا واپس آمده
قصیده مشتمل بر هجو آن مرزبوم بقلم آورده و این شعر از همان قصیده است ؎ من حیدرآباد اهرمن
ولا تقم فیها فواد اولی المکارم یصدر ۔ بعد ازان بریاست بهوپال شتافته و در انجا با نعامات نواب سکندر بیگم
والیه ریاست جائزه یابر داشته دسالی چند در انجا اقامت داشت بسے بر نیامد که بمخالفت بعضی
ارکان آن دولت بوطن باز آمد و روزگارے چند در وطن به بیکاری بسر برد از انجا که شهره
کمالش آفتاب وار بر جهانی تافته والی حیدرآباد بمشاورت ارباب دولت او را بعزت و جلالت
تمام بخوانده و بمنصب و پایگاه بلندش نشانده روزی چند بعمل منصبی خود مقیم بوده بعد ازان ترک
عمل کرده بر دو صد ماهانه وظیفه بلا شرط خدمت قناعت نموده تا آنکه در سن دوم صدی چهاردهم هجرت
بوطن رسیده باواخر ذیحجه سال مذکور رحلت فرموده ولادتش بگمان غالب سال سی ام صدے
سیزدهم است انا شعارا وست ؎ لو کان ندی فی الزمان فهاته ۔ و اجمع الکان فی میقاته ۔ و این
قصیده در مدح شمس الامرا گوید ؎ لو لم یکن شمس السماء سمیه ۔ ما بدری الخضراء ۔ و نیر الاشعاراو ست
؎ ثغور کم والحواجب المحیاء ۔ بشمار هلالات ثریاء ۔ انتهی فقیر مؤلف بسال دوازده صد و شصت و سه
هجری بزمره طلبه علوم وارد بیت السرور غازیپور بود دران هنگام بفرودگاه مولوی محمد ظهور مچهلی شهری
صدر الصدور شهر مذکور خدمت صاحب ترجمه که پاس بقیه مولوی ابو الحسن منطقی سندیلوی تشریف
آورده بود دریافت در حقیقت همان اوصاف در و موجود بود مگر با وجود این همه قابلیت لجلجت
حدت طبع و قاد و جودت قریحه نقاد بقبولیت نه پیوسته و از مقبولیت اقران دور افتاده و من فاقد
الاستعداد آنوقت حاشیه عبد الغفور بر شرح جامی و شرح تهذیب یزدی پیش مولانا مولوی ابو الحسن
مزبور میگذاردم همدران زمان کتاب نبراس الغطاء مصنفه صاحب ترجمه بنظر گذشته الحق کلدران داد
قابلیت داده عامله الله بلطفه الجلی

مفتی علی کبیر مچهلی شهری شاگرد سید تفضل حسین خان کشمیریست در تی بمنصب افتای محکمه
دلگزار در سرکار رانگونی سرفراز بوده هم انان بمنصب حق تقاعد حاصل نموده خانه نشین گردید

جامع الاوراق ہرگاہ در سن دوازدہ صد و شصت ہجری بجرگہ تلامذہ مولانا محمد شکور مرحوم و مغفور
مچھلی شہری کہ ہمشیرہ زادہ وی بودند بمچھلی شہر رسید و برادید کہ ضعیف و نحیف شدہ محض استخوانی و پوستی
داشت و قد شریفش بکثرت پشتی ہمچو جسم راکع گشتہ غالباً نبود سالگی دران زمان رسیدہ باشد گاہی ما طلبہ
کہ بخدمتش میرفتیم بتمامی اخلاق حمیدہ و پرسش احوال پیش می آمد کتابیکہ می طلبیدیم بہمون ہیئت کہ داشت
برخاستہ از الماری برآوردہ می داد و میگفت ؎ کتابم میدہم لاکن باین شرط کہ طیل و بوق و صندوقش نسازی

قاضی علی محمد بیجاپوری از اکابر علمای عہد سلطان ابراہیم عادل شاہ محدث و مفسر و فقیہ بود بہ لقب
اوستاد الاولیا شہرت داشت از گجرات بہ بیجاپور آمدہ دران بلدہ افتتاح مدرسہ نمود کہ اکثر از طلبہ علوم
ازو مستفیض شدند منجملہ تلامذہ وے شاہ برہان و شیخ ابوتراب مدراسی و سید محمد مدراسی و
قاضی ابراہیم زبیری مشہور اند در عہد سلطان سابق الذکر بمنصب قضای بیجاپور امتیازے داشت
چہارم ماہ ذیحجہ سن ہزار و ہفتاد ہجری رحلت فرمودہ در بیجارہ مدفون گشت

ملا علی محدث سمرقندی برادر ملا صادق حلوایی علم حدیث در عرب تحصیل کردہ بغایت متقی
و پرہیزگار بود ہندوستان آمدہ در سال نہصد و ہشتاد و یک ہجری بجوار رحمت ایزدی پیوست
ملا عالم کابلی این تاریخ یافت **قطعہ** در ینجا کہ ناگاہ ملا علی راہ ربود از میان دستبر و حوادث چپی
سال تاریخ او سال دیگر بگو مرد ملا علی محدث

شیخ علی متقی برہان پوری ابن حسام الدین بن عبد الملک ابن قاضی خان المتقی لقباً
القادری الشاذلی المدینی الچشتی مشرباً الجونپوری وطناً البرہانپوری مولداً المکی منزلاً در سال ہشت
صد و ہشتاد و نہ ہجری در برہانپور دکن متولد شدہ حالات بابرکات شان شیخ عبد الحق محدث
دہلوی در اخبار الاخیار بتفصیل تمام تحریر فرمودہ ملخص آن اینست کہ وی رحمۃ اللہ علیہ در ہفت
و ہشت سالگی پدرش بخدمت شاہ باجن برہانپوری مرید ساختہ خود بسفر آخرت خرامید و بعد
وفات پدر چندی بصحبت امرا و سلاطین و گت بسر برده در عین شباب بہ مقتضای جاذبہ ازلی
بخدمت شیخ عبد الحکیم بن شاہ باجن رسیدہ خرقہ خلافت سلسلہ چشتیہ پوشید و از برہانپور بسلطان
مطیہ سفر نشاینده بخدمت شیخ حسام الدین متقی ملتانی رسیده تفسیر بیضاوی و عین العلم را بخدمت
ایشان مطالعہ نمود و سلوک طریقہ ورع و تقوی را بامداد برکات صحبتش پیش گرفتہ ہمراہ زاد تقوے و

راحله ورع توفیق عزیمت حرمین شریفین یافته بخدمت شیخ ابوالحسن بکری شرف تلمذ حاصل نموده دیگر علمائے عصر آن دیار را دریافت و مستفید گشت واز شیخ محمد بن محمد بن محمد السخاوی خرقه خلافت قادریه و شاذلیه در بر کشیده بمکه معظمه رخت اقامت انداخت و عالمی را با انوار طاعات و مجاهدات و با ثمار افاضات و افادات علوم دینی و فنون یقینی منور و مستفید ساخت و بجمع و تصنیف کتب و رسائل علم حدیث و تصوف پرداخت از انجمله جامع صغیر و جمع الجوامع شیخ جلال الدین سیوطی را که مرتب به حروف هجا بود مبوب بابواب فقهیه فرمود و بار دیگر از آن منتخبی گرفته آنهم بغایت مهذب و منقح آمد و رساله تبیین الطرق و مجموعه حکم کبیر در تصوف از تصانیف اوست و مجموع تصانیفش از صغیر و کبیر و عربی و فارسی از صد متجاوز اند تاریخ دوم جمادی الاولے سال نهصد و هفتاد و پنج هجری بمکه معظمه رحلت فرمود علیه رحمة ربه الودود و لفظ قضی نحبه تاریخ فوتش یافته اند

ملا علی مهائمی ابن شیخ احمد از قوم نوائت بروزن ثوابت از نحاریر زمان صاحب عرفان مقرر توحید وجودی بود مصنفات متبرکه و معتبره دارد انا بجمله تفسیر رحمانی که آنرا تفسیر مهائمی نیز گویند و عوارف شرح عوارف المعارف و شرح فصوص الحکم و شرح فصوص مصنفه شیخ صدرالدین قونوی و اولة التوحید و رساله در بیان وجوه اعراب قوله تعالی الم ذلک الکتاب لاریب فیه هدی للمتقین که دوازده کرور و هشتاد و سه لک و چهل و چهار هزار و پانصد و بست و چهار وجه بیان نموده صورتش در هندسه اینست ۱۲۸۳۴۴۵۲۴ بماه جمادی الاولی سال هشت صد و سی و پنج هجری وفات یافته بمهائم مدفون شد قدس سره مهائم بروزن عظائم بندریست از بنادر کوکن که نام ملکی است در دکن بر کنار سمندر - نوائت بروزن ثوابت قومیست در بلاد کوکن می گویند که هرگاه حجاج بن یوسف ثقفی پنجاه هزار اولیا و علما و غیره بگشت گروهے از قریش مدینه طیبه جلاوطن شده بساحل بحر هند رسیده و سکونت ورزیدند از اولاد آنها فرقه نوائت است -

سید علیم الله جالندهری جامع علوم ظاهر و باطن مرید شاه ابوالمعالی و خلیفه سید بهیکه بود انهار الاسرار و تنزیهة السالکین شرح اخلاق ناصری و زبدة الروایات و نثر الجواهر ترجمه فارسی نظم الدر و المرجان عربی مؤلفه مرزا جان هر سه محدث از تصانیف مشهوره و بیند در سال یکهزار و دوصد و دو هجری وفات یافت

مولوی حافظ علیم اللہ نگرامی صاحب علم وفضل ومقتبس انوار مولانا شاہ عبدالرحمن ترمل کھنوی بود چون ہمتش ہموارہ بحصول اشتغال داشت بنابران بجز ترجمہ رسالہ مرشد خود مسماۃ بجمد المقل تالیفی نکردہ درسال ہزار ودو صد وپنجاہ وپنج ہجری ازدار فنا بعالم بقا شتافت روح اللہ روحہ

مولوی علیم اللہ قنوجی ابن مولوی فصیح الدین قنوجی در فضائل بنونہ سلف صلحا ودر عربیت یادگار عرب عربا تلمیذ مولوی عبدالباسط قنوجی بود از تصانیف لطیفہ اوست کتاب دار الفضائل فی شرح الشمائل وچند رسائل در منطق وکتاب عین الہدی شرح قطر الندا کہ بسال دوازدہ صد ویازدہ ہجری تالیف نمود سال رحلتش معلوم نیست

امیر کبیر سید علی ہمدانی ابن سید شہاب الدین دوازدہم رجب روز دوشنبہ سال ہفتصد وچہاردہ ہجری متولد شدہ مخزن علوم ظاہر وباطن مظہر تجلیات ربانی ومربی علماء الدولہ سمنانی بود اکثر ممالک دنیا را سیر کردہ وبخدمت ہزار وچہار صد اولیاء اللہ رسیدہ مستفید گشت درسن ہفتصد وہشتاد ویک ہجری از ہمدان باہفتصد کس سادات ورفقا بخطہ کشمیر تشریف آوردہ بحلہ علاء الدین پورہ کہ در انجا خانقاہ وہست رخت اقامت انداخت در لفظ مقدم شریف او تاریخ قدومش یافتہ اند قطب الدین شاہ والی کشمیر بکمال ارادت بدو پیوستہ وی رحمۃ اللہ علیہ بغایت سرگرمی اشاعت اسلام بخطہ کشمیر فرمودہ بجز ہفتاد وسہ سالگی بمیدان کبیر کہ نام مقامی است بتاریخ ششم ذیحجہ سال ہفتصد وہشتاد وشش ہجری وفات فرمودہ نعشش را در ختلان مدفون کردند چون کہ وقت انقطاع روح بسم اللہ الرحمن الرحیم گفتہ بودہ بدین مبارکش برآمدہ بود بہمین کلام اخیر تاریخ فوتش یافتہ اند رحمۃ اللہ علیہ وعلی اسلافہ **تصانیف** مجمع الاحادیث۔ شرح اسمای حسنی۔ ذخیرۃ الملوک۔ شرح فصوص الحکم۔ مراۃ التائبین۔ شرح قصیدہ تائیہ فارضیہ۔ آداب المریدین۔ اوراد فتحیہ وغیرہ اند

شیخ علی کشمیری رفیقی بن یحیی بن معین الدین بروز سہ شنبہ چہارم رمضان سال یازدہ صد وپنجاہ ودو ہجری ولادت یافتہ از پدر بزرگوار وبرادر کلان خود شیخ اسلم اخذ علوم کردہ فقیہ ومحدث گشت وہر سہ پسران خود یعنی عبدالاحد وبہاء الدین وشیخ سناء وبرادران عم زاد خود یعنی ابوالطیب احمد وعبداللہ واخوند عبدالرسول را تعلیم علوم نمود عامل وعارف زاہد ومتورع بود بتاریخ دہم محرم الحرام سال دوازدہ صد وچہاردہ رحلت فرمود

شیخ علای مہدوی بیانوی بن شیخ حسن از مشائخ کبار بنگالہ بود او و برادر خردش شیخ نصر اللہ کہ از فحول علما بود از بنگالہ بزیارت مکہ معظمہ رسیدہ و از انجا بہند آمدہ در خطہ بیانہ رحل اقامت انداختند جاء نصر اللہ و الفتح تاریخ قدوم ایشان یافتند شیخ حسن بارشاد و ہدایت و شیخ نصر اللہ بفتوی و درس قیام داشت شیخ علاے کبار شد اولاد شیخ حسن و از عہد صبا اثر نجابت و صلاح بر لوح پیشانی او عیان بود و ملازمت پدر خود کسب علوم ظاہری و باطنی و تہذیب اخلاق نمودہ در اندک زمانی کتب متداولہ را مطالعہ کردہ بتدریس و افادہ مشغول شد بعد وفات پدر ترک تدریس گفتہ بر جادہ طاعت و نہج ریاضت و سجادہ شیخوخت استقرار گرفتہ طالبان راہ را تلقین و ارشاد بنمود لیکن ہنوز بقیہ اثار نفس امارہ داشت وی خواست کہ بوے شیخی دیگر دران شہر شرکت مکانی نداشتہ باشد آخر طریق آباو اجداد خود ترک دادہ بخدمت عبد اللہ نیازی مرید و خلیفہ سید محمد جونپوری موجد طریق مہدویہ آمدہ روش وی آموخت و جمعی کثیر ہادی شدند و راہ سلوک بقدم توکل سپردند و با این ہمہ اسلحہ و آلات حرب برای دفع مخالفان ہمیشہ با خود مے داشتند و ہر جا در شہر و بازار نامشروعی دیدند جبرا و قہرا گرفتہ احتساب میکردند و خوف حاکم نداشتند و حکام موافق امداد ش میکردند ہر گاہ سلیم شاہ پسر شیر شاہ سور بر سریر سلطنت ہند جلوس نمود آوازہ شیخ علاے بسمع او رسید میر سید رفیع الدین محدث دمیان ابو الفتح تہانیسری و دیگر علماے آگرہ را حضار فرمودہ باغوای مخدوم الملک ملا عبد اللہ سلطانپوری شیخ علای را از بیانہ طلب داشتہ او با جمعی از اصحاب مخصوص کہ ہمہ یکتا پوش و مسلح بودند بدرگاہ آمدہ بر سوے کہ در مجلس ملوک می یافتند مقید نا شدہ بودہ مسنون بر ہمہ اہل مجلس سلام کرد و سلیم شاہ جواب بکرہ گفتہ بر مقربان او وضع شیخ بسپار گران آمد و مخدوم الملک پیش ازین خاطر نشان سلیم ساختہ بود کہ این بتدرع دعوے مہدویت میکند و سر خروج دارد واجب القتل است آنرو ز بسفارش عیسی خان نجات ازان یافتہ سلیم شاہ حکم بر اخراج شیخ علاے نمودہ بہنڈیہ رفتہ کہ بسرحد دکن است و اعظم ہمایون شہر و حاکم آنجا او را چندی پیش خود داشت در انجا ہم خلائق بر و گرویدند مخبران این خبر بسلیم شاہ رسانیدند تا کہ باز بطلبد وی حکم صادر فرمود چون وی حاضر آمد سلیم شاہ بوی گفت کہ تو از عقیدہ خود توبہ کن شیخ سخن شاہ گوش نکرد سلیم بسزای تازیانہ حکم فرمود شیخ کہ از بیشتر تا توان بود در تازیانہ

سوم جان بجان آفرین سپرد و نعش او بپای فیل بسته مراجعت معلی گردانیدند و حکم کردند که میرا فن نکنند این واقعه بسال پنجاه و هفتم صدی دهم روداد **اردوے معلی** بانار یکه پیش دروازه شاهی باشد

معتمد الملوک سید علیخان حکیم دهلوی اصل نامش محمد هاشم بن حکیم محمد هادی قلندر بن سید مظفر الدین علوی از اولاد محمد بن حنفیه است ولادت او بماه رمضان سن هزار و هشتاد هجری در دار العلم شیراز شد و در سن یازده صد و یازده هجری بهند آمده در پای قلعه ستاره بملازمت عالمگیر بادشاه به خلعت و منصب سرفراز گردیده بخدمت شاهزاده محمد اعظم تعین گردید و در عهد شاه عالم بهادر شاه بخطاب علیخان و اضافه منصب و جاگیر امتیاز یافت و محمد شاه بادشاه را معالجات خوب کرده بادشاه موصوف ویرا به نقره سنجیده به منصب شش هزاری و نقدی سه هزار روپیه هوار و بخطاب معتمد الملوک سرفراز فرمود نادر شاه باغراز تمام همراه خود برد و از انجا به حج بیت الله رفته در سن یازده صد و پنجاه و شش هجری به شاهجهان آباد واپس آمد از تصنیفات او کتابی است جامع الجوامع در علم طب کاسم با مسمی است بتاریخ بست و پنجم رجب سن یازده صد شصت هجری در شاهجهان آباد بمرض استسقا فوت شده ویرا حسب وصیتش در حوالی درگاه حضرت نظام الدین اولیا مدفون کردند

ملا عماد الدین عثمانی لبکنی عالم متبحر ذهانت جبلی و ذکاوت طبعی داشت شاگرد رشید ملا عبد العلی بحر العلوم بود بهر گاه ملا موصوف بحرمین شریفین رفت ملا عماد الدین بقیه شرح چغمنی پیش ملا محمد حسن خوانده از تصانیف او عقده وثیقه در بیان چند مباحث معقولیه عیره و عشره کامله در مبحث علم مع منهیات آن و رساله مقوله عشره در شرح ابیات محقق طوسی متضمن بیان مقولات عشره بر سر مایه علمی او گواه اند **لبکن** بفتح لام و سکون بای موحده و کاف عربی مفتوح و نون نام دیهی است در ضلع بانس بریلی ملک روهیل کهنڈ

مولانا عماد الدین غوری از اکابر مشائخ دیار نارنول و از اولاد مولانا عماد است که در عهد محمد تغلق بود آباد اجداد وی از عرب بغور آمدند و از آنجا بعض از بزرگانش همراه سلطان شهاب الدین غوری بهندوستان رسید میگویند که وی در عنفوان شباب در کسب علم نکوشیده بود و بسیار روز بازی داشت و در هنگامها با پهلوانان کشتی گرفتی روزی پهلوانی مشهور را که از وی قوی تر بود بزمین آورده بود مست و مغرور بخانه می آمد یکی از علمای عصر او را باین حالت دیده تاسف خورد و او را بدین حال

طعنہ ندہیمتی وغیرآں بحال اوشاہ یافت واوشان وضع کہ داشت پشیمان شد وخواست کہ تحصیل علم کند
اماچون درخردی انکار نکردہ بود سعی وی درین باب بے فائدہ نمود ناچار ملازمت روضہ شیخ محمد
ترک نار نوے اختیار کرد وشب وروز درانجا باطہارت افتادہ بودے نوافل خواندی وذکر و
تلاوت قرآن کردے چوں از طہارت بدر نیامدی دانست روحانیت شیخ برای حصول علم استمداد کردی
دوازدہ سال ہمبریں منوال گذرانید تا شبی برائے طہارت بدر می آمد شخصی پیدا شد واورا از عقب
درگرفت وگفت بخواہ ہرچہ خواہی وے طالب طریقہ اجداد خود بود علم وتقوے درخواست آن مرد
گفت برو کتاب خانہ بزرگان خود پیش گیر وبردم درس بگو حق سبحانہ تعالے ابواب علوم دینیہ بروی
فتح کردوے رحمۃ اللہ علیہ مردے بزرگ بود کمال اتباع داشت کہ ہیچ سنتی از سنن
سید المرسلین صلعم ترک نمی کرد وفقر وفقرا بسیار دوست مے داشت رحمۃ اللہ علیہ

شیخ عماد الدین رفیقی کشمیری بن عبد الرسول بن اسلم بن یحیی رفیقی کشمیری در دوازدہ
صد وچہل ونہ ہجری ولادت یافتہ علوم متعارفہ از اساتذہ وقت حاصل کرد وصحیح بخاری پیش شیخ احمد
واعظ گذرانیدہ مرید شیخ احمد تاپلی بود وبعزم زیارت بیت اللہ سفر اختیار کردہ واکثر بلاد را سیر و
سیاحت نمودہ بحج بیت اللہ مشرف گشت شیخ نظام الدین وشیخ حمزہ بنی اعمام او از وی مستفید
شدند بروز جمعہ وقت عصر ہشتم رمضان سال سیزدہ صد ہجری جان بجان آفرین سپرد۔

عمر غزنوی بن اسحاق بن احمد ہندی غزنوی کنیت او ابو حفص ولقب سراج الدین بود علم فقہ را
از امام زاہد وجیہ الدین دہلوی وشمس الدین خطیب دہلوی وملک العلما سراج الدین ثقفی دہلوی
ورکن الدین بدایونی اخوہ تلامذہ ابو القاسم تنوخی شاگرد حمید الدین ضریر حاصل کردہ وبمصر رفتہ
قاضی القضاۃ شد بسیاری از تصانیف عمدہ ومعتبرہ یادگار وی اند از انجملہ تو شیح شرح ہدایہ
وزبدۃ الاحکام فی اختلاف ائمۃ الاعلام وشامل در فقہ وشرح بدیع الاصول وشرح مغنی ومغرۃ المنیفہ
فی ترجیح مذہب ابی حنیفہ وشرح زیادات وشرح جامع صغیر وشرح جامع کبیر ناتمام وشرح مائۃ ابن
الفارض وکتاب الخلاف وکتاب التصوف وشرح منار وشرح المختار ولوائح الانوار ولطائف
الاسرار وعمدۃ الناسک فی المناسک وشرح عقیدۃ الطحاوی واللوامع فی شرح جمع الجوامع
مشہور اند بقول کفوے در سال ہفت صد وشصت وسہ ہجری وبقول سیوطی وصاحب

کشف الظنون در سال ہفتصد و ہفتاد و سہ ہجری وفات یافتہ واللہ اعلم بالصواب۔

عنایت اللہ قادری لاہوری قصوری ثم اللاہوری الشطاری کنیت وی ابو المعارف جامع علوم ظاہر و باطن بود غایۃ الحواشی حاشیہ شرح وقایہ در دو جلد متضمن فروع کثیرہ و ملتقط الحقائق شرح کنز الدقائق کہ در ان مسنونیت اشارۃ سبابہ را ترجیح دادہ از تصانیف او یادگار ماند وفاتش

بسال یازدہ صد و چہل و یک ہجری بظہور آمدہ

ملا عنایت اللہ سال کشمیری از علمای کشمیر فقیہ و محدث و متقی و متورع بود اکتساب علوم از مولوی ابو الفتح و ملا عبد الرشید زرگر و فرزندان خواجہ حیدر چرخی کردہ باندک زمانی فائق الاقران شد سی و شش مرتبہ مذاکرہ صحیح بخاری از اول تا آخر نمود و مثنوی مولانا روم بکمال ذوق و شوق میخواند مدار مشائخ وقت خرقہ خلافت یافتہ و تمام عمر گرامی بتدریس و تذکیر بسر برد طبع موزون داشت اشعار صوفیانہ میگفت بعمر شصت و ہشت سالگی آخر ماہ شعبان سال یازدہ صد و سبت و پنج ہجری رحلت فرمود

مولوی عنایت رسول چریاکوٹی از علمای فحول ماہر معقول و منقول واقف اسرار نفوس و عقول نافذ النظار فروع و اصول ابن قاضی علی اکبر ابن قاضی عطاء رسول است بسال چہل و چہارم از صدی سیزدہم ہجرت در مرزبوم یوسف آباد چریاکوٹ بعائلہ نبی عباس متولد شدہ در صغر سن رسائل ابتدائی از صرف و نحو بخدمت والد بزرگوار خود و دیگر اکابر گذرانید چون بکافیہ ابن حاجب رسید بذیل تعلیم مولوی احمد علی چریاکوٹی متمسک گردید وی بحکم صلہ رحم بمہر و کرم تمام بہ تعلیمش میکوشید و در سفر و حضر با پور رنگین مولوی نجم الدین بسلک مرافقت می کشید بالجملہ چون از تکمیل تحصیل ہندسہ و حساب و مناظرہ و ہیئات و دیگر علوم ریاضیہ و حکمیہ فراغتی بدست آورد و بجانب احادیث نبی علیہ السلام کردہ بخدمت مولوی حیدر علی مرحوم بریاست محمد آباد ٹونک پیوستہ و در انجا از تحقیقات مسائل نقلیہ و ہم عقلیہ طرفی بست و بوطن باز آمد روزکی چند بوطن مالوف مقیم شدہ بشوق آموختن زبان عبری بہ کلکتہ رفتہ و در انجا سالے چند پا بند اقامت گشتہ از احبار یہود زبان عبری را بجمیع الوجوہ آموخت و از آیات توراۃ و زبور و غیرہ زبر دلین بشارات و پیشین گویہا نسبت حضرت سید المرسلین بپایۂ اثبات رسانید و بسال ہفتاد و یکم از صدی سیزدہم ہجرت از ان دیار مراجعت بوطن فرمود باز قدم سامنوروے بجانب نفرسود و بہ تعلیم سنے چند از طلبہ

علوم میکوشید و کثرت وہجوم طلبہ گاہی نہ پسندید با این ہمہ افتادہ استغنا آوازہ کمالش بگوش سید احمد خان نجم الہند رسید کہ وی ہمہ تن بدیدارش کوشید و دست بدامن استفادہ او آویخت و موصوف الرحمۃ جرعہ افادہ خود بجام طلبش ریخت و برازپوشیدہ کتب قدیمہ درکیسۂ خیالش نہاد نجم الہند عفی اللہ عنہ داد گوہر شناسی داد۔ مولوی مرقوم از چند سال بہ تہذیب و تسہیل علوم متعارفہ بدل متوجہ است نخستین علم صرف را بہ تہذیب لطیف و تحقیق دقیق دوسی جزو مرتب نمود و گرہ معضلاتش بناخن فکرت کشود و بعد ازان بہ تحریر تنقیح ہندسہ و حساب و مساحت پرداخت و جملہ اشکال و مسائل فنون مذکورہ بدلائل سابقہ و افکار لاحقہ مرتب ساخت و اعمال حسابیہ و ہندسیہ و مسائل مناظر و انعکاس را باسلوب خوب و طریق مرغوب از پردہ السنہ غیر بزبان مروجہ ہند جلوہ ظہور و بروز داد و این کتاب را بخدمت والی حیدر آباد فرستاد کہ مہرہ فنون بچشم قبول دیدند و بمرتبہ نہایت پسندیدند سلمہ اللہ تعالیٰ

ملا عیاض رام پوری تلمیذ مفتی شرف الدین رام پوری مردے بحاث بود کہ از ہر کسی بحث و مناظرہ میکرد او را کتابے ہست موسوم دستور المنتہی در صرف کہ بمقابلہ دستور المبتدی تالیف کردہ بجاے سوال و جواب لفظ شک و ران اختیار کردہ

شاہ عیسیٰ جند اللہ برہانپوری از اکابر علمای و اعاظم عرفای برہان پور بود انوار الاسرار تفسیر قرآن مجید بزبان عرب در چہار مجلد از تصانیف شہیرہ اوست یرد اللہ مضجعہ

حرف الفین المعجمۃ

مولوی غلام اللہ لاہوری فاضل اجل و عالم اکمل از علمای لاہور بود فیض علمی از ذات بابرکاتش شرقا و غربا رسیدہ مفتی غلام سرور لاہوری مصنف گنج تاریخ وغیرہ از تلامذہ اوست احمد دین و حمید دین دو عقب گذاشتہ در سال دوازدہ صد و ہفتاد و دو ہجری در گذشت

مولوی غلام حسنین قنوجی ابن مولوی حسین علی بن مولوی رستم علی قنوجی در سال دوازدہ صد و بست و یک ہجری متولد شدہ غلام علیم نامش تاریخی است شاگرد مولوی محمد سعادت خان فرخ آبادی و مولوی ولی اللہ فرخ آبادی بود در سال دوازدہ صد و پنجاہ و پنج ہجری از حج بیت اللہ الحرام مشرف شدہ بمدینہ منورہ از شیخ محمد عابد سندھی اجازت کتب صحاح و سنن یافت بمطالعہ کتب تصوف اکثر اوقات خودش صرف نمود حاشیہ کتاب المنازل الاثنا عشر مؤلفہ

مولوی رستم علی جدش از تالیفات اوست وراو اخر عمر مرتبہ دوم کہ سفر بیت اللہ اختیار کردہ بعد فراغ حج ہنگام مراجعت در بندر بمبئی سفر آخرت اختیار نمودہ داعی اجل را لبیک اجابت گفت در ابجد العلوم مطبوعہ در سال وفاتش حرف ہندسہ دوازدہ نوشتہ از صفر ہم صفر است ندانم بکدام سال وفات یافت

مفتی غلام حضرت لکھنوی علامہ زمان فقیہ دوران مفتی عدالت بلدہ لکھنؤ بود بسال دوازدہ صد و سی و چہار ہجری وفات یافتہ شاعری تاریخ فوتش بنظم گفتہ و ہو ہذا ؎ مرد مفتی غلام حضرت افسوس ؎ کو بود بشہر لکھنؤ حاکم شرع ؎ سال تاریخ رحلت آن مرحوم ؎ فرمود کہ بود او حاکم شرع۔

مولوی غلام رسول لاہوری از عمدہ ترین افاضل لاہور شاگرد و پسر مولوی غلام فرید لاہوری بود علمائے پنجاب بہ تلمذی فخر میکردند بسال دوازدہ صد و پنجاہ وفات یافتہ۔

مولوی غلام رسول ہنجابی از علمائے پنجاب در فقہ و حدیث و تفسیر فاضل کامل اکثر اوقات وعظ میگفت مرید شیخ محمد نصیر مجددی بود بسیاری از تصانیف او بزبان پنجابی اند در سال دوازدہ صد و نود و یک ہجری در گذشت

حسان الہند سید غلام علی آزاد بلگرامی ابن سید نوح حسینی نسبا و واسطی اصلا و حنفی مذہبا و چشتی مشربا و بلگرامی مولدا و منشا تاریخ بست و پنجم صفر روز یکشنبہ سال یکہزار و یکصد و شانزدہ ہجری در بلگرام متولد شدہ کتب درسیہ از اول تا آخر از سید طفیل محمد اترولوی خواند و لغت و سیر نبویہ صلعم و شمائل و احادیث شریفہ و اشعار عربیہ و فارسیہ از جد مادری خود سید عبد الجلیل بلگرامی گرفتہ و عروض و قوافی و برخے فنون ادبیہ انخال خود سید محمد بن سید عبد الجلیل استفادہ نمود و مرید سید لطف اللہ بلگرامی بود بزیارت حرمین شریفین فائز گشتہ و صحیح بخاری از شیخ محمد حیات سندھی در مدینہ منورہ قرأت کرد و اجازت صحاح ستہ از و گرفت و بہندوستان واپس آمدہ بمصاحبت نواب نظام الدولہ ناصر جنگ ابن نواب نظام الملک آصف جاہ حیدر آبادی رسید منجملہ تصانیف **عربیہ** او ضوء الدراری شرح صحیح بخاری تا کتاب الذکر و تسلیۃ الفواد در قصائد خود و تراجم علماء و دیوان عربی کہ در ہر دو دیوان سہ ہزار اشعار اند و ہفت صد اشعار عربی کہ در کتاب سبحۃ المرجان بطور مثال درج کردہ و سبحۃ المرجان فی آثار ہندوستان و از تصانیف **فارسیہ** او ید بیضا و سرو آزاد خزانہ عامرہ در تذکرہ شعراء و روضۃ الاولیا تذکرہ بعض اولیاء و ماثر الکرام تاریخ بلگرام در ذکر اولیا

وفضلا وشعرای بلگرام وسند السادات فی حسن خاتمۃ السادات ودیوان فارسی ومظہر البرکات وسبعہ سیارہ وغیرہ ازو یادگار ماند در سال یکہزار ودو صد ہجری ازین جہان رحلت نمود نور اللہ ضریحہ

حافظ غلام علی چریاکوٹی ابن شیخ نجابت اللہ عباسی از سلائیل مولوی محمد احسن عباسی است در اوائل حال یکے از سلحشوران عساکر بود روزی یکے از بزرگانش فرمودای کاش در خاندان ما کسی بودی کہ بجای فن تیغ وتبر سرمایہ علم وہنر بدست آوردی وبجای دشنہ وسپر کسب احادیث وتفسیر کردی بسماع این کلام نبض غیرتش در حرکت آمد تا آنکہ روای رہنوردی بر زائلہ اہل بستہ وبطلب گوہر علم بر بعلہ عجل نشستہ از یار ودیار بریدہ آستانہ فیض کاشانہ مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی پیوستہ ودر انجا تا دیر باز قیام ورزیدہ از علم درسیہ فراغتی بدست آوردہ بوطن رسید وبتعلیم برادران قوم کوشید طرز تعلیم مفید وپسندیدہ داشت ودر صرف ونحو رسائل نغز ودلکش دارد صاحب ثروت واخلاق کریمہ بود در سال چہل وہشتم صدی سیزدہم جہان فانی را وداع نمود

مولانا غلام علی دہلوی از سادات علوی ومریدان مرزا مظہر جانجانان عارفی بود کامل جامع علوم ظاہر وباطن ولادتش در سن یازدہ صد وپنجاہ وشش ہجری بوقوع آمدہ چنانچہ شاعری تاریخ میلاد شریفش چنین یافتہ ؎ چو نجم چرخ ہدی حضرت غلام علی ۱۱۵۶ شدہ ظہور فگن در جہان جہان بشگفت ۱۱۵۶ سن ولادت شریفش چو جست رافت دل ۱۱۵۶ مہ سپہر ہدایت شدہ طلوع بگفت ۱۱۵۶ وبتاریخ بست ودوم صفر سن دوازدہ صد وچہل ہجری ازین جہان فانی رحلت فرمودہ در پہلوی مرشد خود مدفون گشت از عبارت نور اللہ مضجعہ سال وفاتش بری آید مسودہ اوراق کہ تاریخ رحلتش بتخرجہ منظوم ساختہ اینست ؎ چو ماہ چرخ ہدی حضرت غلام علی ۱۲۴۰ ز برج کشید نقاب عدم نہفت ۱۲۴۰ گزیدہ پیر طریقت بحسرت وافسوس ۱۲۴۰ مہ سپہر ہدایت نہفت سال بگفت

قاضی غلام غوث گوپاموی فاضل افضل وفقیہ اکمل از احفاد قاضی مبارک شارح سلم بود وبخدمت ارکضا علی خان اکتساب علوم نموده مدام بدرس وتدریس مشغول بودی چندی در صنع گنتور ملک مدراس بسر برد سادہ قضای آنجا رونق بخش بودہ دو جلد فتاوی از تصانیف وے مشہور اند در سال دہ وازدہ صد وسی ودو ہجری بحیدر آباد رخت ہستی بسوی عدم بربستہ ہمدرانجا مدفون شد

مولوی غلام فرید لاہوری سہروردی عالم اجل فاضل اکمل جامع کمالات ظاہر وباطن

عابد زاہد ذاکر شاغل بود تمام عمر بتدریس و تعلیم طلبہ علوم بسر بردہ واز دنیا و اہل آن سروکارے نداشت تجرید و تفرید بر طبع گرامیش غالب بود بسال دوازدہ صد و شانزدہ ہجری جان بجان آفرین سپرد

شاہ غلام قطب الدین الہ آبادی مصیب تخلص ابن شاہ محمد فاخر زائر ابن شیخ خوب اللہ الہ آبادی مرید و خلیفہ پدر خود بود تولد او بغرۂ محرم سال یکہزار و یکصد و سی و ہشت ہجری است تاریخ ولادتش از نیک بخت ازلی بادامی برآید تکمیل علوم ظاہر بخدمت مولوی برکت اللہ الہ آبادی کرده در ایام حداثت سن ہنگامیکہ والد ماجدش بمکہ معظمہ رفت مسند آرای خلافت شده از تصانیف او دیوان فارسی کہ نہایت مربوط و مضبوط است و مثنوی نان و قلیہ در جواب نان و حلوا و بستان الحقیقۃ یادگار علم و ہند در آخر عمر خود جہت حج بیت اللہ رفتہ بتاریخ سلخ ذیقعدہ سال یکہزار و یک صد و ہشتاد و ہفت ہجری در بلد الحرام وفات یافتہ در قبہ ام المومنین خدیجہ کبری جانب راست مدفون گشت تاریخ وفاتش منشی جوگل کشور شاگردش بنعیمیہ گفتہ و ہو ہذا ؎ ذات پاک غلام قطب الدین رخت بربست زین جہان افسوس ۔ دل سوزان من سوال نمود ۔ سال این غم زنوحہ خوان افسوس

۱۱۸۷

بادل ناشاد سوختہ گفتم ۔ قطب الدین رفت زین جہان افسوس

مفتی غلام محمد لاہوری انا ولادا مجاد شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی و پدر مفتی غلام سرور لاہوری جامع علوم و فنون بود مدام بکار تدریس و طبابت سرگرم می ماند و قوت حلال از کتاب قرآن مجید حاصل میکرد در سال دوازدہ صد و ہفتاد و شش ہجری وفات یافت

مولوی غلام محمد خان ساکن کوٹ ولد رحمت خان عرف خان محمد از گروہ کہوکران ساکن کوٹ بخدمت بابرکت مولانا محمد سلامت اللہ گشفی کانپوری رسیدہ اکتساب علوم متعارفہ کردہ ورع و تقوی شعار و وثار خود ساختہ و تنہا نشینی مطبوع طبع شریفش بود بعد فراغ علمی اعزہ و اکابر موضع مذکور مستدعی قدومش بدان قریہ شدند وی گفت تا وقتیکہ ہمقوم ما ترک سود خواری و احتجاب دخان از نامحرمان اختیار نخواہند کرد بدان موضع قدم نخواہم نہاد ہرگاہ مردم ہمقوم او ہر دو شرط را تلقی بقبول کردند وی بوطن آمدہ تا حیات خود ہمہ را بپابندی شریعت غرا ہدایت مینمود و مسجدی دران موضع تعمیر کردہ آخر کار بحکم کل نفس ذائقۃ الموت واقع چہاردہم ربیع الاول روز یکشنبہ سال اول صدی چہاردہم ہجرت رحلت فرمودہ بمسکن خود مدفون گشت علیہ الرحمۃ والغفران

کہو کہر بکاف تازی مضموم مخلوط بہا و واو ساکن و فتح کاف تازی مخلوط بہا و ای مہملہ ساکنہ گرویی است از اہل اسلام کہ لقب خانی دارند و اصل شان از پنجاب است چنانکہ از تاریخ فرشتہ وغیرہ مستنبط میشود و ایشان خود را شیخ میدانند و لفظ خان برخود خطاباً می انگارند و ہمہ سنی مذہب اند **کوٹ** بضم کاف تازی و واو ساکن مجہول و تای ہندی دیہی است در دوابہ گنگ و جمن متصل جانب چپ دریای جمن اکنون بضلع فتحپور مسوہ تعلق سوارد

قاضی غلام مخدوم چرپاکوٹی ابن قاضی عبدالصمد عباسی بفطانت و ذکا چون پدر مشہور بود و بکرم و سماحت بالسنہ مردم مذکور بعد تکمیل علوم متداولہ شوق تعلم زبان سنسکرت در دلش پدید آمد تا آنکہ در تحصیل زبان مذکور حظی وافی برگرفت و بمقام بنارس کہ معدن مہرہ زبان مرقوم است میان ماہران این فن امتیازی کافی یافت طبعی سخن سنج داشت بزبان فارسی دیوانی ترتیب داد چون زمان وداع دنیا نزدیکش رسید ہمہ را مجموعہ دہ آتش سوزان نہاد اشعارش کہ بر صفحہ السنہ مردم ملفوظ بود نداند کی از انجملہ است ؎ ببلاغ دہر نہ گل ماند و نی سمن باقیست ۔ ز عندلیب پری چند در چمن باقیست ۔ دلم بسوخت تنم سوخت و استخوان ہم سوخت ۔ تمام سوختم و ذوق سوختن باقیست ۔ فیض خان بکرم خویشم نیم محتاج ۔ درون سینہ ولی حسرت وطن باقیست ۔ صدیقی الصدوق مولوی محمد فاروق چرپاکوٹی کہ سلسلہ نسبتش بدو واسطہ بصاحب ترجمہ میرسد غزلی بجواب غزل مذکور انشا فرمودہ برای تربیت ناظرین بحضور بزبان قلم سپردہ می آید **غزل** نہ آن پیالہ نہ آن می نہ آن چمن باقیست ۔ مگر ز جور و ستم قصۂ کہن باقیست ۔ چنان گداختہ ام من کہ غیر یاد تو نیست ۔ ز من ہر آنچہ در آغوش پیرہن باقیست ۔ بہر چہ داد خداوند شادم و لیکن ۔ درون دل ہوس طائف و یمن باقیست ۔ خجل ز منت دشنام تو شدم ای جان ۔ کہ بر زبان تو ز ین حیلہ یادمن باقیست ۔ الغرض موصوف الترجمہ بجای پدر بزرگوارش بعہدہ قضا مامور بودہ بسال ۱۰۰۵ از صدی سیزدہم ہجرت بعمر پنجاہ سالگی جہان فانی را بدرود فرمود غفر اللہ تعالے ۔

مولوی غلام محی الدین بگوی ابن حافظ نور حیات بن حافظ محمد شفا بن حافظ نور محمد بگوی عالم اجل فاضل اکمل فقیہ و محدث جامع کمالات صوری و معنوی بود بروز دوشنبہ ماہ محرم سال دہ ہزار و صد و سہ ہجری متولد شدہ قرآن شریف از حافظ حسن نظراً قرات کردہ بعدہ بماہ مبارک رمضان یک یک پارہ روزانہ حفظ کردہ بشب در تراویح میخواند تا اینکہ در یکماہ حافل

قرآن گشت و بتحصیل علوم متوجہ شد چونکہ ذہن و ذکای کامل داشت بملک پنجاب کسی ویرا تعلیم
دادن نتوانست بالآخر او مع برادر خرد مولوی احمد الدین کہ ہشت سالہ بود بدہلی قدوم آورده از
علماے دہلی علوم معقول و منقول خوانده علم حدیث بخدمت مولوی محمد اسحاق تحصیل نموده سند
آن از مولانا شاہ عبد العزیز یافتہ ہرگاہ فارغ التحصیل گشت بلاہور رسیده در لال مسجد تا سی
سال بتدریس طلبہ علوم اشتغال داشت پس بوجہ بیماری استرخا بمسکن خود موضع بگا متعلقہ
بہیرا مضاف لاہور آمده تا چہارده سال بیمار ماند و ہم در انحالت باب تدریس و تعلیم مفتوح داشت
و بشب دوشنبہ ماہ شوال سال دوازده صد و ہفتاد و سہ ہجری وفات یافتہ در موضع بگا مدفون شد
و دو فرزند خلف الصدق عقب خود گذاشت یکی حاجی مولوی غلام محمد کہ امام جامع مسجد لاہور است
دوم مولوی عبد العزیز کہ امام جامع مسجد بہیرا است سلمہما اللہ تعالیٰ

حافظ سید غلام میر سندیلی ابن سید قلندر بخش بن مولوی عبد اللہ ابن سید زین العابدین
مخدوم تا ده سندیلہ بخدمت مولوی حیدر علی سندیلی و مولوی ظہور اللہ لکھنوی و مولوی عبد الواجد
خیر آبادی تحصیل علوم کرده اکثر بنواح کلکتہ تاجرانہ بسر می برد باز بسندیلہ مراجعت نموده بدرس طلبہ
پرداخت سوم ذیقعدہ سال دوازده صد و شصت و چہار ہجری وفات یافتہ بمقابر امرہہ واقع
قصبہ سندیلہ مدفون گشت

مولوی غلام نجف حقانی سندیلی ولد احمد شاہ ولد حافظ عنایت اللہ حقانی از
شیوخ قصبہ سندیلہ دانشمند کثیر الدرس و حامل قرآن سریع التلاوۃ بود و اکثر بماہ رمضان المبارک
بیک شب ختم نمودی در سال دوازده صد و پانزده ہجری رحلت نمود

شیخ غلام نقشبند لکھنوی ابن شیخ عطاء اللہ یگانہ روزگار جامع شریعت و طریقت بود وی
رحمۃ اللہ علیہ تلمیذ میر محمد شفیع دہلوی شاگرد شیخ عطاء اللہ مذکور است و شیخ عطاء اللہ شاگرد شیخ پیر محمد
لکھنوی بود لاکن شیخ غلام نقشبند فاتحہ فراغ بدست شیخ پیر محمد لکھنوی کہ استاد پدرش بود
خوانده و تمام عمر گرامی خود بافاده و تدریس طلبہ علوم بسر برده جمعی کثیر از افاضل تلامذہ بسایۂ تربیتش
بمراد خود رسیدند و سلسلہ تعلیم اکثر علماے ہندوستان بدو می پیوندد شاہ عالم ابن اورنگ زیب
عالمگیر پادشاہ شہره کمالش اصغا کرده او را بخود طلبید و با عزاز و اکرام تمام پیش آمده منجملہ تلامذہ

ارشاد و سید عبد الجلیل بلگرامی است که ذکرش گذشت تفسیر ربع قرآن مجید مع حاشیه آن و نیز تفسیر چند سور قرآنی و فرقان الانوار و رساله لامعه عرشیه در وحدت وجود و شرح قصیده خمریه وغیره از تصانیف معتبره و مستنده و بیند واقع سلخ رجب سال یکهزار و یکصد و بست و شش هجری

این جهان بی بود را پدرود فرمود و به لکهنؤ مدفون گشت نور الله مرقده

مولوی غلام یحیی بهاری مسقط راس او موضع اکیر متصل قصبه نگرنهسه از توابع بهار است که از بهار بفاصله شش کروه مابین پٹنه و بهار واقع شده دانشمند متبحر و سرآمد علمای روزگار بود و در ذهانت و منطق دانی گوی سبقت بر اماثل و اقران خود ربوده از تصانیف او حاشیه بر میرزاهد رساله متداول علمای زمان است در سال یازده صد و بیست و هشت هجری وفات یافته در بهار بیرون احاطه درگاه مخدوم شرف الدین قدس سره مدفون گشت رحمة الله علیه۔ اکیر بکسر اول و فتح کاف عربی و سکون یای تحتانی معروف و رای هندی در آخر۔ نگرنهسه بفتح نون و کاف فارسی و سکون راء و نون مضموم و های ساکنه و سین مفتوحه در آخر های مخفی

میر غیاث الدین قزوینی ابن میر عبد اللطیف قزوینی از عمده ترین افاضل عهد جلال الدین محمد اکبر بادشاه بود در علم سیر و تواریخ و اسماء الرجال و سائر محاضرات آیتی بود از آیات پروردگار و برکتی بود از برکات روزگار در قوت حافظه و یراثانی لوح محفوظ باید شمرد در خدمت بادشاه بخواندن علم تاریخ و سائر کتب نظم و نثر شبانه روز اشتغال داشت بخطاب نقیب خان ممتاز بود

حرف الفاء

ملا فتح الله اودهی در اوائل حال از علمای نامور دهلی بود سالها در مسجد جامع دهلی که پائین منار شمسی است بر مسند درس افاده جا داشت و در آخر مرید و خلیفه شیخ صدر الدین حکیم شد و بسلوک این طریق مشغول گشت گویند که وی ریاضات بسیار کشید ولیکن نفحه از ان بمشام جانش نرسید شکایت این حال پیش پیر خود برد فرمود که ترک درس کن و کتب از ملک خود بدر کن او همچنان کرد مگر کتابی چند که بسمت لطافت موسوم بود نزد خود نگاهداشت هنوز فتح باب معرفت در توقف بود تا بقیه کتب را نیز از خود جدا کرد او را دیدند که بر لب آبی نشسته اجزاء رای مشست و آب از چشم او میرفت تا لوح ضمیرش از نقش ماسوی الله پاک شد و

بدل آن علم باطن ثبت یافت شیخ قاسم اودہی دہلوی از مریدان اوست رسالۂ دارد مسمے
بآداب السالکین رحمۃ اللہ علیہما

میر فتح اللہ شیرازی شیعی مذہب از سادات شیراز اعلم العلمای زمان بود جمیع علوم عقلی ونقلی وحکمت وہیئت وہندسہ ونجوم وریل وحساب وطلسمات ونیرنجات وجر اثقال نیکو میدانست ولیاقت رصد بندی داشت ودر علوم عربیت وحدیث وتفسیر وکلام نیز نسبت اوساوے است شاگرد غیاث الحکما ودو تصانیف خوب دارد میر موصوف اگرچہ در مجالس بغایت خلیق ومتواضع نیک نفس بود لیکن آن ساعت کہ بدرس اشتغال داشتی بشاگردان غیراز فحش والفاظ رکیکہ دہجو برزبانش نرفتی ازین جہت کم مردم بدرس او میرفتند وشاگردے رشید ہم ازو برنخاستہ چند سال در دکن پیش عادل خان حاکم آنجا بود چون در سن نہصد ونود ہجری بملازمت اکبر شاہی آمد بعضد الملک مخاطب گردیدہ بملک کشمیر در نہصد وہفت ہجری وفات یافتہ بمقام تخت سلیمان مدفون شد

از مصنوعات او آسیائی بود کہ خود حرکت میکرد وآرد سائیدہ می شد وآئینہ کہ از دور ونزدیک اشکال غریبہ در وے میگشت وبند وقیکہ بیک گردش دوازدہ آواز مے داد۔

بابا فتح محمد برہانپوری عالم علوم عقلیہ ونقلیہ محدث وعارف باللہ مدام در برہانپور درس دادی علم فقہ وحدیث وتفسیر از والد ماجد خود مولانا عین العرفا شاہ محمد عیسیٰ چند اللہ برہانپوری اکتساب نمودہ جداو شیخ محمد قاسم سندہی بہ لقب رئیس المحدثین شہرت داشت مرقدش بکہ معظمہ است

مولوی فخر الدین زرادی بندگی بود جامع علوم وتقوی ودورا مردین صلابتی تمام وعظمتے وافر داشت در اوائل حال پیش مولانا فخر الدین ہالنسوی در شہر دہلی تعلیم میکرد وبجوش طبعے وقت سخن وفصاحت عبارت از ممتازان اہل شہر بود عاقبت مرید وخلیفہ سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہٗ شدہ از میان متعلمان برآمد ودر سلک درویشان منسلک گشت وبیشتر احوال در سفر بودی ودر صحاری وبیابانہا عبادت خدا کردی وصوم دائم داشتی وزمانیکہ در عہد محمد تغلق شاہ بادشاہ دہلی مردم دہلی را بدیوگر میفرستاد ندا ونیز رفت ازانجا بزیارت خانہ کعبہ رفت وازانجا بہ بغداد رفتہ علم حدیث بحث کرد ہنگام بازگشت مرکب

غرق آب شد و مولانا بدرجۂ شہادت رسید در صرف کتابی از و مشہور است رحمۃ اللہ علیہ

مولوی فخر الدین احمد الہ آبادی از اولاد امجاد شاہ رفیع الزمان مرحوم الہ آبادی کہ یک دائرہ منجملہ دوائر دوازدہ گانہ الہ آباد بنام نامی شان بہ محلہ یحیی پور مشہور است رکنی بود از شرفای شہر الہ آباد بشہر لکھنؤ در خدمت علمای عصر یعنی مفتی محمد یوسف و مولوی نعمت اللہ و مفتی محمد اصغر و مولوی حسین احمد محدث لکھنوی فرنگی محلی حاضر شد محمد ولایتی تحصیل علوم متعارفہ متداولہ نمودہ بعد فراغ علمی مراجعت بہ الہ آباد وطن خود فرمودہ و سادہ آرای مسند ارشاد حسب خاندان خود گردیدہ و بحج بیت اللہ الحرام شرف اندوز شد علاوہ آن افادۂ درس بطلبہ و افاضۂ معالجہ بمرضی نیز میفرمود بوجہ حذاقت و شہرت معالجہ ملقب بحکیم بادشاہ شد اکثرے از خلفای طریقت و تلامذۂ علوم بہ برکت فیض شان نامی و گرامی شدند مثل مولوی مسیح الدین احمد خلف و خلیفہ موصوف الذکر و مولوی محمد عبد السبحان ساکن احمد آباد نارہ و برادر زادۂ شان مولوی حافظ عبد الکافی و غیرہم منجملہ تصانیف ممدوح الذکر رسالہ تفرقۃ البدعۃ والسنہ و کف الالسنہ عن تکفیر الفرقہ الرفضہ و رسالہ بشیر و نذیر و رسالۂ مولد شریف و رسالہ مناسک الحج و رسالۂ ازالۃ الشکوک والاوہام بجواب تقویۃ الایمان و فاتحہ فی جواز الفاتحہ مشہور اند بالجملہ بمصداق آیۂ کریمہ کل من علیہا فان بعمر ہفتاد و دو سالگی بتاریخ بست و سوم ربیع الثانی یوم جمعہ سال یکہزار و سہ صد و سہ ہجری از دار فنا بدار بقا رحلت فرمودہ بمحلہ یحیی پور منمحلات شہر الہ آباد مدفون شد علیہ الرحمۃ والغفران

فرید واحد العین از شاگردان سید شاہ میر سامانہ بود و او را چنان نشان میدہند کہ با آنکہ تحصیل چندان نکردہ بود اما ہر مسئلہ مشکل و بحث دقیق و غامض را از ہر کتاب مستفتیانہ کہ از وی پرسیدند در لحظہ قلم و دوات گرفتہ در سلک تحریر کشیدہ حل می ساخت اما قوت بقریر یلکہ قرأت آنچہ خود می نوشت نہ داشت

مولوی فرید الدین احمد بن سید محمد راجی بن مولوی سید یاد علی مشہدی کڑوی ذہن و ذکای جلی دارد با دائل در خدمت مولانا محمد سلامت اللہ کشفی کانپوری و دیگر علمای وقت اکتساب علوم متداولہ نمودہ متوجہ بہ تعلم قوانین انگریزی شد و در قانون دانی و معاملات فہمی مشار الیہا مائل و اقران و مورد عنایات حکام والاشان گشت چندی بوکالت ہائی کوٹ زان بعد بعہدۂ سب جج امتیاز داشت الحق اگر بعد تحصیل علوم بخدمت علمی کمر بستی کم از ملا حسن سہالوی و ملا عالم لکھنوی نبودے در نیخالت ہم متاع وعقار کہ وی دارد دیگر ہمچشمان را کم دادہ اند با این ہمہ اغرہ و اقربا پروری

شعار خاص اوست بتقریب جوبلی ملکہ انگلستان و قیصر ہند او نیز خطاب خان بہادر امتیاز یافتہ
سلمہ اللہ تعالے

مولوی فضل امام خیرآبادی شیخ فاروقی شاگرد رشید مولوی سید عبدالواحد خیرآبادی منصب صدرالصدوری شاہجہان آباد از سرکار انگریزی عزت و امتیاز داشت بر میرزاہد رسالہ و میرزاہد ملا جلال حواشی متینہ نوشتہ و در علوم عقلیہ گوی سبقت ربودہ آمد نامہ کہ در ان قواعد فارسی بیان کردہ و نیز ترجمہ چند علمای جوار لکھنؤ تحریر فرمودہ بس مفید مبتدیان ست پنجم ذیقعدہ سال دوازدہ صد و چہل و سہ ہجری داعی اجل را لبیک اجابت گفتہ بفردوس برین شتافت

مولوی فضل اللہ سندیلی ابن سید شاہ غلام علاء الدین مخدوم زادہ سندیلہ در اوائل از مولوی زین العابدین سندیلی تحصیل علوم کردہ تکمیل آن در قصبۂ گوپامؤ بخدمت علمای عصر آنجا نمودہ مرید و سجادہ نشین والد خود بود بہدایت و ارشاد طالبین میپرداخت باواخر صدی دوازدہم وفات یافتہ بمقبرہ کریم باغ اندرون روضۂ پدر خود واقع قصبۂ سندیلہ مدفون گشت

مولوی فقیہ اللہ سندیلی ابن سید اصلح اللہ بن سید غلام علاء الدین مخدوم زادۂ سندیلہ در سال دوازدہ صد و سہ ہجری متولد شدہ بخدمت مولوی احمد بخش سندیلی و مولوی ہادی ساکن دیوا و مولوی غلام حسین بنگالی و مولوی اسلم بلگرامی و مولوی نور الحق لکھنوی و مولوی محمد حیدر فرنگی محلی لکھنوی و مولوی سراج الحق فرنگی محلی لکھنوی و مفتی محمد اصغر فرنگی محلی و مولوی محمد جعفر ساکن کسمنڈی اکتساب علوم نمودہ و بیعت ارادت از والد خود حاصل کردہ ہموارہ درس میداد و وعظ میفرمود بتاریخ بست و دوم صفر سال دوازدہ صد و پنجاہ و نہ ہجری وفات کرد بصحن مسجد مخدوم صاحب واقع قصبۂ سندیلہ مدفون گردید

شاہ فضل اللہ برہانپوری بہ لقب نائب رسول اللہ شہرت داشت اصلش از جونپور است و برہانپور وطن اقامت اوست کہ در انجا متوطن شدہ مدرسہ بنیاد نہاد و مدام بدرس فقہ و تفسیر و حدیث و تصوف مشغول می بود مصارف مدرسہ و طلبہ بادشاہ وقت خود میداد وفات وی در سن ہزار و پنج ہجری در برہانپور وقوع یافتہ ہمدرانجا مدفون گشت

مولانا فضل رحمٰن اوصاف حمیدہ و خصائص پسندیدۂ شان نچندانند کہ قلم مقطوع اللسان

شمہ ازان بر صفحۂ قرطاس بی اساس برنگارد و انسان ضعیف البنیان را چہ یارا کہ عشر عشیر آن بمعرض بیان آرد ؎ لا یدرک الواصف المطری خصائصہ وان یک سابقًا فی کل ملی وصفاۃ بالجملہ نام والد ماجد شان اہل اللہ بن محمد فیاض متوطن قدیم قصبۂ ملانوان ضلع اونام ممالک اودہ انا ولا امجاد مخدوم شیخ محمد ملانوان مصباح العاشقین است حضرت شان بذات خود قصبۂ مراد آباد ضلع اونام را کہ از ملانوان سہ کروہی فاصلہ دارد بقدوم سکونت رونق بخشیدہ اند و بعض اولاد شان ہنوز بقصبۂ ملانوان مقیم اند حضرت موصوف الالقاب در سال دوازدہ صد و ہشت ہجری ولادت یافتند چنانچہ فضل رحمن بدون الف ولام تعریف والف بعد میم نام تاریخی وشان است بدین حساب عمر شریف تا سال سیزدہ صد و پنج ہجری کہ زمانۂ تالیف مجموعۂ ہذا است نود و ہفت سال می شود اللہم متع المسلمین بطول بقائہ تحصیل علوم درسیۂ رسمیہ بخدمت اساتذۂ وقت کہ مشہور ترین آنہا مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی و مرزا حسن علی کبیر محدث لکھنوی و مولوی محمد اسحاق دہلوی اند فرمودند ورع و تقوی و اتباع فقہ و حدیث شعار و وثار اوشان است اسوت بیعت و اجازت خلافت از حضرت شاہ محمد آفاق دہلوی و نیز از حضرت شاہ غلام علی دہلوی قدس اللہ سرہما دارند چون از بدو سن شعور طبع گرامی بشغل باطن مجبول شدہ اتفاق تدریس و تصنیف نیافتادہ در اوائل حال گاہی بہ تذکیر و موعظت می پرداختند الحال بوجہ ضعف جسمی کہ لازمۂ این عمر است اتہم نمی شود مگر تا ہم فی زماننا مرجع خلائق اند صغیر و کبیر و توانگر و فقیر مشہور و غیر مشہور از نزدیک و دور رسے آیند و بشرف بیعت بہرہ یاب سے شوند ادام اللہ فیضہ علی رؤس المسترشدین مؤلف او حاق بماہ فیجہ سال سیزدہ صد ہجری از وطن مالوف بارادۂ استلام سدۂ کیفہ تا بکانپور رفتہ در انجا بدریافت آمد کہ از او نام تا مراد آباد آب باران سر بطغیانی دارد کہ عبور بسواری عرابہ و پالکی وغیرہ دشوار است ناچار بزبان حال شعر مشہور آوردہ بریوان واپس آمدم ؎ تہی دستان قسمت راچہ سود از رہبر کامل ؟ کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را

مولوی فضل رسول بدایونی ابن مولوی شاہ عبد المجید قدس سرہما بماہ صفر سن دوازدہ صد و سیزدہ ہجری متولد شدہ نام تاریخی وی ظہور محمد است تکمیل و تحصیل کتب درسیہ متعارفہ بخدمت مولوی نور الحق فرنگی محلی خلف مولوی انوار الحق شاگرد ملک العلما بحر العلوم ملا عبد العلی

نمودہ بہ تصبۂ رودلی پیشگاہ مزایدانوار مخدوم شاہ عبدالحق قدس سرہ واکابر علمای وقت مثل
مولوی عبدالواسع ومولوی عبدالواجد خیرآبادی ومولوی ظہوراللہ فرنگی محلی وغیرہم رسم دستاربندی
ادا فرمودند ازان بعد علم طب از حکیم سید بربر علی خان موہانی وعلم حدیث وتفسیر از شیخ الملکہ عبداللہ
سراج وشیخ المدینہ شیخ عابد مدنی وعلم تصوف از والد ماجد خودش حاصل نمودہ ونیز بیعت و
خلافت در سلسلۂ قادریہ چشتیہ از والد خود یافتہ چند بار بحرمین شریفین رفتہ از حج وزیارت
مشرف گشت یکبار از دہلی باحرام بستہ پیادہ تا بمبئی رسیدہ وانجا بسواری جہاز بجدہ فرود آمد
وازجدہ بمدینہ پیادہ رفتہ ہمچنین بہ کمال جذب وارادت بہ بغداد خیرالبلاد رفتہ سجادہ نشین وسادۂ
غوثیہ حضرت سید علی ہم از خود اجازت خاص بوی عطا فرمودہ بالجملہ ہموارہ بہدایت وتعلیم خلائق
وتدریس می پرداخت ودر ہیچ کنی وہابیہ کوشش بلیغ می نمود بسیاری از علمای وفضلای نامی بسیار
تربیتش نشو ونما یافتند ازانجملہ مولوی فیض احمد بدایونی ومولوی سخاوت علی جونپوری ومفتی اسداللہ
آگرہ آبادی ومولوی شاہ احمد سعید رامپوری ومولوی عنایت رسول چریاکوٹی ہستند سوم
جمادی الثانی سال دوازدہ صد وہشتاد ونہ ہجری روز پنجشنبہ بعد نماز ظہر بعمر ہفتاد وہفت سالگی
جہان فانی را پدرود فرمود ودر بدایون مدفون گشت برد اللہ مضجعہ مولوی عبدالسلام مرادآبادی
تاریخ وفاتش در فقرۂ انا فضل الرسول یافتہ **تصانیفہ المشہورۃ** بوارق محمدیہ۔ تصحیح المسائل۔
معتقد منتقد سیف الجبار۔ فوز المومنین۔ تلخیص الحق۔ احقاق الحق۔ شرح فصوص الحکم۔ رسالۂ طریقت
حاشیہ میر زاہد۔ حاشیہ ملا جلال۔ مطلب الغریب۔ رسائل دیگر بمسائل شتی

مولوی فضل حق خیرآبادی عمری حنفی ماتریدی چشتی در سال دوازدہ صد ودوازدہ ہجری
وللوت یافتہ شاگرد پدر خود مولوی فضل امام است حدیث از مولانا عبدالقادر دہلوی اخذ کردہ و
قرآن مجید در چہار ماہ یاد گرفتہ وفراغ علمی بعمر سیزدہ سالگی حاصل نمود مرید شاہ دہومن دہلوی
بود در علوم منطق وحکمت وفلسفہ وادب وکلام واصول وشعر فائق الاقران والمتحضار
فوق البیان داشت نظمش زائد بر چہار ہزار اشعار خواہد بود از بلاد بعیدہ طلبۂ علوم آمدہ ازو
مستفید می شدند بسال دوازدہ صد وشصت وچہار ہجری مولف ہیچمدان بمقام لکھنؤ بخدمتش
رسیدہ دید کہ در عین حجۃ کشی وشطرنجبازی تلمیذی را سبق اتقان المبین میداد ومطالب کتاب را

بہ متعلم باحسن بیانی دل نشین می نمود تالیفات رائقہ وارد انگوزان او سابزمانہ فساد ہند قید کردہ بجنودہ رنگون فرستادند ہمدرانجا بتاریخ دوازدہم صفر سال دوازدہ صد و ہفتاد و ہشت ہجری وفات یافتہ **تصانیفہ** الجنس الغالی فی شرح الجواہر العالی۔ حاشیہ شرح سلم قاضی مبارک۔ حاشیہ افق المبین۔ حاشیہ تلخیص الشفا۔ الہدیۃ السعیدیۃ در حکمت طبعی۔ رسالہ تحقیق العلم والمعلوم۔ الروض المجود فی تحقیق حقیقۃ الوجود۔ رسالہ تحقیق الاجسام۔ رسالہ تحقیق کلی طبعی و تشکیک در ماہیات و تاریخ غدر ہندوستان خلف رشید وی مولوی عبدالحق کہ آئینہ کمال پدر ایست بریاست رامپور تعلق دارد

شیخ فضیل کالپوی پسر کلان شیخ جلال واصل کالپوی در وادی عربیت دستگاہی غریب داشت اشعار و قصائد عربیہ بفصاحت تامہ او وست این مطلع قصیدہ ولیست کہ در جواب معین الدین طنطرانی گفتہ ؎ یا جمیل الوجہ وجہی عن قدیم الحال حال ٭ راح روحی بالنوی والدمع کالسلسال سال ٭ ومطلع قصیدہ طنطرانی اینست ؎ یا خلی البال قد بلبلت بالبلبال بال ٭ بالنوی ند ولت قلبی فہو بالزلزال زال ٭ و شیخ فضیل موصوف توقیع نثر و نظم عربی کہ بر تفسیر شیخ فیضی نوشتہ دلالت بر کمال او دارد

مولوی فقیر محمد جہلمی بن حافظ محمد سفارش بموضع چتن کہ از شہر جہلم بفاصلہ دو میل جانب غرب است بروز پنجشنبہ در دوازدہ صد و شصت ہجری متولد شدہ تحصیل علوم عرفی در سمے نجدست میان تعلب الدین ساکن تالیان مدالہ و میان غلام محمد ساکن موضع جادہ و مولوی نور احمد ساکن موضع کہائی کوٹلی وغیرہ علمای عہد تحصیل کردہ رفتہ رفتہ بسلک تلامذہ مفتی صدر الدین خان صدر الصدور دہلی منسلک گشتہ باندک زمانی فارغ التحصیل گشت و بوطن مالوف واپس آمد در رد مذہب نصاری کوشش بلیغ دارد الحال مالک و مربی مطبع سراج المطابع واقع جہلم است ترجمہ تصدیق المسیح و حاشیہ ضیاء الانسان عن وسوسۃ الشیطان و حدائق الحنفیہ در تذکرۂ علمای حنفی و زبدۃ الاقاویل فی ترجیح القرآن علی الاناجیل و رسالہ آفتاب محمدی از تصانیف وی ایدہ اللہ تعالی

مولوی فیض احمد بدایونی ابن حافظ غلام احمد بن مولوی شمس الدین ابن مولانا محمد علی بدایونی ولادت وی در حدود دوازدہ صد و بست و سہ ہجری رو داد۔ جملہ علوم عقلی و نقلی بخدمت خال خود مولوی شاہ فضل رسول بدایونی بکمال تحقیق و تدقیق تحصیل نمودہ مرید مولانا شاہ

عبدالمجید جد ماوری خود بود تشریح کمالات علمیہ وحالات قدسیہ وی درین مختصر گنجائش ندارد ومنجملہ تالیف اوحاشیہ صدرا وحواشی فصوص فارابی ودواوین ثلثہ عربی وفارسی دارد ودر مناقب حضرت غوث الاعظم قدس سرہ بودند کہ اکثر ازانہا در فتنہ عامہ ہند ضائع شدند وی رحمۃ اللہ علیہ در حدود سال دوازدہ صد وہفتاد وچہار ہجری رحلت فرمود

ملا فیروز کشمیری معروف بہ سچا گنائی والد بابا نونی گنائی بعنفوان شباب از زیارت حرمین شریفین مشرف شدہ واپس ہندوستان آمدہ در بدایون باکتساب علوم کوشش مینمود مگر بے سود بود آخر بر ہنمونی طالع بخضر علیہ السلام دوچار گشت از واستدعای علم کردہ وی اورا تعلیم علوم نمود صاحب ترجمہ بہ فقہ وحدیث وتفسیر وغیرہ فائق اقران گشتہ بعہدہ افتای کشمیر عز امتیاز یافت ومرید میر حمزہ کشمیری شدہ در عہد حسین شاہ والی کشمیر بسال نہصد وہفتاد وسہ ہجری بعمر ہفتاد سالگی از دست اہل تشیع کشتہ شد شیخ یعقوب صیرفی در تاریخ فوت او فرمود ؎

از پے تاریخ در دین وحیدہ گفت شد ز بہر دین ملا شہیدہ

از فرزندانش ملا عبدالوہاب دانشمندی صاحب تالیف بود بر حاشیہ توتی وشرح مواقف وشرح شمسیہ حواشی نوشتہ

حرف القاف

قاضی خان ظفرآبادی نامش یوسف زادبوم ظفرآباد مرید خلیفہ شیخ حسن ابن طاہر جونپوری جامع علوم ظاہر وباطن وبصفت قناعت موصوف بود نصیر الدین محمد ہمایون شاہ ہر چند ازوی التماس قبول نذری کردی قبول نکرد وگفت ؎ از خدا خواہم واز غیر نخواہم بخدا کہ نیم بندۂ غیر ونہ خدای دگر است چون فرمان معافی پیش شیخ عبداللہ کہ اکبر اولاد او بود بردند وے نیز قبول نکرد وگفت پسر باید کہ بر متابعت پدر رود وفات قاضی خان پانزدہم صفر سال نہصد وہفتاد بود مرقدش در ظفرآباد سواد جونپور است

قاضی قاضن بہکری ابن قاضی ابوسعید بن قاضی زین الدین بہکری سرآمد علمای وقت بانواع فضائل حفظ قرآن وعلم قرائت نکو آراستہ بود در فقہ وتفسیر وحدیث وتصوف وعربیت وانشا مہارتی کافی داشت ودر ادای سلوک بسے ریاضات کشیدہ وبزیارت حرمین شریفین رسیدہ سیر وسفر بسیار کردہ بالآخر در سلک مریدان سید محمد جونپوری مدعی مہدویت منسلک گردیدہ

لہذا علمای وقت بر وطعن داشتند از درد اشاہ حسن حاکم سند قضای بہکہر یافتہ بجای ہورو تی نشست
در کبر سن از و استعفا جستہ بہ برادرش قاضی نصر اللہ سپرد وندوی بسال نہصد و پنجاہ و ہشت ہجری در
گذشت بہکہر بہ بای موحدہ مفتوح مخلوط بہا و کاف عربی مشدد مفتوح مخلوط بہای ہوز و رای مہملہ
نام شہریست از مضافات سند

ملا قاسم کاہی تخلص از علم تفسیر و ہیأت و کلام تصوف و یراہرہ تمام بود و ہم در موسیقی تصنیف
دارد اگرچہ صحبت مشائخ متقدمین و زمانہ مولانا جامی قدس سرہٗ السامی و غیر ایشان را دریافتہ اما تمام عمر
بالحاد و زندقہ صرف کردہ مع ذلک صفت و آماستگی و آزادگی و بذل و ایثار بر وجہ اتم داشت دیوان
اشعار از و مشہور است و گل فشان نام مثنوی در جواب بوستان سعدی قافیہ بقافیہ گفتہ مطلع اش ایست

جہان آفرین را بجان آفرین ؛ بجان آفرین صد جہان آفرین ؛ از عہد ہمایون شاہ تا عہد اکبر شاہ
زندہ بود تاریخ فوتش بدریافت نرسید

سید قطب الدین محمد بن الحسنی الکڑوی ابن سید رشید الدین احمد بن الغزنوی کہ سلسلہ نسب
پدری وی بحضرت امام حسن بن امیر المومنین علی رضی اللہ عنہما می پیوندد عالم متبحر و فقیہ نحریر صاحب
ولایت و مجاہد فی سبیل اللہ بود در پانصد و ہشتاد و یکسنہ ہجری متولد شدہ بعہد سلطان قطب الدین
التمش از غزنی بدہلی قدوم آوردہ و انا بجا بموضع کڑا بضم کاف عربی و رای مہملہ مشددہ مفتوحہ در آخر الف
کہ قریب قصبہ ہسوہ بمسافت نیم فرسنگ واقع ہست و بہ کڑا سادات شہرت دارد رخت اقامت انداخت
پس ازان بہ نیت غزا و جہاد بخطہ کڑا بفتح کاف عربی و رای ہندی و الف کہ مقابیست برلب گنگ
محاذی مانک پور رونق افروز شدہ با راجہ جی چند غزا فرمودہ غالب آمد و بعمر نود و شش سالگی بمقام
کڑا سوم رمضان سال ششصد و ہفتاد و ہفت ہجری رحلت فرمود سہ پسر عقب خود گذاشت سید
نظام الدین سید قوام الدین مقیم دہلی سید تاج الدین قاضی بدایون اولاد امجاد سید موصوف الرحمۃ
در قصبات کڑا و نصیر آباد و ردولی و کوندہن پٹی و اجھوا و رسول پور و کرولی و منعم آباد و راجپور و گوالیار
و کرٹی و جیزاود ہلی و بدایون و ہسوہ و غیرہ سکونت دارند بسادات قطبیہ مشہور اند۔

ملا قطب الدین شہید سہالوی از شیوخ انصاری است کہ نسبش بسیدنا ایوب انصاری
رضی اللہ عنہ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم می پیوندد یکی از بزرگانش از مدینہ طیبہ بہرات آمدہ

متوطن شد و اولاد امجادش خواجہ عبداللہ انصاری مشہور و معروف در ہرات مدفون است از احفاد خواجہ موصوف شیخ علاء الدین انصاری بہند آمدہ بجوار دہلی سکونت ورزیدہ وفات یافت از احفاد علاء الدین صدر الذکر ملا نظام الدین بقصبہ سہالی مضافات اودھ رخت اقامت انداخت دی بہ پشت ہشتم از ملا قطب الدین شہید بود ملای صاحب ترجمہ امام الاساتذہ و مقدام الجہابذہ معدن علوم عقلیہ مخزن فنون نقلیہ بود اخذ علوم از ملا دانیال جورسی شاگرد ملا عبدالسلام ساکن دیوہ و از قاضی گھاسی شاگرد شیخ محب اللہ آلہ آبادی کردہ عمر عزیزش بشغل درس بسر برد گوئی ریاست علمی بجوار لکھنؤ بر دختم شد و سلسلہ تلمذ اکثر علمای ہند بدو منتہی می شود۔ در قصبہ سہالی دو فریق از شیوخ یکے عثمانی دوم انصاری مقیم و قائض بودند ہر دو فریق بوجہ مشارکت زمینداری قصبہ سہالی باہم نزاع موروثی داشتند در سال یازدہ صد و سہ ہجری شیوخ عثمانی وقت شب بخانہ ملا قطب الدین انصاری ہجوم کردہ او را از جان کشتند و مکانش سوختند مسودہ حاشیہ شرح عقائد دوانی مصنفہ وی ہمان ہنگامہ تلف شد و کتاب تلویحات از تصانیف اوست و او چہار فرزند ارجمند عقب خود گذاشت کہ اولاد آن ہر چہار تا تحریر کتاب ہذا در فرنگی محل واقع لکھنؤ و اضلاع بنارس و مرزاپور موجود اند ابقاہم اللہ ایے ما شاء اولاد ہر یکے از فرزندانش صاحب علم و عمل بودہ اند بقول شخصی ع اینخانہ تمام آفتاب است در تمامی ہندوستان ہمچنین خاندان کہ دران علم موروثی ابا عن جد باشد یافتہ نمی شود بجز خاندان ملای شہید برخی از ناحفاذ امجادش کہ بوفور علم و کثرت درس و تصانیف خود شہرۂ آفاق بودند مذکورشان در بین اوراق ثبت کردہ شد **سہالی** بکسر سین مہملہ و ہای ہوز و الف و لام بکسور و یای تحتانی معروف قصبہ ایست از توابع لکھنؤ **جورا سی** بفتح الجیم الفارسی و سکون الواو و رای مہملہ مفتوحہ و الف و سین مہملہ قصبہ ایست از قصبات ملک اودھ **دیوہ** بکسر دال مہملہ و سکون یای تحتانی و فتح واو و ہای ہوز در آخر قصبہ ایست از قصبات ملک اودھ **فرنگی محل** اکنون محلہ ایست از محلات شہر لکھنؤ دار الامارۃ صوبہ اودھ سابق قطعہ زمین بود کہ دران تاجری از فرنگستان سکونت داشت ازین وجہ آن قطعہ زمین بفرنگی محل شہرت گرفت بعد مرور ایام بوجہ نماندن اعقاب تاجر فرنگی زمین مذکورہ در نزول شاہی در آمد بعد قتل ملای شہید اولادشان جہت قیام خود جای مذکور معاف یافتند و در انجا ہنوز اولاد شریفش قیام پذیر اند

وآن موقع بہ فرنگی محل شہرت دارد

مولوی قطب الدین شمس آبادی اصلش از سادات اٹیھی است از انجا بشمس آباد آمدہ اقامت ورزید اعلم علمای زمان بود اولاً از علمای زمانہ خود اکتساب علوم کردہ بعدہ بزمرہ تلامذہ ملا قطب الدین سہالوی داخل شدہ فراغ علمی حاصل کرد و تمام عمر بشمس آباد بر مسند افادہ و درس متمکی بودہ بعمر ہفتاد سالگی در سال یکہزار و یکصد و بست و یک ہجری درگذشت نور اللہ مرقدہ۔ اٹیھی بفتح ہمزہ و کسر میم و یای تحتانی ساکن مجہول و تای ہندی مخلوط بہای ہوز و یای تحتانی معروف قصبہ است از قصبات لکھنؤ شمس آباد قصبہ از توابع قنوج

نواب قطب الدین خان بہادر محدث دہلوی در دوازدہ صد و نوزدہ ہجری ولادت یافتہ فقیہ و محدث و مفسر قامع شرک و بدعت بود علوم دینیہ خصوصاً حدیث و اصولش از مولوی محمد اسحاق دہلوی حاصل نمود و نیز از فیض علمای حرمین شریفین مشرف گشتہ در دوازدہ صد و ہفتاد و نہ ہجری بمکہ معظمہ وفات یافتہ **تصانیفہ** مظاہر حق ترجمہ اردو و شرح اردو مشکوۃ جامع التفاسیر ظفر جلیل ترجمہ اردو حصن حصین۔ مظہر جمیل۔ مجمع الخیر۔ جامع الحسنات۔ خلاصہ جامع صغیر۔ ہادی الناظرین۔ فقہ سلطان۔ معدن الجواہر۔ وظیفہ مسنونہ۔ تحفۃ الزوجین۔ احکام الضحی۔ فلاح دارین۔ تنویر الحق۔ توقیر الحق۔ تحفۃ العرب والعجم۔ احکام العیدین۔ رسالہ مناسک۔ خلاصۃ النصائح۔ گلزار جنت تنبیہ النساء۔ حقیقۃ الایمان۔ مراد المعاد۔ تذکرۃ الصیام۔ تذکرۃ الربا و غیر ذلک۔

مولوی قطب الہدی ساکن رای بریلی بن سید محمد واضح بن سید محمد صابر بن سید آیۃ اللہ بن سید شاہ علم اللہ قدس اللہ اسرارہم از اکابر علمای وقت متشرع و متدین بود کتب درسیہ از افاضل لکھنؤ خواندہ و حدیث و تفسیر و جز آن از دینیات بخدمت مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی و برادران ایشان و از شاہ عبد القادر مصنف موضح القرآن قرات و سند کردہ و ستگاہے عالی درین علوم حاصل فرمود و اخذ معارف و لطائف بخدمت شاہ غلام علی دہلوی نمودہ بعد از تکمیل تحصیل و معاودت بوطن مالوف گوشہ عزلت اختیار کردہ در تدریس دینیات و تربیت طالبان مولی تعالی می پرداخت وفاتش در چہل سالگی بتاریخ نوزدہم ربیع الآخر سن دوازدہ صد و بست و شش ہجری واقع شدہ از تصانیف وی رحمہ اللہ غیر از رسالہ موسومہ بجانب الشرقی فی اثبات کفر

فرعون الغرقی یافتہ نہ شد

سید قمر الدین حسین اورنگ آبادی ابن سید نیب اللہ بن سید عنایت اللہ اصل او از سادات خجند ہست در سال یکہزار و یکصد و بست و سہ ہجری متولد شدہ علوم عقلیہ و نقلیہ از علمای نامدار آن دیار حاصل کردہ بحفظ قرآن مجید توفیق یافت و خرقہ نقشبندیہ از پدر خود پوشید عالم باعمل و فاضل اجل بود تاریخ بستم جمادی الاولی سال یکہزار و یکصد و ہفتاد و چہار ہجری بارادۂ زیارت حرمین شریفین از اورنگ آباد مع دو فرزندان خود میر نور الہدی و میر نور العلی روانہ شدہ اولاً بمدینہ طیبہ از جدہ متوجہ شدہ ہفتدہم ذیقعدہ سال مذکور بمدینہ سکنہ داخل گردید و بزیارت نبوی صلعم شرف یاب گشت و تاریخ چہارم ذیحجہ سن مذکور بمکہ معظمہ رسیدہ مناسک حج ادا کردہ بوطن خود اورنگ آباد واپس آمدہ کتاب مظہر النور در مبحث وجود از تصانیف اوست کہ در سال یکہزار و یکصد و شصت و چہار ہجری تصنیف کردہ تاریخ دوم ربیع الاول یکہزار و یکصد و نود و سہ ہجری رحلت فرمودہ در اورنگ آباد مدفون گردید غلام علی آزاد تاریخ وفاتش در لفظ موت العلماء ثلمۃ یافتہ

سید قوام الدین دہلوی ابن اوسط سید قطب الدین محمد بن الحسنی عالم عامل و فاضل متدین و کامل بود بدختر سلطان التمش کدخدا شد و بدہلی اقامت ورزید ولادتش بسال ششصد و بست و ہفت ہجری بظہور پیوستہ و بعمر ہشتاد و سہ سالگی در سنہ ہفتصد و دہ ہجری رحلت فرمود

از تلامذہ او سید رکن الدین بن سپد نظام الدین بن سید قطب الدین محمد بن الحسنی بود

مفتی قوام الدین محمد کشمیری بن مولوی سعد الدین صادق ابن مولوی عز الدین بن امان اللہ شہید بن مولوی خیر الدین چہارم شعبان سال دوازدہ صد و پنجاہ و دو ہجری ولادت یافتہ محدث و فقیہ جامع کمالات ظاہر و باطن بود بعد ختم قرآن مجید بخدمت شیخ رحمہ اللہ ولا مقیم السنتہ تو پیگرد بصغر سنی کسب علوم و فنون کردہ محسود اقران گشت و اجازت حدیث از میر قاری تلمیذ شیخ القراء و حاجی عبد الولی طرخانی تلمیذ شیخ ابو الحسن سندہی مدنی و حاجی نعمت اللہ تو شہری و بابا محمد محسن بلیجری تلمیذ مولوی امان اللہ شہید یافتہ بخانقاہ سید محمد امین اویسی ہنگامہ درس و تدریس گرم ساخت و رفتہ رفتہ بقضای کشمیر و شیخ الاسلامی آنجا رسیدہ و بصحبت شاہ زین العابدین قادری و میان زکریا لاہوری و شیخ الاسلام احمد اکہرلی و خواجہ عبد الرحیم بیجکمان مدتہا

مستفید و مستفیض شدہ کتاب صحائف سلطانی کہ مشتمل بر بیان شصت علوم از تصانیف
ادست نہم ماہ ذیقعدہ سن دوازدہ صد ولوزدہ این جہان را پدرود نمود۔

حرف الکاف

مولوی کرامت اللہ جیریاکوٹی ابن احمد ملیح عباسی از ماہران علوم و نام آوران آن مرز بوم
بود بصغر سن بعد از مرگ پدر وطن را وداع نمود و بطلب علوم بجونپور رود فرمود و آنجا
بخدمت ملا محمد عسکری شیعی نبذی از کتب درسیہ باتمام رسانید بعد ازان بپیش ملا احمد اللہ سندیلی رسیدہ
از کسب علوم و معارف ہر تلید و طارف فارغ گردید و خواست تا بر سم دستار بندی پردازد و غلغلہ
شہرت خود باطراف ملک و چار سوی گیتی اندازد گویند مجلسی آراستہ شد و قریب سی صد از علمائے
امصار و طلبہ ہر دیار گرد آمدند و ہر کسی ازان ابنوہ مسئلہ از مسایل علوم مختلفہ ہمی پرسید آن فاضل
عالی پایگاہ بجواب ہر یکی انان تحسین بیکران و آفرین بی پایان می شنید بعد تحصیل علوم بطلب دنیا
کوشید و از بعض امرا لکھنؤ بوجہ کفاف زمینے کہ محاصلش دو ہزار روپیہ بود موظف گشت و تمام عمر
بجاہ و جلالت تمام و مرجعیت خواص و عوام بسر بردہ در سال پنجاہ و یک از صدی سیزدہم ہجرت
بصد سالگی جہان فانی را پدرود فرمود

مولوی کرامت علی جونپوری صدیقی متشرع و متورع واعظ کثیر التصانیف والدرس
مرید سید احمد بریلوی در ہدایت و ارشاد خلائق بغایت می کوشید خصوصاً مردم ممالک ڈھاکہ و بنگالہ
اند مستفیض و مستفید شدند و ازان دیار طریق اسلام از یمن و برکت او شیوع یافتہ بتاریخ سوم ربیع الآخر
روز جمعہ وقت صبح صادق سن یکہزار و دو صد و نود ہجری وفات فرمودہ بمقام رنگ پور مدفون
گشت شکر اللہ سعیہ مولوی حافظ احمد فرزند ارجمند آن ہدایت مآب و مولوی محمد محسن برادر زادہ
شان یادگار دیدند سلمہما اللہ تعالیٰ **تصانیفہ المفیدہ** مفتاح الجنۃ۔ زینۃ المصلی۔ دعوات مسنونہ
قرۃ العیون۔ تزکیۃ نسوان۔ زاد التقوی۔ راحت روح۔ نور علی نور۔ فیض عام۔ تزکیۃ العقاید۔
مراد المریدین۔ قوۃ الایمان۔ نسیم الحرمین۔ احقاق الحق۔ تنویر القلوب۔ حق الیقین۔ قول الحق۔
مرأۃ الحق۔ رفیق السالکین۔ عکازۃ المومنین بطرد المعاندین۔ براہین قطعیہ فی مولد خیر البریہ۔ کرامۃ
الحرمین فی ازالۃ شبہۃ الفریقین۔ ملخص القول الامین۔ اطمینان القلوب۔ ہدایۃ الرافضین

برہان الاخوان مخارج الحروف۔ زینۃ القاری۔ شرح ہندی جزری۔ شرح شاطبی۔ ترجمہ مشکوۃ جلد اول۔ ترجمہ شمائل ترمذی۔ فتح باب صبیان۔ کوکب دری۔ نور الہدی۔ حجب قاطعہ۔ مکاشفات رحمت۔ دافع الوساوس۔ مصباح الظلام۔ رسالہ بیعت۔ قامع المبتدعین۔ استقامت۔ رد البدعۃ۔ قوت روح۔ سبیل الرشاد۔ القول الثابت۔ رسالہ محمودیہ وغیرہ

مولوی کرم اللہ محدث دہلوی پدرش از ہنود بود بدست مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی خلعت اسلام پوشیدہ وی بعد تحصیل علوم ظاہر از شاہ غلام علی دہلوی خرقہ خلافت یافتہ اکثری از اہل دہلی بفن قرأت شاگردش بودند یک مرتبہ بحج مشرف شدہ بوطن الیف آمد و برواپسی خود تاسفہا کردہ باز بزیارت حرمین شریفین شتافت و در اثنای راہ بسال دوازدہ صد و پنجاہ و ہشت ہجری وفات یافتہ مورد

آیۂ کریمہ ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ الآیہ گشت روح اللہ روحہ

مولوی کریم اللہ دہلوی ابن مولوی لطف اللہ فاروقی بخدمت مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی و مولانا رشید الدین خان دہلوی و مولوی محمد کاظم دہلوی اکتساب علوم رسمی نمودہ دست ارادت بدست سید آل احمد مارہروی عرف اچھے میاں دادہ نقد خلافت بدست آوردہ کثیر الدرس والتصانیف بود چہارم شوال سال نود و یکم صدی سیزدہم ہجرت بعمر نود سالگی از دار فنا بجرت فرمود

مولوی کریم الزمان سندیلی ابن خواجہ نہال الدین از خواجہ زادگان قصبہ سندیلہ کہ نسب وی بحضرت بہید اللہ احرار علیہ الرحمہ می پیوندد بماہ صفر سال دوازدہ صد و سی ہجری ولادت یافتہ بخدمت علمای عصر ہمچو مولوی تراب علی لکھنوی و مولوی سعد اللہ مراد آبادی تحصیل نمودہ بدرس و افادہ طلبہ علوم بسر می برد و بتاریخ بست و نہم ربیع الثانی سال دوازدہ صد و ہفت ہجری بمرض طاعون وفات یافتہ

مولوی کلیم اللہ جہان آبادی دانشمندی متجر مرید شیخ یحیی مدنی بود کتب معتبرہ در علوم مختلفہ و علم حقائق تصنیف کردہ سواء السبیل و کشکول و مرقع از تصنیفات بدیعہ اوست در سن ہزار و یکصد و چہل ہجری جان بجان آفرین سپرد نور اللہ مرقدہ

ملا کمال الدین سہالوی از اجل تلامذۂ مولانا نظام الدین ابن ملا قطب الدین الشہید السہالوی جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول افضل ترین اذکیای عصر بود تصانیف انیقہ بسیار دارد از انجملہ عروۃ الوثقی و شرح کبریت احمر و حاشیہ کمالیہ بر شرح عقاید جلالیہ مبسوط و مشہور اند و تعلیقات

حاشیہ نماہدیہ کہ بر شرح تہذیب جلالی است نوشتہ وفات وی سیزدہم محرم الحرام سال ہفتاد و پنجم صدی دوازدہم ہجرت وقوع یافتہ فقرہ بروالودود مضجعہ مادہ تاریخ رحلتش یافتہ اندانعمہ اللہ بکمالہ۔

کمال الدین علامۂ دہلوی خواہرزادۂ شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی وخلیفہ او بود سلسلہ نسبتش بہ سید نا حسن بن علی رضی اللہ عنہما می پیوندد وچونکہ وی بحدیث وتفسیر وفقہ واصول یگانۂ روزگار بود ویرا علامہ می گفتند باحمد آباد گجرات قدوم آوردہ ومدتی بہ ہدایت وافادۂ خلایق بسر بردہ بسال ہفت صد و پنجاہ وشش ہجری وفات یافتہ در دہلی مدفون گشت، نور اللہ مرقدہ

مولانا کمال الدین زاہد دہلوی دانشمند متبحر بکمال ورع وتقوی ودیانت موصوف بود شیخ نظام الدین اولیا مشارق الانوار کتاب حدیث را پیش او سند کردہ واو پیش مولانا برہان الدین بلخی واو پیش مصنف کتاب سلطان غیاث الدین بلبن آرزو کردہ کہ مولانا کمال الدین زاہد را امام خود فرماید مولانا انکار فرمود رحمۃ اللہ علیہ

ملا کمال الدین لاہوری برادر مولانا جمال الدین جامع علم وعمل وزہد وتقوی بود مدتی مدید در لاہور وسیالکوٹ بر مسند تدریس وتلقین متمکن بودہ افادہ وافاضہ خلائق می نمود شیخ احمد مجدد الف ثانی وملا عبد الحکیم سیالکوٹی از ارشد تلامذہ وینہ بسال ہزار و ہفتدہ ہجری در بلدۂ لاہور وفات یافتہ بگرفتی زمانناقبرش مفقود است تاریخ فوتش چنین است **مصرعہ** طلق حق قطب و تاج اولیا ملا کمال

حرف اللام

مولوی لال محمد ساکن ہسوہ از سادات قطبیہ قصبہ ہسوہ ضلع فتحپور عالم متبحر جامع علوم عقلیہ ونقلیہ کثیر التصانیف بود بر اکثر کتب شروح وحواشی نوشتہ کتابی در نسب نامہ سادات عرب وعجم تحریر کردہ وتمام عمر بقصبۂ ہسوہ بافادۂ علوم عقلی ونقلی بسر بردہ لاولد وفات یافت ملفوظات قطبیہ از تالیفات ویست نسب پدری وی بہ سید قطب الدین محمد الحسنی کہ ذکرش بحرف قاف ترتیب تحریر یافتہ بدین نہج می پیوندد سید لال محمد بن فیض اللہ بن سید ملوک ابن سید علی بن سید جان بن سید طاہر بن سید رکن الدین بن سید قطب الدین بن سید اخوند بن سید بڑا بن سید قوام الدین بن سید صدر الدین بن رکن الدین بن سید نظام الدین بن سید قطب الدین محمد الحسنی المدنی الغزنوی الدہلوی الکڑوی۔

شاہ لطف اللہ انبالوی مرید شاہ بہکمہ چشتی لاہوری صاحب علم وعمل بود ثمرۃ الفواد در ذکر کرامات وخرق عادات مرشد خود تالیف کردہ در سال یکہزار ویکصد وہشتاد وشش ہجری وفات یافت نور اللہ مضجعہ

حرف المیم

قاضی مبارک گوپاموی مرید وشاگرد شیخ نظام الدین بایٹھوی قدس سرہ بود کسب علوم وتہذیب اخلاق در خدمت شیخ موصوف نمودہ علمی بروجہ اتم ودیانتی وامانتی بمنصب قضا داشت وتا آخر عمر معزز ومحترم ومکرم زیست وہمچنان بجانب آخرت رحلت گزید از ارشد تلامذۂ او میان مخدوم بدہ بن میان ابو الفتح خراسانی است کہ اکثر نسخ درسیہ را درس میفرمود ودیگر سید محی الدین است کہ ہمین نسبت داشت کذا فی منتخب التواریخ لملا عبد القادر البدایونی

شیخ مبارک ناگوری از فحول علمای روزگار بود در مبادی احوال پیش خطیب ابو الفضل کازرونی ومولانا عماد طارمی در گجرات کسب علوم نمودہ پیوستہ بدرس علوم دینیہ اشتغال داشت وفن شعر ومعما وغیرہ سائر فضائل خصوصًا علم تصوف را خوب ورزیدہ وشاطبی را یاد گرفتہ درس می گفت وقرآن مجید را بقرآت عشرہ حفظ کردہ در آخر عمر تفسیر قرآن مجید بچہار مجلد موسوم بہ منبع العلوم نوشتہ وجز آن نیز مولفات شریفہ دارد قریب پنجاہ سال در آگرہ بافادہ وافاضہ طلبہ علوم گذرانیدہ فرزندانش شیخ ابو الفضل علامی وملک الشعرا شیخ ابو الفیض فیضی فیاضی وشیخ ابو الخیر وغیرہ فخر زمانہ بودند ہفتدہم ذیقعدہ سال ہزار ویک ہجری در لاہور برحمت حق پیوست

سید مبارک بلگرامی حسینی واسطی شاگرد شیخ نور الحق فرزند وتلمیذ شیخ المحدثین شیخ عبد الحق محدث دہلوی بود عمر عزیزش در افادۂ علوم دینی خاصتہ فن حدیث ودرس طلبہ صرف نمودہ بسال ہزار ویکصد ویازدہ ہجری طائر روحش از قفس عنصری پریدہ بشاخسار روضۂ رضوان نشیمن گرفت رضی اللہ عنہ

قاضی مبارک گوپاموی شارح سلم العلوم ابن شیخ محمد دائم اوہمی فاروقی کہ بر منطقیت ما وشرح سلم گواہ عدیل است معاصر مولوی حمد اللہ سندیلی ومولوی قاضی احمد علی سندیلی بود وبہر دو قاضی مناظرہ ومباحثۂ علمی بظہور آمدہ بسال یازدہ صد وشصت ودو ہجری رحلت فرمودہ کذا فی بحر زخار قاضی بخاتمہ شرح خود عبارتیکہ نوشتہ است بجنسہ منقول می شود قد تم الشرح بفضل من اللہ تعالی وتبارک من عبدہ

محمد مبارک فی سنہ الف و مایۃ و اربعین و ثلث من الہجرۃ النبویۃ فی سابع شہر ربیع الاول یوم الخمس فی بلدۃ شاہجہان آباد والحمد للہ رب العالمین حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ والصلوٰۃ علی نبینا محمد خیر البریۃ وعلی آلہ وازواجہ واصحابہ المومنین والمومنات برحمتک یا ارحم الراحمین

مولانا شیخ محب اللہ الہ آبادی دانشمند متبحر از مشاہیر علمای صوفیہ در علوم ظاہر و باطن سرخیل امثال و اقران خود بود وطن اصلی او قصبہ صیدپور توابع خیرآباد منمضافات اودھ است نسبتش بحضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بوساطت شیخ فرید شکر گنج می پیوندد دست ارادت بشیخ ابوسعید گنگوہی داده خرقۂ خلافت حاصل فرمود تحقیقات و تدقیقاتش در علم تصوف بمرتبۂ اجتہاد رسیده بلکہ می سزد کہ شیخ محی الدین عربی را شیخ اکبر و ویرا شیخ کبیر گویند او را تصانیف عمده در حقائق و توحید بسیار اند کہ آن را خزینہ دقائق و گنجینۂ حقائق اسرار الٰہی توان شمرد از جملہ تصانیف او کہ مشہور اند بذیل مذکور می شوند شرح فصوص عربی۔ شرح فصوص فارسی۔ رسالہ ہفت احکام۔ غایۃ الغایات۔ مغالیط عامہ۔ سر الخواص۔ عبادۃ الخواص۔ طرق الخواص۔ عبادۃ اخص الخواص۔ مناظر اخص الخواص۔ رسالہ تسویۃ رسالہ سہ رکنی۔ رسالۂ وجود مطلق۔ نہم رجب سال ہزار و پنجاہ و ہشت ہجری قریب غروب آفتاب آن آفتاب عالمتاب در پردۂ عدم متواری گشت مزار شریفش در الہ آباد زیارت گاہ ارباب بصیرت است و اولاد امجادش بدائرہ شاہ جنۃ اللہ قدس سرہ رونق افروز اند از انجملہ مولائی و مرشدی مولانا حافظ حکیم حاج الحرمین الشریفین مولوی محمد حسین سلمہ اللہ رب المشرقین چراغ این دودمان عالی استند انار رشد تلامذہ و خلفای شیخ محب اللہ قدس سرہ قاضی گھاسی الہ آبادی میر سید کبیر قنوجی و میر سید محمدی فیاضی امروہی بودند رحمۃ اللہ علیہم و علی اسلافہ و اخلافہ

قاضی محب اللہ بہاری ابن عبد الشکور بموضع کڑا متعلقہ محب علی پور مضاف بہار در قبیلہ ملک متولد شد بحری بود از بحار علوم و بدری بود بین النجوم در اوائل کتب درسیہ از علمای عصر خوانده آخر بزمرۂ تلامذۂ ملا قطب الدین شمس آبادی منسلک شده فراغ حاصل کرد بعده بدکن رفتہ بملازمت عالمگیر بادشاہ بعہدہای قضای لکھنؤ و حیدرآباد از یکی بعد دیگری مباہی گشت بعده بتعلیم نبیرہ بادشاہ موصوف یعنی رفیع القدر بن شاہزادہ محمد معظم ملقب بشاہ عالم مامور گردید و در عہد محمد معظم شاہ عالم بعہدۂ صدارت ممالک ہند و خطاب فاضل خان ممتاز شد آخر کار در سال یازده صد و نوزده

ہجری وفات یافتہ اندرون احاطۂ مزار شاہ فریدالدین طویلہ بخش بہ محلہ چاند پورہ منحلات شہر بہار مدفون شد تاریخ فوت اوار **مصرعہ** قاضی مولوی محب اللہ ؒ ونیز از مصرعہ رفتہ سوی ارم محب اللہ ؒ برمی آید سلم العلوم وافادات در منطق و مسلم الثبوت در اصول فقہ مع منیۂ آن والجوہر الفرد در بیان جزء لایتجزی در رسالہ مغالطہ عامۃ الورود از تصانیف او مقبول و متداول علما انداز لفظ مسلم الثبوت تاریخ تالیفش برمی آید یعنی یازدہ صد و نہ ہجری **بہار** بکسر بای موحدہ دہای ہوز مفتوح والف و رای مہملہ شہریست در ممالک شرقی ہندوستان بعہد شاہان عائلہ تیموریہ بنام صوبہ بہار مشہور بود کذا بفتح کاف عربی و رای مہملہ والف مقصورہ نام دیہی است از توابع محب علی پور علاقہ بہار۔

انتباہ

سید غلام علی آزاد بلگرامی در سبحۃ المرجان نوشتہ کہ محب اللہ بہاری شاگرد ملا قطب الدین شمس آبادی بود و مولوی عبدالحلیم لکھنوی در حاشیۂ شرح ملا حسن نسبت تلمذ او بہ ملا قطب الدین شہید سہالوی بیان کردہ اند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

مولوی محمد احسن عباسی چریاکوٹی از عمدہ ترین اذکیای دہر و گرانمایگان عصر بود برائے تکملہ علوم عقلیہ و فنون نقلیہ بخدمت جامع علوم اولین و آخرین ملا نظام الدین لکھنوی فرنگی محلی شتافتہ و در انجا از معارف عقلیہ و دقائق نقلیہ نصیبی وافی یافتہ قوت حافظہ و صفائی ذہنش بمرتبہ بود کہ ہر کتابیکہ می خواند عبارت آن بجمیع الفاظ و معانی ہنگام مطالعہ بلوح حافظہ وی محفوظ مے بود و گرہ ہمہ نکات و دقائق متعلقہ سبق ناخن فکرتش می کشود لاجرم پیش او ستاد سبق خود ہر روز کتاب ناکشودہ می خواند و در بحث دقائق و کشف معضلات دقیقہ در نظرش مخفی نمی ماند ہمہ دانستند کہ کتاب ناخواندہ نمی خواند بلکہ مضامین باجملہ ابحاث دقیقہ و تحقیقات انیقہ از پیشتر می داند **لطیفہ** روزی شارح سلم العلوم ملا محمد حسن مرحوم بدو گفت کہ از تو عجبی ترکیست کہ کتاب خواندہ میخوانی وی بجوابش گفت کہ توئی زیرا کہ من نادانی خود را دانستم تا باصلاحش کوشیدم و تو این ہم ندانستی کہ من نادانم لاجرم ہمچنان در تیرگی نادانی ماندی بالجملہ وی بعد تکمیل علوم بدہلی در آمدہ بخدمت ارکان دولت شاہی عزے عظیم و قدرے فخیم بدست آورد علمائے شہر باو طرح جدال انداختند و علم منازعت افراختند عاقبت ہمہ سپر انداختند و بہ خجالت و ندم ساختند از انجا کہ ذات والایش

اعجوبۂ روزگار و نادرۂ اعصار بود آوازۂ بوالعجبیش بوالی شہر رسید و آن قہرمان حدیث کمالش را بگوش
دل بشنید خواست تا بحضرتش خواند و از خاک مذلتش برگرفتہ بکرسی دولتش نشاند چون حاسدان
شنیدند ببلاکش کوشیدند خون جگر خوردند و زہر در طعامش کردند کہ کارش تمام گردید **مصرعہ**
ای روشنی طبع تو بر من بلا شدی ؛ میگویند ہر گاہ زہر قاتل رگ و پی آن مظلوم سر کشید نامہ از دولتش
رسید دی و دمان کشاکش روح پر فتوح در جوالبش باین شعر کفایت در زید و بر بید روحش بپای رضا
و تسلیم بحضرت عزت سرمدی و دولت ابدی دوید **فرد** از حیاتم رمقی بود کہ یادم کردی ؛ بہر تشخیص
نفس آئینہ شد نامۂ تو

مولوی محمد احمد فرنگی محلی پسر و جانشین مولوی احمد انوار الحق ہر چند اتمام تحصیل کتب درسیہ
چنانکہ باید نکردہ لاکن کسب اذکار و اوراد والد خود نمودہ مدام بعبادت الٰہی مشغول بود پانزدہم
صفر روز یکشنبہ سال دوازدہ صد و شصت و دو ہجری بجلد برین شتافت **مصرعہ** نور انوار رفت
از دنیا ؛ مادۂ تاریخ وفات اوست

مولوی محمد ادریس نگرامی ابن مولوی حافظ عبد العلی نگرامی شاگرد و خلیفہ پدر خود ست
بحکم الولد سر لابیہ ہمچو والد ماجد خود تدریس و ہدایت و ارشاد مردمان می کند خداوند کریم او را
بحفظ و امان خود نگاہداشتہ بر جادۂ استقامت و ہدایت مستقیم دارد کتب مفصلۂ ذیل از تصانیف
رائقۂ وی اند۔ ابراز الکتمان من تکمیل الایمان۔ تحفۃ النبلا فی آداب الخلفا۔ القول المتین فی التامین
الکلام الموطا فی تحقیق الصلوٰۃ الوسطی مواہب القدوس فی احکام الجلوس طریق الفلاح الی
الاضطجاع بعد رکعتی الصباح تحصیل الاسلام تبویب مسند الامام اربعین من مرویات نعمان سید المجتہدین
الکلام النفیس فی ترجمۃ محمد ادریس تحفۃ الحبیب فی تحقیق الصلوٰۃ والسلام بین یدی الخطیب
الکلام المبین فی تحقیق مجددی الاربعین الحاد السیئات باقامۃ الصلوٰت قرۃ العیون عن مدعی ایمان فرعون

ملا محمد سعد سہالوی خلف اکبر ملا قطب الدین الشہید السہالوی شاگرد پدر خود علامۂ عصر
از حین حیات پدر پیشگاہ محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ حاضر بودہ خدمت صدر الصدور
برہانپور حاصل نمودہ سر بلند بود ہمدران اثنا بہ فیبوبت وی ملا قطب الدین راشیوخ عثمانی
سکنۂ سمالی ارجان کشتند وی رحمۃ اللہ علیہ در دکن بذات یافتہ

مولانا شیخ محمد اسعد حنفی مکی از تلامذۂ شیخ تاج الدین مالکی نزیل آرکاٹ علامۂ وقت بودہ از مکہ معظمہ بہندوستان آمدہ زمانی برفاقت نواب نظام الدولہ ناصر جنگ بسر برد و نواب موصوف تعظیم و تکریم او میکرد بعد قتل نظام الدولہ ناصر جنگ ہمشیرہ زادۂ او مظفر جنگ مالک ملک شد شیخ محمد اسعد بزمرۂ رفقای مظفر جنگ منسلک گردید پس ازان درمیان مظفر جنگ و افاغنہ قائمین ناصر جنگ نفاق پیدا شدہ نوبت بجنگ طرفین رسید مظفر جنگ در روسای افاغنہ مقتول شدند ہمدران معرکہ شیخ محمد اسعد بتاریخ ہفدہم ربیع الاول روز یکشنبہ وقت ظہر سال یکہزار و یکصد و شصت و چہار ہجری بقتل رسیدہ بمیدان جنگ سرزمین کریت مدفون شد غلام علی آزاد بلگرامی کہ دران معرکہ حاضر بود تاریخ نوشت چنین گفتہ ؎ مضی خیر نا اسعد الاتقیا ؛ الا لا یری مثلہ واحدۃ

لقد الہم اللہ تاریخہ ؛ تقضی نجبہ عالم ماجدہ

مولانا محمد اسحاق دہلوی کنیش ابو سلیمان و مختر زادۂ مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی شاگرد و جانشین جد مادری خود بود در حدیث و تفسیر و فقہ مہارتی تام داشت مؤلفاتے چند مجموعہ مسائل اربعین و فتاوی ہندی از و یادگار اند از ہند بمکہ معظمہ ہجرت فرمودہ ہمدرانجا بسال دوازدہ صد و شصت و دو ہجری برحمت حق پیوستہ رحمہ اللہ علیہ

قاضی محمد اسلم ہروی از احفاد ملا خواجہ کوہی خراسانی است ببہرات متولد شدہ در کابل نشو و نما یافت و اکتساب علوم متعارفہ بخدمت شیخ بہلول لاہوری نمودہ بعد از فراغ علمی پیش نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ آمدہ چون قاضی از اقربای میر کلان محدث استاد جہانگیر بود بادشاہ بالفور ازش پیش آمدہ ویرا بمنصب قضای کابل نامزد فرمود قاضی عہدۂ خود را بامانت و دیانت تمام انجام داد جہانگیر او را بحضور خود طلبیدہ و قضای اردوی معلی بدو سپرد و در عہد شاہجہان این جہانگیر نیز بہمان منصب مستقل بودہ بمنصب ہزاری سرفراز گردید و تا سی سال بعہدۂ قضا و لشکر سرفراز ماندہ مورد مراحم سلطانی بود روزی شاہجہان ویرا بروپیہ وزن فرمود شش ہزار و پانصد روپیہ کہ ہم پلۂ قاضی شدند بدو بخشید قاضی علاوہ عطوفہ قضا جاگیر دہ ہزار روپیہ سالانہ از بارگاہ سلطانی می یافت و بسال شصت و یکم صدی یازدہم ہجری بلاہور وفات یافت

پسرش محمد زاہد صاحب زواہد ثلاثہ است

محمد اسمٰعیل محدث لاہوری از سادات عظام بخارا است در عہد سلطان مسعود غزنوی
باآخر سال سہ صد و نود و پنج ہجری بلاہور آمدہ متوطن شد ماہر علوم فقہ و حدیث و تفسیر و جامع
ظاہر و باطن بود وی اول واعظان اسلام ہست کہ در لاہور بہ تذکیر و موعظت لب کشادہ دار تاثیر
وعظ وی ہزارہا کفار مشرف باسلام شدند در سال چہار صد و چہل و ہشت ہجری وفات یافت
بیرون بلدۂ لاہور جانب جنوب مدفون گشت

مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی ابن مولوی عبد الغنی بن مولانا شاہ ولی اللہ در دیانت و رسائی
فکر یگانۂ روزگار و مشار الیہ علمای کبار بود ہمراہ سید احمد مجاہد ساکن رای بریلی رحمۃ اللہ علیہ تمام غزا
فی سبیل اللہ بدست گرفتہ مساعی جمیلہ بظہور آوردہ بتاریخ بست و چہارم ذیقعدہ سال دوازدہ
صد و چہل و ششم ہجری متصل بالاکوٹ ملک پنجاب شربت شہادت چشیدہ بریاض رضوان
خرامید رسالۂ اصول فقہ و رسالۂ توحید و صراط مستقیم و تنویر العینین و تقویۃ الایمان از مصنفات مشہورہ
اوست طاب اللہ ثراہ

مولوی محمد اسمٰعیل لندنی ساکن قدیم مرادآباد از چندی سکونت لکھنؤ اختیار کردہ مردی ذہین
وذکی الطبع بود خصوصاً در علم ادب استعداد کامل داشت مولوی ترابعلی لکھنوی از تلامذۂ اوست
وجہ شہرتش بلندنی اینست کہ نصیر الدین حیدر فرمان روای لکھنؤ بر سم سفارت او را پیشگاہ شاہ
لندن فرستادہ بود و در لندن بازنی عیسائی کہ آزامس ڈف می گفتند نکاح کردہ بلکھنؤ باز آمد
چونکہ طبع آزاد داشت ہرگاہ بعدن رسید زوجہ عیسائیش گفت بزیارت بیت اللہ کہ از اینجا
قریب است چرا نمی روی بجوابش گفت مرا بدیوار ہای سنگین اعتقادی نیست اعوذ باللہ من
سوء الاعتقاد منجملۂ تصانیفش حاشیۂ شرح تہذیب یزدی و حاشیۂ میبذی مشہور است ہیجدہم
ربیع الاول سن دوازدہ صد و پنجاہ و سہ ہجری فوت شدہ تجاوز اللہ عنہ

ملا محمد اشرف تنٹو کشمیری خلف خواجہ محمد یلیسا از احفاد خواجہ حیدر کشمیری ذہین و ذکی
بود اولاً از بزرگان خود اکتساب کمالات نمودہ بخدمت ملا محمد محسن تنٹہ وغیرہ تعلیم کردہ دانشمند
متبحر گشت تصانیف رائقہ در علم قرأت و رد شیعہ و دیگر فنون از و یادگار ماند کتاب جواہر الحکم
منجملۂ آن شہرت دارد بسال یازدہ صد و بست و سہ ہجری وفات یافت

مولانا محمد اشرف لکھنوی ابن قاضی نعمت اللہ خوشنویس ولد محمد معظم ولد ملا احمد علی صدیقی بزرگی از اسلافش از لاہور آمدہ مقیم لکھنؤ شدوے رحمۃ اللہ شاگرد مولوے نور الحق لکھنوی فرنگی محلی و مولوی سید مخدوم لکھنوی و مرید سید احمد مجاہد بریلوی بود بتدریس و تصنیف عمر عزیزش بسر بردہ در تالیف تاج اللغات کہ بحکم والی لکھنؤ مؤلف شدہ او ہم شرکتے داشت اصول راسخہ و شرحش و دوحۂ شامخہ و قسطاس الصرف و تفسیر قرآن مجید عربی و تاریخ علماء مشائخ و سلاطین ہند ناتمام کہ مسودہ آن بخط شریفش بنظر مؤلف کتاب ہذا گذشتہ از تصانیف او ہستند مولانا ثابت علی مرحوم ساکن موضع بہکا ضلع آگرہ آباد از تلامذۂ او و از اساتذہ جامع الاوراق انہ صاحب الترجمہ بتاریخ ہفتدہم صفر سن دوازدہ صد و چہل و چہار ہجری بمرض ہیضہ رحلت فرمودہ در حجرۂ مسجد خود واقع جھوائی ٹولہ منجملات لکھنؤ مدفون گردید شرفہ اللہ بہ تشریف الغفران

مولوی محمد اصغر فرنگی محلی ابن مفتی احمد الرحیم ابن مفتی محمد یعقوب عالم و حافظ قرآن و بتدریس طلبہ اشتغال داشت و بمنصب افتای عدالت دیوانی شہر لکھنؤ سرفراز بود بتاریخ نوزدہم رجب بسال دوازدہ صد و پنجاہ و پنج ہجری وفات فرمود

مولوی محمد اعلم سندیلی قاضی نادہ قصبۂ سندیلہ از اولاد عمر فاروق رض شاگرد ملا کمال الدین سہالوی بود فاتحہ فراغ بخدمت مولوی حمد اللہ سندیلی خواند و بتدریس و تصنیف مشغول گشت از مشاہیر تلامذۂ او مولوی سید عبد الواحد خیر آبادی ہمشیرہ نادش و مولوی محمد مستحسان کاکوروی اند حاشیۂ دایر شرح منار و سہ حاشیہ بر صدر اصغر و کبیر و اکبر در رسالہ تشکیک از تصانیف او مشہور ہستند باواخر صدی دوازدہم رحلت فرمودہ بمحلۂ ملکانہ منجملات قصبۂ سندیلہ مدفون گشت

خواجہ محمد اعظم ڈومری ابن خیر الزمان کشمیری مجددی از علمای نامدار و مشائخ کبار کشمیر بود از ملا عبد اللہ شہید و مراد بیگ کامل بیگ میر ہاشم و غیرہم کسب علوم کردہ و دست ارادت بدست شیخ محمد مراد مجددی دادہ در شعر گوئی و تاریخ نویسی مہارت کامل داشت تاریخ اعظمی معروف بتواریخ دومڑی در حالات بادشاہان و مشائخ و علماء و شعرا کشمیر بسال یازدہ صد و چہل و ہشت ہجری تالیف نمود واقعات کشمیر نام تاریخی آن کتاب است و نیز کتاب فیض مراد در حالات و مقالات پیر خود و فوائد المشائخ در بیان نقشبندیہ و رسالۂ اثبات الجہر و تجربۃ الطالبین و اشجار الخلد و ثمرات الاشجار

در شرح کبریت احمر از و یادگار ماند در سن یازده صد و هشتاد و پنج هجری رحلت فرمود

مولوی محمد اعظم عباسی ابن مولوی نجم الدین عباسی چریاکوٹی ولادت باسعادت وی در سال دوازده صد و شصت و شش هجری بظهور پیوسته اکثر کتب درسیه رسمیه از عم مخدوم مولوی محمد فاروق عباسی چریاکوٹی و نیز از مولوی علی عباس عباسی خوانده و بقیه از مقامات مختلفه باتمام رسانیده اکنون بخدمتی معتد بها بحیدر آباد دکن مامور است سلمه الله و رقاه الی ما یتمناه

مولانا شیخ افضل جونپوری افضل الفضلای عصر و اعلم العلمای دهر جامع علوم عقلیه و نقلیه متشرع و متقی خوش خلق سلیم المزاج بود اوقات عزیزش دایما در خدمت علم صرف میکرد چون ملا محمود جونپوری که ارشد تلامذهٔ او بود در حلت عالم بقا کرد مولانا را از مرگش حزنی عظیم دامن گیر شد که تا چهل روز بآن غم تبسم نفرمود و بعد چهل روز بهمان رنج و الم در سال هزار و شصت و دو هجری جان بجان آفرین سپرد انا لله و انا الیه راجعون

شیخ محمد افضل الٰه آبادی ولادت او شب دهم ربیع الاول سال سی و هشتم از صدی یازدهم بوطن اصلش قصبه سید پور طوایع غازیپور زمانیه بظهور پیوسته در اوایل حال بجونپور آمده و از ملا نورالدین تحصیل علوم متعارفه را بانجام رسانیده تا شش ماه بدرس و تدریس علوم اشتغال داشت دفعتہ جذبهٔ عشق الٰهی بر و غالب آمد ترک آن داده بکالپی رفت و بخدمت میر سید محمد قدس سره مشرف شده شرف بیعت و اجازت سلسلهٔ چشتیه و قادریه و سهروردیه و مداریه و نقشبندیه یافته با ائمه هیچو شیخ خود تمام عمر متبع سنت سنیه علی صاحبها التحیه و پیرو طریق نقشبندیه ماند حسب ایمای مرشد خود رحل اقامت بالٰه آباد انداخته بکمال توکل بر مسند هدایت و ارشاد نشسته مرجع انام گشت در سال هزار و هشتاد هجری مسجدی بالٰه آباد تعمیر فرموده تاریخ آن بقعهٔ افضل یافته اند و تاریخ بنا به خانقاهش که در سن هزار و نود و دو بنا نهاده مقام افضل است با وجود مشاغل هدایت و ارشاد بسیاری از تصانیف عمده بعبارت عربی و فارسی دارد از انجمله شرح گلستان۔ شرح بوستان۔ شرح زلیخا۔ تذکیر دلپذیر۔ شرح فصوص الحکم مسمی الشرح الفصوص علی وفق النصوص۔ فتح الاغلاق۔ رساله عربیه و فارسیه در بحث ایمان فرعون۔ شرح قصاید خاقانی۔ سیر منظوم شرح مثنوی معنوی و غیره اند که از انجمله مجلد متجاوز باشند وی رحمة الله علیه بعمر هشتاد و هفت یا نود و دو سالگی پانزدهم ذیحجه روز جمعه

سال یازده صد و بست و چهار هجری جان بمشاهدهٔ جانان تسلیم نموده این جهان بی نبیان را بدرود فرمود
سال وفاتش از کان الشیخ قطبا برمی آید مدفنش بالآباد است یزار و متبرک بعدش شیخ محمد یحیی عرف
شاه خوب الله برادر زادهٔ او زینت بخش و شاده ارشاد گردید

شیخ محمد آفاق لکهنوی عارفی مجرد و محقق بلند همت در فضیلت علوم ظاهر و باطن آراسته و در طریقت
و مجاهدات صادق دم و راسخ قدم بود و وی از اکابر زادگان صوبهٔ بهار ساکن موضع تلاوه مضاف پٹنه بود
و اوائل کتب متداوله بخدمت شیخ وجه الدین گوپاموی گذرانید و بعد ازان قدم بکوی فقر و فنا نهاده
اسم و رسم سود و زیان بباد فنا بر باد داده و بصحبت شریف شیخ پیر محمد لکهنوی مشرف شده دست
ارادت بدست وی داده بسیاری از مشائخ وقت را دریافته و از خدمت شاه مجا مهربوری نیز استفاده
علوم طریقت نموده و رساله مصباح الطالبین شیخ عبدالرسول بجهندوی که خلیفه شاه مجا بود بحکم پیر
خود تعریب نموده و دران رساله جمیع اذکار و افکار مشرب علیه قلندریه مندرج است همه را شیخ محمد آفاق
بعمل آورده بود الغرض بعد وفات شیخ پیر محمد قدس سره چند سال جانشین او بوده و از تکلفات
رسم و عادات میرا بود و از تعلق تزویج معراقرش در لکهنؤ با این پیر خود است یزار و متبرک ہ

حاجی محمد افضل سهرندی ابن شیخ محمد معصوم بن شیخ احمد مجدد سهرندی دانشمند متبحر و محدث بود
بعد تحصیل علوم ظاهر مرید شیخ حجة الله نقشبندی شد نان بعد از شیخ عبدالاحد خلیفه شیخ احمد سعید مستفید گشت
و بزیارت حرمین شریفین مستفیض شده از انجا با فیوضات و برکات بی شمار واپس آمده بتدریس علوم
دینی و تلقین اسرار باطنی می پرداخت مولانا شاه ولی الله دہلوی سند حدیث از وی یافته هر چه از فتوحات
بوی میرسید از ان کتب هر فن خرید کرده و قفه می نمود وفاتش در یازده صد و چهل و شش هجری بظهور پیوسته

مولوی محمد اکبر کشمیری از اکابر علمای وقت بود تا سی سال در مدرسه محمدیه متعلقه جامع مسجد
بمبئی درس میداد و بسیار از تلامذهٔ وی بممالک کوکن هنوز موجود اند از انجمله مولوی سید عبدالفتاح گلشن آبادی
و مولوی سید عماد الدین و مفتی عبداللطیف نامی و گرامی هستند در سال دوازده صد و هفتاد و دو هجری
رحلت فرموده به بندر بمبئی مدفون شد

ملا محمد امین کشمیری دانشمند متبحر کثیر الدرس و التصنیف بود ملا عنایت الله شال و ملا محسن و غیره
علمای کشمیر از تلامذهٔ وی اند بر شرح تهذیب و غیره کتب متداوله حواشی و شروح دارد بماه رمضان

بروز لیلۃ القدر سال نہم از صدی دوازدہم وفات یافتہ نور اللہ ضریحہ

مولوی محمد امجد قنوجی از اکابر فضلاء اعظم علمای قنوج شاگرد رشید مولوی علی اصغر قنوجی کثیر الدرس والتالیف بود حاشیہ صدرا در علم حکمت از تالیف شہرۂ اوست تاریخ وفاتش معلوم نہ شد

محمد بیرم خان خانخانان از اولاد مرزا جہان شاہ است بوفور دانش و سخا و صدق و حسن نطق ونیاز و انکسار گوی سبقت از ہمگنان برده در ابتدای حال بخدمت بابر شاہ و در وسط بملازمت ہمایون شاہ نشو و نما یافتہ بخطاب خانخانانی سرفرازی یافت و در اخیر جلال الدین محمد اکبر شاہ بایام سلطنت خود در التفاتش افزود وی بنفسہ درویش دوست علم و صاحب حال و نیک اندیش بود بہمین سعی و جلادت و حسن تدبیرش ہندوستان در مرتبہ ثانی مفتوح شد و فضلای جہان از اطراف و اکناف رو بدرگاہ او آورده از کف بحر مثالش شاداب می رفتند و بارگاہ آسمان جاہش قبلہ ارباب فضل و کمال زمانہ را بوجود شریفش تفاخر بود لاکن ارباب نفاق مزاج بادشاہ از و متغیر ساختہ بودند ناچار وے بقصد زیارت حرمین شریفین با توابع از راہ ناگور روانہ گجرات گردیده براہی کہ در ان انبوہی از درخت مغیلان بود میگذشت ناگاہ گوشۂ دستارش بخاری بند شدہ از سر افتاد چون این را بشگون بد ے شمارند خانخانان را فی الجملہ تغیری در بشرہ رو نمود حاجی محمد خان در بدیہیہ خواند ؎ در بیابان چون ز شوق کعبہ خواہی زد قدم ؎ سر ز نشہا گر کند خار مغیلان غم مخور ؎ آن تبض بہ بسط مبدل گشت چون بہ پٹن گجرات رسید روزی در حوض سنگ لنگ در کشتی نشستہ سیر میکرد ناگاہ مبارک خان افغان نامبارک کہ در ابتدای فتح ہندوستان خانخانان حکم بہ قتل پدر او فرموده بود موقع انتقام خیال کرده بوقت نماز شام کہ خانخانان از کشتی فرود می آمد با جمعی از اوباش بہ بہانہ ملاقات آمده بیک ضربت خنجر آبدار شربت شہادت چشانید این واقعہ در سال نہصد و شصت و ہشت ہجری بظہور پیوستہ عظام اورا حسب وصیتش بمشہد بردند تاریخش چنین یافتہ اند رباعی بیرم بطواف کعبہ چون بست احرام ؎ در راہ شہید گشت نایافتہ کام ؎ تاریخ شہادتش ز دل پرسیدم ؎ گفتا کہ شہید شد محمد بیرام ؎ خانخانان رقیق القلب و بسخنان اکابر مشایخ رضی اللہ عنہم معتقد بود و ہمیشہ در مجلس شریفش سخن از قال اللہ و قال الرسول می راندند روزے در سیکرے بدیدن درویشی گوشہ نشین رفت و از معنی آیہ کریمہ تعرس من تشاء وتذل من تشاء پرسید چون درویش تفسیر نا خوانده بود جواب نداد خانخانان خود گفت تعز من تشاء بالقناعۃ

وتذلل من تشاء بالسوال نماز جمعہ وجماعت از خانخانان فوت نمی شد لیکن به تفضیل مائل بود وبحافظ محمد امین خطیب میگفت که در القاب حضرت امیر کرم اللہ وجہہ کلمہ یسچند بیشتر از دیگر اصحاب بیفزاے

لطیفہ شبے ہمایون شاہ مخاطبہ با بیرم خان داشت واو در انظاہر غنودگی وست داد بادشاہ او را متنبہ فرمودند کہ ہان بیرم با تو میگویم وی گفت بلی بادشاہم حاضرم اما چون شنیدہ ام کہ بملازمت بادشاہان محافظت چشم وپیش درویشان نگاہداشت دل وزبان عالمیان حفظ زبان باید کرد بنابران درین فکر بودم کہ چون حضرت ہم بادشاہ وہم درویش وہم عالمند کدام کدام را نگاہ خواہم داشت بادشاہ را این ادا از وخوش آمد وتحسین فرمود ودیوان اشعار بزبان فارسی وترکیست در منقبت حضرت امیر کرم اللہ وجہہ قصیدہ گفتہ کہ مطلعش اینست ؎ شہی کہ بگذرد از نہ سپہر افسر او ۔ اگر غلام علی نیست خاک بر سر او ۔ بمحبت شہ مردان مجو نبی پدری ۔ کہ دست غیر گرفتست پای حیدر او

مولوی محمد جعفر سندیلی ابن شاہ ولی اللہ بن شاہ غلام علاء الدین بن سید روح اللہ مخدوم زادہ سندیلہ بخدمت مولوی اظہر علی سندیلی ومولوی دار ثعلی سندیلی ومولوی فقیہ اللہ سندیلی ومولوی افہام اللہ سندیلی ومولوی تراب علی لکھنوی تلمذ نمودہ بہ نوبت تدریس وتصنیف برسیدہ تاریخ سیزدہم رمضان سن دوازدہ صد وشصت ویک ہجری در لکھنؤ رحلت فرمود نعشش را بقصبہ سندیلہ آوردہ در کریم باغ دفن کردند

مولوی محمد جونپوری خلف اکبر مولوی سخاوت علی عمری جونپوری مہاجر ومقیم مکہ معظمہ با بیاری تعلیم پدر خود سرو علمش بالیدگی وتازگی یافتہ در علم وفضل وزہد وتقوی وورع ووعظ وافتا وبدیہہ گوئی وحاضر جوابی وتحریر وتقریر پر تاثیر یگانۂ آوان وممتاز بین الامثال والاقران بود تحریریکہ در تعریف بیع اطلا نمودہ یاد از قابلیتش میدہد در عین شباب ازین عالم اسباب بحیات جاوید سابق الالقاب تاریخ دوم شوال سال دوازدہ صد وہفتاد وسہ ہجری رخت ہستی بسوی روضۂ رضوان کشید اللہم اغفرلہ ولوالدیہ

مولوی حکیم محمد جنید جونپوری خلف دوم مولوی سخاوت علی عمری جونپوری ہمراہ والد بزرگوار بملک حجاز تشریف فرما شدہ وتا حیات پدر از فیضان علمی وعملی وی مستفیض بود بعد رحلت پدر بجونپور آمدہ بخدمت مولوی عبد الحلیم فرنگی محلی کہ مدرس مدرسہ حاجی امام بخش جونپوری بود

بعض کتب درسیہ خواندہ بخدمت مفتی محمد یوسف فرنگی محلی فراغ علمی حاصل نمودہ متوجہ بہ تحصیل فن طبابت گشت و پیش حکیم اولاد علی کاہش مطب کردہ دران فن مہارتی و حذاقتی اکتساب نمود معہذا بدرس و تذکیر و امداد طلبہ و افتاد تداوی مرضی مشغول می بود در عین جوانی از ین جہان فانی بسال دوازدہ صد و ہشتاد و یک ہجری بعالم جاودانی شتافت خلفی بنام مولوی محمد معروف گذاشت وی بخدمت مولوی عبد اللہ ساکن چھپرا کتب درسیہ گذرانیدہ فارغ است سلمہ ربہ

جمیل

قاضی محمد جمیل برہانپوری عالم کامل و فاضل باجل مدرس مدرسہ حیدر آباد دکن بود در سال دوازدہ صد و ہفتاد و چہار ہجری وفات یافتہ غفر اللہ لہ

مولوی محمد حامد فرنگی محلی پسر و جانشین مولوی احمد در ماہ رجب سال دوازدہ صد و ہشتاد و سہ ہجری رحلت فرمودہ بجایش مولوی لمعان الحق پسر مولوی برہان الحق سجادہ نشین گردید

شیخ محمد حسن جونپوری بن شیخ حسن بن طاہر جونپوری از عرفای روزگار جامع بود میان حال و قال و بظاہر صوریہ نیز تعلقی داشت اصل نسبتش منجانب پدر بسلسلہ چشتیہ بود لیکن ارتباط او بسلسلہ علیہ قادریہ بر ہمہ غالب آمدہ سالہا در حرم مدینہ منورہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ مجاورت کردہ از مشائخ قادریہ یمن بیعت و اجازت یافتہ از خوارق او مشہور ست کہ چون از خلوت می برآمد ہندو و مسلمان ہر کرا نظر بر روی او فتادی بیساختہ صدای تکبیر برآوردی و تعجب کردی او را مکتوبات و رسائل و مریدان بسیار اند و لادتش بجونپور و اقامتش باگرہ بود بتاریخ بست و ہفتم رجب سال نہصد و چہل و چہار ہجری وفات یافتہ در دہلی زیر بحی منڈل برابر مرقد والد ماجد خود مدفون گشت قدس سرہ

ملا محمد حسن بن قاضی غلام مصطفی بن ملا محمد اسعد خلف اکبر ملا قطب الدین الشہید السہالوی تلمیذ ملا نظام الدین بن ملا قطب الدین شہید در ذہن و ذکا بر برادران خود سبقت بردہ در تحقیقات معقول و منقول نظیر و مثیل خود نداشت کثیر الدرس و التصانیف بود شرح مسلم الثبوت تا مبادی الاحکام و معارج العلوم در منطق و ہدایۃ العلوم در طبعی و حاشیہ بر شرح ہدایۃ الحکمۃ صدر الدین شیرازی و حاشیہ شمس بازغہ و حواشی زواہد ثلثہ و شرح سلم العلوم از تصانیف انیقہ وی مشہور اند بعد مراجعت از دہلی بفرنگی محل استقامت ورزیدہ تدریس علوم میکرد مگر بوجہ بعضی طوارق کہ مفسدہ عظیم رو داد قیام وطن مالوف مناسب ندانستہ جانب رہیل کھنڈ رخت غربت بربست در عہد نواب فیض اللہ خان

برام پور رفتہ در محلہ موسومہ مدرسہ اقامت گزید و در انجا بکاح ثانی بزنی غیر کف کردہ از بطن او مولوی عبداللہ و عبدالرزاق بوجود آمدند چنانچہ اولادشان از زوجہ ثانیہ رام پور موجود اند زوجہ سوم دختر صفی پور بود از و پسری موسوم غلام دوست محمد متولد شدہ کہ پسرانش مولوی غلام یحییٰ و مولوی غلام محمد و مولوی غلام زکریا مقیم بنارس بسرکار رانگونڈی بر عہدہ ہای جلیلہ ممتاز بودند بالجملہ ملا حسن در رام پور وفات یافتہ ہمانجا مدفون است تاریخ وفاتش بہ دریافت نرسیدہ از شاگردانش مولوی محمد مبین لکھنوی و مولوی عماد الدین لبکنی مشہور اند

مولوی محمد حیدر لکھنوی بن ملا محمد مبین بن ملا محب اللہ فرنگی محلی تحصیل علم بخدمت پدر بزرگوار خود نمودہ بتدریس مشغول بود و بتذکر و ہدایت خلق اشتغال در زیدہ و از شاہ نجابت اللہ مرحوم بیعت نمودہ ہمچو والد خود مقبول خلایق بود از سرکار نواب سعادت علیخان سہ روپیہ یومیہ کفاف می یافت بعزم حج بیت اللہ روانہ شدہ بعد قطع مکالیف سفر بتاریخ دوم جمادی الاول سال دوازدہ صد و چہل ہجری بمکہ معظمہ رسیدہ از سید یوسف بطاح یمنی و شیخ عمر مکی تحصیل صحیحین کردہ بماہ جمادی الثانی سوی مدینہ طیبہ رخت سفر بستہ در انجا از علمای وقت سند حدیث حاصل نمود در آخر ماہ شعبان باز بمکہ آمد و قرآن شریف کہ در اثنار راہ حفظ نمودہ بود بماہ رمضان در بیت اللہ خواند و بعد ادای ارکان حج بتاریخ بست و ہفتم ذیحجہ سن مذکور از مکہ معظمہ روانہ شدہ بہزار خرابی بعد نوزدہ روز بہ بمبئی رسیدہ قصد وطن نمود چون بحیدر آباد تبقریبی داخل شد ہزار روپیہ ماہوار از سرکار نواب نظام برای وی مقرر شدہ احفاد او مولوی ظہور حسن و مولوی افضل حسن ہنوز در حیدر آباد دکن موجود بودند و جاگیر چہار ہزار روپیہ سالانہ از سرکار نظام مے یابند کذا فی الاغصان الاربعہ

شیخ محمد حیات سندھی از علمای ربانین و عظمای محدثین عالم باعمل بود نام پدرش ملا فلاریہ از قبیلۂ چاچر ساکن اطراف عادل پور خرد سہ ملک سندھ شیخ محمد حیات از وطن خود بحرمین شریفین در عنفوان شباب رفتہ مناسک بیت حرام دریافت و بمدینہ طیبہ رخت اقامت انداخت و سوائے توکل اسباب معیشت ذخیرہ نساخت و ہماں حالت موجودہ بہ تحصیل علوم پرداخت و بار شاگردی مولانا ابوالحسن سندھی مقیم مدینہ سکینہ برداشت و علم علوم درسیہ بمیامن او برافراخت و اجازت حدیث از مولانا عبداللہ بن سالم بصری یافت و تمام سرمایۂ عمر خود بدرس حدیث نبوی در باخت

بروز چہارشنبہ تاریخ بست و ششم صفر سال یکہزار و یکصد و شصت و سہ ہجری رخت ہستی از دار فنا بدار بقا برداشت و طائر روحش جسد پاکش را بجنۃ البقیع سپردہ بروضۂ رضوان نشیمن ساخت اعطاہ اللہ الحسنات۔ فلاریہ بفای مفتوحہ میم سندہی است چاچر بدو جیم فارسی مفتوح درمیان آن الف و در آخر یای مہملہ قریبست در ملک سندہ عادل پور شہریست خرد از توابع بہکر

مولوی محمد رضا لکھنوی خلف اصغر مولوی عبدالقادر لکھنوی در اوایل حال بخدمت شیخ پیر محمد لکھنوی و نیز برادر کلان خود قاضی محمد وارث تلمذ کردہ و بعد فراغ از تحصیل علم ضروری بتصفیہ قلبے مشغول شد و ریاضتہای شاقہ از اربعین نشینی و اسفار بعیدہ بر خود گوارا فرمودہ از مشائخ و فقرای وقت مستفید میشد در صحراہا و بیابانہا بعبادت مولی پرداختی و آخر بقدم تجرد و تفرد براہ خشکی بزیارت حرمین شریفین مشرف شدہ در بلدہ مصر بست و دوم رمضان سن یازدہ صد و ہفت ہجری رحلت نمودہ ہمانجا مدفون گردید۔

ملا محمد رضا سہالوی پسر چہارم ملا قطب الدین الشہید بعد والد خود بخدمت ملا نظام الدین برادر کلان خود تعلیم و تربیت یافتہ فراغ حاصل نمودہ در جنب برادر خود تدریس طلبہ میکرد از حضرت سید شاہ عبدالرزاق بانسوی بیعت کردہ روانہ مدینہ منورہ گشت و بعد زیارت روضہ شریفہ بحج بیت اللہ مشرف شدہ ببغداد آمدہ ہم در انجا جان بجان آفرین سپرد

شیخ محمد رفیقی کشمیری بن مصطفی ابن معین الدین رفیقی کنیت وی ابوالرضا بود بسال دوازدہ صد و پنجاہ و چہارم ہجری متولد شدہ فقیہ و محدث و مفسر صوفی مشرب بود علوم معقول و منقول از جد مادری خود مقیم السنۃ ٹوپیگر و خال خود علامہ نورالہدی ٹوپیگر و اخذ نمود و حدیث از عم و پدر بزرگوار خود شنیدہ و کتاب عوارف بہ پیش نعمت اللہ بن رضا ٹوپیگر گذرانیدہ و بسے مردمان بجد تتش مستفید شدند در تصوف رسائل متعدد از و یادگار اند بروز چہارشنبہ شانزدہم جمادی الاخری سال بست و ہشتم از صدی سیزدہم وفات یافت

میر محمد زاہد ہروی ابن قاضی محمد اسلم ہروی کابلی در ہند متولد شدہ تربیت یافتہ از پدر خود و دیگر علمای ہندوستان اکتساب علوم کردہ ذہن ثاقب و فکر صائب داشت در تحقیق و تدقیق گوی سبقت از سابقین ربودہ و در حاضرین و لاحقین متفرد بود شاہجہان بادشاہ او را بہ منصب

وقلائع نگارے کابل منصوب فرمود و در عہد عالمگیر بادشاہ محتسب اُردوی معلے شد زمان بعد عالمگیر بادشاہ حسب خواہش او مشارالیہ را بصدارت کابل مامور گردانیدہ در انجا علاوہ منصب خود افادہ علوم میداد تصانیف غرا دارد از انجملہ شرح مواقف و حاشیہ شرح تہذیب علامہ دوانی و حاشیہ رسالۂ تصور و تصدیق مصنفہ ملا قطب الدین رازی و حاشیہ شرح الہیاکل اند بشہور سال یازدہ صد و یک ہجری بکابل وفات یافت

مولوی محمد باقر مدراسی متخلص باگاہ صہلش از بیجاپور ست بسال پنجاہ و ہشتم از صدے دوازدہم ہجرت در ویلور متولد شدہ بمدراس نشو و نما یافتہ پیش مولانا سید ابوالحسن قرنی علوم ظاہر اکتساب نمودہ عالم علوم عجیبہ ماہر فنون غریبہ گشت در شعر گوئی و ادب عرب ید طولیٰ داشت گوئیہ شافعی المذہب بود ممالک مدراس و کرناٹک بفیوض ظاہر و باطن او پرست بست و چہارم ذیحجہ سال دوازدہ صد و بست ہجری رحلت فرمودہ بخاک مدراس مدفون گشت **تصانیف الاعلام** تنویر البصیر نفایس النکات القول المبین الدر النفیس دیوان اشعار عربی النفحۃ العنبریہ کشف الغطا اتحاف السالک جلاء البصایر تبیین الانصاف النقول البدیعۃ الحجۃ البدیعۃ ریاض الجنان روضۃ الاسلام وغیرہا

مولوی محمد زمان خان شاہجہان پوری جامع الفضائل و الکمالات عامل الاحادیث و الآیات محی السنن و الحسنات ماحی الشرک و البدعات ابو رجا محمد زمان خان تغمدہ اللہ بالرحمۃ و الغفران مدرس مدرسہ حیدر آباد و استاد سید محبوب علیخان نظام الملک رئیس حال بود با فرقہ مہدویہ عصوبتی داشت فرقہ مہدویہ پیروی سید محمد جونپوری مدعی مہدویت میکنند و بملک ڈھونڈھار و گجرات و حیدر آباد و کن اکثری ازین فرقہ ضالہ سکونت ورزیدہ بفرق دیگر اسلام تعصب دارند تا اینکہ مرتکب خونریزیہای مسلمانان شدند القصہ مسمی سید عیسی عرف عالم میان مہدوی حیدر آبادی سرگروہ آن فرقہ رسالہ کشف الجذب و دلیل متین و ثلاثیہ ہر سہ رسائل مؤلفہ خود بسال دوازدہ صد و ہشتاد و دو ہجری و رسالہ رد شبہات الفتاوی در رد فتوی ابن حجر مکی وغیرہ ائمہ مذاہب اربعہ و رسالہ معارضۃ الروایات بعد از یکسال طبع کنانیدہ باطراف و اقطار ہندوستان مشتہر و منتشر کرد بر آنہم قانع نماند رسائل مذکورہ و رسالہ دیگر متضمن معتقدات و معمولات خود تالیف نمودہ

مع رقعہ بخدمت قاضی دلاور علی حاکم دارالقضای حیدرآباد دست خود پیش کردہ مضمون رقعہ
اینست کہ مارسائل مذکورہ محض بنابر دریافت حق باطراف بلاد منتشر گردیم و بخدمت علمای آفاق
رسانیدیم و مدتی انتظار کشیدیم لیکن ہنوز علمای وقت از جواب ساکت اند لہذا بخدمت سامی پیش
نمودہ اگر خطای بنظر آید جستہ منہ مارا مطلع باید فرمود کہ مایان رجوع بحق نمایم ورنہ اعانت و امداد تصدیق
و اقرار مایان نمایند فقط قاضی موصوف رقعہ در سائل مذکورہ بہ معیت عالم میان مسطور پیش مولوی
محمد زمان خان فرستاد ہر چند کہ وی علیہ الرحمۃ والغفران از ہمچو منازعات و مناقشات کنارہ کشی
میکرد تاہم نظر بہ حمیت اسلامی و غیرت ایمانی اشہب قلم حقیقت رقم را در میدان ردو قدح رسائل
مذکورہ جولان داد و نیز از اقوال مسلمہ آن فرقہ دعادی باطلہ اوشان را مردود و مطرود فرمود کہ مجتہدان
آن فرقہ بجوالبش سر بزانوی سکوت نہادہ غریق لجۂ ندامت شدند نام آن رسالہ ہدیہ مہدویہ است
ہرگاہ رسالۂ مذکور بعالم میان مجتہد مہدویہ و مصنف رسائل مردودہ رسید بجواریان خود گفتہ ہر کسیکہ
مولوی محمد زمان خان را قتل خواہد کرد او را دو سکان مروارید و چہار درخت خرما در بہشت خواہم داد
بشنیدن کلام ابلہ فریب جوانی بست و دو سالہ ازان فرقہ منتظر موقع بود ہرگاہ نواب مختار الملک بہادر
بتقریب ملاقات پرنس آف ویلز روانہ کلکتہ شد مدآن بی مغز شہر حیدرآباد را از حاکم بیدار مغز ہمچو دماغ
خود خالی یافتہ ہرگاہ وقت سنام روز سہ شنبہ ششم ذیحجہ سال دوازدہ صد و نود و دو ہجری
مولوی صدر الذکر حسب معمول خود بمسجد تشریف آوردند و بعد ادای نماز مغرب دوزانو نشست
آغاز تلاوت قرآن مجید کردند آن شقی ممدوح الذکر را اسلام کردہ از پس پشت بضربۂ کنار مجروح
ساخت کہ آن مرحوم سر بہ مصحف مجید نہادہ شربت شہادت چشید و خون آن جانباز راہ خدا
بر آیۂ کریمہ فانظر کیف کان عاقبۃ المفسدین چکید ہر چند تجسس نمودند سراغ قاتل نرسید سر خیل مہدویان
بکوشک سفارت انگریزی خزید و بر جنازہ آن مہور انبوہی کثیر از مسلمانان و جم غفیر از دینداران
گرد آمدند کہ چہار دہ جماعت متفرق نماز جنازہ ادا کردہ بصحن مدرسہ او بحیدرآباد مدفون کردند شعرای
وقت قطعات تواریخ این واقعہ بنعم آوردند ازان جملہ قطعہ تاریخ نوک ریز خامۂ مکرمی
محمد عبد الرحمن خان شاکر تخلص و مالک مطبع نظامی زیب ترقیم می یابد وہو ہذا محمد زمان خان
ز حکم قضا بہ بحر شہادت چو شد آشنا بہ ہمین مصرعۂ سال شاکر نوشت دعای شہادت رحق شد عطا

ایضاً بگو چون علی شد بمسجد شہید ؛ از منشی عنایت حسین برون رفت از جسم چون جان جان ؛ عنایت بگو شد چو عثمان شہید

سرہندی **شیخ محمد سعید سہرندی** ابن مولانا شیخ احمد مجدد الف ثانی ابن عبدالاحد سہرندی لقب وی خازن الرحمۃ دانشمند متبحر فقیہ و محدث بود علوم ظاہر و باطن از والد ماجد خود آموختہ حاشیہ بر مشکوٰۃ المصابیح نوشتہ در یکہزار و ہفتاد ہجری رحلت فرمود

ملا محمد سعید سہالوی پسر دوم ملا قطب الدین شہید بعد شہادت پدر خود با محضر مظلومی جہت استغاثہ و داد رسی بحضور محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ بملک دکن رفتہ از بارگاہ شاہ موصوف فرمان معافی فرنگی محل کہ زمانہ مشہورۂ بلدۂ لکھنؤ بود حاصل نمودہ مراجعت بوطن کردہ بذریعۂ اہالیان نزول تعمیل فرمان مذکور بر فرنگی محل قبضہ نمودہ ہمہ فرزندان ملای شہید را در آنجا مقیم ساخت بعد چندی مرۃً بعد اولی بغرض استحکام فرمان معافی فرنگی محل وغیرہ بخدمت بادشاہ روانہ شدہ بحصول اسناد دیگر کامیاب شدہ آنرا روانہ وطن کردہ بمکۂ معظمہ رفتہ بلحوق عوارض جسمانی ازین عالم فانی بملک جاودانی خرامیدہ **نزول** اکنہ لاوارث و منضبطہ را بہ محاورہ اہل دفتر لکھنؤ گویند

مولانا محمد سعید بدایونی ابن محمد شریف بن محمد شفیع بدایونی وی از اجلہ علمای وقت و اکابر اولیای بدایون بود بیعت بخدمت شاہ کلیم اللہ جہان آبادی کہ مزار پر انوارش در دہلی است داشت و از فیض ظاہر و باطن وی عالمی کامیاب بود چہارم ذیقعدہ سن یازدہ صد و پنجاہ و ہفت ہجری رحلت فرمود از وی و خلف الصدق مولوی محمد لبیب و مولوی عبدالحمید عقب ماندند قدس اللہ سرہ السامی

حکیم محمد سرور ساکن احمد آباد نارہ تخلص سرور ابن حکیم حضور احمد طبع سلیم و ذہن مستقیم داشت تعلیم رسمی پیش مؤلف اوراق یافتہ اکثر اشعار نعتیہ میگفت قصہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ منظوم از وی یادگار است فتوح الشام را بہ بحر متقارب می نوشت کہ پیغام اجلش در رسید و بعنفوان شباب بسال دوازدہ صد و نود و چہار ہجری ازین جہان در گذشت چند اشعار نعتیہ بتضمین کلام سعدی کہ خاتمہ منظومات اوست بطور یادگار حوالہ قلم مے شوند در حقیقت نام و نشان خود بجز عشق نبوی صلعم دیگر نگذاشت

وھو ہذا

ای نور خدا عجب حسینی
رحمت زبرائے عالمینی
محبوب زمان وہم زمینی
اللہ اللہ چہ مہ جبینی
گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

آگہ ز علوم اولینے
واقف ز رموز آخرینی
کحل از پئے دیدۂ یقینے
اے نعمت کلی دمدینی
گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

واللیل ز گیسوئے تو تعبیر
والشمس ز روی تست تفسیر
نون از پئے ابروی تو تقریر
ای مہر سپہر عز و توقیر
گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

ای باعث خلقت دو عالم
دی موجب فخر نوح و آدم
منظور نگاہِ رب اکرم
ہستی پئے ریش سینہ مرہم
گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

ای سرمۂ دیدۂ تو لاشہ
ای غازہ چہرۂ تمناشہ
بر روئے تو دیدۂ تماشا
باز است تو نیز دیدہ بکشا
گر بر سر چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

ای حجلہ نشین محمل نور
ای شمع ضیائے شعلۂ طور
از نور تو عالم است معمور
ای مردمک دو دیدۂ حور

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

زلفت پئ عاشقان جانباز — زنجیر بلاست اے ہمہ ناز
بیشیت ہمہ دلبران طناز — ہستند برین ترانہ دمساز

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

زلف تو بلائے جان سرور — درد تو دوائے جان سرور
عشقت نام و نشان سرور — نامت ورد زبان سرور

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

اوستادی مولانا محمد شکور مچھلی شہری ابن شیخ امانت علی جعفری در علوم عقلیہ و ادبیہ شاگرد مولانا رشید الدین خان دہلوی و در حدیث و تفسیر مستفید خدمت مولانا شاہ عبد الغنی دہلوی بودند ہموارہ بمناصب جلیلہ از سرکار انگریزی امتیاز داشتند ہنگامیکہ بفتح پور ہنسوہ رونق افروز عمدۂ صدر الصدور بودند مؤلف ہیچدان بنعال برداری تلامذۂ مولانا کامیاب حاصل کرد بسال شصتم از صدی سیزدہم مولانای ممدوح حق تقاعد قبول فرمودۂ بوطن مالوف مراجعت فرمودند این حقیر نیز ہمراہ رکاب مچھلی شہر رفتہ کتب متوسطہ درسیہ بخدمت فیضدرجت می گذرانید مولانا ممدوح تمام عمر شریف بدرس علوم صرف فرمودند کتب درسیہ بلا معاونہ کتابی بحالت چہل قدمی درس میدادند بتالیف و تصنیف توجہ نداشتند دو مرتبہ بزیارت حرمین شریفین مشرف شدہ بست و یکم ذیحجہ یوم سہ شنبہ سال سیزدہ صد ہجری از دار فنا بدار بقا شتافتند انا للہ و انا الیہ راجعون ولادت ممدوح بسال دوازدہ صد و یازدہ ہجری بنظور میرسد از لفظ تاریخ سال ولادت برمی آید ازین حساب عمر شریف بہ نود و نہ سال رسیدہ باشد

غفر اللہ لہ مچھلی شہر قصبہ ایست از توابع جونپور

مولوی محمد شبلی اعظم گڈھی مصنف رسالہ اسکات المعتدی فی انصات المقتدی

وحل الاتمام وغیرہ است جملہ کتب درسیہ متداولہ پیش مولوی محمد فاروق عباسی چڑیاکوٹی گذرانیدہ اکنون بمدرسۃ العلوم علی گڈھ بمنصب مدرس اول قیام دارد سلمہ اللہ تعالیٰ تصانیفہ المامون تاریخ زمانہ مامون الرشید خلیفہ عباسیہ بغداد الجزیہ در بیان حقیقۃ جزیہ گذشتہ تعلیم در اظہار کیفیت تدوین علوم مسلمانان سلف واسامی مدارس قدیمہ شان صبح امید در بیان حالت موجودہ اسلام سیرۃ النعمان تواریخ عمری امام ابوحنیفہؒ قصاید وغزلیات عربی وفارسی

مولوی محمد شبلی جونپوری خلف سوم مولوی سخاوت علی عمری جونپوری بست و پنجم شعبان سال دوازدہ صد و شصت وسنہ ہجری تولد یافتہ ہنگام ہجرت فرمودن پدر بزرگوار خود نہایت صغیر السن بود بدینوجہ از رفتن مکہ معظمہ قاصر ماند پیش جد مادری خود قاضی ضیاء اللہ صدر الصدور مرحوم بناز ونعمت تعلیم وتربیت یافتہ بمقام جونپور از حافظ نعمت اللہ ساکن سرائے میر حفظ قرآن مجید نمودہ کتب درسیہ فارسیہ از بعض اعیان جونپور خواندہ تحصیل علوم عربیہ عنان عزیمت تافتہ مختصرات صرف ونحو وغیرہ از تلامذہ مفتی محمد یوسف فرنگی محلی تحصیل کردہ باندک زمانے بخدمت مفتی موصوف الذکر تمامی کتب درسیہ متداولہ خاندان نظامیہ بہ تحقیق وتدقیق تمام کردہ وسند فضیلت مفتی محمد یوسف از دست خاص یوسے عطا فرمودہ وعلم باطن بخدمت مولوی سید خواجہ احمد نصیر آبادی کہ از تلامذۂ پدر بزرگوار وی بود آموختہ واجازت کتب احادیث از مولوی سید نذیر حسین تلمیذ مولانا محمد اسحاق دہلوی یافتہ بحصول سند ممتاز گشت وبسال دوازدہ صد و ہشتاد و شش ہجری بمعیت جد مادری ومربی خود قاضی ضیاء اللہ از زیارت حرمین شریفین مشرف گشتہ بوطن مالوف معاودت فرمودہ جانشین پدر خود بہت وبمباشرت مدرسہ قرآنیہ جامع جونپور وتذکیر خلائق می پردازند سلمہ اللہ وابقاہ واوصلہ الی مایتمناہ۔

مولوی محمد شفیع بدایونی از اجلہ علمای عہد سلطنت محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ است سلسلہ نسبتش بامیر المومنین سیدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ منتہی میشود وہو مولوی محمد شفیع ابن شیخ مصطفےٰ بن عبد الغفور بن عزیز اللہ بن کریم الدین بن قاضی محمد بن شیخ معروف بن شیخ داؤد بن عبد الشکور بن محمد راجی بن قاضی سعد الدین بن قاضی القضاۃ قاضی رکن الدین الملقب بشمس الحق بن قاضی دانیال ابن شیخ شہید بن شیخ ابراہیم بن شیخ اسحاق ابن عبد الکریم بن

شیخ شریف بن نوراللہ بن عبدالحی بن شیخ محمد فردوس بن شیخ انیس بن شیخ رافع بن شیخ عبدالکریم بن عبدالرحیم بن عبدالرحمٰن بن ابان بن سیدنا عثمان بن عفان الاموی القرشی رضوان اللہ علی من اتبع الہدیٰ منہم قاضی دانیال از عراق ہند قدوم آوردہ بقضای بدایون مباہات یافتہ مہد رانجا سکونت پذیرفتہ از اولاد امجادش شیخ مصطفےٰ است کہ در علم تصوف یگانۂ روزگار خصوصاً در حل غوامضات کتب شیخ محی الدین عربی مشار الیہ علمای کرام بود پسرش مولوی محمد شفیع انار اللہ تلامذہ ویست کہ عمر گرانمایہ خود بدرس و تدریس بسر بردہ بعمر ہفتاد و نہ سالگی روز جمعہ بست و دوم شوال اواخر صدی یازدہم یا اوائل صدی دوازدہم ہجری رحلت فرمود و خلف الصدق عقب خود گذاشت یکے مولوی محمد شریف دوم خطیب عبداللطیف

محمد صدیق لاہوری ابن محمد حنیف بن محمد لطیف فقیہ و محدث و ادیب بود والد ماجدی از کابل بلاہور آمدہ امامت مسجد وزیر خان میکرد صاحب ترجمہ بروز دوشنبہ تاریخ بست و نہم محرم سال یازدہ صد و بست و ہشت ہجری در لاہور متولد شدہ چون پنج سالگی رسید مولانا محمد عابد صاحب تعلیقات تفسیر بیضاوی رسم تسمیہ خوانی وی ادا کرد و بعد حفظ قرآن مجید بخدمت مولانا محمد عابد و مرزا مہر اللہ و ملا حفیظ اللہ و مولوی عبدالصمد و ملا ظہور اللہ و ملا شہریار و غیرہم علوم متداولہ تحصیل کردہ و سند حدیث از شیخ یحییٰ ابن صالح مکی مدرس مسجد الحرام و شیخ ابوالحسن سندہی مدنی مدرس مدینہ منورہ بسال یازدہ صد و ہفتاد و یافتہ تصانیف بسیار فارسی و یازدہ صد و نود و دو ہجری رحلت نمود۔ تصانیفہ۔ سلک الدرر بصنعت اہمال در سیرت نبویہ علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ۔ مدار الاسلام فی علم الکلام۔ شروط الایمان۔ القول الحق فی بیان ترک الشعر والحلق۔ درء التعسف۔ ہدم الطاغوت فی قصۃ ہاروت و ماروت۔ در حدقۃ الثقلین فی شمائل النعلین۔ شرح النفحات الباہرہ فی جواز القول بالخمسۃ الطاہرہ۔ ازالۃ الفسادات فی شرح مناقب السادات تبییض الرق فی تبیین الحق جامع الوظائف۔ لقطۃ الحطب۔ مزیل الاحزان۔ زبدۃ الفرح۔ جامع طب احمدی۔ ترجمۂ فقر محمدی۔ ہدیۂ انام وغیرہ

محمد صدیق برہانپوری از علمای دکن کنیتش ابوبکر لقب وی محی الدین بن حبیب اللہ الشہیر بالبرہانپوری است از تصانیف او رسالہ فقہ مسمات است کہ دران یک تبیہ و دوازدہ فصل

وخاتمہ ترتیب دادہ مسائل احتضار و تجہیز و تکفین وغیرہ متعلقات میت بیان کردہ دیدہ شد کہ خالی
از زوائد نیست زمانۂ وفاتش بدریافت نرسید

شیخ محمد طاہر پٹنی نامش جمال الدین محمد ابن طاہر است و بہ محمد طاہر شہرت دارد بسال نہصد و
چہاردہ ہجری در بلدۂ نہروالہ گجرات متولد شدہ اولاً از مولانا متہ و مولانا شیخ ناگوری و مولانا برہان الدین
سمہوی و مولانا یداللہ سوہی اکتساب علوم کردہ فارغ التحصیل شد من بعد در سن ہشتصد و چہل و چہار
ہجری بسوی حجاز رخت سفر بربست و بشرف زیارت حرمین شریفین زادہما اللہ تشریفاً و تعظیماً مباہات
اندوختہ دران دیار پرانوار از شیخ عبدالنبی زبیدی و سید عبداللہ عدنی و شیخ عبیداللہ حضرمی و شیخ
جاراللہ مکی و شیخ ابن حجر مصری ثم المکی صاحب صواعق محرقہ و شیخ علی مدنی و شیخ برخوردار سندہی
و شیخ علی بن حسام الدین المتقی و شیخ ابوالحسن بکری مکی وغیرہ تحقیقات و استناد فن حدیث نمودہ
دست ارادت بدست شیخ علی متقی دادہ در فضل و کمال کامل و مکمل گشت و ازانجا بخیر و برکت بوطن
مالوف باز آمدہ بافادہ و تدریس مرجع طلبہ علوم شد چون ذات شریفش آمر بالمعروف و ناہی عن المنکر
بود در قلع و قمع بدعت و منکرات عموماً بغایت سعی کوشید خصوصاً در ازالہ بدعات ہم قوم خود کہ
ہمہ بوہرہ بودند و مذہب مہدویہ اسمٰعیلیہ داشتند ہمہ تن مستعد بود و نیز عہد کردہ تا وقتیکہ نقش
بدعت و ضلالت از قوم خود تمام نگرداند عمامہ بر سر خود نہ بندد و حسب وصیت مرشد خود
شیخ علی متقی مدد از دست خود حل کردہ بامداد کتب نویسی طلبہ را میداد و بحالت درس نیز دستش
از حل نمودن سیاہی باز نمی ماند چون جلال الدین محمد اکبر بادشاہ بسال ہشتصد و ہشتاد ہجری مرز بوم
گجرات را تخیم سرادقات خود ساخت شیخ ہم بشمول علمای وقت ببارگاہ شاہی تقرب یافت
بادشاہ سبب ترک عمامہ بستن پرسیدوی رحمۃ اللہ علیہ سبب آنچنانکہ گذشت بیان نمود اکبر بادشاہ
از دست خاص عمامہ بر سرش بست و فرمود کہ نصرت دین متین بذمۂ من است شما در ازالہ بدعت
کوشید خان اعظم مرزا عزیز کوکہ برادر رضاعی اکبر شاہ کہ حاکم گجرات بود تا ایام حکومت خود
ہمہ تن مددگار شیخ بود ہرگاہ مرزا عزیز کوکہ معزول شدہ بجایش عبدالرحیم خان خانان شیعی منصوب
گردید فرقہ بواہیر اسمٰعیلیہ کہ مجانست بمذہب اہل تشیع دارند قوی باز دشدند شیخ مایوس شدہ
عمامہ از سر خود جدا کردہ جہت عرض حال پیشگاہ بادشاہ جانب آگرہ روانہ شد گروہی از بواہیر

اسمٰعلیہ در پے اور دان شدند ہر گاہ شیخ بنواح اوجین بمنزلی کہ مابین اوجین و سارنگ پور واقع است
رسیدہ گروہ اشقیا فرصت یافتہ او را شہید کردند این سانحہ بسال نصد و ہشتاد و شش ہجری وقوع
یافتہ ہمراہیان شیخ نعش ویرا بہ پٹن آوردہ در مقابر بذرگانش بخاک سپردند شکر اللہ سعیہ وجزاہ اللہ
جزاء شیخ علیہ الرحمۃ در فن حدیث تالیف مفیدہ دارد انا انجملہ کتاب مجمع بحار الانوار است در لغت
حدیث کہ فی الحقیقۃ بجای خود شرح صحاح ستہ می تواند شد دیگر معنی در تصحیح اسماء الرجال بلا تعرض بیان
احوال بغایۃ مختصر نوشتہ و تذکرۃ الموضوعات در بیان احادیث موضوعہ و قانون الموضوعات فی
ذکر الضعفاء والوضاعین نیز از تصانیف وینند بوہرہ بروزن جوہرہ لفظ ہندی بمعنی تاجر مشتق از
بیوہار بہای موحدہ مکسورہ و یای مثناۃ تحتانی مجہولہ ساکن مخلوط بواو و ہای ہوز و الف و رای مہملہ
بمعنی تجارت قومی است در دکن کہ ہمہ تجارت پیشہ اند با خود ہا رابطہ معاضدت و اتحاد دارند اغنیای
شان فقرای خود را اعانت کنند رئیس شان در بمبئی فی زماننا ملا نجم الدین است کہ شفقت پدرانہ
بجمیع بواہیر مرعی دارد این گروہ مہدویہ اسمٰعیلیہ اند و خود را پیرو محمد بن المہدی بن عبد اللہ ابن احمد
بن محمد بن اسمٰعیل بن جعفر صادق رضی اللہ عنہم و محمد بن عبد اللہ را مہدی آخر الزمان گویند و بغایت تعصب
مذہبی دارند و اسمٰعیلیہ چند فرقہ ہستند داؤدیہ و اسحاقیہ کہ سوائے دکن ہندوستان در ممالک
یمن و الموت و مغرب و ایران و قہستان یافتہ می شوند مگر بواہیر اسمٰعیلیہ بالخصوص بدکن ہند
سکونت دارند فرقہ مہدویہ کہ خود را پیرو محمد جونپوری گویند اکثر اہل این مذہب بممالک بمبئی پونہ
حیدر آباد دکن قیام پذیر اند و فرق درمیان مہدویہ اسمٰعیلیہ و مہدویہ جونپوریہ انیست کہ مہدویہ
اسمٰعیلیہ میلان بہ تشیع دارند و مہدویہ جونپوریہ مائل بہ تسنن اند **نہروالہ** معرف النہلوارہ
نام سابق شہر پٹن است **پٹن** بفتح بای فارسی و تای ہندی مفتوح مشدد و در آخر نون ملک
گجرات دکن شہریست کہ بزبان پاستان مقر حکومت راجگان ہنود بود

مولوی محمد ظاہر بن سید غلام جیلانی بن سید محمد واضح بن سید محمد صابر بن سید محمد آیت اللہ
بن سید شاہ محمد علم اللہ حسنی الحسینی القبطی النقشبندی از اولاد امام ہمام حسن المثنی بن سبط الاکبر امام الائمہ
حسن ابن علی ابن ابی طالب عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اصل آبای کرامش از مدینہ طیبہ
مولد و مسکنش تکیہ شاہ علم اللہ محلات رای بریلی ملک اودہ است ولادت باسعادت بسال یازدہ

صد نود و ہشت ہجری واقع شدہ وی رحمۃ اللہ علیہ کتب درسیہ از عم بزرگوار خود مولوی سید
قطب الہدی تلمیذ رشید مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی خواندہ تکمیل علوم بخدمت مولوی
عبدالجامع سید نپوری نمودہ جامع کمالات گشت و بیعت طریقہ بر دست سید احمد مجاہد کردکہ ذکرش
پیش ازین ثبت اوراق شدہ و نیز باستحصال خرقہ خلافت طریقہ چشتیہ و قادریہ و نقشبندیہ مجددیہ
و محمدیہ مستفیض گردید و از ہدایت و ارشاد و تعلیم طریقہ و تصنیف و تالیف عالمے را منور فرمود
تصانیف شریف او در تصوف و عقائد و محاکمات سنت و بدعت مثل خیر المسالک و تحریم الحرام
و قاطع البدعۃ و رسالہ در بیان وحدت وجود و وحدت شہود و کتابی در بیان فتوحات شام
و غیر ذلک بزبان فارسی دارد و بکمال متانت و سلالت نافع و مفید بہ ترتیب احسن واقع شدہ اند
حضرت ایشان باوجود مشغلہ تصنیف و تالیف و افتا و تدریس و وعظ و ہدایت و مواظبت و
ظائف گاہ گاہ بہ نظم نیز می پرداختند شعر ایشان در ہر زبان فارسی و اردو و ہندی خیلی خوب و
ذوقی مرغوب دارد ہنگامیکہ صاحب ترجمہ علیہ الرحمۃ بنا بر تعلیم پسران پانڈی دین بندہ بہادر
دیوان ریاست ریوان بمقام ریوان رونق افروز بود مسودہ اوراق اکثر اوقات شرف
قدمبوسیش مے یافت در حقیقۃ حضرت ایشان یادگار سلف صالحین بودند چندی از سکنہ
ریوان دست ارادت بدامان عقیدتش دادہ اند و برخی از ثمری و ہولی طبع نادش بالیدہ بعض
سرود سرایان ریوان محفوظ است مولوی سید فخرالدین احمد سلمہ ربہ ابن النبت حضرت
ایشان در کتاب مہر جہانتاب اکثری ازان نقل فرمودہ و باقی حالات شان مولوی سید محمد عبدالحی
خلف الصدق مولوی سید قمرالدین احمد صدر الذکر در نزہۃ الناظر مشرحا تحریر فرمودہ مولوی
ولی الدین نصیر آبادی مرید ایشان بودند و مولوی محمد صادق غازی پوری و مولوی لطف اللہ
مناظر صاحب تفسیر مظہر العجائب و مولوی فخرالدین احمد ابن النبت حضرت ایشان اند ایشان
اخذ علوم کردہ اند وفات شریفش در سن دوازدہ صد و ہفتاد و ہشت ہجری بعارضۂ فالج
در رای بریلی وقوع یافتہ آہ سید محمد ظاہر بادہ تاریخ وفاتش یافتہ اند رضوان اللہ علیہ و علی اسلافہ

محمد جونپوری مدعی مہدویت در سیادت و شیختش ارباب تواریخ اختلاف کردہ اند مؤلف
سیر المتاخرین ناقل است کہ سید محمد جونپوری ابن سید بندہ اویسی از فراوان روحانیت

فیض برگرفتہ و بر صوری و معنوی علوم حاوی بود از شوریدگی دعوے مہدویت کرد بسیاری مردم
بروگرویدند و بسا خارق از و بر گزارند انتہی مولوے محمد زمان شاہجہان پوری در ہدیہ مہدویہ از
مطلع الولایت و شواہد الولایت و پنج فضائل و تذکرۃ الصالحین وغیرہ کتب معتبرہ فرقہ مہدویہ نقل
کردہ شیخ جونپور کہ ویرا مہدویان میران سید محمد مہدی موعود میگویند ابتدائش چنین است کہ در بلدہ
جونپور شخصی سید خان نام داشت از و دو فرزند بوجود آمدند یکی احمد دوم محمد ہمان شیخ جونپوری است
کہ بسال ہشتصد و چہل و ہفت ہجری متولد شدہ نام مادرش بی بی آخا ملک بود مہدویان بجہت
ادعای مہدویت نام والدین او را میان عبداللہ و بی بی آمنہ مقرر کردند چون عمرش بچہار سال و چہار
ماہ و چہار روز رسید سید خان پدرش اشراف و اعیان جونپور را بہ تکلف تمام ضیافت کردہ از
زبان شیخ دانیال جونپوری کہ از مشائخ وقت بود رسم تسمیہ خوانی ادا کنانیدہ ویرا جہت تعلیم بشیخ دانیال
مرقوم پسر شیخ جونپور و برادر کلانش احمد بخدمت شیخ دانیال حاضر بودہ باکتساب علوم می پرداخت
چون شیخ جونپور را طبع بلند و ذہن دل پسند داشت بعمر ہفت سالگی از حفظ قرآن مجید و بدوازدہ سالگی
از علوم درسیہ فراغ حاصل کردہ و از آنجا کہ در موشگافی دقائق علمیہ دلیر و در مباحثہ ہمچو شیر بود شیخ
دانیال جونپوری و علمای دانا پور ویرا بلقب اسد العلما یاد میکردند شیخ جونپور اولاً بسلسلہ چشتیہ در
ارادت بشیخ دانیال دادہ ہنگام شباب قدم در ساحت فقر نہاد مردم زمانہ باعتقاد تمام بوی
گرویدند سلطان حسین حاکم دانا پور کہ باج گزار ولیپ راؤ مرزبان گوڑ بود برابطہ اعتقاد بدو پیوستہ
و در ہر مہمی ویرا بہ خود می برد باجملہ شیخ جونپور سلطان حسین را از اطاعت ولیپ راو باز
داشتہ مستعد جنگ و جدال گردانید سلطان حسین بجمعیت سی ہزار سوار جنگی مع شیخ جونپور رواۂ
جانب گوڑ شد و یکہزار و پانصد سواران مجرد کہ بفوج بیراگیان نامزد بودند در رکاب شیخ داشتہ
ولیپ راؤ بمجرد شنیدن خبر خروج بسلطان حسین مقابل گشت سلطان حسین بوجہ کمی فوج خود
منہزم شدہ پس پا گردید لیکن شیخ جونپور قدم استقلال از انجا نجنبانید و بپا ندہ صد سواران بیراگیان
بر ولیپ راو حملہ آوردہ بیک تیغ او را دو پارہ کرد دلش از تنورہ بدن بدر افتاد میگویند کہ بر دلش
صورت بتی کہ او را ولیپ راؤ می پرستید منقوش بود این واقعہ موجب ازدیاد جذبۂ شیخ گشت
کہ ہر گاہ معبود باطل را این چنین اثر است معبود حق را چہ خواہد بود شیخ جونپور تا دوازدہ سال دران

جذبہ بیہوش ماند چون از آن افاقہ یافت ترک وطن کردہ مع زن و فرزند و مریدان چند از راہ نیستان
دانا پور بجہان گردی رو نہاد درین سفر بی بی الہدنی زوجہ شیخ و سید محمود فرزندش و شیخ بہیکہ
و میان دلاور نومسلم ہمشیر زادہ ولیپ راؤ مقتول ہمراہ شیخ بودند ہمدران نیستان الہامات
مہدویت خود مرتبہ اول ظاہر کردہ کہ رفقایش تصدیق آن کردند رفتہ رفتہ بشہر چندیری رسید
در انجا مردم آن مرز بوم بتذکیر و بیانش ہجوم آوردند و مشایخ آن دیار بر و حسد بردند و جبرا از انجا
اورا بدر کردند شیخ با تبعہ خود بشہر مندو دار السلطنت مالوہ آمدہ غلغلہ وعظ او گوش زد عالمیان گشت
سلطان غیاث الدین بادشاہ مالوہ کہ دران ہنگام بحکم پسر خود سلطان نصیر الدین بجولانہ زرین
مقید بود شیخ را بعطای انعام کثیر مرفہ الحال ساخت و یکی از امرای سلطان غیاث الدین الہداد
نام کہ بفضیلت علمی و شعر گوئی شہرت داشت ترک دنیا کردہ ہمراہ شیخ گشت مہدویان اورا
خلیفہ ششم میدانند مرثیہ شیخ جونپوری و دیوان مہمل و رسالہ باراماتت و رسالہ ثبوت مہدویت
از تصانیف اوست و صاحب دیوان مہری ابن خواجہ طہ شاگرد ہمین الہداد است بالجملہ شیخ
جونپور را زمندو تختگاہ مالوہ بشہر جاپانیر عاصمہ گجرات دکن آمدہ بمسجد جامع فرود آمد شہرہ وعظ و ترک
و تجردش آفاق را برگرفت سلطان محمود بیگڈھ بیای موحدہ مکسورہ و یای تحتانی مجہول و کاف
فارسی و دال ہندی مخلوط بہا لقب سلطان محمود گجراتی است و در تلقب سلطان مذکور بدین
لقب دو وجہ بیان کردہ اند یکے آنکہ بر دو تہای سلطان مانند دو شاخ گاؤ سطبر و پیچدار بودند و
بزبان گجراتی این چنین گاؤ را بیگڈھ گویند دوم بی بزبان گجرات عدد دو را گویند و گڈھ قلعہ را چون
فتح قلعہ جوناگڈھ و جاپانیر بدست سلطان روی نمود بنابران ویرا بیگڈھ می گفتند مرات احمدی
مرزبان گجرات خواست کہ حاضر مجلس شیخ شود مگر بہ ممانعت علمای وقت ازان ارادہ باز ماند
میان نظام کہ بمسجد اسلام خان طالبعلمی بود بجلقہ مریدانش در آمدہ ہمراہش گردید و ہمانجا بی بی الہدنی
زوجہ کلان شیخ مذکور وفات یافتہ زیر قلعہ مدفون گشت شیخ جونپور را از انجا براہ برہانپور و دولت آباد
بشہر احمد نگر مطیہ سفر خود نشاند احمد نظام الملک بادشاہ آن دیار با عتقاد تمام پیش آمدہ زان بعد
بزمانہ شاہی ملک برید بشہر بیدر رسید شیخ ممن و ملا ضیاء و قاضی علاء الدین دست ارادت
بدو دادند شیخ جونپور را از انجا بگلبرگہ رسیدہ بعد زیارت سید گیسو دراز قدس سرہ براہ رای باک

برسلی وا پھول رسید و بسواری مرکب ترکی عازم بیت اللہ شد ہرگاہ بحرم محرم رسید بیادش آمد کہ
درمیان رکن و مقام ابراہیم خلائق بردست مہدی موعود بیعت خواہد کرد زبان خود را بہ کلمہ من انا تعنی
مہدی مومن گویا ساخت میان نظام و قاضی علاء الدین آمنا گفتہ دست بدستش دادہ گفتند کہ دو گواہ
بسند این واقعہ بسال نہصد و یک ہجری بظہور پیوستہ و بعد معاودت از مکہ معظمہ بمسجد تاج خان
سالار واقع احمد آباد گجرات رخت اقامت انداخت بتذکر و دعوت پرداخت ملک برہان الدین و
ملک گوہر داخل جرگہ مریدانش شدند و ہمدرین مسجد بسال نہصد و سہ ہجری مجمع عام دعوے
مہدویت کردہ این دعوی دوم ہست علما و مشایخ گجرات بسلطان محمود گفتند کہ شیخ جونپوری بوعظ
خود حقایق و معارف خلاف شرع شریف بیان می نماید سلطان حکم اخراجش صادر فرمود شیخ
ازانجا بدیہہ سولاسا پنج منزل گزین گشت میان نعمت کہ رہزنی سفاک بود بجرم قتل یکے
حبشی گریختہ بدو پیوستہ دست ارادت بدست شیخ دادہ بجرگہ رفقایش در آمد باجملہ شیخ
جونپوری از سولاسا پنج بشہر نہروالہ گجرات کہ آنرا پٹن ہم گویند بر لب حوض خان سرور فرود آمدہ
میان خوندمیر و اقربایش در آن مقام بسلک ارادت منسلک شدند و در انجا نیز ہمان آس بکاسہ
پیش آمد یعنی فرمان ثانی از بارگاہ سلطانی جہت اخراج او صدور یافتہ شیخ مع توابعین بقصبہ
بدلی کہ از پٹن سہ کروہی فاصلہ داشت رخت اقامت انداخت میان خوندمیر کہ وزیر اسباز الملک
بوجہ بدعقیدگی محبوس نمودہ بود از مجلس گریختہ بشیخ پیوست بمقام بدلی مذکور جملہ مریدانش دست
استبداد بدامنش زدند کہ باز دعوی مہدویت کند شیخ زبان خود بدین کلمہ گویا ساخت انا مہدی
مبین من اللہ و پوست جسم خود بدو انگشت گرفتہ گفت ہر کہ از مہدویت این ذات منکر شود
کافر است و من از خدا بپواسطہ احکام میگیرم خدا میفرماید کہ علم اولین و آخرین و بیان معنی قرآن و
کلید خزاین ایمان بتو دادم پذیرندہ تو من و منکر تو کافر است خوندمیر و تمامی یارانش کہ سہ صد و شصت
بودند صدای آمنا و صدقنا در دادند ہماین دعوے سوم ہست کہ در سال نہصد و پنج ہجری
از بطون روبہ بروز آوردہ و تا دم مرگ بہمان دعوے قائم ماند این دعوی را مہدویان
دعوی موکدی نامند بشنیدن این دعوی تنی چند از علماے شہر نہروالہ بقصبہ بدلی آمدہ مباحثہ
بدو پیوستند مگر شیخ از خیالات خود باز نیامد علمای وقت سلطان گجرات را مطلع کردند سلطان

حکم اخراج وی صادر فرمود شیخ با مریدان خود بسوی ملک سندہ نہضت نمود و از راہ جالور و ناگور و نصیر پور
بشہر ٹھٹہ دار الحکومت سندہ فرود آمد در انجا ہم چند کسان مصدق مہدویت او پیدا شدند چون
اہل اسلام سندہ بر عقاید شیخ آگاہ شدند شاہ سندہ حکم قتل شیخ مع مریدانش صادر فرمود
در بانیان مصاحب شاہ سندہ بسعی تمام حکم قتل ملتوی گذانیدہ از محروسہ سندہ وی را بدر کرد
شیخ با مریدان خود کہ ہشت صد مرد بودند بخراسان شتافت منجملہ مردم ہمراہی شیخ سہ صد و شصت
نفر ملقب باصحاب و مہاجرین بودند چون بقندھار رسید حاکم قندھار مرزا شاہ بیگ بعد آگاہی
بر حالات شیخ فرمود کہ بروز جمعہ ہندی را بمسجد جامع پیش علمائے اسلام حاضر آیند ملازمان باستصواب
امر حاکم شیخ را گرفتار کردہ پیش علمای اسلام بمسجد جامع حاضر آوردند علمای وقت بسبقتی کلام بدو پیش
آمدند شیخ تحمل بکار بردہ وعظ قرآنی آغاز نمود مرزا شاہ بیگ کہ نوجوان بود بر سحر بیانش فریفتہ شد
کہ آن گرمی بسردی مبدل گشت شیخ ازان مہلکہ نجات یافتہ بعد طے منازل بشہر فراہ رسید ناگاہ
یکے از عمدہ داران آن شہر آمدہ اسلحہ شیخ و رفقایش گرفتہ ہر یکان را از گوشہ کمان خود شمار کرد و گفت
فردا ہمہ بزندان خواہید رفت بعدہ امیر ذوالنون حاکم فراہ بنا بر دریافت ماجرا بذات خاص
نزد شیخ جونپوری رسیدہ گردیدہ او شد و علمای وقت را فرمود تا امتحانش در مہدویت بگیرند علما
باب مباحثہ و مناظرہ وا نمودند امیر ذوالنون صورت حال بپیشگاہ مرزا حسین بادشاہ خراسان
معروض داشت باستظار جواب تا نہ ماہ بشہر فراہ قیام ورزیدہ بعمر شصت و سہ سال در سن
نصد و دہ ہجری یوم پنجشنبہ داعی اجل را لبیک اجابت گفتہ سفر آخرت اختیار کرد و در میان فراہ
و زرمد خون گشت الہداد بن جنید کہ ذکرش گذشت مرثیہ شیخ بر قبرش خواند از جملہ اشعار مرثیہ
اینست ؎ فضلش کہ بر جمیع پیمبر شناز خدا ؛ باد ابروز حشر شفاعت گر از خدا ؛

اعوذ باللہ من سوء الاعتقاد

مولانا محمد عابد لاہوری اسماؤلاد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فقیہ مفسر زہد و دمان علم
کثیر العبادۃ بود در حلقہ مجلس وی روزانہ قریب دو صد علما و صلحا می نشستند از لاہور پیادہ
بحرمین شریفین رفتہ و بعد ادای مناسک حج و زیارت روضہ منورہ بلاہور مراجعت فرمودہ
بتاریخ ہیزدہم رمضان سال یازدہ صد و شصت ہجری ازین جہان رحلت فرمود

تصانیفہ حاشیہ تفسیر بیضاوی ناتمام۔ شرح خلاصہ کیدانی بزبان فارسی۔ شرح قصیدہ بانت سعاد رسالہ وجوہ اعجاز قرآن۔ رسالہ فی الاربعۃ الاحتیاطیۃ بعد صلوۃ الجمعۃ۔ العشرۃ المبشرۃ فی فضائل الامۃ المرحومہ

شیخ محمد عابد سندھی ابن احمد علی بن یعقوب سندھی فقیہ ومحدث جامع علوم عقلیہ ونقلیہ حامی مذہب حنفیہ بود در شہر سیون کہ متصل شہر بوبک بر کنارہ شمالی نہر حیدرآباد سندھ واقع است متولد شدہ وی در زبید ملک یمن از علمای وقت مستفید شدہ واز انجا بصنعای یمن رسیدہ بدرجہ وزیر کتخدا گشت ومنجانب امام صنعاء بطور سفیر بمصر رفتہ واز انجا بوطن مالوف معاودت کردہ بقصبہ نواڑھی کہ بملک سندھ قریب کراچی بندر بہت رخت اقامت انداخت باز بمدینہ طیبہ آمدہ والی مصر وی را رئیس العلمای مدینہ منورہ مقرر فرمود کتاب مواہب اللطیفہ علی مسند الامام ابی حنیفہ وطوالع الانوار علی الدر المختار وشرح تیسیر الوصول الی احادیث الرسول وشرح بلوغ المرام از تصانیف وی مشہور اند بروز دوشنبہ ماہ ربیع الاول سال دوازدہ صد وپنجاہ وہفت ہجری وفات یافتہ در بقیع مدفون گشت۔

میر محمد عسکری جونپوری از سادات عظام بلدہ جونپور شیعی مذہب بود ہر چند تحصیل کتب متداولہ چنانکہ معمول علمای ہندوستان است نکردہ مگر بذکای طبعی وزور کتب بینی بجمیع فنون معقول ومنقول وفروع واصول تبحر تام داشت ودر حسن بیانی وطلاقت لسانی مشار الیہ اقران بود تا مدتے افادہ علوم می داد وبر قلیل معاش قانع ماند مؤلف سیر المتاخرین می نویسد کہ بر شیخ صدر جہان عرف انگنون میان کہ سنی المذہب از فضلاے وقت بود بمسئلہ فضیلت ابوبکر صدیق وعلی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہما چیرہ دست آمد واللہ اعلم بالصواب وے بعمر ہفتاد وسالگی بسال یازدہ صد ونود رحلت فرمود

حافظ محمد عظیم پشاوری میگویند کہ وی در اوائل نہایت غبی بود بہ دعای خضر علیہ السلام ذہین گشت ودر اندک زمانی علوم عقلیہ ونقلیہ فراگرفتہ عالم بیمثل وفاضل جلیل واعظ بے عدیل گشت وعظ وی نہایت پر تاثیر وباندماق بود بزبان عربی وفارسی وپشتو وپنجابی ماہر ومقرر بود یعنی طالب العلم یا سامع وعظ ہر زبانے کہ از زبانہای مذکور می فہمید آنرا بہمان زبان تعلیم مے داد۔

وموعظت میکرد گو بصارت ظاہرش مفقود شدہ بود مگر بسبب نور باطن وی را احتیاج بینائی ظاہر نبود در دوازدہ صد و ہفتاد و پنج ہجری وفات یافتہ

مولوی سید محمد علی دوکوہی عرف امام علی بن سید غلام محی الدین ساکن دوکوہہ ضلع جالندھر بخدمت مولوی لطف اللہ ساکن علی گڈھ و مولوی حافظ محمد شوکت علی سندیلی و مولوی محمد کمال عظیم آبادی و مولوی محمد احسن پنجابی مدرس کانپور و مولوی عبدالحمید عظیم آبادے تحصیل علوم متعارفہ کردہ بالفعل بمقام عظیم آباد مطب میکند سلمہ اللہ تعالی

مولوی محمد علی بدایونے بن خطیب محمد نظیف بن خطیب عبداللطیف بن ملا محمد شفیع عثمانی جدشان عبداللطیف خطیب مسجد جامع ہرایون بود کہ آنرا سلطان شمس الدین التمش در سن ششصد و بست ہجری تعمیر کردہ ولادت مولوی محمد علی در سال سی و چہارم صدے دوازدہم ہجری بظہور پیوستہ از بدو سن شعور شوق تحصیل کمال ظاہر و باطن در سرش افتاد خدمت کملاے عہد کہ مشہور اکناف عالم بودند دریافتہ مستفیض می شد لیکن اکثر علوم متعارفہ پیش قاضی مبارک گوپاموی و قاضی مستعد خان دہلوی تحصیل و تکمیل فرمودہ و دست ارادت بدامان ہدایت میر عبداللہ دہلوی بسلسلہ علیہ قادریہ زدہ مریدش گشت شرح کمالاتش نچند انست کہ درین مختصر گنجد بالآخر بعمر شصت و سہ سالگی تاریخ بست و پنجم ربیع الثانی سال یازدہ صد و نود و ہفت ہجری مولوی شمس الدین را عقب خود گذاشتہ رحلت فرمود شاعری تاریخ وفاتش چنین یافتہ ؎ از وفات مولوی معنوی ۔ گشت تیرہ ہمچو شب روز جہان ۔ از غرو جستم چو تاریخش بگفت ۔ کرد رحلت زین جہان قطب زمان

مولوی محمد علی صدرپوری ابن شیخ رمضان علی متوطن موضع صدرپور پرگنہ بلیح آباد مضاف شہر لکھنؤ عالم ربانی شاعر حقانی متخلص بہ محمد در اوائل عشرہ ثانیہ صدی سیزدہم از ہجرت متولد شدہ پیش مرزا حسن علی محدث لکھنوی شافعی المذہب کتب تفسیر و حدیث سماعۃ و قراءۃ گذرانیدہ بخدمت مولوی شاہ بشارت اللہ بہرائچی مجددی شرف بیعت طریقہ نقشبندیہ مجددیہ یافتہ مستفیض گشت در اشاعت سنت و اضاعت بدعت بغایت می کوشید و خود ہم شعار و دثار تقوی می پوشید اکثر مصنفاتش از قصاید و مثنویات مشتمل بر مواعظ و نصایح اند در نعت

نیز چند تصانیف بطرز نصاب دارد بسال دوازدہ صد و پنجاہ و ہشت ہجری بہ ٹونک قدوم آورد و بجرگہ ملازمان وزیر الدولہ امیر الملک نواب وزیر محمد خان بہادر نصرت جنگ منسلک گردیدہ بمصاحبت و مجالست فرزندان رئیس موصوف مخصوص گشت و تا عمر اخیر بملازمت یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ خلف نواب سابق الالقاب بسر بردہ بتاریخ پانزدہم رجب سال دوازدہ صد و ہشتاد و نہ ہجری ہنگام نیم شب پنجشنبہ از عالم فانی بملک جاودانی روان گردید مولوی محمد حسن تاریخ رحلتش صوری و معنوی این چنین گفتہ ؎ دریغا کہ آن عالم حق پرست ؛ محمد علی فضل و دانش انیس ؛ ز عیش جہان دل بہ پرداختہ ؛ بگردید باملاء اعلی جلیس ؛ محمد حسن صوری و معنوی ؛ رقم کرد تاریخ طرز نفیس ؛ بفردوس رفت آن معلی جناب ؛ ز ماہ رجب نصف لیل الخمیس ؛ **تصانیفہ** آثار محشر در احوال قیامت۔ دلبر واعظین۔ تسلی الناظرین در نکاح بیوگان رہینو نظیر در قصص بزرگان۔ ہدیۃ الاخیار قصہ عاد اولی و عاد اخری۔ وقائع احمدیہ در حالات سید احمد مجاہد رای بریلی۔ ترجمہ حقیقۃ الاسلام مصنفہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی۔ نصاب گوہر منظوم۔ نصاب سلک گہر۔ نصاب مصدر الفیوض۔ نصاب مفتاح المخازن۔ نصاب مرج جواہر۔ نصاب عناقید الاثمار۔ نصاب کنز المصادر۔ مثنوی تحفۃ الاخیار۔ مثنوی تحفۃ الاصحاب قصائد در حمد و نعت۔ رکاز الہدایت در فقہ۔ مثنوی عبرت افزا قصہ زن دیندار عابدہ

مولوی شاہ محمد علی ساکن بہیرا ابن شاہ عبد العلیم ابن شاہ ابو الغوث کرم دیوان ساکن موضع بہیرا ضلع اعظم گڈھ برادر زادہ حافظ شاہ ابو اسحاق قدس سرہٗ بشوق تحصیل علوم پای ارادت در جادۂ غربت نہادہ بعدے منازل و قطع مراحل در مدراس بخدمت ابو العیاض ملا عبد العلی بحر العلوم فرنگی محلی پیوستہ دران مرز بوم مدتے قیام ورزیدہ از تحصیل علوم درسیہ متداولہ نقد فراغ بدست آوردہ بدیار عرب رو آوردہ تا سہ سال بمدینۂ طیبہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ رخت اقامت انداختہ علم حدیث و اسماء الرجال و اسانید را بہ تکمیل رسانید و بعد مرور بست و سہ سال بوطن مالوف مراجعت فرمود و بوظیفہ دولت مدراس کہ بادمیر سید قانع

بودہ روزے چند بوطن بسر بردہ جہان فانی را پدرود فرمود انا للہ وانا الیہ راجعون

ملا محمد عمران رام پوری ابن ملا محمد غفران رام پوری شاگرد والد ماجد خود و نیز بخدمت مولوی حیدر علی رام پوری مستفید شدہ و رفقاہت مشارالیہ اقران خود بود و تمام عمر شریفش در افادہ تعلیم طلبہ علوم بسر بردہ رسالۂ تجہیز و تکفین میت از مصنفاتش مشہور و مطبوع است ہنگامیکہ بمعیت والد خود سمت کلکتہ تشریف مے برد بمقام فتح پور رہسپار فقیر حقیر خدمت ہر دو بزرگوار دریافتہ پدر و پسر نہایت مسن بودند کہ شخص ناواقف ہر دو را برادر یکدیگر مے شمرد بعمر ہفتاد و دو سالہ بسال ہفتاد و یکم از صدی سیزدہم داعی اجل را لبیک اجابت گفتہ بریاض رضوان پیوست

مولوی محمد عمر رام پوری دانشمند متبحر جامع معقول و منقول ذکی الطبع مناظر غالب شاعر فصیح واعظ طلیق اللسان مخلص صولت میکرد حاشیہ عینی شرح ہدایہ و رسالہ طنطنہ صولت در باب سماع از و یادگار اند سوالات عشرہ کہ مولوی محمد حسین لاہوری سرخیل غیر مقلدین مشتہر کردہ بود بجواب ہر یک سوال اجوبہ متعددہ تحریر فرمودہ نامش عشرہ مبشرہ نہاد آن رسالہ نیز از تصانیف شریفش شہرتی دارد وی رحمۃ اللہ علیہ بعمر بیست و شش سالگی واقع سیزدہم رمضان المبارک سال دوازدہ صد و نود و پنج ہجری رحلت فرمود

شیخ محمد عیسیٰ جونپوری ابن شیخ احمد عیسیٰ دہلوی در نخستین کہ از آمدن امیر تیمور بصوب دہلی افتاد اکثری از اکابر بجونپور رفتند شیخ احمد عیسیٰ نیز دران میان بود و محمد عیسیٰ دران زمان ہفت یا ہشت سالہ بود دہم در صغر سن بمقتضای سعادت ازلی و استعداد جبلی مرید شیخ فتح اللہ اودہی شد و باشارت پیر مدتی پیش ملک العلما قاضی شہاب الدین دولت آبادی تلمذ کردہ شرح اصول بزدوی کہ قاضی موصوف تا بحث امر دارد بتقریب وی نوشتہ است وی بعد فراغ از تحصیل علم ظاہر در خدمت شیخ فتح اللہ بتصفیۂ باطن مشغول شد تا آنکہ از کبار مشائخ جونپور شہرت پذیرفت دہم در انجا مدفون است

ملا محمد غفران رام پوری ابن ملا نائب آخون ابن حافظ سعد اللہ خان رامپوری از افاغنہ تراہی خیل مرید و تلمیذ ملا فقیر آخون ولایتی بود و نیز بخدمت بعض علمای وقت مستفید شدہ فتاوائے فقہ در صد جزو نوشتہ کہ بجنگ موسوم و بکتب خانہ رئیس رامپور موجود است علمائے نامور از سایہ دامن تربیت و تعلیم او برخاستہ اند بعمر صد سالہ بسال شصتم از صدی سیزدہم ہجری

رحلت فرمود مصنف ابجد العلوم وی را بلقب روایت کش یاد کردہ العلم عند اللہ تائب بروزن صائب با دل تای شناہ فوقانیہ بعدش الف بعدش ہمزہ مبدلہ بکسورہ و در آخر بائے موحدہ بمعنی توبہ کنندہ آخون بالف ممدودہ وخای معجمہ مضمومہ وواو معدولہ ونون ساکن بمعنی اُستاد و معلم جنگ بجیم تازی مضموم وسکون نون وکاف فارسی بیاض بزرگ را گویند

شیخ محمد غوث گوالیاری بسلسلہ شطاریہ مرید حاجی حمید است در ابتدای حال تا دوازدہ سال در دامن کوہ چنار ریاضت شاقہ کشیدہ در غارہا مسکن و از برگ اشجار غذا میداشت در علم دعوت رہنما و مقتدا و صاحب تصرف بود ہمایون بادشاہ باو عقیدتے کامل داشت بعد انہزام ہمایون شیر شاہ افغان در پے آزار شیخ گردید شیخ سفر دکن اختیار کرد سلاطین آن دیار بحلقۂ اعتقادش در آمدند شیخ وجیہ الدین گجراتی کہ عالم ربانی و فاضل متبحر بود مطیع و منقادش گشت بسال نہصد و شصت و شش ہجری شیخ از گجرات باگرہ آمدہ اکبر بادشاہ را در سلک ارادت خود کشیدہ مگر بادشاہ زود منحرف شد و نیز صحبتش بہ بیرم خان و شیخ گدائی راست نہ آمد رنجیدہ بگوالیار رفت و خانقاہی تعمیر کرد یک کرور تنکہ معاش داشت و نہایت منکسر مزاج بود ہر کرا میدید تعظیما قیام مے نمود رسالہ معراج نامہ در عروج حال خود و جواہر خمسہ و اوراد غوثیہ و بحر الحیات از تصانیف او یادگار اند ہرگز لفظ من بزبان او نگذشتی ہموارہ تعبیر از خود بفقیر کردی تا اینکہ وقت تقسیم غلہ میگفت کہ اینقدر سیم و نون غلہ بفلان بدہید بعمر ہشتاد سالگی در سال نہصد و ہفتاد ہجری رحلت فرمودہ رحمۃ اللہ علیہ

شاہ محمد فاخر الہ آبادی زاید تخلص بن شاہ خوب اللہ الہ آبادی جامع علوم ظاہر و باطن بود اکتساب علوم ظاہر بخدمت برادر کلان خود شیخ محمد ظاہر کردہ حق سبحانہ تعالیٰ شانہ او را شانے عظیم دادہ بود بعمر بست و یک سالگی بجاے پدر بزرگوار و سادہ آرای خلافت شدہ بعمر بیست و ہشت سالہ بزیارت بیت اللہ مشرف گشت و بمدینہ طیبہ سند حدیث از شیخ محمد حیات سندہی مدنی حاصل نمود چون مرتبہ سوم عزم حج کردہ در برہان پور داعی اجل را لبیک گفتہ بتاریخ یازدہم ذیحجہ روز یکشنبہ سال یازدہ صد و شصت و چہار ہجری جان بجان آفرین سپرد تاریخ ولادتش خورشید و تاریخ فوتش زوال خورشید یافتہ اند مزارش در برہانپور بہ پہلوی شاہ عبد اللطیف برہانپوری است یادگار و میراث تصانیف بسیار از انجملہ قرۃ العینین فی رفع الیدین

نورالسنۃ ودرۃ التحقیق وغیرہ مشہور ستند شکر اللہ سعیہ

مولوی محمد فاروق چڑیاکوٹی فرزند خرد قاضی علی اکبر ابن قاضی عطاء رسول عباسی است
کہ بفضل وکمال دراقران وامثال گوی سبقت ربودہ وساحت علوم عقلیہ ونقلیہ را بگام تحقیق و
تدقیق فرسودہ کتب درسیہ فارسیہ وصرف نحو عربیہ وعلوم عقلیہ ونقلیہ ازمہین برادر خود مولوی
عنایت رسول اکتساب نمودہ وعلم ہیات ازمولوی رحمت اللہ فرنگی محلی وہدایہ واصول فقہ
ازمفتی محمد یوسف فرنگی محلی وحاشیہ زاہدیہ بر شرح ملاجلال ازمولوی ابوالحسن منطقی آموختہ
باجملہ ہردانہ کمال ازخرمن اساتذہ نامی اندوختہ مطیہ سفر بملک حجاز کشید وبزیارت حرمین شریفین
بہرہ اندوز گردید وبدیدار علمائے اسلام واکتساب فیوض ازفقرای اہل اسلام بدعاء ولی رسید
درعلوم ادبیہ فارسیہ وعربیہ ید طولی دارد وتعلیم طلبہ علوم می پردازد وی رارسایل بعلوم مختلفہ و
اشعار عرب ومکاتیب وخطب اندازا بجملہ اندکے ازبسیار دشتی ازخروارمی نگارم ازقصائد فارسیہ
داوراگوہر شناسا اینکم دربزم تو پ بحر معنی دردل وگنج سخن درآستین پ اطلس افلاک رادانم چونقش
بوریا پ جامۂ عریانیم رودارد ازدیباے چین پ ہستم ازگنج قناعت مایہ دار خرمی پ نیستم دریوزہ گردی
بردر تاش ونگین پ **مثنوی** کہ بمدح استاد خود مفتی محمد یوسف فرنگی محلی ورسال دوازدہ صد و
ہشتاد وشش ہجری بسلک نظم کشید وبسمع قبول ممدوح رسید بندی ازان اینست ؎ دلم
درشوق زلفش نالہ سازیست پ چہ می نالم غم زلفش درازیست پ بدل چون دیگ منعم گرم جوشم پ بصورت
صورت نبض خموشم پ دلی دارم مشعبد شیشہ بازی پ زبانی جادوی افسون طرازی پ حدیث
من فسون جان گدازیست پ دو چشم صورت خون نابہ سازیست پ نوای من صفیر ہر نشیمن پ
حدیثم قصۂ ہر کوی وبرزن پ بسے این خامۂ سحر اور ژرف پ برآرد جادوے ہا ازتہ حرف پ گہی شب
آورد گہ روز بیرون پ گہی قاقم نماید گاہ اکسون پ گہی این خامہ درلبہای ناشاد پ بافسون خندہ
جوش طرب زاد پ گہی ازدیدۂ دلہای خرم پ برآرد چشمہای اشک ماتم پ صفا شمعی است دربزم
خیالم پ سخن یک نغمۂ ساز کمالم پ نمی بینی کہ طرف بلبلم من پ کزین اعجوبۂ ہر محفلم من پ بہر میدان نمودم
ترکتازی پ بخواندم نامہ ترکی وتازی پ گہی ازلوح رازی خواندہ ام حرف پ گہی ازحرف تازی بستہ
ام طرف پ گہے اندر مقام لحن شیراز پ شدم با اہلی وسعدی ہم آواز پ گہی دربزمگاہ نغمہ سازی پ

سخن راندم بآہنگ حجازی ؛ محسود آن فروزان گوہرم من ؛ کہ شمع من بہر بزمے ہست روشن ؛
قلم چون در لغات و حرف راندم ؛ سخن بر کرسی اعلی نشاندم ؛ بہ نحو و ہم بلاغت خامۂ من ؛ بسے
شمع معانی کرد روشن ؛ ز موجودات عالم جستم اسرار ؛ بخواندم دفتر اعداد مقدار ؛ بسی خار عنا در
پا شکستم ؛ ز راز چرخ و انجم طرف بستم ؛ چو کردم راز سر چرخ ظاہر ؛ سخن راندم ز اعراض و جواہر ؛ ز
معلول و علت وا نمودم ؛ گرہ از وحدت و کثرت کشودم ؛ باحکام عقول و بحث ارواح ؛ بدست
شرع احمد کردم اصلاح ؛ ز طاب نور آن مہر دل افروز ؛ بسے شبہای ظلمت کردہ ام روز ؛
سوی آبای علوی یافتم راہ ؛ شدم از امہات سفلی آگاہ ؛ بنور دیدۂ اہل بصائر ؛ نظر کردم بگلزار
عناصر ؛ بسے بگماشتم ناخورد دل راہ ؛ تماشای بہار آب و گل را ؛ فنا را دست در ہر صورتی دید ؛
ز ہر یک لاجرم رخ باز بچید ؛ ز فکر این و آن خود را تہی کرد ؛ بسوی ملت بیچون رخ آورد ؛ خیالم
رفت از مہ تا بماہی ؛ پے اسرار آیات الٰہی ؛ بساجہد طلب آورد در کار ؛ ربودم از شریعت
گنج اسرار ؛ چو گردیدم ز راز شرع آگاہ ؛ ندیدم در میان جز نقش اللہ ؛ بمدح ممدوح
می پردازد۔ چو بر اوج کمال خود رسیدم ؛ ز سنگ آستانی بوسہ چیدم ؛ چہ سنگی سنگ ایوان
شہ دین ؛ کہ دارد از شریعت ملک و آئین ؛ جناب اوستاد کعبۂ جاہ ؛ دلیل راہ مردان حق آگاہ ؛
سحاب ساکب جود النوال ؛ ہمام صائد طود الکمال ؛ کمی فی الوغا لیث الاعادی ؛ کریم فی الندی
غیث الایادی ؛ کریمی یوسف مصر معانی ؛ غزال مرتع فضلش غزالی ؛ چہ یوسف مصر معنی را عزیزی ؛
نیرزد ملک جم پیشش بہ چیزی ؛ بصورت شمع بزم یوسف آمد ؛ بمعنی غیرت بو یوسف آمد ؛
بگیتی در کمال ہمسرش نیست ؛ جبینی خالی از خاک درش نیست ؛ بشوق مکتب درسش
فلاطون ؛ ولی دارد چو جام بادہ پر خون ؛ ادب گیرد بہ بستانش ارسطو ؛ بہ پیشش بوعلی تہ کرد زانو ؛
الی آخرہ بقیہ اشعار آبدارش بحیز تحریر نہ آوردم کہ بجز نخار را بکوزہ آوردن کارے دارد وی را
ماسوای تصانیفت رائقہ و خطبہ ادبیہ بزبان عربیہ اند کہ داد فصاحت میدہند و بر کمال بلاغتش
دلیلے اند لامع یکے عنوان خطب جمعہ کہ کتابیست مشتمل بر خطب منظومہ و منثورہ صورتہا
الحمد للہ القاسم الارزاق ؛ الجاسم الاوزار ؛ المعلی الاسماء ؛ والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء ؛
محمد منقذ الاسراء ؛ المخصوص بالاسراء وعلی آلہ الطاہرین بالباساء ؛ واصحابہ القاہرین للاعداء ؛

اما بعد فیقول العبد الخاطی الناسی ؛ محمد فاروق الحنفی العباسی ؛ جعلہ اللہ من حماۃ ذمار دینہ ؛ واعطی کتابہ بیمینہ ؛ انہ قد سالنی بعض من یجبنی واحبہ ؛ واستعیدنی ودہ ویتمنی حبہ ؛ آن انشی خطبا ادبیہ ؛ واجلی للعیون عربا عربیہ ؛ ومع ذلک استسقی زلالا ؛ ممزوجا بالعسل الفکری ؛ من کاس ادارہا ابن بنایۃ المصری ؛ لکن لم یسعنی الاجابہ ؛ لما عن بی ہموم ناصبہ ؛ وکان لی یدعن الاعمال خائبہ ؛ ورجل للبلا رجسائبہ ؛ ونفس من معافرۃ العنار ذائبہ ؛ لا کذوب کتب ادرکہ اللاظ ؛ اود لف طال بہ الجواظ ؛ اوبرد مسہ اشواظ ؛ حتے علمت ان الارض منزل کل ہول وعناء ؛ ومہب کل زعزع و نکبار ؛ ورأیت العلم قد نضب الیوم مائہ ؛ وخن بالامکار انوائہ ؛ وخفیت من النواظر اضواءہ ؛ ونسیت من الضمائر رسمائہ ؛ والجہل قد ملے للناس انائہ ؛ ورفع فی العراض لوائہ ؛ داروے الجسوم اروائہ ؛ وعفی الرسوم نکبائہ ؛ حتے غذا خمائلہ ذاویہ ؛ ومنازلہ علے عروشہا خاویہ ؛ فالناس ینکرون مالم یسع اذہانہم ؛ ویکرہون مالم یسمع آذانہم ؛ فمن صمت فقد بریح فی ہذہ البلاد ؛ ومن نطق وقع مسائلہ فی الکساد ؛ ثم بعد ماضی من الایام واللیال ؛ الح لدی فی السوال ؛ وکثر الحاحہ وطال ؛ حتے لم یسعنی الا الانجاح ؛ فاجبت دعوتہ متوکلا علی المولی المناح ؛ ووسم خطبہ نکاح مسٹر محمود جج ہائیکورٹ ممالک مغربی وشمالی خلف الصدق سر سید احمد خان نجم الہند کو بصنعت اہمال زیب ترقیم فرمودہ **وہی ہذہ** الحمد للہ الصمد الودود ؛ الحکم العدل المحمود ؛ مالک العہد الموعود ؛ موسع العطا الممدود ؛ ومرر ہط ہود ؛ وامر آل داؤد ؛ ولا عدد عادو لعطائہ ؛ ولا احد حادٌ لآئہ ؛ لا الہ الا اللہ ولا مالوہ للاحم سواہ ؛ اللہم صل سلاما ؛ وکملہما دوما لرسولک محمد اکرم الرسل ؛ مکمل الملل ماکل الامل ؛ مویل المربل والاربل ؛ وہو سمک اللواء ؛ وساعد الاسراء ؛ وصعد السماء ؛ وساد الرسل الکرماء ؛ واعلی محل آدم وحواء ؛ وارحم اللہم آلہ الصلحاء ؛ داود وایبہ الرحماء ؛ ماہم السماء ؛ واولہم المار ؛ اعملوا اہل الاسلام ؛ رحمکم اللہ السلام ؛ عمل الکرام ؛ اعلموا المرد امامہ الحمام ؛ ومالہ اعدام ؛ وآمالہ احلام ؛ مراحلہ آسام ؛ ودواحلہ الام ؛ و صراط کحد الحسام ؛ صلوا للہ ؛ داؤد المرعود ؛ واعدوا العدد الامر المعہود ؛ واصلحوا امور الاہل والآل وراعوا محل العرس والمولود ؛ کما امرکم رسولکم المکرم المسعود ؛ وہو رسول اللہ ؛ الحمد للہ واہ ؛ کما احکم امور المعاد ؛ ورسم امر الاصلاح الاہل والاولاد ؛ وحکم وامر وراء [illegible] ؛

وداصل الاطہار ؛ وداد کرام المولد ولاحم اہل الکرم والسود ؛ وسلک مسلک رسولکم محمد کما عملہ
المولی العادل محمود ؛ ولد الحلاحل الکامل احمد وہما کلوا حدہما علی الکرباروساد ؛ وسرور وہما
السرور والرساد ؛ سمار الکرم ؛ وداما رالہم اسار الکلوم ؛ وآس المکلوم ؛ اللہم اعط المحمود عمرا طال عہدا
ومالا ما حصر عدا ؛ واولہ وعرسہ کل واحد ودا ؛ واکرمہما مالا وولدا ؛ وسرہما سرورا ما احصاہ
احدا امدا ؛ بجواب آن سید محمود مکتوبی بزبان اردو باظہار خرسندی طبع نوشتہ ودران
نامہ نگارش نمود کہ اگر مین ہنسی سے کہون کہ خوب بے نقط سنائی تو کچھ مضائقہ نہین

شیخ محمد فاضل بٹالوی قادری مجددی از علمای نامدار پنجاب در شریعت وطریقت راسخ
قدم بود تمام عمر باشتغال تدریس وتعلیم طلبہ علوم بسر بردہ بسے مردم باکمال از دامن تربیت
او برخاستند بسال یازدہ صد وپنجاہ ویک ہجری وفات یافتہ در بٹالہ مدفون گشت

مولوی محمد قاسم نانوتوی ابن شیخ اسد علی بن غلام شاہ بن محمد بخش بن علاء الدین بن محمد
فتح بن محمد مفتی بن عبد السمیع بن مولوی ہاشم نانوتوی بہ دوازدہ صد وچہل وہشت ہجری ولادت
یافتہ نام تاریخی وی خورشید حسین است برحدت طبع وجودت ذہن مجبول شدہ ابتداء از شیخ
مہتاب احمد نانوتوی ومولوی محمد نواز سہارنپوری کتب عربیہ وفارسیہ خواندہ بسال دوازدہ صد و
شصت ہجری بدہلی آمدہ کتب درسیہ متعارفہ پیش مولانا مملوک علی نانوتوی مدرس اول مدرسہ
دہلی گذرانیدہ واستناد حدیث بخدمت شاہ عبد الغنی محدث دہلوی کردہ بعد فراغ از تحصیل علوم
چندی بمدرسہ انگریزی واقع دہلی تعلق گرفتہ وبعد ترک آن تعلق در مطبع احمدی بتصحیح کتب مقرر شد
ودر سن دوازدہ صد وہفتاد وہفت ہجری بزیارت بیت اللہ مشرف شدہ دست ارادت
بدست ہدایت جناب مولوی ورشیخ شیخی حضرت حاجی امداد اللہ تہانوی مہاجر ومتوطن مکہ معظمہ
بسلسلہ چشتیہ صابریہ دادہ مراجعت فرمودہ سرپرستی مدرسہ اسلامیہ بذمہ خود گرفت زان بعد
در سال دوازدہ صد وہشتاد وپنج ہجری ثانیاً بزیارت بیت اللہ الحرام مباہات اندوختہ بوطن
مالوف باز آمدہ در دہلی بتدریس وتنشیر علوم پرداخت۔ پادری تارا چند را در مباحثہ مذہبی
ساکت نمود در سال دوازدہ صد ونود وسہ ہجری بمقام چاندپور ضلع شاہجہانپور مجمعے
بنام زومیلہ خداشناسی فراہم شدہ علمای ہر مذہب دران مجمع بہم آمدہ بودند صاحب ترجمہ

علیہ الرحمۃ علی رؤس الاشہاد ابطال تثلیث و شرک و اثبات توحید نبوی بیان فرمودہ کہ حاضرین جلسہ
چہ موافق و چہ مخالف ہمہ مہر سکوت بر دہان خود ہا ثبت کردند و بسال دوازدہ صد و نود و چہار
ہجری با پنڈت ریا نند سرستی مباحثہ وجود و توحید و با عیسایان گفتگوی تحریف کردہ پنڈت
مذکور سر بجیب سکوت فرو برد و پادریان عیسائی کتب خود گذاشتہ فرار را بر قرار ترجیح دادند
رسالہ حجۃ الاسلام در نیساب مشہور است و ہمدرین سال کرت ثالث بزیارت بیت اللہ الحرام
شرف اندوز شدہ مراجعت فرمود بمرض تپ مبتلا گشت در عین بیماری پنڈت دیا نند مذکور
در باب استقبال قبلہ بر مسلمانان اعتراض کردہ بجوابش رسالہ قبلہ نما تحریر فرمودند و بروز پنجشنبہ
وقت ظہر چہارم جمادی الاولی سال دوازدہ صد و نود و ہفت ہجری بمرض تپ و عرض
ذات الجنب رحلت فرمودہ بقصبہ نانوتہ مدفون گردید از تلامذہ وے مولوی محمود حسن
دیوبندی و مولوی فخر الحسن گنگوہی و مولوی احمد حسن امروہوی مشہور اند و از تصانیف شریفہ
او کتب ذیل مطبوع شدہ شایع اند۔ مجموعہ رسایل قاسم العلوم۔ مصابیح التراویح۔ آب حیات
تقریر دلپذیر۔ مباحثہ شاہجہان پور۔ ہدیۃ الشیعہ۔ قبلہ نما دیوبند و نانوتہ و قصبہ شاہجہان پور اند

مولوی محمد لبیب بدایونی ابن مولوی محمد سعید بدایونی علوم متداولہ از پدر بزرگوار خود
تحصیل و تکمیل نمودہ جامع العلوم بود خصوصاً در فقہ و فرایض مہارت کامل داشت بعمر ہفتاد
و چہار سالگی بماہ محرم سال دوازدہ صد و پنج ہجری رحلت فرمودہ بدار الجنان پیوست
رحمۃ اللہ علیہ و علی اسلافہ

مولانا محمد مبین لکھنوی ابن ملا محب اللہ ابن ملا احمد عبد الحق ابن ملا محمد سعید پسر دوم
ملا قطب الدین شہید سہالوی شاگرد رشید ملا حسن شارح مسلم العلوم عالم علوم عقلی و نقلی و واقف
رموز خفی و جلی در جودت ذہن و ذکا و طلاقت معروف بود تصانیف لطیف دارد از انجملہ
شرح مسلم و شرح مسلم الثبوت و حاشیہ میر زاہد رسالہ و حاشیہ میر زاہد ملا جلال و حاشیہ میر زاہد شرح
مواقف و وسیلۃ النجاۃ و رحالات اہل بیت نبوی صلعم و ترجمۂ حکایات الصالحین و شرح
اسمای حسنیٰ و شرح تبصرہ در تصوف و زبدۃ الفوائد در بیان سحر رمضان و کنز الحسنات فی
ایتاء الزکوٰۃ و غیر ذلک اند بست و دوم ربیع الثانی سال ہزار و دو صد و بست و پنج ہجری

رحلتش سوی روضۂ رضوان وقوع یافتہ در باغ مولانا احمد انوار الحق واقع بلدہ لکھنؤ مدفون گشت

علیہ الرحمۃ والغفران مصرعہ ماہ برج علوم پنہان گشت ؛ مادہ تاریخ فوت اوست

ملا محمد محسن کشوازعلمای کبار خطہ کشمیر شاگرد ملا محمد امین کانی کشمیری بود در علوم عقلیہ دستگاہی کامل داشت از متعلمانش کسے بی بہرہ نماند بر ہدایہ ومطول حواشی وتعلیقات نوشتہ وبملا نازک دست ارادت دادہ بسال یازدہ صد ونوزدہ ہجری وفات یافتہ بمقبرہ سید محمد کرمانی واقع تاشون مدفون شد

حافظ محمد محسن دہلوی مجددی نقشبندی از احفاد شیخ عبد الحق محدث دہلوی وخلفای شیخ محمد معصوم مجددی است جامع علوم عقلیہ ونقلیہ بود بسال یازدہ صد وچہل وہفت ہجری وفات یافتہ

خواجہ محمد معصوم سہرندی حضرت عروۃ الوثقی خواجہ مجد الدین محمد معصوم خلف الصدق وخلیفہ اعظم حضرت قیوم ربانی محبوب صمدانی شیخ احمد فاروقی سہرندی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما ولادت آن جناب در سن ہزار ونہ ہجری واقع شدہ بعمر شانزدہ سالگی بحضور پدر بزرگوار فارغ التحصیل گشتند آنحضرت جامع علوم عقلی ونقلی ومخزن کمالات صوری ومعنوی بودند بہ بشارت مقام قطبیت ومنصب قیومیت از پدر بزرگوار خود مشرف شدند نسبت طریقۂ احمدیہ مجددیہ بتوجہات ایشان در اطراف عالم شایع گردید وعالمی باحوال بلند ومقامات ارجمند رسیدہ کشف مقامات العیہ آنچنان بود کہ از ولایات بعیدہ منتسبان خود را اعلام میفرمودند کہ فلانی بولایت موسویہ رسیدہ وفلانی بولایت محمدیہ مشرف گردیدہ تا صد ہزار کس بر دست ایشان مرید شدند وہفت ہزار کس را آنجناب خلافت دادہ اند در خدمت ایشان طالب یک ہفتہ بمرتبہ فنا وبہ یک ماہ بکمال ولایت میرسید وبعضی را در یک توجہ بجمیع مقامات میرسانیدند وہمچنین فرزندان آنجناب اقطاب وقت بودند وہفت اقلیم را منور ساختند

نہم ربیع الاول سال ہفتاد از صدی یازدہم ہجرت بریاض رضوان پیوستند

سید معصوم نقشبندی بالاپوری زبدۂ اماثل واقران عمدہ مشائخ دوران بقصبۂ بالاپور مضاف صوبہ برار سکونت پذیر دہر چند دیہہ معاف عطیہ نظام حیدر آباد قابض بود شیوع علوم ظاہریہ دران ممالک بر توفیض ویست واکثری از اسلاف او علمای کرام وفضلا

ذوی الاحترام گذشتہ اند وفاتش در سال نوزدہم صدی سیزدہم ہجری بظہور پیوستہ در قصبہ بالاپور مدفون گشت

مولوی محمد معظم ساکن بنہ ابن احمد صدیقی جد امجد مولوی محمد اشرف لکھنوی در بنہ تولد یافتہ از والد خود و ملا عبد الحکیم سیالکوٹی اخذ علوم کردہ و قرآن مجید مع تفسیر بیضاوی حفظ گرفتہ در علوم دینیہ فائق اقران گشت بہادر شاہ بن عالمگیر بادشاہ عہدہ قضای بنہ بدو ارزانی فرمودہ چند دیہہ بجاگیرش داد مولوی مرقوم بقضا و تدریس مشغول بود از تصانیف او تفسیر قرآن بود کہ در استیلای سکھان سوختہ شد و نیز شرح مثنوی مولانا روم از و ست در سن یکہزار و یکصد و نہ ہجری وفات یافتہ در بنہ مدفون شد

مولانا محمد مفتی از اکابر علمای عہد جلال الدین محمد اکبر بادشاہ صاحب کمالات منجملہ مدرسین بلدہ لاہور بعہدہ افتا سر بلندی داشت و ہر باری کہ ختم صحیح بخاری و مشکوۃ المصابیح میکرد مجلسی عظیم ترتیب دادی و طبخ بغزا و حلویات میفرمود و بعلمای و صلحا خوراندی غرض منزل وی مجمع اعیان افاضل زمان بود چون نبود سالگی رسیدہ و منحنی و ضعیف گشتہ اندرس باز ماند پسرانش ہمہ صاحب کمالات و فضائل ہمچو پدر بودند رحمہم اللہ

مولوی محمد مکی جونپوری خلف چہارم مولوی سخاوت علی عمری جونپوری کنیت وے ابو الخیر ہست در بست و نہم جمادی الثانی سال دوازدہ صد و ہفتاد و چہار ہجری بلکہ معظمہ ولادت یافتہ زیر دامن پرورش والدۂ خود یعنی صبیہ قاضی ضیاء اللہ مرحوم بہمراہی برادر علاتی خود مولوی محمد جنید بوطن واپس آمدند و باندک مدتے از حفظ قرآن مجید فراغ یافتہ بعد تحصیل کتب رسمیہ فارسیہ اکتساب علوم عربیہ بخدمت برادر خود مولوی محمد شبلی آغاز نمودہ بخدمت مولوے عبد اللہ ساکن موضع کوپا ضلع چھپرا تلمیذ مولوی مفتی محمد یوسف فرنگی محلی و نیز بخدمت مولوے سعادت حسین عظیم آبادی و مولوی علی اکرم آروی و مولوی محمد عبد الحی فرنگی محلی تکمیل نمودہ بدرس و تدریس طلبہ و عامۂ خلائق و انتظام مدرسہ ربانیہ قرآنیہ جامع جونپور کہ قائم کردۂ والد ماجد شان ہست بسر می برند سلمہ اللہ و رقاہ الی ما یتمناہ

شیخ محمد مودود لاری مرید بابا نظام ابدال نزد مولانا عبد الغفور لاہوری لختی سمی دانش اندوخت

دارفراوان د. باد یوزہ گری نمودہ مراتب عیانی و بیانی نیکو میدانست و بر غرائب علوم چون کیمیا وغیرہ آگاہی داشت شاہ نعمت العدولی و شاہ قاسم انوار را دریافتہ بالجملہ از ماہران علم توحید و متبعان مشرب تجرید و تفرید بود در سال نہصد ہجری بہندوستان قدم آوردہ شیخ امان پانی پتی پیش وی استفادہ علم توحید و تحقیق کتاب فصوص الحکم وغیرہ میکردی در حق شیخ امان گفتی جوہری قابل یافتم لیکن حیف کہ یک چشم دارد و در مخاطبات نیز او را بلفظ کورک بخواندی مدتہا در آگرہ اقامت داشت بعد ازان بعلاقہ محبت شیخ امان در ارابطہ خدمت او در پانی پت سکونت اختیار نمود و ہمانجا بماہ رمضان سنین نہصد و ہفت ہجری واپسین خوابش در گرفت

خوابگاہ او ہم پہلوی شیخ امان است

شیخ محمد احمد آبادی بشیخ حسن محمد چشتی احمد آبادی گجراتی شہرت دارد کنیتش ابو صالح فرزند ارجمند شیخ احمد المعروف بشیخ میانجی ابن شیخ نصیر الدین در علوم ظاہر و باطن یگانہ روزگار بود در صغر سن اکتساب کمالات نمودہ بحضور پدر شہرہ آفاق گشت دولت و ثروت ظاہری ہم داشت خرچ اعراس بزرگان و طعام درویشان بروجہ استیفا میکرد مسجدی کلان اندرون شہر احمد آباد یک لکھ روپیہ صرف نمودہ بنا فرمود کہ بنای شیخ تاریخ آنست تفسیر محمدی و حاشیہ تفسیر بیضاوی وغیرہ از و یادگار اند چہل و یک سال بر مسند ارشاد متمکن بود بعمر پنجاہ و نہ سال بتاریخ بست و ہشتم ذی قعدہ یوم شنبہ سال نہصد و ہشتاد و دو ہجری رحلت فرمودہ

سید محمد جعفر بدر عالم احمد آبادی گجراتی ابن سید جلال مقصود عالم قدس سرہما دوازدہم شعبان سال ہزار و بست و سہ متولد شدہ ارادت و خلافت از پدر بزرگوار خود دارند در علوم ظاہر و باطن باکمال خصوصاً در حدیث و تفسیر فائق الاقران بودند از ایشان مصنفات کثیر یادگار اند از انجملہ روضات شاہی کہ مشتمل بر بست و چہار مجلد ہست متضمن احوال بزرگان و در احادیث و تفسیر وغیرہ و دیگر مصنفات بسیار اند نہم ذیحجہ سال ہزار و ہشتاد و پنج ہجری رحلت فرمودہ در احمد آباد پہلوی پدر خود مدفون اند

سید محمد ابو المجد محبوب عالم ابن سید جعفر بدر عالم احمد آبادی گجراتی دوم ربیع الاول سال ہزار و چہل و ہفت ہجری متولد شدہ از بدو فطرت وصل جبلت جاذبہ خدا طلبی و مادۂ اکتساب علمی

درسرداشت ازمشائخ وعلمای صوفیہ احمد آباد گجرات است تصانیف کثیرہ دارد ازانجملہ دو تفسیر یکی فارسی بروایت اہلبیت دوم عربی بطور جلالین ودرحدیث زینۃ النکاۃ فی شرح المشکوۃ بہ بیان تمسک ہر مذہب یادگارو یند علاوہ تدریس ومطالعہ کتب علمیہ بسی ریاضتہا وعبادتہا میکرد نوزدہم جمادی الاخری سال ہزار ویکصد ویازدہ ہجری رحلت فرمودہ دراحمد آباد مدفون گشت

سید محمد پٹنی گجراتی عرف سید خدابخش بن سید حسین ازملتان بہ پٹن قدوم آوردہ واکتساب علوم صوری ومعنوی ازخدمت والد بزرگوار کردہ فقیہ کامل ومحدث عامل وارادت خانوادہ چشتیہ بخدمت برہان الدین قطب العالم داشت بتاریخ پنجم جمادی الثانی سال ہشتصد وچہل و ہفت ہجری رحلت فرمود قبرش در پٹن زیارو متبرک بہ

شیخ محمد صالح احمد آبادی گجراتی عرف پیر بابا ابن شیخ نورالدین بن شیخ محمد گجراتی صالح مادرزاد صاحب علم وحلم وتقوی وسخا مرید وشاگرد وجانشین والد ماجد خود بود از ابتدا تا انتہا پیش پدر خود تحصیل علوم ظاہری وباطنی نمود در عمر ہفت سالگی تمام قرآن مجید باتجوید یاد گرفتہ محمد اعظم شاہ ہنگام صوبہ داری گجرات ویرا بحضور خود طلبیدہ سورۂ الرحمن شنیدہ خلعت ونقد وموضع تاجپور عملہ پرگنہ بیرم گام از جاگیر خود مرحمت فرمود وفرمان از حضور اورنگ زیب طلبیدہ داد درعہد فرخ سیر ومحمد شاہ بادشاہ بدہلی مطلوب شدہ رفتہ از ہر یک شاہ دو ہزار روپیہ زادوزاد یافتہ واغراز واکرام وملازمت بااختیار حاصل کردہ مورد عنایات شاہانہ گردیدہ نقد وخلعت وفیل یافتہ اکثر امرا وفضلای گجرات ودکن بر فضیلت وقابلیت شان مقر ومعترف بودند و برامثال واقران مقدم میدانستند بالجملہ بتاریخ شانزدہم جمادی الثانی سال یکہزار ویکصد وچہل وہفت ہجری درشاہجہان آباد بجیات پدر بزرگوار سفر آخرت اختیار کردہ نعش او از شاہجہان آباد آوردہ در مقبرہ جد بزرگوارش مدفون کردند تاریخ وفات او از مراد بخش برمی آید

میر سید محمد قنوجی، ہموارہ بدرس علوم دینی ونشر معارف یقینی اشتغال داشت شاہجہان بادشاہ در آخر ایام سلطنت بخواہش واغراز تمام طلبیدہ بقربت خویش اختصاص داد بعد ش عالمگیر بکمال نیاز از اکبر آباد طلبیدہ بشرف تخصیص اغراز مختص فرمود مصنفات حجۃ الاسلام غزالی خصوص احیاء العلوم پیش وے دیدہ در ہفتہ سہ روز بمذاکرہ علوم در خدمت

شاہی مجلس افادہ گرم داشتی و در تالیف فتاواے عالمگیری مساعی جمیلہ بکار برد۔

حاجی محمد قائم سندھی عالم اکمل و فاضل افضل مجموعہ علم معقول و منقول مہبط فیوض مکتسبی و وہبی شاگرد مخدوم رحمہ اللہ سندھی قرین حاجی ہاشم بود و پیرایا علما در مباحث علمی صحبتہا واقع شدہ بجودت ذہن بر اکثر اقران خود فائق برآمدہ ہر روز وقت عصر بیان حدیث نبوی علیہ السلام کردی و بسا اہل توفیق را بسبیل ہدایت سلوک دادی یکبار بگجرات رفتہ مراجعت نمود کرت ثانی مع اہل و عیال رفتہ آنجا متوطن شد و بدرس حدیث دران مکان میمون مشار الیہ سائر علما گردیدہ بسال ہزار و صد و پنجاہ و ہفت ہجری درگذشت از تلامذہ وی ملا محمد باقر واعظ و مخدوم نور محمد مشہور وقت بودند۔

سید جلال مقصود عالم احمد آبادی گجراتی ابن سید محمد مقبول عالم قدس سرہما شب شنبہ پانزدہم شہر جمادی الثانی سال ہزار و سہ ہجری ولادت یافتہ کلمہ وارث رسول تاریخ ولادتش یافتہ اند در یازدہ سالگی قرآن مجید حفظ نمودہ بہ تحصیل علوم مشغول گشت و ابتداے تحصیلش پیش مولانا حسین سیستانی بود و اتمام آن نزد شیخ عبد العزیز مرید و شاگرد پدر خود کردہ و تحصیل علوم باطن از خدمت پدر بزرگوار نمودہ منصب شش ہزاری و خدمت صدارت از حضور شاہجہان بادشاہ داشت با انیمہ در خلوت بریاضت و مجاہدہ میکوشید و تمام شب بہ بیداری و مناجات می بود ہشتم ربیع الثانی سال ہزار و پنجاہ و نہ ہجری در لاہور رحلت فرمود نعش وی باحمد آباد آوردہ در مقبرۂ پدرش مدفون کردند

سید محمد مقبول عالم احمد آبادی گجراتی بن سید جلال الدین ابو محمد ماہ عالم قدس سرہما از مشایخ و علماے صوفیہ گجرات دکن است بچہار دہم رجب سال نہصد و ہشتاد و نہ ہجری متولد شدہ جامع کمالات صوری و معنوی حاوی علوم ظاہری و باطنی بود خرقۂ خلافت سلسلہ مغربیہ از پدر بزرگوار خود یافتہ بارشاد و ہدایت عالم را منور فرمود تالیف و تصانیف بسیار دارد از انجملہ جمعات شاہی مشتمل بر اوراد شبانہ روزے مشہور است دوازدہم رجب سال ہزار و چہل و پنج ہجری رحلت فرمودہ مرقدش در احمد آباد زیارتگاہ است

مخدوم محمد معین سندھی ولد مخدوم محمد امین ولد مخدوم طالب اللہ سندھی شاگرد مخدوم

عنایت اللہ جامع جمیع فنون حاوی معقول ومنقول تحریر عصر علامہ دہرلود با وجود کمالات علمی آشنا بحر معرفت شدہ بصحبت بسیاری از بزرگان دین رسیدہ بخدمت میان ابوالقاسم نقشبندی ارادت اتم یافت و در اواخر ایام بخدمت سید عبداللطیف تارک ارادتمندانہ خلاص پیدا کرد میان وی وحاجی محمد ہاشم ہموارہ مواد قال ومقال میرفتہ تصانیف کثیرہ دارد حکام وقت بدیدنش بکمال تعظیم میرسید ندوی نیز بایشان ملاقاتہا نیکو کردی چون سماع دوست بود در عین سماع رحلت فرمود اشعار محققانہ گفتی در فارسی تسلیم و در ہندی بیراگی تخلص گرفتی بسال ہزار وصد وشصت ویک ہجری بحالت سماع رحلت فرمود۔

میرک محمود سبزواری ٹھٹوی بمزید فضیلت وتقوی وسخا وزہد موصوف بود سالہا بلوازم منصب جلیل شیخ الاسلامی علم نیکنامی برافراختہ بسیاری از طلبہ علوم را فیض وافی بخشیدہ در خط نستعلیق یدبیضا نمودی وفاتش در محرم سن نہصد وشصت ودو ہجری وقوع یافتہ رفت میرک آہ آہ تاریخ رحلتش یافتہ اند پسرش میرک عبدالباقی در جمیع علوم کامل بود بتخصیص علم الہیت وحکمت چنانچہ عبدالخالق گیلانی را کہ قرین مزاجان وعدیل شاہ فتح اللہ بود بعض دقائق علمی از وحل شدی در اقلیدس دستگاہی پیدا کردہ اکثر اشکال از خود ایجاد نمود کہ پسند طبائع اوفتاد

میرک محمد ٹھٹوی پسر میرک محمود بفضائل انسانی منصب در سال نہصد وہفتاد ہجری درگذشت فتاوای نورانی از و یادگار است۔

مخدوم میران ٹھٹوی ابن مولانا یعقوب جامع علوم معقول ومنقول بود مرزا شاہ حسن را چندگاہ درس وافادہ دادہ واکثر طلبہ علوم اقتباس انوار علم از مشکوۃ طبع منیرش میکردند وفاتش در سال نہصد وچہل ونہ ہجری وقوع یافتہ علامہ وارث الانبیا تاریخ وفاتش یافتہ اند مدفنش کوہ منگلی است

شاہ محمد ناصر آگہ آبادی پسر دوم شاہ خوب اللہ آگہ آبادی مرید شاہ محمد افضل آگہ آبادی و تلقین یافتہ پدر خود او ہم مثل برادر خود علم ظاہر از برادر کلان محمد طاہر و ملا کمال الدین خال خود تحصیل نمودہ از تصانیف او کتاب منتخب الاعمال وجواہر نفیسہ واذکار عشو مشہور اند تاریخ بست ویکم جمادی الاولی وقت مغرب روز پنجشنبہ سال یکہزار ویکصد وشصت وسہ ہجری

از عالم فنا بعالم بقا رخت رحلت بربست فقیر آہ آلہ آبادی ویرانہ شد تاریخ وفات اوست

مولوی محمد نافع فرنگی محلی خلف اوسط مولانا عبد العلی بحر العلوم کتب مختصرات بخدمت والد خود بشاہجہان پور استفادہ نمود ربخبشی در پدر و پسر پیدا شدہ بہ لکھنؤ آمدہ بقیہ کتب بخدمت مولوی محمد ولی و مولوی محمد یعقوب تحصیل کردہ ذہن رسا داشت لیکن بوجہ ناموافقت پدر بی معاشی داشت نوبت تدریس نرسیدہ ہمواره تلاش معاش و دادوش نمودی بجانب ٹونک باشکرگاہ نواب امیر خان رفت از ناموافقت آب و ہوا در انجا باستسقا مبتلا شدہ بقضی الدم منجر گردید بست و ہشتم شعبان سال دوازده صد و بست و دو ہجری رحلت نمود شاعری تاریخ فوتش گفتہ

مولوی نافع آنکہ لیل و نہار ؛ بود مشغول طاعت یزدان ؛ باجیب خودش چو شد واصل ؛ بدزمہ بست و ہشتم شعبان ؛ با دل چاک سال رحلت گفت ؛ محوفات آلہ ہاتف انان

مولوی محمد نعیم فرنگی محلی پسر خرد مولوی عبد الحکیم بن مولوی عبد الرب بن مولوی عبد العلی بحر العلوم بعد حفظ قرآن مجید کتب درسیہ بخدمت والد ماجد خود تحصیل نمودہ بطریق آباو اجداد خود درس و تدریس میکند و نامی برآورد و بزیارت حرمین شریفین مشرف شدہ عابد و زاہد و صاحب تصنیف است راقم حرف در ایام طالب تحصیل پیش والد وی دیدہ بود دران عمر ہم از حسن اخلاق و شائستگی خالی نبود در تالیف کتاب ہذا امداد ے کہ از وی بمن رسید شکر گزارم سلمہ اللہ تعالی و ابقاہ

مولانا محمد وارث رسول نما بنارسی وطن قدیم وی غازیپور است ولادتش در سال یکہزار و ہشتاد و ہفت ہجری واقع شدہ مادہ تاریخ آن خلیفہ رسول اللہ است پدرش در عہد عالمگیر بادشاہ خدمت قضای بنارس داشت اکثر اتفاق اقامت او با پدر بنارس رومی نمود وی از سید رفیع الدین بدخود بیعت بسلسلہ قادریہ داشت و بعلوم ظاہری تلمیذ ملا ابراہیم شاگرد مولوی محمد علی تلمیذ میر زاہد بود در دو سال از کتب علوم فقہ و اصول و تفسیر و حدیث و منطق و حکمت و ہندسہ و دیگر علوم مروجہ فراغ حاصل ساختہ در بنارس بلباس علما بسری برد و طلبہ علوم را درس میداد و بہدایت و تلقین باطن می کوشید تصانیف رائقہ دارد و باکمال ذات پاکش منبع افادہ ظاہر و باطن بود تاریخ یازدہم ربیع الثانی سال یکہزار و یک صد و

شصت و شش ہجری رحلت فرمودہ بہ محلہ تیلیانالہ منحلات بنارس مدفون گردید

ملا محمد ولی فرنگی محلی ابن قاضی غلام مصطفےٰ ابن ملا محمد اسعد برادر خرد ملا محمد حسن مرحوم شاگرد ملا نظام الدین بن ملا قطب الدین سہالوی بمنصب قضای پرگنہ ملاوان مضاف لکھنؤ ممتاز بودانان منصب مستعفی شدہ پای استقامت بخانہ خود نہادہ بتدریس علوم تا آخر عمر اوقات بسر بردہ عالمی بخدمت وی تعلیم یافتہ بدرجہ تکمیل رسیدند شرح سلم و حواشی زواہد ثلثہ از تصانیف او متداول و معروف اند سال وفاتش بدریافت نرسید

سید محمد ہمدانی فرزند ارجمند امیر کبیر سید علی ہمدانی بوفور علم و زہد و تقوی موصوف بود بعمر بست و دو سالگی با شصت کس از رفقا و خدمہ در عہد سلطان سکندر بت شکن بکشمیر قدوم آوردہ سلطان بی تراخی و تردد دست ارادت بدامن ارشادش رسانیدہ بحلقہ مریدانش درآمد و مسمی بسنت ہندوی کہ وزیر و سپہ سالار سلطان بود با جمعی از خاص و عام مشرف باسلام شدہ بملک سیف الدین ملقب گشت و دختر خود بحبالۂ نکاح سید موصوف دادوی رحمۃ اللہ علیہ تا دو اندہ سال بکشمیر رخت اقامت انداختہ بدفع بدعات و ترویج سنن اسلام می کوشید رسالہ در علم تصوف و شرح شمسیہ در منطق از تصانیف اوست سید محمد حصاری معاصر و معارض او بود سلطان سکندر بت شکن برای سید محمد ہمدانی خانقاہی عالی در سن ہفتصد و نود و ہشت ہجری بنانہادہ کہ در نود و نہ باتمام رسیدہ و دیہات بنابر مصارف خانقاہ مذکور مقرر فرمود سید موصوف بعد اتمام خانقاہ بقصد ادای مناسک حج سفر حجاز اختیار فرمودہ بعد ادای حج بکولاب معاودت نمودہ رحلت فرمودہ بجوار سید علی ہمدانی برآسود۔

ملا محمد ہروی از ارشد تلامذہ ملا مرزاجان در علوم عقلیہ ممتاز اقران بود علم تواریخ نیکو دانستی در سن نہصد و ہشتاد و چہار ہجری بہند آمدہ مورد مراحم و عنایات جلال الدین محمد اکبر بادشاہ گشت و بسال نہصد و نود ہجری رخت سفر بآخرت برد

سید محمد یوسف بلگرامی ابن سید محمد اشرف الحسینی الواسطی بلگرامی دخترزادہ سید عبد الجلیل بلگرامی و برادر خالہ زاد حسان الہند میر غلام علی آزاد جامع علوم عقلی و نقلی حاوی فروع و اصول بود بست و یکم سوال یوم الاثنین سال شانزدہم از صدی دوازدہم ولادتش ملظور ریوسنہ

کتب درسیہ پیش سید طفیل محمد بلگرامی اتروٹولی گذرانیدہ ولغت وسیر نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم
از جد مادری خود سید عبد الجلیل وعلوم ریاضیہ بخدمت بعض اساتذہ دہلی خواندہ کامل ومکمل
گشت وعقد بیعت بدست سید لطف اللہ بلگرامی بست طبع موزون داشت اشعار عربی
وفارسی میگفت کتاب الفرع النابت من الاصل الثابت در اثبات توحید شہودی از
تصانیف رائقہ اوست کہ بسال شصت ودوم صدی دوازدہم تصنیف فرمود وسید
غلام علی آزاد بلگرامی در تاریخ آن چنین گفتہ ؎ میر یوسف عزیز مصر کمال ٭ از خم معرفت کشید
رحیق ٭ کرد در وحدت شہود رقم ٭ نسخۂ تازۂ بفکر عمیق ٭ از احادیث ودر کلام اللہ ٭ کرد اثبات
حق زہی توفیق ٭ ہست این نسخہ دلنشین الحق ٭ یادگاری زخامۂ توفیق ٭ سال تاریخ این کتاب
خرد ٭ گفت شمع مجالس تحقیق ٭ ونیز تاریخی طویل در عربی نظم کردہ در نیجا صرف بمادہ تاریخ اکتفا
میرود ٭ وہو مطوق من ریاض القدس الہنی ٭ مورخا ہو فرع مثمر مہدی ٭ سید موصوف الترجمہ
تاریخ دوم جمادی الآخر یوم الخمیس سال ہفتاد ودوم از صدی دوازدہم در بلگرام رحلت نمودہ
ببلاغ محمود زیر زمین آسود میر اولاد محمد تخلص ذکا تاریخ رحلتش یافتہ قطعہ طرا نآن پیغمبر چراغ
دودۂ حیدر ٭ محیط علم وعقل ونقل صاحب فطرت دوران ٭ ذکا تاریخ فوت او عزیزی گفت
در گوشم ٭ ز قید ہستی موہوم آمد یوسفی بیرون ٭ حسان الہند آزاد بلگرامی تاریخ فوتش در عربی
انشا فرمود وہو مات خیر الزمان یوسفنا ٭ وله راحة وریحان ٭ او تقاضیت عام رحلته ٭ قال
قلبی علیه رضوان ٭

مفتی محمد یعقوب فرنگی محلی بن ملا عبد العزیز بن ملا محمد سعید بن ملا قطب الدین شہید
سہالوی وی تحصیل کتب درسیہ بخدمت ملا نظام الدین ونیز ملا محمد حسن نمود وبپایہ تدریس
علوم رسیدہ وبر جادہ اسلاف خود قیام کردہ درس علوم دینی میداد وبدرایت وامانت نامے
برآورد وتا انیکہ خدمت افتای شہر لکھنؤ وزیر الممالک صفدر جنگ ابو المنصور خان بادوادند
بعمر شصت وسہ سالگی بعارضہ استسقا ازین عالم در گذشت

مفتی محمد یوسف فرنگی محلی ابن مفتی محمد اصغر ابن مفتی احمد ابو الرحیم فاضل اجل ومدرس
اکمل شب وروز بہ تعلیم طلبہ علوم مشغول بود بعد وفات والد خود بعہدہ افتای عدالت

دیوانی شہر لکھنؤ مامور گردید و بکمال امانت و دیانت انجام عہدہ مفوضہ خود تا انقراض سلطنت لکھنؤ بسر برد و تقوی و زہد بحدی داشت بعدہ بمدرسہ جونپور مدرس مقرر گشت و چند سال در انجا بدرس اشتغال داشت درین اثنا ولولۂ شوق زیارت حرمین شریفین در دلش پیدا شدہ عازم بیت اللہ شد و بزیارت روضہ منورہ بمدینہ طیبہ رفت و در انجا علیل شدہ بتاریخ نوزدہم ذیقعدہ سال دوازدہ صد و ہشتاد و شش ہجری مسافر ملک بقا گردید و بجوار رقبہ امام حسن رضی اللہ عنہ مدفون گشت آثار رشد تلامذہ او مولوی محمد فاروق چریاکوٹی است

ملا محمود جونپوری ابن شیخ محمد بن شاہ محمد فاروقی در علوم حکمیہ و ادبیہ پایہ بلند داشت اگر بوجودش سرزمین جونپور بمرز و بوم شیراز تفاخری جست روا بودی ملا ابتدا از جد خود مولانا شاہ محمد اخذ علوم کردہ بعدہ بخدمت مولانا محمد افضل جونپوری بعمر ہفتدہ سالگی تکمیل درس نمودہ از جونپور باکبرآباد رفتہ از آصف خان وزیر شاہجہان ملاقی شدہ بجونپور مراجعت فرمود و بافادہ و درس علوم پرداخت تاریخ ختم ربیع الاول سال یکہزار و شصت و دو ہجری بحیات استاد خود مولانا محمد افضل وفات یافتہ استادش ازین سانحہ بحدی اندوہگین شدہ کہ تا چہل روز تبسم نکرد بعد چہل روز نماد ہم رحلت فرمود رحمہما اللہ کتاب شمس بازغہ در حکمت و فرائد فی شرح الفوائد در معانی و بیان کہ سال تصنیف آن از لفظ بلیغ بر می آید مع حاشیہ آن و رسالہ مختصر چہار ورقی بزبان فارسی در بیان اقسام زمان از تصانیف او مشہور اند

قاضی محی الدین کاشانی از مریدان شیخ نظام الدین اولیا قدس سرہ است بوفور علم و زہد و تقوی موصوف و ازدودمان علم و کرامت استاد شہر دہلی مشہور بود در ابتدای ارادت از تعلقات دنیاوی دست برداشت و فقر و مجاہدہ پیش گرفت شیخ کاغذی بدست خود نوشت کہ نسخہ آن اینست می باید کہ تارک دنیا باشی بسوی دنیا دار باب دنیا مایل نشوی و دہ قبول نکنی و صلہ بادشاہان نگیری و اگر مسافران بر تو رسند و بر تو چیزی نباشد این را نعمتی شمری از نعمتہای الٰہی فان فعلت ما امرتک وظنی بک ان تفعل لک فانت خلیفتی و ان لم تفعل فانت خلیفتی چون شدت فقر و فاقہ بروی و براتباعش کہ کثیر بودند غلبہ کرد این معنی را یکی از آشنایان او بدرگاہ سلطان علاؤ الدین شاہ دہلی رسانید سلطان قضای او دہ کہ موروث وی بود

بدو مفوض داشت قاضی بخدمت شیخ آمد و عرض کرد که این معنی بغیر خواست چنین واقع شده است
حکم مخدوم چه باشد شیخ فرمود البته مثل این معنی بخاطر تو گذشته است الگاه اینمعنی برای تو پیش آورده اند
قاضی را بدین سبب تشویشی پیش آمد شیخ آن کاغذ نوشته خود از قاضی باز طلبید و تا سالی دراج شیخ
برو متغیر ماند بعد ازان قاضی بتجدید ارادت مشرف شده و هم در حیات شیخ در سال هفتصد و
نوزده هجری رحلت کرد رحمة الله علیه

مولوی محی الدین بدایونی فرزند اکبر مولوی شاه فضل رسول بن مولوی عبد المجید بدایونی
ولادتش در سال دوازده صد و چهل و سه هجری بظهور پیوسته در مظهر محمود تاریخ میلادش یافته اند
کتب متداوله رسمی از معقول و منقول بخدمت پدر بزرگوار خود تحصیل نموده فائق الاقران
گشت و بیعت ارادت بحضرت جد امجد خود کرد و تصانیف لطیفه دارد از انجمله حاشیه میرزاهد
رساله و حاشیه کلیات قانون بوعلی سینا و رساله شمس الایمان در رد وهابیه و غیره رسائل
مشهور اند بششم ذیقعده سال دوازده صد و هفتاد هجری در بلده سهارنپور رهنورد عالم قدس گردید

سید شاه محی الدین دیلوری در سال دوازده صد و هفت هجری متولد شده عارف
بزرگ و عالم سترگ حافظ قرآن بود در فقه و حدیث و تفسیر مهارت تامه داشت در دیلور
مدرسه تعمیر نموده مدام بتدریس و تعلیم طلبه علوم مشغول بودی الحال که بملک مدراس نور علم
ساطع و لامع است پرتو فیض عام اوست تصانیف کثیره رائقه دارد از انجمله جواهر الحقائق و
فصل الخطاب و جواهر السلوک و غیره مشهور و متعارف اند سوم محرم الحرام سن دوازده صد و
هشتاد و نه هجری بمدینه طیبه علی صاحبها الصلوٰة والتحیة رحلت فرموده فرزند اکبروے
مولوی سید رکن الدین سلمه الله تعالی جانشین اوست

مخدوم مشو مهتوی نامش رکن الدین است از خلفای مخدوم بلال ساکن تلهٹی ممالک سند
همواره همت بلند برادای وظائف طاعات و عبادات می گماشت و در علم حدیث غایت
مهارت داشت شرح اربعین و شرح گیلانی در رسائل دیگر از مصنفات او مشهور اند بسال
نهصد و چهل و نه هجری به مهٹه در گذشت مدفنش بر کوه مکلی است

مخدوم اشرف بساوری از افاضل روزگار و جد مادری ملا عبد القادر بدایونی بود بتاریخ

بستم رمضان سال نہصد وہفتاد ہجری وفات یافتہ ملای موصوف فاضل جہان تاریخ فوتش یافتہ

مولوی مخدوم لکھنوی ابن حافظ محمد نواز بن مولوی عبدالسمیع بن سید محی الدین المشہدی جدش از مشہد مقدس بدہلی آمد وازانجا بہ لکھنؤ رخت اقامت انداخت تلمذ بخدمت ملا نظام الدین بن ملا قطب الدین السہالوی دارد ملا عبدالعلی بحر العلوم ووی سماعۃً وقراۃً ہر دو ہمتاش بودند ونیز بحضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مستفید شدہ مدام بدرس وتدریس طلبہ علوم صارف الاوقات بودہ کہ بسے مردمان ازو فیضیاب شدند در عمر اخیر کہ فقدان بصارت بوی رو نمودہ ترک تدریس معقولات کردہ باقادہ کتب دینی میپرداخت کتاب گلستان وبوستان را تصحیح نمودہ در سن دوازدہ صد وبست ونہ ہجری بمقام لکھنؤ رحلت فرمود شیخ امام بخش ناسخ تاریخ وفاتش چنین گفتہ ؎ سید مخدوم از جہان رفت ٭ گفتند بزرگ وخرد صد حیف ٭

تاریخ وفات گفت ناسخ ٭ مخدوم زمانہ مرد صد حیف ٭

مولوی مخصوص اللہ ابن مولانا رفیع الدین دہلوی بعد وفات والد خود در وعظ مولانا عبدالعزیز عم خود مقرری بود در سال دوازدہ صد وہفتاد وسہ ہجری وفات یافتہ خصصہ اللہ بلطفہ

مولوی مراد اللہ تہانیسری فاروقی نسبا المجددی المظہری مشرفا خلیفہ وجانشین مولوی نعم اللہ بہرائچی بود مدت در بلدۂ لکھنؤ زاید از چہل سال ترویج طریقہ مجددیہ مظہریہ فرمودہ عالمی را از ظلمات شرک وبدعت نجات بخشید مدتی بہ ترک وتجرید واتباع سنت سنیہ وتزکیہ نفس وتہذیب باطن رو نمودی فرمود کہ عرفای زمان وصلحای وقت بجلالت منزلت شان متفق بودند بعمر ہشتاد ودو سالگی در دوازدہ صد وچہل وہشت ہجری ازین سرای فانی رحلت فرمود از اجل خلفای شان مولوی ابوالحسن نصیر آبادی بودند قدس اسرارہم

میر مرتضی شریفی شیرازی نبیرہ میر سید شریف جرجانی است فاضل افضل متشیع طبع شعر داشت ودر اشعار تخلص شریفی میکرد ودر علوم ریاضی وحکمت ومنطق وکلام فائق براقران بود از شیراز بمکہ معظمہ رفتہ علم حدیث پیش ابن حجر مکی اخذ کردہ اجازت تدریس یافت وازانجا بدکن واند دکن در سال نہصد وہفتاد ودو ہجری باکبر آباد آمدہ دربارگاہ جلال الدین محمد اکبر شاہ براکثری از علما وفضلای سابق ولاحق تقدم یافت وبتدریس علوم حکمیہ اشتغال داشت تا در سن

نهصد و هفتاد و چهار هجری وفات یافته اولاً ویرا در دهلی بجوار مرقد امیر خسرو علیه الرحمة مدفون
کردند و ثانیاً چون صدور و قاضی و شیخ الاسلام بعرض رسانیدند که امیر خسرو هندی است
و سنی و میر مرتضی عراقی است و شیعه در اینکه روح هر دو را صحبت یکدیگر متاذی باشد شکی نیست
ع روح را صحبت ناجنس عذابیست الیم ؛ پس بموجب حکم عالی نعش او را از انجا کشیده به مشهد
بردند میر محسن برضوی تاریخ فوتش چنین گفته **قطعه** رفت تا میر مرتضی اندهر ؛ علم گویا ز نسل
آدم رفت ؛ بهر تاریخ رحلتش محسن ؛ گفت علامه ز عالم رفت ؛ ۹۷۴

سید مرتضی حسینی زبیدی قادری حنفی نامش سید عبد الرزاق و لقب وی محی الدین
و کنیت او ابو الفیض هست محدث و فقیه و لغوی و ادیب جامع علوم عقلیه و نقلیه بود در
یازده صد و چهل و پنج هجری بقصبه بلگرام متولد گشته و در اوایل عمر بزیارت حرمین شریفین مشرف
شده و هم در ان دیار بعزم تحصیل علوم کمر همت بسته از مشائخ و علماے زبید و مصر و حجاز و غیره
کسب کمالات ظاهر و باطن کرده چنانچه شیخ احمد علوی و عبد الخالق زبیدی و ابو العباس
احمد بن علی نیسی و مشقی حنفی و جمال محمد بن احمد حنبلی و ابو عبد الله محمد ابن احمد عریانی و عبد الغنی
بن محمد بجرانی نزیل مخا و محمد بن زین باسمیط علوی حضرمی و محمد ابن ابراهیم طرابلسی نزیل حلب
و عبد القادر بن احمد شکعادی و عمر بن عبد الله بن عمر قاضی و عیسی ابن رزیق و سید عبد القادر
بن احمد حسینی و غیرهم وی را اجازت حدیث و فقه و غیره علوم دادند چونکه وی بعد تحصیل
علوم تا مدت دراز ببزبید مقیم بود بزبیدی شهرت یافت تا اینکه او را کسی هندی نمی دانست
و از زبید بمصر قدوم آورده افاضه و افاده علوم میداد و علاوه دیگر مستر شدان عبد الحمید خان سلطان
روم و محمد باشا صدر اعظم از وی اجازت حدیث یافتند بالجمله بوفور علم و نشر علوم بتوسط
کثرت تلامذه و تصانیف کتب که بحیاتش صیت وی اکناف عالم را در گرفته اگر وی را
مجدد صدی سیزدهم گویند رواست میگویند هرگاه شهر تش بغایت رسید و از اقطار بلاد و امصار
مردمان کثیر بر وی هجوم آوردند وی بگوشه عزلت نشسته باب ملاقات یاران مسدود کرد
و بماه شعبان بسال دوازده صد و پنج هجری بمرض طاعون وفات یافته بدرجه شهادت
فائز گشت و بمزار سیده رقیه رضی الله عنها مدفون گردید **تصانیفه** عقود الجواهر المنیفه فی ادلة

امام ابی حنیفہ [1] الآثار [2] المتناثرہ فی الاحادیث المتواترہ [3] در الضرع فی حدیث ام زرع [4] لغۃ الغروب فی
مصطلح آثار الحبیب [5] تخریج حدیث شیبنی ہود المواہب [6] اللدنیہ فیما یتعلق بحدیث الاولیۃ [7] المرقاۃ الجلیہ
فی شرح الحدیث المسلسل بالاولیۃ [8] العروس المجلیہ فی طرق حدیث الاولیۃ [9] القول الصحیح فی
مراتب التعدیل والتجریح [10] التجبیر فی الحدیث المسلسل بالتکبیر [11] رسالہ اصول حدیث [12] مناقب
اہل الحدیث [13] تاج العروس فی شرح القاموس [14] تکملۃ القاموس [15] تخریج حدیث نعم الادام الخل
[16] حدیقۃ الصفا فی والدی المصطفی [17] الانتصار لوالدی البنی المختار [18] الفیہ السند [19] امالی حنیفہ مجالس [20]
الشیخونیہ [21] ایضاح المدارک فی الافصاح عن العوانک [22] عقد الجمان فی بیان شعب الایمان
[23] القول المسموع فی الفرق بین الکوع والکرسوع [24] النفحۃ القدوسیۃ بواسطۃ البضعۃ العبدروسیہ
[25] العقد الثمین فی طرق الالباس والتلقین [26] حکمۃ الاشراق الی کتاب الافاق [27] شرح الصدر فی شرح
اسماء اہل بدر [28] التفتیش فی معنی لفظ درویش [29] رفع نقاب الخفا عمن انتہی الی وفا [30] ابی الوفا زہر الاکمام
المشتق عن حبوب الالہام بشرح صیغۃ سیدی عبد السلام [31] رشفۃ المدام المختوم البکری من صفوۃ
زلال صنیع القطب البکری [32] رشف سلاف الرحیق فی نسب حضرۃ الصدیق [33] تنسیق نکایۃ المنن
فی تحقیق کلام المنن [34] النواضح المسکیۃ علی الفوائح الکشکیہ [35] ہدیۃ الاخوان فی حکم شرب الدخان
[36] فتح الفیوضات الوافیۃ فیما فی سورۃ الرحمن من اسرار الآلیہ [37] ارجوزۃ فی الفقہ [38] طبقات الحفاظ
[39] اسعاف الاشراف [40] اتحاف السادۃ المتقین فی احیاء علوم الدین [41] رفع الاتکال عن العلل شرح
خرب الکبیر المسمی تنبیہ العارف البصیر علی اسرار الحرب الکبیر [42] رسالہ المنی فی سر الکنی [43] القول المثبوت
فی تحقیق لفظ التابوت [44] حسن المحاضرہ فی آداب البحث والمناظرہ [45] رسالہ فی اصول المعمات
[46] کشف الغطاء عن الصلوۃ الوسطی [47] الاحتفال بصوم الست من شوال [48] اقرار العین بذکر من
نسب الی الحسن والحسین [49] الابتہاج بذکر الحاج [50] التعریف بضروریات علم التصریف [51]
اتحاف الاصفیا بسلاسل الاولیا [52] اتحاف نبی الزمن فی حکم فہوۃ الیمن [53] المعاقد التنذیہ فی
المشاہد النقشبندیہ [54] الدرۃ المضیۃ فی الوصیۃ المرضیہ [55] ارشاد الاخوان الی الاخلاق الحسان
[56] شرح الفیۃ السند [57] شرح صیغۃ ابن مشیش [58] شرح صیغۃ السید البدوی [59] شرح ثلاث صیغ لآلی
الحسن البکری [60] شرح سبع صیغ المسمی بدلائل القرب [61] تحفۃ العبد [62] تفسیر سورہ یونس [63] لقطۃ العجلان

فیما لیس فی الامکان ابداع مما کان المنح العلیۃ فی الطریقۃ النقشبندیہ کشف الشام عن آداب الایمان والاسلام

مسعود بیگ از اقربای سلطان فیروز نام اصلی وی شیر خان است از علمای صوفیہ کرام بود مدتی در لباس اغنیا و اہل و دل بسر برد ناگاہ جذبہ حق گریبان گیر حالش گشت وی مرید شیخ رکن الدین بن شیخ شہاب الدین شد بغایت حالت سکر داشت در علم تصوف و توحید تصنیفات بسیار دارد از انجملہ کتاب تمہیدات است کہ بر طبق تمہیدات عین القضاۃ ہمدانی بسیاری از حقائق و دقائق دران نوشتہ و دیوان اشعارش قصائد و غزل و سائر اقسام سخن را شامل است و اکثر اشعار و قصائد بجواب امیر خسرو علیہ الرحمۃ گفتہ مگر در بعض مقامات طریق شاعری نامرعی ماندہ و نیز تصنیفے دارد مسمی بہ مرآۃ العارفین در بیان حقائق و معارف قبرش در مقبرہ پیر اوست قریب مقام خواجہ قطب الدین در لاد و سرا قدس اللہ سرہ

مولانا مسعود لاہوری بن سعد بن سلیمان الاہوری اصل او از ہمدان است پدرش سعد ابن سلیمان از ہمدان در عہد سلاطین غزنویہ بلاہور آمدہ سکونت اختیار کردہ ملازم سلطان ابراہیم شدہ رفتہ رفتہ بمرتبہ عالی فائز گشت پسرش مولانا مسعود از علمای وقت باکتساب علوم فائق و لائق شد طبع موزون داشت اشعار آبدار میگفت و ہمنشین سیف الدین محمود ابن ابراہیم بود تا سال پانصد و پانزدہ ہجری زندہ بود او صاحب دیوان عربی و فارسی و ہندی است دیوان فارسی در ہند و ایران یافتہ می شود مگر دیوان عربی و ہندی نایاب گردید

شیخ مصطفی رفیقی ابن طیب بن احمد بن مصطفی رفیقی کشمیری کنیت او ابو احمد است در دوازدہ صد و بست و شش ہجری پیدا شدہ عالم عامل و فاضل کامل فقیہ و محدث حسن المحاضرہ بلیغ العبارت شاعر و مورخ بود صحاح ستہ و کتب تصوف از والد ماجد خود خواندہ و علوم دیگر عقلی و نقلی از علمای وقت استفادہ کردہ و مدام بطاعت الٰہی مشتغل می بود شیخ بہاؤ الدین و شیخ احمد و شیخ احسن و شیخ عبد الشکور رفیقی ہا شہر تلامذہ دیند بروز جمعہ چہاردہم ربیع الاول سن دوازدہ صد و نود و چہار ہجری وفات یافت

مولانا مرزا مظہر جانجانان شمس الدین لقب علوی نسب حنفی مذہب مجددی مشرب المعروف

بہ مرزا مظہر جانجانان ابن مرزا جان نسب شان بنوزدہ واسطہ بتوسط محمد بن حنفیہ بجناب ولایت مآب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ می پیوندد والد ماجدوی مرزا جان از منصبداران محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بود از دکن ترک منصب نمودہ متوجہ اکبرآباد شد در اثنای راہ بمنزل کالا باغ حدود مالوہ شب جمعہ یازدہم رمضان سال یازدہ صد و یازدہ حضرت مولانا بوجود آمد چون اخبر بعالمگیر رسید فرمود کہ پسر جان پدر می باشد ازین وجہ نامش جان جانان مقرر کردیم بدین تقریب وے رحمۃ اللہ علیہ باین اسم موسوم گشت و مظہر تخلص دلیست دانشمند متبحر جامع فضائل صوری و معنوی بود اکتساب علوم از علمای وقت نمودہ و حدیث از حاجی محمد افضل سیالکوٹی اخذ کردہ و شرف ارادت و خلافت از حضرت سید نور محمد بدایونی مرید و خلیفہ شیخ سیف الدین مرید و خلیفہ شیخ محمد معصوم عروۃ الوثقی مرید و خلیفہ شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی یافتہ قدس اللہ اسرارہم اشعار بدیعہ مرمکاتیب نافعہ از و یادگار ماند این مختصر گنجائش تفصیل اوصاف حمیدہ ندارد ہفتم محرم الحرام سال یازدہ صد و نود و نہ ہجری از دست یکی شیعی زخم بندقہ طپنچہ بر سینہ مبارکش رسید شام شب دہم محرم سال مذکور شربت شہادت چشید در مصرعہ عاش حمیدا مات شہیدا تاریخ رحلتش برمی آید۔

مولانا سید معزالدین خلف اکبر سید شاہ خیر اتعلی مشہدی کرڑوی متوطن احمد آباد نارہ بجدست علمای لکھنؤ اکتساب علوم فرمودہ فراغ حاصل نمود ذہن ثاقب و فہم کامل داشت در عین جوانی سال دوازدہ صد و پنجاہ و پنج ہجری ازین جہان فانی بعالم جاودانی رحلت فرمود و عقبے بجز اعمال حسنہ نگذاشت مرقد شریفش در احمد آباد نارہ بمقابر بزرگانش زیارتگاہ و متبرک شاعری در تاریخ فوت او قطعہ ذیل گفتہ **قطعہ** شفقی مولوی معزالدین ؎ کرد رحلت چو زین جہان بجنان ؎ سال فوتش چنین رقم کردم ؎ آہ او بود بی نظیر جہان ؎

مولوی معشوق علی جونپوری دانشمند مستعد از تلامذہ مولوی فتح علی جونپوری بود تصانیف انیقہ در شیعہ نظماً و نثراً از و یادگار ماند عمر شریفش با وجود تعلق عہدۂ منصفی بدرس و تذکیر گذرانیدہ بسال دوازدہ صد و شصت و ہشت ہجری بمقام باندا رحلت فرمود شاگردش منشی شیخ خادم علی سندیلی مؤلف تاریخ جدولیہ تاریخ فوت او چنین یافتہ۔ وہو ہذا عاشق اللہ و معشوق علی ؎ ذکر حق

ہر لحظہ نقل محفلش ٭ شد ازین دار فنا بیزار و بست ٭ بہر سیہ ملک عقبی محملش ٭ از دوی بگذشت و
گم شد در یکی ٭ بود وحدت بسکہ در آب و گلش ٭ زین سبب ہاتف یکے کم کرد و گفت ٭

جنت الفردوس بادا منزلش ٭

مولانا محمد معین لکھنوی ابن مولانا محمد مبین لکھنوی اکتساب علوم درسیہ از مولوی محمد حیدر برادر کلان خود و مولوی ولی اللہ و مولانا ظہور اللہ لکھنوی کردہ و سند حدیث از مولانا عبد الحفیظ مکی حنفی علیہ الرحمۃ حاصل نمودہ اشتغال بآن داشت تصنیفات انیقہ دارد از انجملہ غایۃ البیان فیما یتعلق بالحیوان و شرح رسالہ امام نووی و غایۃ الکلام فی القراۃ خلف الامام و ابراز الکنوز فی احوال ارباب الرموز در بیان حالات اصحاب رموز کتاب حصن حصین ناتمام و حاشیہ صدرا تا بحث ہیولی و نیز بر اکثر کتب درسیہ تعلیقات نوشتہ بتاریخ دوم جمادی الثانی سال ہزار و دو صد و پنجاہ و ہشت ہجری از مکتب وارفانی بمدرسہ ملک جاودانی شتافتہ در باغ مولانا احمد انوار الحق مرحوم واقع لکھنؤ بخاکغش سپردند اد خلہ اللہ بحبوحۃ الجنان

شیخ معین نبیرہ مولانا معین واعظ صاحب معارج النبوت است ملکی بود بصورت بشری چندی حسب فرمان اکبر پادشاہ بامر قضای بلدہ لاہور اشتغال داشت و ران مدت ہر گونہ حکم الزام خصمی نکردہ مدعیان را بالحاح تمام ہدایت بر مصالحہ میکرد و می گفت کہ شما ہر دو دانا یند و تنہا من نادان را باد و دانا کار افتادہ پس مرا شرمندہ درگاہ خدائے تعالی می سازید و ہموارہ کتب نفیسہ قیمتی می نویسانید و آنرا مقابلہ نمودہ و مجلد ساختہ بطالب علمان مے بخشید و مدت عمرش درین کار بسر شد و ہزار ہا مجلد ازین قبیل بردم بخشیدہ در سن نہصد و نود و نہ ہجری

از سرای محنت آباد دنیا بروضہ عقبی خرامید نور اللہ مرقدہ

مولانا معین الدین عمرانی دہلوی در عہد سلطان محمد بن تغلق شاہ دانشمندی عظیم مدرس شہر دہلی بود حواشی کنز و حسامی و مفتاح از تصانیف اوست میگویند وی را محمد ابن تغلق شاہ دہلی بطلب قاضی عضد بشیراز فرستادہ بود چون پادشاہ شیراز از ماجرا واقف گشت بجدائی قاضی راضی نشد بلکہ از جمیع املاک سلطنت برآمدہ بخدمت قاضی آمدہ التماس نمود کہ شما بر تخت سلطنت نشینید من خدمت شما کنم جز منکوحہ خود ہر چہ دارم از آن شما است قاضی

چون این ہمہ مروت وہمت اندی بدید فسخ عزیمت دیار ہند نمود مولانا واپس ہندوستان آمد
مولانا خواجگی مرید وخلیفہ شیخ نصیر الدین محمود از تلامذہ مولانا ست وانکار مولانا شیخ نصیر الدین
محمود قدس سرہٗ وزوال سرفہ مولانا از خوردن برنج وجغرات حسب فرمودۂ شیخ وتبدل انکار
مولانا باعتقاد شیخ در اخبار الاخیار مذکور ست

خواجہ معین الدین کشمیری ابن خواجہ محمود نقشبندی کشمیری از علمای کبار ومشائخ نامدار
خطہ کشمیر متبع شریعت ومروج سنت وقامع البدعت بود ودر زہد وتقوی وورع بی نظیر
مقبول علمای وصلحای وقت بود ہمچو ملا محمد طاہر خلف ملا حیدر وملا ابو الفتح کلو وملا یوسف
مدرس ومفتی محمد ظاہر ومولانا عبد الغنی ومفتی شیخ احمد وغیرہم علمای کشمیر بدو گرویدگی داشتند
فتاوی نقشبندیہ وکنز السعادت در علم شریعت وطریقت ورسالہ رضوانے در خوارق والد
بزرگوارش از تصانیف وی یادگار اند در سال ہزار وہشتاد ونہ ہجری رحلت فرمود

مولانا سید معین الدین خلف اوسط سید شاہ خیرات علی مشہدی کرڑوی متوطن وسجادہ نشین
احمد آباد نارہ کنیت شریفش ابو الخیر ست تحصیل علوم متعارفہ بخدمت مرزا حسن علی محدث لکھنوی
ومولوی ظہور اللہ فرنگی محلی ودیگر علمائے وقت نمودہ جامع علوم عقلیہ ونقلیہ خصوصاً در فن
ریاضی شہرہ آفاق بود تمام عمر شریفش بہ تدریس وافادہ بسر برد وبسیاری علمای نامدار از زیر
دامن تعلیمش برخاستند باوا سط عمر خود باوجود کثرت درس حفظ قرآن مجید کردہ وبزیارت
حرمین شریفین مشرف شدہ سند کتب احادیث از علمائے آن دیار یافتہ مسودہ اوراق را
اجازت دلائل الخیرات وحصن حصین ازان جناب حاصل ست سوم ربیع الاول سال سیزدہ
صد وچہار ہجری باحمد آباد نارہ رحلت فرمودہ ہمدران جا بمرقد بزرگان خود مدفون گشت
روح اللہ روحہ شاعری تاریخ رحلتش چنین یافتہ ؎ معین جہان کرد چون انتقال ؛
فلک در غم او گریبان درید ؛ فرشتہ خصال وحید الزمان ؛ چنین عالمی کس ندید وشنید ؛
بصیرین بگو مصرعۂ سال فوت ؛ بروحش بود رحمت حق پدید ؛ ازو دو فرزند بوجود آمد نہ یکے
مولوی سید شاہ قیام الدین کہ بعد فراغ تحصیل بحضور پدر رحلت فرمود دوم مولوی وحکیم
سید شاہ صدر الدین فارغ العلم موجود اند سلمہ اللہ تعالیٰ از مولانای موصوف الرحمہ تصانیف

ذیل مشہور اند تبیان فی شرب الدخان - ہدایۃ المومنین الی سلسلۃ الصالحین - آداب معینہ مرقاۃ الاذہان فی علم المیزان - ہدایۃ الکونین فی شہادۃ الحسنین - رموز القرآن - مثناۃ بالتکریر حاشیہ صدرا - رسالہ علم باری تعالی - رسالہ علم ہیئت - قرابادین - طب مفردات - طب - رسالہ طہر متخلل -

مرزا مفلس اوزبک از شاگردان ملا احمد جند ملای مستعد و مستحضر در علوم جدل و مناظرہ بود اما تقریر فصیح نداشت و در اثنای درس ادا ہای مضحک از و سر میزد و مردی بد قیافہ و کوسہ بود صلاح و تقوی داشت از ماوراء النہر بہند آمدہ در اگرہ بمسجد جامع خواجہ معین الدین فرنخودی درس میگفت و توفیق زیارت حرمین شریفین یافتہ در مکہ معظمہ بعمر ہفتاد سالگی رحلت نمود -

مولوی مقیم الدین ساکن ٹانک ابن سلطان محمد ڈبال تی سوبہ خیل بن احمد ابن گل محمد ساکن علاقہ ٹانک یعنی موضع کوٹ ممریز ابتداءً از مولوی دین محمد ساکن ٹانک از میزان الصرف تا ہیبذی خواندہ پس ازان بخدمت علمای وقت اعنی مولوی محمد مظہر نانوتوی و مولوی عبد الحق شمس العلما خیر آبادی و مولوی احمد حسن پنجابی مدرس مدرسہ دار العلوم کانپور تکمیل دیگر درسیہ نمودہ بالفعل کہ عمر شریفش سی سال رسیدہ مدرس عربی درجہ اول بمدرسہ شوکت الاسلام سندیلہ مقرر اند سلمہ اللہ تعالی

ملوک شاہ بدایونی از فاضل وقت مرید شیخ بچو سنبھلی بود تاریخ بست و ہفتم رجب سال نہصد و شصت و نہ ہجری بعارضہ اسہال کبدی وفات یافتہ در قصبہ بساور مدفون گردید پسرش ملا عبد القادر مؤلف منتخب التواریخ تاریخ وفاتش چنین یافتہ **قطعہ** سر دفتر افاضل دوران ملوک شاہ ؛ آن بحر علم و معدن احسان و کان فضل ؛ چون بود در زمانہ جہانی ز فضل آن ؛ تاریخ سال فوت وی آمد جہان فضل ؛

مولانا میر کلان محدث اکبر آبادی نبیرۂ خواجہ کوہی خراسانی حاج الحرمین الشریفین مرید شیخ جلال الدین ہروی صاحب کمالات ظاہر و باطن و دانشمند متبحر بود خصوصاً در علم حدیث کہ اجازت آن از سید میرک شاہ شیرازی داشت و میرک شاہ از والد خود سید جمال الدین محدث مصنف روضۃ الاحباب و او از عم خود سید اصیل الدین شیرازی مجاز بود بالجملہ صلاحیت میر کلان مادر زاد و دانش مظہر اسمای حسنی بود جلال الدین محمد اکبر بادشاہ

اورا بتعلیم شاہزادہ نورالدین محمد جہانگیر مقرر فرمودہ بتعظیم وتوقیر تمام پیش می آمد میر موصوف بعمر
صد سالہ در سال نہصد وہشتاد وسہ ہجری باکبرآباد رحلت فرمودہ ہمدرانجا مدفون گشت یکی
از شاگردانش ملا علی قاریست کہ از مصنفاتش اکثر طلبہ علم ہندوستان استفید می شوند پس
خواستم کہ این کتاب از ترجمۂ شریفش بی بہرہ نباشد ملا علی قاری بن سلطان محمد ہروی حنفی در
ہرات متولد شدہ علوم رسمیہ از علمائے وقت وبعض احادیث مشکوٰۃ از مولانا میر کلان
محدث اکبرآبادی خواندہ بمکۂ معظمہ رسید وہمانجا اقامت گزید وازابوالحسن بکری وسید زکریا
حسینی وشہاب احمد بن حجر ہیتمی وشیخ عبداللہ سندھی وقطب الدین مکی وغیرہم علمای آندیار
اخذ علوم نمودہ جامع علوم عقلیہ ونقلیہ متبع سنت نبویہ یکتای زمانہ گشت در سال چہار دہم
از صدی یازدہم بمکۂ معظمہ رحلت فرمودہ کتب ذیل مصنفۂ اواز وی یادگاراند تفسیر قرآن مجید۔
مرقاۃ شرح مشکوٰۃ۔ شرح الشفاء۔ شرح الشمائل۔ شرح النخبہ۔ شرح الشاطبیہ۔ شرح الجزریہ۔
ناموس ملخص قاموس۔ الاثمار الجنیہ فی اسماء الحنفیہ۔ شرح ثلاثیات بخاری۔ نزہۃ الخاطر الفاتر
فی ترجمۃ الشیخ عبدالقادر۔ شرح فقہ اکبر ضوء المعالی۔ شرح قصیدہ امالی۔ تخریج احادیث
شرح عقائد نسفی۔ رسالہ تکفیر فرعون۔ رسالہ در بیان احوال والدین رسول الثقلین صلعم
المنہاج العلوی فی المعراج النبوی۔ الاہتدا فی الاقتدا۔ شرح قصیدہ بردہ۔ نور القاری
شرح صحیح بخاری۔ شرح صحیح مسلم۔ حاشیہ تفسیر جلالین مسمی بجمالین۔ شرح شفای قاضی عیاض۔
جمع الرسائل شرح شمائل۔ شرح جامع صغیر۔ حرز الیمین شرح حصن حصین۔ شرح اربعین نووی۔
شرح الوتریہ والجزریہ۔ شرح الشرح علی نخبۃ الفکر۔ شرح موطای امام محمد۔ سند الانام فی شرح
مسند الامام۔ شرح مناسک الحج۔ تزئین العبارۃ تحسین الاشارۃ۔ الخط الاوفر فی الحج الاکبر۔ رسالہ
عمامہ۔ رسالہ فی حب الترہ۔ رسالہ عصا۔ اربعین حدیث در نکاح۔ جمل حدیث فضائل القرآن
رسالہ ترکیب لا الٰہ الا اللہ۔ رسالہ قراۃ بسملہ اول سورۃ البراۃ۔ المصنوع فی معرفۃ الموضوع۔
کشف الخدر عن امر الحضر۔ معدن العدنی فضائل اویس القرنی۔ رسالہ در احکام سب الشیخین
سہم الفوارض فی ذم الروافض۔ فتح باب العنایۃ فی شرح النقایۃ۔ الاحادیث القدسیہ
والکلمات الانسیہ۔ اعراب القاری۔ تذکرۃ الموضوعات۔ تبعید العلماء عن تقریب الامراء۔

حرب الاعظم۔ حاشیہ مواہب لدنیہ شرح عین العلم وغیرہا

میاں مخدوم احمد آبادی نامش مولانا شیخ احمد بن شیخ برہان بن ابو محمد بن ابراہیم بن محمد خان غوری ہست محمد خان از اولاد سلطان معز الدین محمد المشہور بسلطان شہاب الدین محمد غوری بود بحکومت ناگور امتیاز داشت مولانا احمد بدعای مستجاب شیخ احمد لکھنؤ احمد آبادی متولد شدہ بایمای شیخ موصوف بنام احمد موسوم گشت وی از علمای صوفیہ دیار گجرات ہست علوم ظاہر از مولانا صدر جہان گجراتی اکتساب نمودہ در دوازدہ سالگی بہ شرف ارادت حضرت سراج الدین ابو البرکات سید محمد المشہور بشاہ عالم قدس سرہ مشرف گشتہ و دوازدہ سال در خدمت ایشان صرف نمود و دوازدہ سال دیگر با مور ظاہر و باطن مشغول بودہ بتاریخ بست و دوم ربیع الثانی سال ہشتصد و ہشتاد ہجری بعد طی نمودن شصت و چہار مرحلہ زندگانی بعالم جاودانی ارتحال فرمودہ و بہ محلہ تاج پور منجملات احمد آباد گجرات مدفون شد در لفظ آخر الاولیا تاریخ رحلتش یافتہ اند

حرف النون

مولوی سید ناصر الدین محمد ابو المنصور دہلوی امام فن مناظرہ اہل کتاب ابن سید محمد علی ابن سید فاروق علی از علمای اعلام ہندوستان در فن مناظرہ مذہبی دستگاہی کامل دارد و براہاتش در فن مناظرہ علمای دگت متفق اند کہ تصدیق این بیان از رسالہ عین الیقین شدن می تواند باقیسان نصاری بارہا در مناظرہ غالب آمدہ وی از اولاد سید عبد الغفور قاضی سکت پور کہ وطن قدیمیش قصبۂ سید آباد عرف وای پور مضاف قنوج ہست پدرش سید محمد علی میر منشی زید مجدہ ناگپور بود ہمدران جا سید ناصر الدین محمد ابو المنصور متولد شدہ اکتساب علوم از والد ماجد و جد امجد خود نمودہ توراۃ و انجیل با تفسیر عربی و یونانی از علمای اہل کتاب خواندہ بسیاری کتب بجواب علمای اہل کتاب تالیف فرمودہ گاہی ملازمت کسی نکردہ مگر چندی بصاحبت نواب جہانگیر محمد خان رئیس بھوپال امتیازی داشت اکنون عمر شریفش شصت و چہار سال رسیدہ تفسیر قرآن مجید بزبان فارسی می نویسد و تفسیر آیۂ کریمہ باحادیث صحیحہ مطابق می نماید و شہادتش از توراۃ و انجیل سے آرد در حقیقت

کاریست اہم اللہم تمہ سید موصوف الالقاب بدختر مولوی محمد مہدی نزیل کانپور کہ بعلم وفضل خود شہرہ آفاق بود کہ خدا شدہ دو فرزند نامی وگرامی دارد و یکے مولوے سید نصرت علی دوم سید ناصر علی وبالفعل باہل وعیال در دہلی قیام پذیر ست سلمہ واولادہ **تصانیفہ العالیہ** تویید جاوید بجواب سوالات مختلفہ عیسائیان دولت فاروقی در تاریخ بیت المقدس عقوبۃ الضالین جواب ہدایۃ المسلمین مصنفہ پادری عماد الدین استیصال جواب رسالہ مسیح الدجال مصنفہ ماسٹر رام چندر رقیمۃ الوداد جواب نیاز نامہ پادری صفدر علی لحن داؤدی جواب نغمہ طنبوری عماد الدین پادری الزام عام جواب آئینہ اسلام ساخت پادری یونس افحام الخصام جواب تفتیش الاسلام مصنفہ پادری راجرس تصحیح التاویل جواب تفسیر مکاشفات پادری عماد الدین اغراز قرآن جواب اعجاز قرآن مصنفہ ماسٹر رام چندر میزان المیزان جواب میزان الحق پادری فنڈر مجموعہ وعظ یادداشت شلاق فی رد تہذیب الاخلاق حرز جان جواب رسالہ اصلیت قرآن مصنفہ عبد اللہ ارتھم عیسائی بنیان بجواب سوالات دوازدہ گانہ نصاری مصباح الابرار فی رد مفتاح الاسرار مصنفہ پادری فنڈر تادیب نمونہ تحریف تشویش القسیس محاکمہ عقوبۃ الضالین وہدایۃ المسلمین تصحیح التاویل تنقیح البیان در جواب تفسیر القرآن مصنفہ سید احمد خان رسالہ الحق مرتبہ تجلیل التنزیل تفسیر قرآن زیر تالیف تنزیہ الکاملین انکشاف تریاق

مولوی شاہ نعمت غازیپوری نامش شاہ محمود ابن مولانا شاہ حسام الدین مانکپوری جامع علوم ظاہر وباطن بود بعد وفات والد ماجد خود در سال ہشت صد وپنجاہ وسہ ہجری بطور سیاحت از مانکپور بغازیپور زمانیہ قدوم آوردہ نصیر خان لوحانی حاکم غازیپور بمعانیہ کمالات ظاہر وباطن وی معتقد شدہ دست ارادت بدامن بعیتش زدہ واز بارگاہ دہلی ویرا بعہدہ میر عدل غازیپور مامور گردانید تمامی عمرش بغازیپور بسر گشت ودر سال نہصد وپنج ہجری رحلت فرمودہ بغازیپور مدفون گردید اولادش بمحلہ قاضی ٹولہ منحلات غازی پور موجود اند۔

مولوی نجم الدین خان کاکوروی ابن مولوی حمید الدین از خاندان ملکزادگان علویہ قصبہ کاکوریست عالم یگانہ جامع فضائل چہارگانہ بمنصب قضی القضاۃ کلکتہ ممتاز بود معہذا بتدریس و افادہ طلبہ علوم نغایت می کوشید تصانیف وتالیف جلیلہ از دیادگار ماند نمونہ جی از سرمایہ

علمی اوست کہ وی رحمہ اللہ تاریخی بدیع در وفات شاہ غلام قطب الدین الٰہ آبادی از آیۂ کریمہ ومن یخرج من بیتہ الآیۃ بہ نعمیہ و تخرجہ برآوردہ خالی از لطافت نیست تقریرش بلفظہ بعبارت عربی تفویض قلم سوانح نگار میشود کما نقلہ المولوی رضا حسن خان الکاکوروی فی رسالہ مطارح الاذکیاء وہو حامداً ومصلیاً ومسلماً توفی الادیب المحقق والاریب المدقق وحید دہرہ وفرید عصرہ سند الشعراء وابلغ الفصحاء صائغاً صوغ التبر الاحمر انشائہ الفائق المنیع ؛ وناظماً نظم الدر والجواہر شعرہ الرائق البدیع ؛ ناشراً لمن بخیرہ فی النوادی ؛ لآلی اشعارہ باللسان الفارسی والضادی ؛ الشیخ غلام قطب الدین العباسی الالہ آبادی ؛ سلخ ذیقعدۃ المنسلکۃ فی شہور السنۃ السابعۃ والثمانین الواقعۃ فی المائۃ الثانیۃ من الالف الثانی من الہجرۃ النبویۃ علی صاحبہا الالاف الصلوٰۃ والتحیۃ بعد ما خرج من وطنہ المالوف مریداً الادراک حج بیت اللہ وزیارۃ قبر نبیہ ومصطفاہ فی رفقۃ صلحاء وتبعۃ اتقیاء وطی مراحل البرا لے ان قعد غارب مرکب البحر فلما وصل الی بلاد الحجاز ونزل من ظہر ذلک الجہاز ولم یکن حینئذ آوان الحج وادار نسک الحج والعج فی المکۃ المعظمہ لیعتمر فاقام فیہ شہوراثم سار فی الطیبۃ الطیبۃ زادہا اللہ تعالیٰ بہاء ونورا حتی تشرف بتقبیل عتبۃ النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام وزیارۃ قبور بعض صحابتہ واہل بیتہ المدفونین فی ذلک المقام فاذا اقرب الموسم فرمی معاودا الی ام القری فلحق فی بعض منازلہا المرض الوبیل وضرب علیہ طبل الرحیل الی ان اماتہ اللہ فی تلک البقعۃ المبارکۃ ودفن ہناک اللہم ارض عنہ بنتی کرمک ورضاک وبدرہ وعلیہ سجانہ اجرہ حیث وقعت الآیۃ الکریمۃ ومن یخرج من بیتہ مہاجراً الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع علیہ اجرہ علی اللہ وکان اللہ غفورا رحیما التی نزلت فی جندب ابن حمزۃ حملہ بنوہ علی سریرہ متوجہا الی المدینۃ فلما بلغ التنعیم اشرف علی الموت فصفق یمینہ علی شمالہ فقال اللہم ہذہ لک وہذہ لرسولک ابایعک علی ما بایع علیہ رسولک فمات حمیداً کما ذکر فی البیضاوی وغیرہ من کتب التفاسیر مناسبۃ نشان ذلک العالم الہمام والبحر القمقام بل یخرج منہا تاریخ عام وفاتہ بصنعۃ غریبۃ معجبۃ الافہام **وطریقہ** ان یقال فی معنی قولہ تعالیٰ ومن یخرج من بیتہ ان لفظ من باعتبار عددہ الذی ہو تسعون ویخرج من عدد لفظ بیتہ اربع مائۃ وسبعۃ عشر فیبقی ثلثمائۃ وسبعۃ وعشرون مہاجراً الی اللہ ورسولہ والحال انہ یہاجر مجموع ذلک الی اللہ ورسولہ من جہۃ اعدادہ التی ہی اربعمائۃ واربعۃ عشر الی تلک الاعداد الباقیۃ

بعد الاخراج فتصیر سبعمایۃ وواحدا واربعین ثم یدمکہ الموت ای یصلہ عدد لفظ الموت وہو اربعمایۃ و
ستۃ واربعون فالمجموع الف ومایۃ وسبعۃ وثمانون الذی ہی سنۃ ارتحال ذلک العلام الی
دار السلام ولیعلم ان ذلک تقدیر العزیز العلیم حیث ودع رکائز ہذا البدیع فی زوایا کلامۃ القدیم
لیستخرجہ المعتصم بحبلہ المتین عبدہ محمد نجم الدین غفر اللہ لہ ولابویہ واحسن الیہما والیہ انتہی نجم الدین
خان قضی القضاۃ بروز سہ شنبہ سیزدہم ربیع الثانی سال یکہزار ودو صد وبست ونہ ہجری
مولوی حکیم الدین صدر الصدور ومولوی علیم الدین صدر الصدور ومولوی خلیل الدین سفیر
شاہ او دعدہ اعقاب سموالالقاب گذاشتہ رحلت فرمود مولوی فتح علے جونپوری چند قطعہ
تاریخ فوتش بسلک نظم کشیدہ از انجملہ اینست **قطعہ** بحر حکمت شمس ملت نجم دین قاضی قضاۃ ؛
چونکہ در باغ جہان باحور عین ہمدوش گشت ؛ سرفرو بردم پی تاریخ ودر گوشم رسید ؛ علم وفضل
ودرس وزہد ودین ہمہ روپوش گشت

میر نجم الدین بہکری ابن میر محمد رفیع رضوان شاگرد وہمشیرہ زادہ مخدوم محمد معین جامع
فضائل وکمالات بودہ در حیات استاد مدرسہ علمی نجو شایستہ آراستہ جمعی طلبہ را بکمال رسانیدہ
تصانیف غریبہ وارد منجملہ آن در تتبع رسالہ منطقیہ موسومہ یکروزی رسالہ بہ ازوو بزرگتر مشتملہ بر علوم
شتے در یکروز تصنیف کردہ ودر فارسی طوطی نامہ را بہ از نخشبی بقید نثر کشیدہ اشعار نیکو
می گفت وعزلت تخلص میکرد در سال ہزار صد وشصت ودر گذشت

مولوی نجم الدین چریاکوٹی ابن مولوی احمد علی ابن شیخ غلام حسین ابن شیخ سعد اللہ
عباسی چریاکوٹی تمام کتب درسیہ را با استعداد کاملی ومہارت تام از پدر بزرگوار آموخت ودر
تکمیل تحصیل دیاد داشت مضامین کتب وتوسیع دائرہ بحث مسائل واقامت حجج ودلائل نظیر
نبود در ابتدا شغل تعلیم داشت کنون بدان وادی توجہی ندارد وایشان نظم ونثر فارسی را
بطبع والایش رجحانی رو داده چنانچہ بنثر یگانہ وبنظم نادر زمانہ است از تصانیف انیقہ
وے رسالہ ہفت اقسام حسینی در صرف واعراب اربعہ ودر نحو متداول ومتعارف آمدیار
است مثنوی فیض الٰہی ہم پلہ نیرنگ عشق ومثنوی چہار ضرب بحالات مختلفہ وکتابے
در عروض وقافیہ وفسانہ سیلاب تاریخ طغیان آب کہ بسال ہشتاد وہشتم صدے

سیزدہم ہجرت بمقام اعظم گڈھ از جوش دریای ٹونس پدید آمدہ بود و خمسہ محمدیہ در بیان میلاد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیز از طبع زاد و ہند مطلع مثنوی فیض الٰہی اینست ؎ خداوندا بجولان معانی ٭ کمیت خامہ ام نادہ روانی ٭ ہم دران مثنوی بتوصیف قصبہ چڑیاکوٹ گفتہ ؎ چریاکوٹ خواندش عوامش ٭ ولیکن یوسف آباد است نامش ٭ فلک تا طرح این آباد بنہاد ٭ زخاک پاک جنت کرد بنیاد ٭ چراغ آسمان روشن زدودش ٭ زجنت میرسد ہر دم درودش ٭ و لہ از مثنوی چہار ضرب ؎ مئی حمد ریزم بکام قلم ٭ بگردش در آوردہ جام قلم و لہ چنان تنگ شد عرصۂ رزمگاہ ٭ کہ از دیدہ بیرون نمی شد نگاہ و لہ زجا نجنبد و در گردش است قبلہ نما ٭ بجای خویش غریبیم در وطن بی تو و لہ اگر ز نام من بی نشان چو می پرسی ٭ ہمین بس است کہ آوارہ خانمان ہستم ٭ سلمہ اللہ

مولوی نجف علی جہجری سلمہ اللہ المخاطب بہ تاج العلما محمد نجف علی خان ابن محمد عظیم الدین قاضی قصبہ جہجر از اکابر فضلای روزگار ربار گاہ نواب یمین الدولہ وزیر الملک محمد علی خان بہادر صولت جنگ فرمانروای محمد آباد ٹونک بسلک ملازمان منسلک و در قابلیت و استعداد علمی مشار الیہ اقران ہست ذہن وقاد و طبع شاعرانہ و تصانیف کثیرہ دارد از انجملہ کافل الاسعاد و شرح قصیدۂ بانت سعاد و تکملہ صولت فاروقی زائد از پنجاہ ہزار شعر بہ بحر متقارب و سحر الکلام شرح مقامات حریری بزبان عربی بصنعت اہمال و تفسیر غریب و شرح دیوان متنبی و شرح حماسہ و حاشیہ مطول و میزان شرح و سایر بازندی زمان و سفرنگ شرح دیگر و سایر دری زبان و علاوہ ازین پنجاہ رسائل بالسنہ خمسہ کہ دری و پازندی و عربی و فارسی و اردو عبارت انان است مصنفات مکلمہ وی ہستند و بسال دواندہ صد و نود و پنج ہجری از بارگاہ آقای نامدار مامور شدہ ہست کہ قصائد ثلاثہ یعنی بانت سعاد و قصیدہ بردہ و قصیدہ امالی بین الطول و الاختصار ہر قصیدہ را سہ سہ شرح بزبان عربی و فارسی و اردو برنگارد تا عموم افادہ را ضمین و کفیل باشد اللہم یسر و لا تعسر

مولوی نجف علی سندیلی ابن روشن علی بن چودھری نصرت اللہ شاگرد مولوی حیدر علی سندیلی بود مذہب شیعی و پیشہ نوکری داشت کتابی در تاریخ خاندان رانای دھول پور تصنیف

نمودہ بتاریخ بست و ہشتم ذیحجہ سال دوازدہ صد و پنجاہ و پنج ہجری بمرض فالج وفات یافتہ۔

مولوی نصراللہ خان ساکن خورجہ از قبیلہ افاغنہ خویشگی نامش عبدالعلیم بود بحجد مت مولوی احمد علی چریاکوٹی وغیرہ علمای عصر اکتساب علوم متداولہ رسمیہ کردہ استعداد کامل حاصل نمود و مدام بمزاولت علمی می پرداخت در سرکار انگریزی بعہدۂ ڈپٹی کلکٹری معزز بودہ بعد استحصال حق تقاعد ازان سرکار بسرکار نظام حیدرآباد بمنصب صدر تعلقہ دار سرفرازی یافتہ کتاب ارشاد البلید فی اثبات التقلید و شرح رباعیات یوسفی در طب و شرح خلاصہ کیدانی در فقہ وغیرہ رسائل از توالیف وی اند بسال دوازدہ صد و نود و نہ ہجری وفات یافتہ

مولوی نصرت علی خان دہلوی قیصر تخلص ابن مولوی ناصرالدین محمد ابوالمنصور امام فن مناظرہ اہل کتاب بن سید محمد علی ہفتدہم شوال سال دوازدہ صد و شصت و چہار ہجری متولد شدہ علوم رسمی باستعداد حاصل نمود ماہر زبان فارسی و عربی و ترکی و انگریزی و ہندیست مطبعی بنام نصرت المطابع اجرا فرمود کہ انان نصرت الاخبار و ناصر الاسلام و مہر درخشان جرائد ہندیہ و عربیہ و فارسیہ شائع می شوند بالجملہ صاحب ترجمہ بلیاقت ذاتی خود شہرتے تمام در ممالک ہند و ایران و روم و مصر و فرنگستان پیدا کردہ و از بارگاہ سلطان روم بعطائے تمغای مجیدیہ فی زمانہ بین الاقران ممتاز ہست تصانیفہ الشہیرہ[1] تفید عام در تعلیم زبان اردو و فارسی و عربی و انگریزی نصرت[2] اللغات در لغات اردو و فارسی و عربی و انگریزی مرآت[3] السلاطین در بیان حالات تاریخی سلاطین روی زمین مع تصویر ہر یک و نقشہ عمارات مشہورہ جواہر[4] بہار رسالہ خوشنویسی مشتمل بر خط نسخ و نستعلیق و تعلیق و کوفی و شکست و شفیعہ و جنی و طغرا و گلزار و غیرہ سراب[5] عالم اسباب در ذکر فنی ثبات بودن دنیا و مافیہا قیصریہ[6] تاریخ سلطنت روم جواہر[7] زواہر مشتمل بر قطعات مختلفہ ریختہ قلم خوشنویسان نامور احسن[8] الدلیل فی معلومات التوراۃ والانجیل بطور فرہنگ ہر دو گلدستہ[9] شاداب در مناظرہ اہل کتاب کلمۃ الحق[10] قصہ حضرت منصور بہ تطابق حالات عیسیٰ علیہ السلام رحمت[11] عظیم در ذکر اولیاے کرام گلدستہ[12] روسادہ حالات تاریخی نوابان و راجگان ذخیرہ[13] حسنات مشتمل بر غزلیات شعرای عربی و فارسی و اردو و در مدح سرور انبیا علیہم السلام تاریخ[14] انگلستان صلاح[15] فلاح در ترغیب نکاح ایامی تاریخ[16]

مدینۂ منورہ و مکہ معظمہ اتا لیق[۱۶] در تعلیم زبان ترکی اردو فارسی عربی انگریزی انشاء[۱۷] نصرت بزبان فارسی مار دو و عربی تعلیم[۱۸] بلا معلم[۱۹] معلم[۲۰] چہل زبان تحریف[۲۱] الخیل ضیاء[۲۲] الدین[۲۳] تخطیہ[۲۴] معیار[۲۵] ذخیرہ نصرت نصرت[۲۶] العلوم والفنون۔

قاضی نصیر الدین گنبدی دانشمند متجرد و درویش کامل بود و چیزی از دنیا نداشت و بار نیاب دنیا التفاتی نمی کرد گویند کہ طلبہ علوم ایشان را بجیر و رخانقاہ گرفتہ می ایستادند تا بسبب ضعف فانح برزمین نیفتند منقول است وقتیکہ قاضی شہاب الدین حاشیہ کافیہ نوشتہ بخدمت او فرستادہ التماس نمود کہ ایشان این حاشیہ را درس گویند تا قبول دیگر یابد وی بجہۃ غلبہ اشغال باطن ما برای سد باب بحث و نزاع نظر اجمالی بران انداخت و گفت خوب نوشتہ اند احتیاج درس گفتن ما نیست قبرش در جونپور است

مولانا نصیر الدین محمود اودہی ابن یحیی بن عبد اللطیف یزدی در خطہ اودھ ولادت یافتہ اولاً پیش مولانا عبد الکریم شروانی کہ از دانشمندان وقت بود تا ہدایہ و بزودی تحصیل نمودہ بعد ازان پیش مولانا افتخار الدین محمد گیلانی از ہر علمی نصیبی بحصول آوردہ در بست و پنج سالگی ترک دنیا نمودہ تجرید اختیار کردہ بریاضت و عبادت پرداخت و بعمر چہل سالگی از دیار اودھ بدہلی آمد بسعادت ارادت حضرت شیخ نظام الدین اولیا مشرف شدہ اشہر و اعظم خلفای حضرت موصوف و صاحب ولایت دہلی گشت چنانچہ حالات شگرف وی در اخبار الاخیار و تذکرۃ الاصفیا تفصیلاً مذکور اند تاریخ ہیژدہم رمضان سن ہفتصد و پنجاہ و ہفت ہجری رحلت فرمود رحمۃ اللہ علیہ

قاضی نصیر الدین برہانپوری ملقب قاضی سراج الدین از مشاہیر فضلای عصر است در ہیژدہ سالگی شگر اللہ خان مخاطب بافضل خان شیرازی را ملزم کرد و شیخ علم اللہ کہ اعلم علمای آن وقت و نیز خسرش بود با و بر نیامدی چون قاضی ہر قسم حدیث را ترجیح میداد و انکار قیاس می نمود و حدیث علمای امتی کانبیاء بنی اسرائیل را موضوع میگفت شیخ علم اللہ با وجود نسبت دامادیش فتوی بسوختن و کشتنش داد محضری نوشت غیر از شیخ محمد فضل اللہ و مرشیخ عیسی کہ از اعاظم مشایخ آنجا بودند ہمہ علما بران مہر کردند چون خان خانان محمد قاضی بود و آن دو عالم

مہر نکردند مضمونش نرسیدہ پس وقتیکہ جہانگیر بادشاہ بر خانخانان اعتراض فرمودہ ومدعیان آن ماجرا
بعرض رسانیدند فرمان بطلب قاضی نصیر الدین وشیخ علم اللہ رسید شیخ نزد ابراہیم عادل شاہ
بہ بیجاپور رفت وقاضی بہ بستان شتافتہ بطوف حرمین وزیارت امکنہ شریفہ فائض شدہ
بعد پنج سال عزم وطن نمود جہاز بدست فرنگیان رفت فرنگیان کمالات قاضی شنیدہ نزد بادشاہ
خود بردند آداب کہ می بایست بجا نیاورد گفتندش چرا خدمت سلطان نکردی گفت آداب کہ شما بجا
می آرید از ما نمی آید از انجا رہائی یافتہ بہ بیجاپور رسیدہ ابراہیم عادل شاہ دو سہ کروہ استقبالش کردہ
باخود بردہ جہانگیر بادشاہ این ماجرا شنیدہ فرمان طلب فرستاد وحکیم خوشحال پسر حکیم ہمام را تاکید
فرمود کہ ویرا روانہ آرد وکند طوعاً وکرہاً از انجا روانہ شدہ بہ برہانپور وطن خود رسید وعزم بالجزم کرد کہ
از خانہ بیرون نیاید در خلال این حال شاہجہان از طرف والد خود بصوبگی دکن سرفراز گشتہ وارد برہانپور
شدہ قاضی را طلب فرمود قاضی از ان ابا نمود آخر بحیلہ حوالہ نزد شاہزادہ شاہجہان آمد وآداب
بجا نیاورد شاہزادہ از ان بخاطر نسنجیدہ فرمودہ قاضی مشتاق تو بودیم گفت بچہ جہت فرمود کمالات
ترا شنیدہ قاضی گفت آن حالت در من نماندہ بالجملہ صحبت بہ ملال کشید قاضی را جبراً روانہ درگاہ
نمودند چون بمستقر الخلافہ اگرہ رسیدہ در راہ کہ بسواری بادشاہ از باغ سوی دولتخانہ میرفت ملازمت
نمود ارادہ تسلیم کرد بادشاہ دستش گرفتہ باغوشش کشید پس از چند روز رخصت برہانپور یافتہ
بقیہ عمر در مرضیات الٰہی بسر بردہ در سن ہزار دسی ویک ہجری درگذشت

مولوی سید نصیر الدین برہانپوری الملقب بعبید اللہ علیہ رحمۃ اللہ جامع کمالات دینی ودنیوی
ماہر علوم صوری ومعنوی فاضل افضل ومحدث اجل وفقیہ اکمل خلف وتلمیذ سید جلال الدین عرف
اللہ دالی صاحب برہانپوریست وسید جلال الدین از اکابر عرفای عہد واعاظم زہاد شاگرد رشید
مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی بود سید نصیر الدین فقہ وحدیث وتفسیر از والد ماجد خود اخذ کردہ کامل
مکمل گشت تصانیف کثیرہ دارد از انجملہ کتب ذیل مشہور اند۔ ذریعۃ الاستشفاع فی سیر
سید المطاع۔ مستوفی الحقوق فی ذم العقوق۔ روضۃ الریحان فی فضائل رمضان۔ صاعقۃ الرحیمیہ
علی الفرقۃ الوہابیۃ الکذابیہ۔ ایضاح الارتداد۔ ساطع الانوار من کلام سید الابرار تیسیر فی مہمات
التفسیر۔ برہان الہدی فی تفسیر الرحمن علی العرش استوی۔ لباب النقائح۔ براہین ساطعہ

تنبیہ الاعبیا کشف المعضلات ۔ غالیہ ۔ مقامتین ۔ وغیرہا وفاتش بسال دوازدہ صد و نود و دو ہجری در برہانپور وقوع یافتہ رحمۃ اللہ علیہ

مولانا نظام الدین محمد بدایونی قدس سرہ نام نامیش محمد بن احمد بن علی النجاری ولقب اوسلطان المشائخ و نظام الدین اولیاست وی خلیفہ شیخ فرید الدین گنج شکر از محبوبان و مقربان درگاہ الٰہی بود اوصاف حمیدہ او بدفاتر گنجائش ندارد جداو علی نجاری وجد مادریش خواجہ عرب ہر دو از نجارا آمدہ مدتی بلاہور بودند بعدہ در بدایون سکونت اختیار کردند پدر وی خواجہ احمد در صغر سن از سرش رفت مولانا چون بزرگ شد والدہ ماجدہ اورا در مکتب سپرد کلام اللہ خواند دیگر کتب خواندن آغاز کرد در صغر سن کہ عمرش بدوازدہ سال رسیدہ بود کتب لغت می خواند بعد ازان بقصد تعلیم بدہلی آمد و تحصیل علم کرد و پیش شمس الملک کہ صدر ولایت بود تلمذ کردہ علم ادب و حدیث خواند طلبہ علوم ویرا نظام الدین بحاث می گفتند زان بعد بشوق ارادت شیخ فرید الدین گنج شکر با جودھن رفت وی دران زمان بست سالہ بود شش سیپارہ قرآن مجید پیش شیخ فرید الدین تجوید کرد و شش باب از عوارف نیز سند کرد و تمہید ابو شکور سلمی و بعض کتب دیگر نیز پیش شیخ خواند بعدہ بانعمت خلافت مشرف شدہ بدہلی آمد و قبولیتی کہ ویرا دست داد ما ظہر من الشمس است از تفصل آن کتب سیر اولیا و ملفوظات و مکتوبات مشائخ کرام مملو اند بتاریخ سیزدہم ربیع الآخر سن ہفتصد و بست و پنج ہجری رحلت فرمودہ بدہلی مدفون گشت یزار و تبرک

شیخ نظام الدین اسیٹھونی در ابتدای حال تحصیل علوم بمکتسبہ مروجہ بخدمت شیخ معروف چشتی جونپوری نمودہ کہ مرید مولانا الہداد شارح کافیہ وغیرہ بود چونکہ فطرت عالی داشت ہموارہ چشم بر ورق بستہ و دل بحق پیوستہ بود سلوک و جذب در وے بہم پیوستہ از ملازمت ذکر و شغل باطن غافل نبود آخر مرید و خلیفہ شیخ معروف موصوف گشت و از شیخ رخصت ارشاد و تکمیل یافتہ بقصبۂ اسیٹھی پا بدامن قناعت کشید جز بمسجد جامع حی جای نرفتی مگر گاہ گاہے بخیر آباد بنا بر زیارت مزار مخدوم شیخ سعد و ملاقات شیخ اللہ داد خیر آبادی یا بہ گوپامو بتقریب آشنای قاضی مبارک گوپاموی قدم رنجہ فرمودی وی از سماع پرہیز کردی و مریدان را نیز ازان منع نمودی و فرمودی کہ در اختلاف چرا باید افتاد اگر تقلید کنند باید کہ تقلید اوائل و

کلان ترا ن کنند مداروی در عبادات و معاملات بر کتاب احیاء العلوم و عوارف و رسالہ مکیہ و آداب المریدین و امثال آن بود و پیش از نماز جمعہ نماز ظہر را بجماعت میگذارد بعد ازان نماز جمعہ خواندی و در خطبہ اصلا مدح پادشاہان نبودی مریدہم بر سبیل ندرت گرفتی و شغل نگفتی و تلقین نکردی ملا عبد القادر بدایونی رحلت وی در سن نہصد و ہفتاد و نہ و شیخ عبد الحق محدث دہلوی وفاتش در سنہ احدی و ثمانین و تسعمائۃ نوشتہ با آنکہ ہر دو معاصر اند واللہ اعلم بالصواب

شیخ نظام الدین تہانیسری بن شیخ عبد الشکور عمری تہانیسری جامع علوم ظاہری و باطنی حاوی کمالات صوری و معنوی واقف رموز شریعت و طریقت و معرفت و حقیقت مرید و خلیفہ شیخ جلال الدین تہانیسری بود غرائب علوم ہمچو کیمیا وغیرہ می دانست چونکہ مصارف او از آمدنی نا ید بود بسعایت حاسدان اکبر شاہ ویرا دو بار از ہند جلای وطن کردہ در اخراج اول بحرین شریفین رفتہ بعد شرف زیارت بہند واپس آمد چون بہ برہانپور رسید شیخ عیسی سندہی مع اعیان خود پا برہنہ استقبال او کرد و از و مستفید و مستفیض گشت و در اخراج دوم بہ بلخ رفتہ والی آنجا مریدا و شد شرح سوانح امام غزالی و شرح لمعات و تفسیر نظامی و رسالہ حقیقت و رسالہ بلخیہ وغیرہ از تصانیف وی یادگار اند بسال ہزار و بست و چہار ہجری رحلت فرمودہ مرقدش در بلخ است

ملا نظام الدین سہالوی فرزند سوم ملا قطب الدین شہید سہالوی است تحصیل علوم متعارفہ بعد شہادت والد ماجد خود از حافظ امان اللہ بنارسی و مولوی قطب الدین شمس آبادی نمودہ فاتحہ فراغ پیش مولوی غلام نقشبند لکھنوی خواند بالجملہ وی در فرزندان مولانای شہید وحید عصر و فرید دہر جامع علوم ظاہر و باطن بود کہ بمقابلہ تدریس او گرمی تدریس ہمہ مدرسین و فضلای دیار فرو نشست مردمان اقطار و امصار بعیدہ از اطراف و جوانب مشارق و مغارب بروآمدہ بتعلیمش مستفید و بہرہ اندوز شدند تا اینکہ در تمام ہندوستان کسی باشد کہ از احاطہ تلمذ وی و فرزندانش و شاگردانش بیرون افتد در معقولات و منقولات کتب مبسوطہ تصنیف فرمودہ و بخدمت سید شاہ عبد الرزاق بانسوی قدس سرہٗ شرف بیعت حاصل کردہ استفادہ کامل برداشت حضرت سید قدس سرہٗ ویرا یکی از افراد ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات می شمرد عالمی را از علوم و معارف باطن خود مستفید گردانید و خلقی کثیر بحلقۂ بیعت او در آمدند و جمع غفیر از علما و فضلاے نامدار

از دامن تربیت و تعلیم وی برخاستند معذاوی رحمہ اللہ تعالیٰ بنفس نفیس در بی نفسی نظیری نداشت وخود را ناچیز محض می انگاشت وشب و روز بعبادت و ریاضت می پرداخت نهم جمادی الاولی سال شصت ویکم بعد صدی یازدهم ازین جهان فانی بعالم جاودانی شتافت اکرمہ اللہ بنعیم الجنات

تصانیفہ الرائقات حاشیہ شرح ہدایہ الحکمۃ مصنفۂ علامۂ صدرالدین شیرازی شرح مسلم الثبوت صبح صادق شرح منار شرح میبذیہ۔ حاشیہ شمس بازغہ۔ حاشیہ شرح عقاید دوانی ملفوظات شاہ عبدالرزاق بانسوی قدس سرہٗ

قاضی نظام الدین احمد آبادی گجراتی ابن مولانا نورالدین بن شیخ محمد حافظ قرآن و فاضل محقق و مدقق در فن ریاضی دست رسا داشتہ بہمہ وجوہ لائق و در انشا و شعر از ہمہ فائق بود و بصحبت سلاطین و امرا رسیدہ از حصول خلاع فاخرہ و نیل مباہی شدہ در سال یکہزار و یکصد و پنجاہ و یک ہجری بمنصب قضای احمد آباد و از پیشگاہ شاہ دہلی سرفرازی یافتہ راجع وطن گردیدہ در اجرائے احکام شریعہ بذل جہد نمودہ در سن ہزار و یکصد و شصت و سہ ہجری بتخانہ کفار کہ اندرون شہر بمحلۂ شاہ پور متصل مسجد احداث کردہ بودند وہنگام نماز و اذان ناقوس مے نواختند و مسلمانان را اذیت می رسانیدند باوجود غلبۂ کفار بلا اعانت صوبہ دار با جماعت مسلمین بران بتخانہ تاختہ مسمار ساخت از استماع این خبر احمد شاہ بادشاہ دہلی خوش گردیدہ خلعت خاصہ و فیل مادہ فرستاد و دوازدہم ذیقعدہ سال یکہزار و یکصد و شصت و پنج ہجری از عالم فانی بسرای جاودانی رحلت فرمودہ در پہلوی پدر طرف شرقی مدفون شد رسالۂ فضیلت عالم و رسالہ میزان الساعۃ و تفصیل الفصول در رسالۂ قہوۃ و رسائل دیگر از ایشان یادگار ماندہ

شیخ نظام برہان پوری تلمیذ قاضی نصیرالدین برہانپوری بمرتبۂ اولی از کہ عالمگیر بنظم صوبہ دکن بعالم شہزادگی متعین بود شیخ را با خود ملازم گرفتہ شیخ قریب چہل سال بخدمتش ماندہ بمنصب ہزار و پانصدی سرفرازی یافتہ در فتاوی عالمگیری سعی فراوان نمود از کورنش و دیگر تکالیف معفو بود باآنکہ بہنگین عمرش از ثمانین تجاوز کردہ در قوی تفاوت نداشت

قاضی نظام بدخشی اصلش از بدخشانست شاگرد ملا عصام الدین و نیز از ملا سعید مستفید شدہ اعلم علمای بدخشان و ماوراء النہر بود در تصوف بہرۂ وافی داشت و بخدمت شیخ حسین خوارزمی

بیعت نمودہ نہم جمادی الثانی سال نہصد و ہشتاد و دو ہجری بمقام خان پور مضاف جونپور بملازمت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ باریاب شدہ رعایت بی اندازہ یافت دیرا ولا قاضی خان و ثانیاً غازی خان خطاب دادند فصیح زبان و خوش بیان بود تصانیف معتبرہ دارد انا بجملہ رسالہ در علم کلام و بیان ایمان تحقیقی و تصدیقی است و بر شرح عقائد حاشیہ نوشتہ و در تصوف رسائل متعددہ تصنیف و تالیف کردہ وی اول کسی است کہ سجدہ تحیت پیش بادشاہ در فتح پور ادا نمود اعوذ باللہ من شرور الفنا و بسن ہفتاد سالگی سال نہصد و نود و دو ہجری در اودھ وفات یافت۔

مولوی نعمت اللہ فرنگی محلی بن ملا نور اللہ بن ملا محمد ولی بندہ قاضی غلام مصطفےٰ تحصیل علوم رسمیہ بخدمت والد ماجد و عم خود ملا ظہور اللہ نمودہ در ابنای جنس سر برآوردہ بفنون عقلی و نقلی خصوصاً در حل ریاضیات ید طولی داشت وی از بس نحیف الجثہ و نازک دماغ بود بناہستگی تمام تکلم می فرمود کہ جلیس قرنیش سخن او بدقت می فہمید ابتداء بعہد شاہی منصب عدالت فیض آباد داشت بعدہ برای چندی بمقتضای اتحاد حکیم کاظم علی خان موہانی و نیز باستدعای رئیس سمت بردودہ ملک گجرات تشریف بردہ در سن ہزار و دو صد و نود ہجری جہان بے بود را پدرود فرمود رضوان اللہ علیہ

مولوی نعیم اللہ بہرائچی علوی نسباً حنفی مذہباً مجددی مشرباً بعد تکمیل علوم ظاہری بقصد اکتساب طریق باطن کمر ہمت بستہ بر آستانہ فیض آشیانہ حضرت مرزا مظہر جان جانان قدس سرہ جبین نیاز سودہ در مدت چہار سال اکتساب برکات طریقہ علیہ مظہریہ نمودند و بمرتبۂ کمال رسیدہ اجازت مطلقہ یافتہ بوطن مالوف مراجعت فرمودند ورع و توکل و قناعت شعار شان بود در بلدہ لکھنؤ محلۂ بنگالی ٹولہ برخی از ایام اقامت فرمودند و مسجدی بنا کردند و بہدایت طالبان حق می پرداختند از تالیفات ادشان کتاب معمولات مظہریہ مشہور است وفات شان در بلدہ بہرائچ بسال دوازدہ صد و بیست و ہجری اتفاق افتادہ ہمدرانجا مدفون شدند رحمۃ اللہ علیہ۔

مولوی نعیم اللہ فرنگی محلی ابن ملا حبیب اللہ ابن ملا محب اللہ فرنگی محلی برادر خرد مولوی ولی اللہ تحصیل کتب درسیہ بہ تکمیل رسانیدہ بعہدہ منشی لبریدہ در علم حساب و فرائض مہارتی کامل داشت شانزدہم شوال شب شنبہ سال دوازدہ صد و ہشتاد و دو ہجری داعی اجل را

لبیک اجابت گفتہ بجلد برین شتافت مولوی لطف اللہ مادۂ تاریخ وفاتش چنین یافتہ

مصرعہ بقصر جنت المأوایش دیدم ۱۲۹۴

حاجی نعمت اللہ نوشہری اناولاد ملا مہدی علی کڑوی ہست شاگرد شیخ الاسلام امان اللہ شہید صاحب ورع و تقوی بود بسال یازدہ صد و ہشتاد و دو ہجری وفات یافت

مولوی نقی علیخان بریلوی ابن مولوی رضا علیخان ساکن بریلی سنہ ہیل کھنڈ غرۂ رجب سال چہل و ششم صدی سیزدہم ہجرت متولد شدہ بخدمت والد ماجد خود تعلیم و تربیت یافتہ از استفادۂ علوم درسیہ فراغ حاصل کردہ ذہن ثاقب و رای صائب و ہشت خالق تعالی و یدا بعقل معاش و معاد ممتاز اقران آفریدہ بود علاوہ شجاعت جبلی بصفت سخاوت و تواضع و استغنا موصوف بود و عمر گرانمایہ خود باشاعت سنت و ازالۂ بدعت بسر بردہ اعلان مناظرۂ دینی مسمی بنام تاریخی اصلاح ذات بین بتاریخ بست و ششم شعبان سال دوازدہ صد و نود و سہ ہجری شائع فرمودہ ۱۲۹۳ و در مسئلۂ امتناع مماثلت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سعی موفورہ بکار بردہ کہ رسالۂ تنبیہ الجہال بآن خبر مید ہد و بسال نود و چہارم صدی سیزدہم بخدمت سید آل رسول مارہروی بیعت نمودہ مثال خلافت و اجازت جمیع سلاسل جدیدہ و قدیمہ و سند حدیث حاصل کرد و بسال نود و پنجم صدی سیزدہم بزیارت حرمین شریفین شرف اندوز شدہ از سید احمد زینی دحلان و غیرہ علمای مکہ معظمہ مکررا علم حدیث را استناد کردہ سلخ ذیقعدہ سال نود و ہفتم صدی سیزدہم ہجرت داعی اجل را لبیک اجابت گفتہ بروضۂ رضوان پیوست روح اللہ روحہ و نور ضریحہ تصانیفہ الفائقۃ الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح مجلد لیست ضخیم وسیلۃ النجاۃ در سیر سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سرور القلوب فی ذکر المحبوب خلاصہ وسیلۃ النجا تست جواہر البیان فی اسرار الارکان در بیان صوم و صلوٰۃ و غیرہ ارکان دین اصول الرشاد تصحیح مبانی الفساد در ابطال بدعت نجدی ہدایۃ البریہ الی الشریعۃ الاحمدیہ در رد فرق متعددہ کہ درین زمان بفساد انگریزی انگشت نما اند اذاقۃ الاثام لمانعی عمل المولد والقیام ازالۃ الاوہام بر د فرقہ نجدیہ تزکیۃ الایقان فی رد تقویۃ الایمان فضل العلم والعلما الکواکب الزہاریۃ فی فضائل العلم وآداب العلما الروایۃ الرویہ فی الاخلاق النبویہ النقادۃ النقویہ فی الخصائص النبویۃ لمعۃ النبراس فی آداب الاکل و

اللباس التمکین[۱۵] فی تحقیق مسائل التزئین احسن[۱۶] الدعا لاداب الدعا خیر[۱۷] المخاطبہ فی المحاسبۃ والمراقبہ۔
ہدایۃ[۱۸] المشارق الی سیر الانفس والآفاق ارشاد[۱۹] الاحباب الی آداب الاحتساب اجمل[۲۰] الفکر
فی مباحث الذکر عین[۲۱] المشاہدہ لحسن المجاہدہ تشوق[۲۲] الاواۃ الی طرق محبۃ اللہ نہایۃ[۲۳] السعادہ
فی تحقیق الہمۃ والارادہ اقوی[۲۴] الذریعہ الی تحقیق الطریقہ ترویح[۲۵] الارواح فی تفسیر سورۃ الانشراح

قاضی نور اللہ شوستری شیعی مذہب بصفت عدالت ونیک نفسی وحیاو تقوی وحلم وعفاف موصوف وبعلم وجودت فہم وحدت طبع وصفائی قریحہ معروف بود صاحب تصانیف لائقہ از انجملہ کتاب مجالس المومنین است توقیعی بر تفسیر مہمل شیخ فیضی نوشتہ کہ از حیز تعریف وتوصیف بیرون است طبع نظمی داشت بوسیلہ حکیم ابو الفتح بملازمت اکبر بادشاہ پیوست شیخ معین قاضی لاہور کہ بوجہ ضعف پیرانہ سالی معزول شدہ بجایش قاضی نور اللہ بعہدۂ قضائے لاہور از حضور اکبری منصوب گردید وانصرام آن عہدہ بدیانت وامانت کردہ در سن ہزار ونوزدہ ہجری وفات یافت

اخوند نور الہدی کشمیری ابن اخوند عبد اللہ مقیم السنۃ ملقب بہ علامۃ الوری در یازدہ صد وبست ونہ ہجری ولادت یافتہ از والد خود وملا سعد الدین صادق وشیخ رحمۃ اللہ تحصیل علوم کردہ بمرتبہ افادت رسید ومدام بنشر علوم وافادۂ طلاب بسر می برد ملا مقصود متوطن میر نظام الدین وبابا اسد اللہ وملا محمد ولی وشیخ الاسلام مولوی قوام الدین محمد وغیرہ علمای کشمیر از تلامذہ و وی اند رحمہ اللہ ملا عبد اللہ وملا محمد انور را کہ ہر دو صاحب علم وفضیلت بودند عقب خود گذاشتہ بماہ جمادی الثانی سال یازدہ صد ونود ونہ ہجری رحلت کرد

مولوی نور احمد بدایونی ابن مولوی محمد شفیع ابن مولوی عبد المجید بدایونی از اکابر علماو صلحای بدایون است بسال سی ودوم صدی سیزدہم ہجرت متولد شدہ بتحصیل وتکمیل علوم عقلیہ ونقلیہ بخدمت مولوی فیض احمد بدایونی نمودہ مرید شاہ عبد المجید بدایونی بود غیر از تدریس وتعلیم طلبہ کاری دیگر نداشت شمار تلامذہ وی بالوف رسیدہ باشد وی صاحب برکت بود کسیکہ سبقی از وبر گرفتہ از علم محروم نماند امروز در بدایون واطرافش کسی کم یافتہ میشود کہ از سلسلہ تلمذ وی بیرون رود بماہ جمادی الاول سال دوم صدی چہاردہم ہجرت بخلد برین شتافت

ادخلہ اللہ بحبوحۃ الجنان۔

میر نورالہدی اورنگ آبادی ابن سید قمرالدین اورنگ آبادی تاریخ ہفتدہم ربیع الاول سال یکہزار و یکصد و پنجاہ و سہ ہجری در اورنگ آباد متولد شدہ شاگرد و مرید پدر خود بعمر شانزدہ سالگی از تحصیل علوم درسیہ فراغ حاصل کردہ قرآن مجید حفظ نمود و ہمراہ پدر بزرگوار بزیارت حرمین شریفین کامیاب شدہ بوطن مالوف واپس آمد عمر گرانمایہ بافادہ و تدریس گذرانیدہ و بر کتاب مظہر النور مصنفۂ والد خود شرحی نوشتہ سال وفاتش معلوم نیست احسن اللہ الیہ والی والدیہ

مولانا نورالحق دہلوی ابن مولانا الشیخ عبدالحق محدث دہلوی شاگرد والد خود و مرید خواجہ محمد معصوم مجددی است در عہد شاہجہان بادشاہ رونق بخش منصب قضای اکبرآباد بودہ ے را تصانیف بسیار اند از انجملہ تیسیر القاری فی شرح صحیح البخاری و شرح صحیح مسلم مشہور اند بعمر نود سالگی در سن ہزار و ہفتاد و سہ ہجری رحلت فرمودہ انا للہ وانا الیہ راجعون

ملا نورالحق فرنگی محلی خلف اکبر ملا احمد انوارالحق بن ملا احمد عبدالحق عالم ظاہر و باطن خلیفۂ خاص والد ماجد خود بود بتدریس علوم و یاد الٰہی مشغول می ماند و بپاسداری خاطر بندگان خدا و انکسار نفس شہرتی داشت بست و سوم ربیع الاول شب یکشنبہ سال دوازدہ صد و سی و ہشت ہجری رحلت فرمودہ شعرای وقت تاریخ فوتش بسلک نظم کشیدند از ان جملہ بسمل گفتہ **قطعہ** پئے تاریخ رحلتش چو بسمل ٭ در معنی بہ کلک فکرمی سفت ٭ سروش غیب ناگہ باول زار ٭ بسوی حق برفتہ نور حق گفت ٭ دیگری اینچنین گفتہ **قطعہ** آن نور کہ بود نور انوار ٭ در نور چو آن ظہور پیوست ٭ دل کرد خبر ز نور پاکش ٭ در جلوۂ نور نور پیوست ٭ شاعرے دیگر گفت **قطعہ** علامۂ عصر مولوی نورالحق ٭ جانرا باجل سپرد ہیہات ایوای ٭ تاریخ وفات او نمودم مرقوم ٭ نورالانوار مرد ہیہات ایوای ٭

نورالدین محمد ترخان سفیدونی نوری تخلص جامع اقسام ہندسہ در ریاضی و نجوم و حکمت و کلام از جملہ مصاحبان ہمراز نصیرالدین محمد ہمایون شاہ بود ببذل وجود و نثار و ایثار و خوش صحبتی داشت بنابران بخطاب ترخان مفاخرت یافت در اشعار دیوانی ترتیب دادہ چونکہ جاگیردار پرگنہ سفیدون از توابع سرہند بود لہذا وی را سفیدونی می گفتند در اوائل عہد

جلال الدین محمد اکبر شاہ سال نصد و ہفتاد و شش ہجری جوی آبی از دریای جمن کندہ زائدا پنجاب
کردہ بجانب کرنال بردہ کہ مردم ازان آب زراعت کردند و باعث رفاہ عامہ رعایا گردید چون
آن نہر بقرب ہمان ایام کہ شاہزادہ سلیم بجانب شیخ سلیم چشتی تولد یافتہ باتمام رسیدہ اکبر شاہ شاہزادہ
سلیم را شیخو بابا میگفت آن نہر را باسم شیخوئی موسوم کردند کہ ازان سال تا تمامش نیز بہ آید و نی بکسر
نون دریای شناہ تحتانی معروف بزبان ہندی جوی را گویند زمانیکہ اکبر شاہ بر سر حکیم مرزا در سن
نصد و ہشتاد و نہ ہجری لشکر کشید خان مذکور تخلف نمودہ از پنجاب بازگشتہ بجاگیر خود رفت
این معنی موجب بدگمانی بر وشد بعد از مراجعت بفتح پور رسیدہ ویرا بپای حساب کتاب کشیدہ
چند سال آزارش کردند آخر شکستگی تمام از روزگار نادرست بحال او راہ یافتہ چون اکبر شاہ بسال
نصد و نود و چہار ہجری جانب اتک تشریف فرما شد وی را بتولیت مقبرہ ہمایون نامزد فرمود
ہمانجا بہمان سال وفات یافت

مولانا شیخ نور الدین احمد آبادی گجراتی

ابن حاج الحرمین الشریفین شیخ محمد قدس سرہما
ولادت ایشان دہم جمادی الاولی سال یکہزار و شصت و سہ ہجری وقوع یافتہ از بدو فطرت
و اصل جبلت داعیۂ خدا طلبی و طلب علمی در سرداشتہ چنانچہ کتاب گلستان سعدی علیہ الرحمۃ
در صغر سن با معانی پیش والدہ ماجدہ خود در ہفت روز خواندہ بود و تحصیل اکثر علوم ظاہری از
اخوند مولانا احمد بن اخوند مولانا سلیمان نمودہ و علم باطنی و قرأت و حدیث در خدمت سید محمد
ابو المجد محبوب عالم باتمام رسانیدہ خلافت و ارادت سلسلۂ سہروردیہ و جمیع سلاسل از آنجناب
داشتند در علم عربیت یگانۂ آفاق بودند شہرۂ علم مولانا در تمام اطراف و اکناف عالم رسید و
مردمان دور و نزدیک از اطراف رسیدہ در مدرسۂ موسومۂ ہدایت بخش سکونت ورزیدہ تحصیل
علم از مولانا مے نمودند و فراخور خود موظف مے بودند ہزار ہا مردم از صحبت کثیر البرکت
ایشان بمرتبۂ کمال رسیدند بالجملہ ذات شریفش نمونۂ بزرگان پیشین بود علاوہ اوراد و وظائف
مقررہ روزانہ یک ختم قرآن مجید میکردند و ہر شب دو بار صلوٰۃ اللیل میگذاردند و ہر بار کہ پہلو
میگردانیدند ہزار بار درود شریف مے خواندند و از عمر پانزدہ سالگی تا آخر اربعین و اعتکاف
فوت نہ شدہ در ہزار و چہل و سہ ہجری بزیارت حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا

وتعظیماً مشرف شدہ بوطن خود مراجعت نمودند چون عمر گرامی نبود و یک سال کامل رسیدہ
بنصف النہار یوم سہ شنبہ نہم شعبان سال ہزار و یکصد و پنجاہ و پنج ہجری بوصال ذوالجلال
پیوستند و بخانقاہ خود متصل بمدرسۂ ہدایت بخش زیر زمین آسودند اعظم الاقطاب تاریخ وفاتش
یافتہ اند نور اللہ مرقدہ تصانیف و تالیف در ہر علم دارند کہ شمارش یکصد و ہفتاد و چند کتب
رسیدہ از انجملہ تفسیر مختصر کلام اللہ و التفسیر النورانی للسبع المثانی دوازدہ ہزار بیت و تفسیر
سورۂ بقر مسمی بہ تفسیر ربانی سی ہزار بیت و حاشیہ بر اوایل تفسیر بیضاوی و نور القاری شرح صحیح
بخاری و حاشیہ قویمہ بر حاشیہ قدیمہ و حاشیہ شرح مواقف و حل المعاقد لحاشیہ شرح المقاصد و
حاشیہ شرح مطالع و حاشیۂ تلویح و حاشیہ عضدی و معوّل حاشیۂ مطول و حاشیۂ شرح وقایہ
و حاشیہ شرح ملای جامی بر کافیہ و حاشیۂ منہل و حاشیۂ شمسیہ در منطق و حاشیہ تہذیب المنطق
و طریق الامم شرح فصوص الحکم لابن العربی مدرسہ ہدایت بخش محمد اکرم الدین مخاطب
شیخ الاسلام خان صدر صوبۂ احمد آباد کہ مرید و شاگرد مولانا بود بصرف یک لکھ و چند ہزار روپیہ
برای مولانا موصوف در سن یکہزار و یکصد و دو ہجری بنا نہادہ و در سال یکہزار و یکصد و نہ ہجری بہ تمام رسیدہ

شیخ نور الدین رفیقی کشمیری ابن عبد اللہ بن مصطفی رفیقی کشمیری بسال دوازدہ صد و بست
و پنج ہجری متولد شدہ و از عم زاد خود شیخ طیب بن احمد بن مصطفی علوم معارف اخذ کردہ و
اکتساب دیگر علوم متعارفہ بخدمت مولوی محمد حسن بن نظام الدین نمودہ و باکثر بلاد سیر و
سیاحت کردہ بصحبت مشائخ وقت رسیدہ مستفید گشت و تمام عمر مجرد ماند و طبع موزون
داشت اشعار لطیفہ و ابیات نیفہ از و یادگار اند نہم رجب سال دوازدہ صد و ہفتاد
و ہشت ہجری رحلت کرد

ملا نور محمد کشمیری المشہور بنور بابا پتلو شاگرد ملا عبد الستار کشمیری بود در دہلی از مولوی
حسام الدین محمد و قاضی مستعد خان و قاضی مبارک تحصیل علوم کردہ بکشمیر آمدہ با فادہ و افاضہ
طلبہ علوم بسر می برد بر مطول و خیالی تعلیقات نوشتہ چہارم ربیع الاول سال یازدہ صد و
نود و نہ ہجری رحلت فرمودہ در مقبرۂ داتا گنج بخش واقع کشمیر مدفون گشت

حرف الواؤ

مولوی وارث علی سندیلی ابن شاہ امین اللہ بن شاہ وصف اللہ بن مولوی فضل اللہ بن شاہ غلام علاء الدین مخدوم زادہ سندیلہ بسال دوازدہ صد وچہار ہجری متولد شدہ ابتداءً ازمولوی احمد بخش سندیلی تعلیم نمودہ زان بعد بخدمت مولوی نورالحق لکھنوی ومولوی سراج الحق لکھنوی ومولوی جعفر علی ساکن کسمنڈی ومولوی مظہر علی سوداگر لکھنوی وحکیم فرزند حسین فرخ آبادی تلمذ کردہ بہرہ وافی برداشت وبتدریس طلبہ ومطب مرضی کوشش بلیغ داشت مرید وخلیفہ جد خود وسجادہ نشین درگاہ مخدوم صاحب بود دہم رمضان سال دوازدہ صد وچہل وہفت ہجری رحلت فرمودہ اندرون احاطہ درگاہ مخدوم صاحب واقع قصبہ سندیلہ بخاکش سپردند

شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی بماہ محرم نہصد ویازدہ ہجری درچاپانیر مضاف گجرات متولد شدہ اکتساب علوم ظاہری بخدمت ملا عماد طاری کردہ بحلقہ ارادت شیخ فاضل درآمدہ جامع کمالات ظاہر وباطن گردید حق سبحانہ وتعالیٰ ویرا مظہر اسم شافی گردانیدہ بود ہر روز جمعے کثیر وجمی غفیر مرضیٰ بآستانۂ او آمدہ التماس دعا می نمودند واثر آن زود می یافتند بالجملہ خلائق را پیوستہ از انفاس متبرکہ فیض میرسید ومنزل او مقصد اقصی اکابر واخیار روزگار بود با این ہمہ مداومت تدریس وشغل زمام تصنیف از دست نمی داد ودر وضع ولباس امتیاز از احاد الناس نداشتہ بجامہ درشت اکتفا میکرد وہر چہ از فتوحات بدو میرسید بذل وایثار می نمود چون بعہد سلطان محمود گجراتی شیخ محمد غوث گوالیاری مصنف جواہر خمسہ بگجرات وارد شدہ شیخ علی متقی کہ از مشائخ کبار وعلمای بزرگوار آن دیار بود فتوی بقتل شیخ محمد غوث نوشت سلطان محمود گجراتی نفاذ آن موقوف برامضای شیخ وجیہ الدین فرمودہ شیخ وجیہ الدین گفت تا کاوراں نمی بینم در باب این فتوی حرفی نزنم ہر گاہ شیخ وجیہ الدین با شیخ محمد غوث دوچار شدہ دفعۃً شیفتہ جمال کمالش گردید واستفتا را پارہ پارہ کرد شیخ محمد غوث ازان مہلکہ نجات یافتہ مرجع انام ومعتقد علیہ حکام آندیار گشت شیخ وجیہ الدین تاریخ بست ونہم صفر روز یکشنبہ سن نہصد ونود وہشت ہجری رحلت فرمودہ باحمد آباد گجرات مدفون گردید درآیہ کریمہ ولہم جنات الفردوس نزلا تاریخ فوتش یافتہ **تصانیفہ العالیہ** حاشیہ تفسیر بیضاوی، شرح النخبہ در اصول

حدیث۔ شرح عضدی۔ حاشیہ تلویح۔ حاشیہ بزودی۔ حاشیہ ہدایت الفقہ۔ حاشیہ شرح وقایہ حاشیہ مطول۔ حاشیہ مختصر۔ حاشیہ تجرید۔ حاشیہ اصفہانی۔ حاشیہ شرح عقاید تفتازانی۔ حاشیہ بر حاشیہ قدیمہ محقق دوانی۔ حاشیہ شرح مواقف۔ حاشیہ شرح چغمنی۔ شرح تحفہ شاہیہ۔ شرح رسالہ ملا علی قوشجی۔ حاشیہ فواید ضیائیہ۔ شرح ارشاد قاضی شہاب الدین دولت آبادی۔ شرح ابیات منہل۔ شرح جام جہان نما در تصوف۔ شرح کلید مخازن۔ رسالہ حقیقہ محمدیہ صلعم جاپانیر بفتحہ جیم معجمہ عربی وبای فارسی مفتوحہ بین الفین وکسر لون ویای تحتانی مجہول ودر آخر رای مہملہ شہر یست از بلاد گجرات دکن۔

مولانا وجیہ الدین پایلی دانشمند متبحر واستاد وقت در زہد وورع ممتاز بود ودر آخر مرید شیخ نظام الدین اولیا قدس سرہ شد وکمال اعتقاد باو داشت قبرش بر سر حوض شمسی در دہلی است بحظیرہ قاضی کمال الدین حیدر خان وقتلغ خان کہ نسبت تلمذ بمولانا داشتند رحمۃ اللہ علیہ

مولوی وزیر علی سندیلی ابن مولوی انور علی ابن مولوی اکبر علی ابن مولوی حمد اللہ سندیلی بمقام کلکتہ تحصیل علوم خصوصاً ادب عربی را کماحقہ بتکمیل رسانیدہ دستگاہی پیدا کرد وچند دیوان اشعار عربی دارد وبمدرسہ کلکتہ دوصد وپنجاہ روپیہ مشاہرہ مے یافت ومدرس بود در زمانیکہ نصیر الدین حیدر فرمان روای لکھنو بود بکلکتہ رحلت نمود

سید شاہ ولی ٹھٹوی ابن سید ابو القاسم متصف بصفات بزرگی در فضیلت وحالت نیک شاگرد مخدوم رحمت اللہ ٹھٹوی بود در املا وانشا دشعر طبع صافی وکافی داشت از نتایج طبع وقادش نسخہ جامع تحفۃ المجالس متضمن چند علوم یادگار ست در ہزار ویک صد وپنجاہ ہجری بموضع جگت پور در گذشت

مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی نام نامیش ولقب گرامیش ولی اللہ بن عبد الرحیم العمری الحنفی النقشبندی المحدث الدہلوی بروز چہار شنبہ وقت طلوع آفتاب تاریخ چہارم شوال سال یازدہ صد وچہاردہ ہجری متولد شدہ اسم تاریخی وی عظیم الدین قرار دادہ اند لاکن اعدادش یازدہ صد وپانزدہ می شوند بہ تبع سالگی بمکتب نشین شدہ بہفت سالگی قرآن شریف ختم نمود وبہمین سال والد ماجدش وی را بنماز ایستادہ کرد وبصوم رمضان امر فرمود باجملہ کتب فارسیہ

ومختصرات عربیہ خواند وبعمر دہ سالگی شرح جامی آغاز کردہ ودر چہاردہ سالگی مشروح شدہ وبہ
پانزدہ سالگی شرف بیعت بسلسلہ نقشبندیہ وخرقہ صوفیہ صافیہ وفراغ علمی از خدمت والد ماجد
یافتہ مجاز درس گردید والد ماجدش بدین تقریب سامان ضیافت ہر خاص وعام اہل اسلام
نمودہ طعام بسیر چشمی تمام خورانید وبہفدہ سالگی وی والد بزرگوارش ازین جہان رحلت فرمود
بعد وفاتش سالی چند بدرس وارشاد بسر برد کہ فضائل ظاہر وباطن وی را دست داد وطریق
فقہای محدثین اختیار فرمودہ درسن یازدہ صد وچہل وسہ ہجری بزیارت حرمین شریفین
مشرف شدہ زمانی دران دیار فیض آثار رخت اقامت انداختہ از تلمذ شیخ ابو طاہر مدنی
وغیرہ علما ومشائخ حرمین شریفین حظی وافر برداشتہ ودر سال یازدہ صد وچہل وپنج ہجری بعد ادای
مناسک حج از خیر البلدان ہندوستان مراجعت فرمود وبہدایت وارشاد خلائق شبا روزی
خود صرف می نمود کہ در سال یازدہ صد وہفتاد وشش ہجری چار فرزند ارجمند کہ ہر یکی لولد سرا بود
بودند عقب خود گذاشتہ رحلت فرمود رحمۃ اللہ علیہ وعلی اسلافہ

اولادہ العظام مولانا شاہ عبد العزیز مولانا رفیع الدین مولانا عبد القادر مولانا عبد الغنی
قدس اللہ اسرارہم **تصانیفہ الشریفہ** فتح الرحمن ترجمہ فارسی قرآن۔ الفوز الکبیر فی اصول التفسیر
المسوی شرح الموطا عربی۔ المصفی شرح الموطا فارسی۔ القول الجمیل۔ فیوض الحرمین۔ انسان العین
فی مشائخ الحرمین۔ عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید۔ ہمعات۔ الطاف القدس۔ مقالات مرضیہ
فی النصیحہ والوصیۃ۔ الانصاف فی بیان سبب الاختلاف۔ لمعات۔ سطعات۔
المقدمۃ السنیہ فی انتصار الفرقۃ السنیہ۔ انفاس العارفین۔ شفاء القلوب۔ قرۃ العینین فی
تفضیل الشیخین۔ البدور البازغہ۔ زہر اوین۔ الخیر الکثیر۔ الانتباہ۔ الدر الثمین۔ حجۃ اللہ البالغہ
ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفا۔ تفہیمات۔ الجزء اللطیف فی ترجمۃ العبد الضعیف۔ وصیت نامہ۔
رسالہ دانشمندی۔ الفتح الخبیر فیما لابد من حفظہ فی علم التفسیر۔ سرور المحزون۔ مکتوبات المعارف
الاعتقاد الصحیح وغیرہا۔ وی رحمۃ اللہ علیہ در رسالہ دانشمندی استناد علم خود باین عبارت تحریر
فرمود اما بعد فقیر ولی اللہ ابن عبد الرحیم فن دانشمندی از والد خود کسب نمودہ وایشان از
میر محمد زاہد بن قاضی اسلم ہردی وایشان از ملا محمد فاضل وایشان از میر زاجان وایشان از

ملا محمود مشہور یوسف کوہ سیخ شیرازی وایشان از ملا جلال الدین دوانی وایشان از والد خود ملا اسعد بن عبد الرحیم واز ملا مظہر الدین گازرونی وایشان ہر دو از ملا سعد الدین تفتازانی واز سید شریف جرجانی وایشان از قطب الدین رازی وایشان و ملا سعد الدین تفتازانی ہر دو از قاضی عضد وایشان از ملا زین الدین وایشان از قاضی بیضاوی وایشان را سند بست تا ابو الحسن اشعری در کتب تواریخ مشہور و معروف انتہی بلفظہ

مولوی ولی اللہ برہانپوری ابن مولوی غلام محمد ابتداء اکتساب علوم متعارفہ از والد ماجد خود کردہ واستناد کتب احادیث بمکہ معظمہ از شیخ ابو الحسن آفندی محدث نمود باز بوطن خود برہانپور معاودت نمودہ تا حیات والد بہدر انجا بتدریس وافادہ طلاب مشغول بودہ بعد وفات پدر بہ بندر سورت قدم رنجہ فرمودہ متوطن گشت وبافادہ طالبین عمر گرانمایہ صرف کردہ در سن دوازدہ صد و ہفت ہجری رحلت فرمودہ بمحلہ سید پور منحلات بلدہ سورت صورت تدفین یافت

مولوی ولی اللہ فرخ آبادی ابن سید احمد علی عالم باعمل و فاضل اجل تفسیر نظم الجواہر در سال دوازدہ صد و سی و شش ہجری تصنیف فرمودہ فی الحقیقۃ نظم جواہر است واز نامش تاریخ تصنیف مفہوم می شود بسال چہل و نہم صدی سیزدہم رحلت فرمود برد اللہ مضجعہ

مولوی ولی اللہ لکھنوی ابن ملا حبیب اللہ ابن ملا محب اللہ فرنگی محلی مختصرات بخدمت والد ماجد خودش واز متوسطات تا مسلم الثبوت از عم بزرگوار ملا محمد مبین تحصیل نمودہ بعد فراغ از تحصیل تکمیل و تحقیق سعی بلیغ بکار بردہ و عمر گرانمایہ بتدریس طلبہ علوم بسر بردہ کہ عالمے از و فیضیاب شدہ ی جامع علوم عقلی و نقلی و حاوی فنون فرعی و اصلی بود تصانیف کثیرہ لائقہ از و یادگار اند و ہم صفر سال دوازدہ صد و ہفتاد ہجری از دار فانی بعالم جاودانی بعمر ہشتاد و ہشت سالگی رحلت فرمود حکیم ظہیر الدین تخلص جواد فتحپوری تاریخ وفاتش چنین گفتہ

ے کز و فاتش شد ندبی سرو پا ؛ ورع و شرع و فضل و علم و عمل ؛ **تصانیفہ** نفائس الملکوت شرح مسلم الثبوت۔ تفسیر معدن الجواہر۔ حاشیہ ہدایۃ الفقہ بر عبادات و معاملات۔ حاشیہ بر حاشیہ کمالیہ شرح عقاید جلالیہ۔ حواشی زواہد ثلثہ۔ حاشیہ صدرا۔ شرح غایۃ العلوم و معارج العلوم

تذکرۃ المیزان۔ تکملہ شرح سلم ملا احمد عبدالحق۔ تکملہ شرح سلم ملا حسن۔ رسالہ تشکیک کشف الاسرار فی خصائص سید الابرار مرآۃ المومنین وتنبیہ الغافلین فی مناقب آل سید المرسلین آداب السلاطین۔ رسالہ عمدۃ الوسائل۔ رسالہ اغصان اربعہ

حافظ ولی اللہ لاہوری دانشمند متبحر فقیہ ومناظر واعظ معتبر در رد عقاید نصاری ید طولی داشت علوم متداولہ از مولوی غلام رسول قلعہ والا ومولوی نور احمد ساکن کہای کوٹلی ومولوی احمد الدین بگوی حاصل کردہ مرجع مستفتیان لاہور بود در جامع مسجد لاہور بہر آدینہ وعظ میگفت مباحثہ دینی وصیانۃ الانسان من وسوسۃ الشیطان وابحاث ضروری از تصانیف وی یادگار اند بروز جمعہ وقت ظہر بست وچہارم جمادی الاولی سال دوازدہ صد ونود وشش ہجری بمرض اسہال رحلت فرمود

حرف الہاء

ہمایون شاہ نامش نصیر الدین محمد بن بابر بادشاہ موسس بنیان سلطنت تیموریہ در ہندوستان بادشاہی بود بہ ملکی ملکات پیراستہ وبجمیع فضائل وکمالات صوری ومعنوی آراستہ ودر علوم ہیأت ونجوم وسائر علوم عربیہ بی نظیر ومربی اہل فضل وکمال ومرجع اہل تقوی وصلاح یکدم بی وضو نبودی ونام خدا ورسول صلعم بی طہارت بر زبان نراندی وفحش ودشنام بر زبانش نگذشتی وبحالت نہایت خشم مغلوب را بگفتن ای سفیہ کفایت کردی درخانہ ومسجد ہرگز بہ نہادن پای چپ سبقت نکردی حیا ومروت تمام داشت الغرض تاریخ ہفتم ربیع الاول سال نہصد وشصت وسہ ہجری شاہ دین پناہ بالای بام کتب خانہ برآمد ودر عین فرود آمدن موذن بانگ نماز بر زد بجہت تعظیم اذان بادشاہ بہ نشست وبوقت برخاستن عصا خطا کردہ پائش بلغزید واز چند زینہ پا غلطیدہ بزمین افتاد وبپانزدہم ماہ مذکور این عالم بیوفا را بدرود فرمود مولانا قاسم کاہی تاریخ رحلتش چنین گفتہ **قطعہ** ہمایون بادشاہی ملک معنی ؎ ندارد کس چو او شاہنشہی یاد ؎ نبام قصر خود افتاد ناگہ ؎ وزان عمر عزیزش رفت برباد ؎ پی تاریخ او کاہی رقم زد ؎ ہمایون بادشاہ از بام افتاد ؎ سنین عمرش پنجاہ ویک سال ومدت سلطنت بست وپنج سال وکسری بود

انار اللہ مرقدہ ؎

حاجی ہاشم سندھی ولد عبد الغفور شاگرد مخدوم ضیاء الدین اقدم وشہر علما برآمدہ بر اکثر علما

باقبال ونسق فائق گردیدہ ہرچند بعلمای عصر مثل مخدوم محمد معین وغیرہ درمخالفت میزد اما در تقویت دین سنت وجماعت واحیای سنن نادرہ زمان بود کارہای قوی کہ موجب پشتی دین مبین باشد درزمانش بعمل جستہ للہ بانجاح میرسید بر مشرکین ومعاندین عملش خوب جریانی داشت بزمانش صدہا مردم ازگردہ ذمیان بشرف ایمان رسیدند وباسلاطین وقت مثل نادرشاہ واحمد شاہ راہ رسل رسائل مفتوح داشتہ احکام تقویت دین باستدعائش حسب دلخواہ میرسیدند وحسن نفاذی یافتند بالجملہ ذاتش ازمغتنمات بود در ہر علوم تصانیف کثیرہ دارد بسال ہزار وصد وہفتاد وچہار ہجری جہان فانی را پدرود فرمود

مولوی ہادی علی لکھنوی ابن شیخ حسین علی ولد شیخ مجیب الدین خلف شیخ غلام قادر از شیوخ لکھنؤ کہ بہ بجنوریان شہرت دارند وی بغایت ذہین وذکی فارغ التحصیل بود و بکار تصحیح کتب درمطابع لکھنؤ امتیازی وافر داشت نسخہ گہر منظوم کہ اسم تاریخی است در بیان خواص ابواب صرفیہ ودیگر رسائل از تالیف اوست درسال شصت وچہارم صدی سیزدہم ہجری جامع الاوراق بخدمتش رسیدہ رسالہ فوائد جلالیہ منظومہ خود پیش کرد مستحسن اوفتاد۔

حرف الیاء التحتانیہ

سید یاسین گجراتی ابن نبی اعمام سید شاہ میر اکثر کتب متداولہ درگجرات بخدمت میان وجیہ الدین خواندہ مرید شان گشت وبزیارت حج اسلام مشرف گردید وعلم حدیث درانجا حاصل کرد واجازت یافت وبازگشتہ ہندوستان آمد وچندگاہ درلاہور ماندہ پس ببسر ہند درلباس مشیخت گذرانیدہ خادمان کبود پوش خود را تربیت میکرد باز بجانب بنگالہ رفتہ

مولانا یعقوب شافعی سنجری جامع معقول ومنقول صاحب تصانیف بود از ولایت سنجر ہمراہ الف خان سنجر درنہروالہ گجرات تشریف آوردہ متوطن شد تفصیل این اجمال آنکہ چون سلطان سنجر الف خان سنجر را باہفتاد ہزار سوار وپیادہ برای تسخیر پٹن نہروالہ درزمان حکومت راجہ بیردہول باگھیلہ فرستاد وتامدت پنج سال ویازدہ ماہ مقابلہ ومحاصرہ با او ماند الف خان درین مدت مقابل قلعہ ارک مسجد سنگین ساخت ہنوز کار باتمام نرسیدہ بود کہ خبر وفات سلطان سنجر رسید الف خان از راجہ مبلغہا گرفتہ بولایت خویش مراجعت نمود

مولانا یعقوب کہ ہمراہ الف خان تشریف آوردہ بودند ہمیشہ درین مسجد درس مے فرمودند الف خان وقت رخصت دہ ہزار تنکہ بخدمت مولانا گذرانید و این مسجد نیف در سال ششصد و پنجاہ و پنج ہجری بماہ ذیقعدہ اتمام یافت

مولانا یعقوب پٹنی بن خواجگی علوی مرید و خلیفہ قاضی زین الدین و دولت آبادی چشتی بود کسب علوم ظاہر و باطن نمودہ و از برکت شیخ رجب فیض حاصل کردہ بتاریخ سیزدہم جمادی الثانی سال ہشتصد ہجری رحلت فرمود۔

قاضی یعقوب مانک پوری خویش قاضی فضیلت علم فقہ و اصول فقہ را خوب میدانست خوش طبع و شگفتہ بود اشعار عربی در بحور ہندی میگفت کہ خالی از مضحکہ نبود در عہد محمد اکبر بادشاہ قاضی القضاۃ ہند بود بعدہ علی سبیل التنزیل بمنصب قضای بنگالہ مامور شدہ در مخالفت با معصوم کابلی شریک بودہ بدین وجہ او را از بنگالہ طلبیدہ حکم حبس قلعہ گوالیار صادر شد در اثنای راہ گوالیار فوت گردید۔

شیخ یعقوب صرفی تخلص کشمیری خلف شیخ حسن گنای عاصمی از اکابر کشمیر بود در سن نہصد و ہفتاد و ہشت ہجری ولادت یافتہ در حداثت سن آثار فطانت و تیز فہمی و بزرگی از پیشانی او ظاہر بود در ہفت سالگی فضیلت حفظ قرآن مجید دریافتہ علوم متعارفہ بخدمت مولانا محمد شاہ آبی تلمیذ مولانا عبد الرحمن جامی و نیز بخدمت ملا نصیر اکتساب نمودہ و بزیارت حرمین شریفین شرف اندوز شدہ از شیخ حسین خوارزمی تعلیم باطن و سند حدیث از شیخ ابن حجر مکی گرفتہ و در لباس مشیخت سفرہا کردہ و اکثری از عظمای مشائخ عرب و عجم را ملازمت نمودہ فوائد کثیر اندوختہ رخصت ارشاد و ہدایت یافت مریدان وی بسیار بودند شب پنجشنبہ دوازدہم ذیقعدہ سال یکہزار و سہ ہجری رحلت فرمود **تصانیفہ** تفسیر قرآن مجید ناتمام۔ مسلک الاخیار۔ مثنوی دامق و عذرا۔ مثنوی لیلی مجنون۔ مغازی النبوت۔ مقامات مرشد۔ این ہر پنج کتب مقابل خمسہ مولانا جامی گفتہ۔ مناسک حج۔ شرح صحیح بخاری۔ حاشیہ توضیح تلویح۔ حاشیہ روایح۔ حاشیہ رباعیات۔ رسالہ اذکار و غیرہا

مفتی یعقوب علی ساکن راجمندری ابن مولوی فضل علی خان در سن دوازدہ

صد و ہفت ہجری متولد شدہ بخدمت قاضی ارتضا علی خان و مولوی تراب علی خیر آبادی علوم معقول و منقول اخذ کردہ چندی بعہدہ افتا از سرکار انگلشیہ نامور بود بعدہ ترک ملازمت نمودہ بشہر راجمندری محروسہ مدراس متوطن شدہ با فادہ طلبہ علوم می پرداخت اکثری از طلبہ مدراس بفیوض وی مستفیض شدند بستم رمضان سن دوازدہ صد و ہشتاد و سہ ہجری وفات یافتہ ببلدہ راجمندری مدفون گردید۔

شیخ یوسف دہلوی خلیفہ شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی عالم ربانی و ماہر حدیث و تفسیر قرآنی بود کتابے موسوم بہ تحفۃ النصایح مشتمل بر احکام فرائض و سنن و آداب نظم کردہ کہ حرف روی اورای مہملہ است بسال ہفتصد و ہفتاد و چہار ہجری وفات یافتہ غریق رحمت گشت

سید یوسف ملتانی ابن سید جمال حسینی جامع معقول و منقول شاگرد مولانا جلال الدین رومی یکی از اجداد وی از مشہد بملتان آمدہ متوطن شد وی در عہد سلطان فیروز بلباس سپاہیانہ از ملتان بدہلی قدوم آوردہ سلطان مذکور قابلیت و استعداد او ملاحظہ کردہ ویرا مدرس مدرسہ خود کہ بر حوض تعمیر کردہ بود مقرر ساخت وی تا چند سال برمسند درس و افادہ متمکن بودہ عوام و خواص را مستفید گردانید و بر لب الالباب فی علم الاعراب مصنفۂ قاضی ناصر الدین بیضاوی کہ متنی است بس متین در نحو شرحی بسیط بنام یوسفی نوشتہ و توجیہ الکلام شرح منار در علم اصول ہم از تصانیف ولیست بسال ہفتصد و نود ہجری وفات یافتہ بر حوض مذکور مدفون گشت

شیخ یوسف بدہ ایرجی آبای کرام وی از خوارزم بوسائط بعض حوادث روزگار بممالک ہندوستان آمدہ در خطہ ایرج متوطن شدند وی شاگرد و مرید و خلیفہ خواجہ اختیار الدین است و از خدمت سید جلال بخاری و شیخ راجو قتال نیز بہ نعمت خلافت و اجازت مشرف گشتہ وی تالیفات انیقہ مثل ترجمہ منہاج العابدین مؤلفہ غزالی و اشعار نیز دارد صاحب تاریخ محمدی کہ از مریدان اوست می نویسد کہ روزی در خانقاہ خود سماع می کرد ہمدران حالت جان بحق تسلیم نمود این واقعہ در سن ہشتصد و سی و چہار ہجری بوقوع پیوستہ در صحن خانقاہ خود مدفون گشت سلطان علاء الدین مندوی گنبدی عالی بر مرقدش

تعمیر کردہ رحمۃ اللہ علیہ

مفتی یوسف چچک کشمیری در فقاہت بی ہمتا بود کہ ملا فاضل و ملا عبدالرزاق کشامر بکمال وے مقر بودند وی اکثر بخدمت خواجہ محمود کشمیری حاضر آمدہ دقایق فقہ و تفسیر حل می کرد

خاتمۃ الکتاب

در اسمائے کتب ماخذ کتاب ہذا و اسمای معاونین شکر اللہ سعیہم و احوال مؤلف

الکتب الماخذ

سبحۃ المرجان فی آثار ہندوستان مصنفہ حسان الہند سید غلام علی آزاد بلگرامی منتخب التواریخ ملا عبدالقادر بدایونی اخبار الاخیار شیخ عبدالحق محدث دہلوی تاریخ جدولیہ منشی خادم علی سندیلی مفتاح التواریخ مسٹر بیل انگریز حدیقۃ الاقالیم اللہ یار عثمانی بلگرامی طبقات اکبری ملا نظام الدین احمد ہروی تاریخ فرشتہ محمد قاسم ہندو شاہ خزانۂ عامرہ غلام علی آزاد بلگرامی طرب الامائل فی تراجم الافاضل مولوی عبدالحی لکھنوی الاغصان الاربعۃ مولوی ولی اللہ لکھنوی آمد نامہ مولوی فضل امام خیر آبادی خزینۃ الاصفیا مفتی غلام سرور لاہوری تاریخ الاولیا مولوی سید اشرف علی عرف مفتی عبدالفتاح ساکن گلشن آباد ناسک سفینۃ الاولیا سلطان دارا شکوہ گورگانی گنج تاریخ مفتی غلام سرور لاہوری تاریخ فیروز شاہی خواجہ ضیاء الدین برنی مسودہ مولوی محمد اشرف لکھنوی از کتب خانہ حافظ محمد شوکت علی رئیس سندیلہ انجد العلوم مولوی سید صدیق حسن خان قنوجی بھوپالی تذکرۃ الکرام ابو الحسنات بہلواروی بحر زخار مولوی وجیہ الدین لکھنوی تذکرۃ الاصفیا شیخ رحمت اللہ عرف شیخ بری لکھنوی القول الجلی فی تذکرۃ المولوی سخاوت علی مؤلفہ مولوی محمد محفوظ ساکن بلیا حسرت العالم فی وفات مرجع العالم مؤلفہ مولوی عبدالحی لکھنوی کنز البرکات لمولنا ابی الحسنات مؤلفہ مولوی حفیظ اللہ اعظم گڈھی سیر المتاخرین غلام حسین طباطبائی حسنی حدائق الحنفیہ مولوی فقیر محمد جہلمی لاہوری واقعات کشمیر المعروف بتاریخ اعظمی مؤلفہ خواجہ محمد اعظم ابن خیر الزمان انوار الصفی مولوی حسین علی ردولوی آئینہ اودھ مؤلفہ سید شاہ ابو الحسن مانک پوری ہدیہ مہدویہ مؤلفہ مولوی محمد زمان خان شاہجہان پوری نجوم السماء فی تراجم العلماء از اہل تشیع انموذج الکمال و مطارح الاذکیا مصنفہ مولوی رضا حسن خان

کاکوروی عماد السعادت[۲۵] الجزء اللطیف فی ترجمہ العبد الضعیف مصنفۂ شاہ ولی اللہ دہلوی القول الجلی[۲۶] بذکر آثار الولی مؤلفہ شیخ محمد عاشق بارہوی مرآت[۲۷] احمدی تاریخ گجرات تحفۃ[۲۸] الکرام تاریخ سند

اسمای گرامی کسانیکہ حین تالیف کتاب بذریعۂ اجوبۂ مراسلات حقیر افادہ و امداد فرمودند شکر اللہ سعیہم

مولوی حافظ محمد شوکت علی رئیس اعظم قصبہ سندیلہ ضلع ہردوئی۔ مفتی سید عبد الفتاح عرف مولوی اشرف علی ساکن گلشن آباد ناسک۔ مولوی محمد ادریس نگرامی۔ مولوی شاہ عبد القادر بن شاہ فضل رسول بدایونی۔ مولوی محمد نعیم ابن مولانا عبد الحکیم فرنگی محلی۔ مولوی عبد الباقی فرنگی محلی مولوی محمد شبلی ابن مولانا سخاوت علی جونپوری۔ سید شاہ ابو البرکات چشتی بہاری۔ مولوی حافظ عبد الکافی احمد آبادی۔ مولوی سید شاہ صدر الدین کاظمی کڑوی احمد آبادی۔ مولوی محمد فاروق عباسی چڑیاکوٹی۔ مولوی سید محمد عبد الحی ابن مولوی سید فخر الدین احمد ساکن تکیہ رای بریلی مولوی شاہ محمد عادل شاگرد و جانشین مولانا محمد سلامت اللہ[رح]

احوال مؤلف

اُحِبُّ الصَّالِحِینَ وَلَستُ مِنهُم	لَعَلَّ اللہُ یَرزُقُنِی صَلَاحًا

فقیر حقیر راچہ یارا کہ از صف نعال ارباب علم تجاوز کردہ بہ پہلوی علما و فضلا نشیند و خود را در جرگۂ مؤلفین و مصنفین برگزیند لیکن بامتثال اما بنعمۃ ربک فحدث تحریک قلم ژولیدہ نگار لازم آمد پس مخفی مباد کہ مؤلف اوراق محمد عبد الشکور عرف رحمان علی تجاوز اللہ عنہ ذنبہ الخفی والجلی بن حکیم الحکما حکیم شیر علی غفر اللہ لہ بروز جمعہ دوم ذیحجہ سال چہل و چہارم از صد[۱۲۴۴] سیزدہم ہجرت از کتم عدم بعرصۂ وجود قدم نہادہ و بکنار رافت والد غفران مآب پرورش یافتہ بعد رسم تسمیہ خوانی کہ معمول مسلمانان ہندوستان است قرآن مجید ناظرانہ خواندہ کتب ابتدائے فارسی آغاز کردہ تا نصاب ابو النصر فراہی رسیدہ بود کہ سایۂ پدری از سرش رفت حکیم احسان علی خان کہ از برادران اعیانی کلان تر بودند بہ تربیت و تادیب من ہیچکارہ آمادہ شدہ بفتح پور مقر خود بردند در آنجا از ضروریات فارسی فارغ گشتہ بخدمت مولانا محمد شکور مچھلی شہری صدر الصدور ضلع فتحپور و مولانا ثابت علی بہکوی و مولوی سید حسین علی فتحپوری و مولانا عبد اللہ زیدپوری و مولانا شاہ محمد سلامت اللہ بدایونی کانپوری و مولانا قاری عبد الرحمن پانی پتی استفادہ

کتب درسیہ نمودہ تاریخ بجدہم ربیع الثانی سال دوازدہ صدو شصت وہفت ہجری بدستگیری
برادر کلان خود مولوی حکیم امان علی خان مرحوم بریاست ریوان رسید چون بدربار بابو رگھوراج سنگھ
خلف الصدق وولی عہد مہاراجہ بشناتھ سنگھ والی ریوان آمدم معرفی الیہ مستفسر نام شدند
عرض کردم عبدالشکور فرمودند این لفظ برزبان ما ثقیل می آید نام شمار حمان علی ہمو زن نام برادر
شما بہتر است تسلیمات بجا آوردم ازان روز ہمین نام مشہور شدم ودرین ریاست بکار
سفارت جی پور ومنصرمی فوج تعینہ تادیب باغیان کہ شاہراہ دکن را مسدود کردہ بودند و
پیشی دیوان ریاست ومنطمی پرمٹ وڈپٹی مجسٹریٹی وسول ججی ومجسٹریٹی درجہ اول وقتا فوقتا
مامور بودم درسال ہیزدہ صد وہشتاد وچہار عیسوی ممبر کونسل ریاست باختیارات سکرتری
مقرر شدہ بہمان عہدہ ممتاز ام شانزدہم فروری سال ہیزدہ صد وہشتاد وہفت عیسوی بتقریب
جیوبلی قیصر ہند خطاب خان بہادر از بارگاہ گورنمنٹ ہند عطا شدہ میجر ڈی ڈبلیو کی بار صاحب
بہادر پولیٹکل اجنٹ وسپرنڈنٹ ریاست بمقام ریوان بتاریخ بست ودوم اپریل ۱۸۸۷ء
دربار عام منعقد فرمودہ بعد خواندن اسپیچ سند خطاب مہری گورنر جنرل بہادر ہند از طرف
گورنمنٹ ہند وعصائے نقرہ مع چوبدار وخلعت از ریاست بدست خاص عنایت فرمودند
درین قبل بسال دوازدہ صد وہفتاد وہشت ہجری مسجدی بمقام ریوان از سنگ بنا کردم کہ
مصارف آن از معائنہ مسجد ظاہر است دیہ معافی دوائے کہ از ریاست یافتہ بودم بنابر صرف
مسجد مذکور وقف کردم از آمدنی آن موضع تنخواہ موذن وپیش امام وصرفۂ مرمت وجانماز
وغیرہ متعلقہ مسجدی شود چند قطعات تواریخ بنای این مسجد کہ جناب مولانا ابوالخیر سید معین الدین
کاظمی منظومہ شعرائے لکھنؤ فرستادہ بودند بنابر ملاحظہ ناظرین زیب ترقیم مے یابند وہوہذا

قطعہ تاریخ

صبا مسجد کہ صحنش چون رخ حور از نور — ہر ستونش ساق عرش کبریا یا ساق حور
بہر تاریخ بنائش منشی فکر رسا — در رقم مسجد بنای قبلۂ عبدالشکور ۱۲۷۰ھ

دیگر در عربی

اسس العبد مسجدا لفرق — فجزاہ المہیمن المطلق

ارخ الفکر ذاک مصراعًا	ذلک المسجد الحرام بحق ۱۲۷۸

دبر صدر دروازہ مسجد این آیہ کریمہ کندہ است کہ ازان تاریخ بنائش می برآید۔ لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء و اجازت بیعت و خلافت ہر چہار خاندان بسلسلۂ چشتیہ صابریہ از حضرت مولائی و شیخی مولانا حافظ حاجی محمد حسین عمری محب اللہی الہ آبادی یافتم تالیفات خود را محط انظار اہل علم نمودن اتحاف موزہ و زنبیل است پیش خاقان بقول ؎ نم چشم قلم را شرم دارم ؛ کہ سوی چشمہ حیوان فرستم ؛ تاہم انچہ از بضاعت مزجات باخود دارم مے نگارم

کتب مطبوعہ

فوائد جلالیہ منظومہ فارسی در اصول نحویہ ہموزن و قافیہ مأتہ عامل مطبوعہ دہلی۔ تحفہ مقبول در فضائل رسول صلعم بزبان اردو مطبوعہ مطبع نظامی۔ طریقۂ محسنہ در ابیات مولد و قیام بزبان اردو مطبوعۂ لکھنؤ۔ آداب احمدی در بیان سنن زوائد بعبارت اردو مطبوعہ بنارس۔ ریاض اللبرا تاریخ امیران اندرونی و بیرونی ہند کہ از گورنمنٹ ہند سلامی اتواب می یابند اردو مطبوعہ لکھنؤ۔ نخبۃ البحرین در بیان حفظ صحت مشتمل بر قواعد مسلمہ اطبای یونان و ہندوستان اردو مطبوعہ لکھنؤ۔ انبیۃ الاسلام عبارت عربی در بیان انبیۂ خمسہ اسلام بطور شرح حدیث بنی الاسلام علی خمس الحدیث کہ بدار الخلافہ قسطنطنیہ مطبوع شدہ بحرمین شریفین و بغداد و مصر و بصرہ و شام و تونس وغیرہ تقسیم گشت۔ طب رحمانی بعبارت فارسی مشتمل بر معالجات قلیل الاجزا مطبوعہ آگرہ۔ صحت جسمانی عبارت اردو مشتمل بر بیان فصول سگانہ و خواص ماکول و مشروب مطبوعۂ نظامی۔ ہر ہفت در بیان اشیای ہفتگانہ عبارت اردو مطبوعہ ریوان۔ کفارۃ الذنوب در بیان ادائے کفارہ روزہ و نماز میت و طریق اسقاط فدیہ مطبوعۂ آگرہ۔ عجالہ نافعہ متضمن اقوال نصیحت آمیز بعبارت اردو مطبوعۂ دہلی۔ تحفہ خان بہادر در بیان کرسی نامہ قوم بگیل مطبوعہ الہ آباد

کتب غیر مطبوعہ

نیۃ اللبیب فیما یسر بہ الادیب نثر عربی۔ دریاے لطافت لطائف و ظرائف اردو۔ آفتاب حکمت اقوال حکمای سلف اردو۔ تواریخ بگھیل کھنڈ اردو

کتب زیر تالیف اللھم تمھا

تاریخ التواریخ - میزان الموازین - جغرافیہ عرب - تعلیم رحمانی - ندیم الاطبا

تکملۃ الکتاب

آنگاہ جلوہ ظہور پذیرد کہ تراجم کامل اعیان افاضل ذیل بجز تحریر در آید اسمای شریفہ آنہا بجمعی دیگر کہ بعد ازین قدم بروز در ساحت وجود نہند حوالہ نمودہ مے آید تا کسی موافق بہ تکمیل آن گردد وباللہ التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق = قاضی ابراہیم سندی ساکن دربیلہ مضاف سوسنان ملک سند از اکابر علما بود = قاضی ابراہیم ٹھٹوی نبیرۂ مخدوم فیروز جامع کمالات صوری و معنوی برآمدہ در عہد شاہجہان بادشاہ افتای شاہجہان آباد و قضاے عسکر داشت = میر ابوالبقا صاحب تصانیف کثیرہ معاصر نصیر الدین محمد ہمایون شاہ = ابوجعفر عمر لاہوری ابن اسحاق لاہوری بفضل و دانش طاق و در زہد و تقوی شہرۂ آفاق بود = مولوی ابوالحسن ساکن کاندہلہ = ملا ابوالحسن کشمیری معروف بشاہم بابا معاصر شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ بود = قاضی ابوالخیر بھکری = محمد ابوالخیر ٹھٹوی در فتاوای عالمگیری شریک استنباط مسائل بود = قاضی ابوسعید بہکری ولد قاضی زین الدین بوفور فضیلت و حضور قریحت از ممتازان روزگار بود = ابوالفتح ولد شیخ الہدایہ خیرآبادی معاصر سلیم شاہ ابن شیر شاہ سور = قاضی ابوالقاسم بن ملا جمال الدین سیالکوٹی معاصر نورالدین محمد جہانگیر شاہ = امیر ابوالمعالی برادر امیر علاء الملک تفسیر سورۂ اخلاص و رسالۂ عدالت و انموذج العلم از مصنفات اوست در سال ہزار و چہل و شش ہجری بملک بنگالہ وفات یافتہ = ملا احمد پٹنی گجراتی = ملا احمد ٹھٹوی شاگرد شاہ فتح اللہ در عہد جلال الدین محمد اکبر بادشاہ بود = مولوی احمد حسن مصنف صراط الاہتدا وغیرہ = مولوی احمد گل نائب مفتی بھوپال = مولوی احمد شاہ سندی = مولوی احمد کبیر ساکن قصبہ پھلواری = مولوی سید ارشاد حسین ساکن پٹنہ = مولوی ارشاد حسین رام پوری = ملا اسحاق رامپوری ولد ملا احمد ولایتی = ملا اسحاق بہکری = مولوی اسد اللہ ساکن پٹنہ = قاضی اسمعیل اصفہانی گجراتی معاصر سلطان محمود بیگڈھ = قاضی اشرف حسین ساکن میونہ مضاف لکھنؤ = مولوی اعزالدین سندیلی ابن سید غلام اولیا مخدوم زادہ قصبہ سندیلہ شاگرد مولوی حیدر علی سندیلی بیجدہم صفر

حرف الالف

سال دوازدہ صد و پنجاہ و شش ہجری فوت شد = مولانا افتخار الدین برنی معاصر علاء الدین خلجی
مولانا افتخار الدین گیلانی معاصر غیاث الدین تغلق = ملا افضل ٹٹنوکشمیری بن ملا حیدر چرخی
در عہد محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ بود = مولوی اکبر علی پشاوری = مولوی آل محمد
ساکن قصبہ پھلواری ضلع پٹنہ = مولوی آل حسن موہانی مصنف رسالہ استفسار در رد عقاید
انصاری = مولوی الفت حسین شیعی مصنف معجزہ فرقان وغیرہ = ملا الہداد سہرندی معاصر
بہلول لودی = مولوی الہداد ساکن کلکتہ = مولوی الٰہی بخش فیض آبادی مصنف عمدۃ المرام
فی تحقیق الجملۃ والکلام = الیاس منجم آردبیلی استاد ہمایون بادشاہ جاگیردار پرگنہ موہان مضاف
لکھنؤ = ملا امام الدین دہلوی در اصل لاہوری است ریاضی دان بود کہ بدہلی توطن گرفتہ شرحی
مختصر بر تشریح الافلاک مصنفہ بہاء الدین آملی در سال یانزدہ صد و سہ ہجری نوشتہ کہ بنام التصریح
فی شرح التشریح شہرت دارد = مولوی امام الدین ساکن ٹونک = سید امان قنوجی معاصر
بہلول لودی = مولوی امین اللہ ساکن پھلواری = مولوی امین اللہ مدرس کلکتہ کہ قصیدہ
غرا در نعت رسول مکرم صلعم از و مشہور است = مولوی امین احمد بہاری = سید امیر احمد نقوی
سہسوانی = مولوی امیر حسن سہسوانی = مولوی امیر الدین ساکن کاری ضلع گیا = مولوی
انوار الحق بنگلوری = مولوی انور علی لکھنوی مصنف انوار الحواشی = باباخواجہ قاضی اوجین در
عہد اکبر شاہ بود = مولوی باب اللہ جونپوری = ملا باقر صباغ کشمیری شاگرد ملا باقر داماد =
ملا باقر للو کشمیری شاگرد ملا باقر صباغ = شیخ بایزید برہان پوری عالم متورع و فاضل متشرع بود
خرقۂ خلافت از شیخ محمد معصوم سہرندی قدس سرہٗ داشت = مولانا بایزید مفتی لاہور در عہد
اکبر شاہ بود = مولوی بدر الدین ساکن قصبہ پھلواری = مولانا بدر الدین واعظ در عہد علاء الدین
خلجی انا و دہر بدہلی آمدی و تذکیر گفتی زاہد و مفتی بود در تذکیر او جمعیت بسیار شدی و وعظ او در
دلہا کار کردی و از بکا و رقت تذکیر او گرم شدی = بدر الدین بن شیخ ابراہیم سہرندی شارح
خلاصۂ کیدانی = بدر قوام نہروالی بہروچی = شیخ بدہ ساکن لکھنوتی کہ آنرا گوڑ و ندیا ہم گویند معاصر
بہلول لودی = مولوی برکت آلہ آبادی = مولانا برہان الدین بہکری در عہد علاء الدین خلجی بود
مولانا برہان الدین برزا معاصر سلطان غیاث الدین بلبن بود = مولوی بشارت حسین مدرس

مدرسہ رام پور = مولوی بشیر الدین قنوجی = مولوی بشیر الدین دہلوی = حکیم بقاء اللہ خان سندیلی
شاگرد حکیم بہر علیخان موہانی ہفتدہم شوال سال دوازدہ صد و شصت و چہار ہجری وفات یافت
طبیب حاذق و نباض صادق بود = مخدوم بلال سندھی ساکن تلہی از مضافات سوستان
ملک سندھ در علم ظاہر شانی عظیم داشت = سید بندگی حسن بلگرامی از سادات ترمذی بلگرام ست
در عربی و فارسی و ہندی استعداد کلی داشت ایمان تخلص میکرد شاگرد میر عظمت اللہ بیخبر بود =
ملا بدھن ایٹھوی برادر ملا جیون = قاضی پیارہ ساکن لکھنوتی معاصر بہلول لودی = ملک
تاج الدین گرامی در عہد جلال الدین خلجی بود = تاج الدین کلاہی و سید تاج الدین قاضی اودھ
در عہد جلال الدین خلجی بودند = شیخ تاج الدین دہلوی در عہد اکبر شاہ بود = ملا تقیا از فضلای عصر بود
در تاریخ مہارتی کامل داشت کتابی در ہیئت از مصنفات اوست اولا ملازم عبد الرحیم خانخانان
بود بعد ازان منظور نظر اکبر بادشاہ شدہ در عہد جہانگیر ترقی نمودہ بصدارت رسید و مورخ خان
خطاب یافت در سال ہزار و بست ہجری در گذشت = تقی الدین واعظ معاصر فیروز شاہ بود =
میر جان محمد بلگرامی عالم و فاضل و حافظ و قاری بی نظیر صاحب فکر رنگین بود بسال ہزار و یکصد و
چہل بزیارت حرمین شریفین و عتبات عالیہ شتافت = مولوی جعفر علی ساکن کسمنڈے ناظم
نظم الفرائض = مولوی جعفر علی رام پوری = ملا جلال الدین معاصر سلطان شمس الدین التمش =
قاضی جلال الدین کاشانی ولد قاضی قطب معاصر سلطان غیاث الدین بلبن = خواجہ جلال الدین
امیر حیہ و نائب وزیر = و مولانا جلال الدین بہکری در عہد جلال الدین خلجی بودند = مولانا جلال حسام
درویش واعظ عہد علاء الدین خلجی تذکرش ممزوج خوف و خشیہ بودی و ہم سخنہای ظریف گفتی =
قاضی جلال الدین ولوالجی در عہد علاء الدین خلجی قاضی ممالک بود = مولوی جلال الدین رام پوری
مولانا جمال الدین ساطجی از علمای قرأت در عہد علاء الدین خلجی بود = مولوی جمال الدین مونگیری
مولوی جمال الدین مدراسی = ملا جمال ملتانی دانشمند مستعد معاصر جلال الدین محمد اکبر شاہ =
ملا جمال لاہوری بسی مردم نیک در شاگردی وی بکمال رسیدند = مولوی جمال شاہ صرفی رامپوری
مولوی جمیل احمد سہسوانی = مولوی جمیل احمد بلگرامی = ملا حاجی پانڈی کشمیری شاگرد یعقوب صرفی
در عہد نور الدین محمد جہانگیر شاہ بود = ملا حاجی گنای کشمیری عرف ملا رضوی در اکثر علوم درسی مہارت

چون بایام شاہزادگی عالمگیر قصد خروج بر شاہجہان نمود فتوای آن از علمای اردوی معلے خواست
ہمہ تصدیق خروج کردند مگر ملا حاجی مذکور کنارہ کشی نمودہ گفت ہر چند فسق و فجور از سلطان بظہور آید
خروج کہ باعث فتنہ است خاصۃً بمقابلہ پدر جائز نیست ۔ ملا حامد جونپوری اکثر کتب متداولہ نزد
محمد زاہد دیدہ و بعض علم در خدمت دانشمند خان استفادہ نمودہ در عہد شاہجہان بسلک
روزینہ دران منسلک بود و در عہد عالمگیر داخل مؤلفین فتاوای شدہ بتعلیم شاہزادہ محمد اکبر سرفرازی یافت
ملا حبیب در عہد جلال الدین محمد اکبر شاہ مدرس بود ۔ ملا حبیب کشمیری در عہد نور الدین محمد جہانگیر شاہ
میر عدل بود ۔ مولانا حجت ملتانی معاصر علاء الدین خلجی ۔ ملا حسام الدین مُرخ لاہوری معاصر
جلال الدین محمد اکبر شاہ ۔ مولانا حسام الدین اندرپتی معاصر غیاث الدین بلبن ۔ مولانا حسام الدین
مُرخ و مولانا حسام الدین شادی معاصر علاء الدین خلجی بودند ۔ مولانا حسام الدین متقی ملتانی
از اجلۂ روزگار و کملۂ آندیار در پاس آداب شرع غایت اہتمام می ورزید اکثر اوقاتش در عبادات
و افادہ طلبہ مصروف بود مرقدش بقریہ حسام پور مضاف ملتان واقع است ۔ مولوی حسن جان
سندیلی پیش علمای سندیلہ و نیز بخدمت حافظ محمد شوکت علی تلمذات ۔ و مطولات گذرانیدہ
قریب الفراغ است اللہم بلغہ الی مامولہ ۔ شیخ حسین تبریزی در عہد جلال الدین محمد اکبر شاہ مدرس
دہلی بود ۔ مولانا حمید الدین مخلص و مولانا حمید مقری از علمای قرأت معاصر علاء الدین خلجی بودند ۔
مولانا حمید مفسر سنبھلی معاصر نصیر الدین محمد ہمایون شاہ ۔ شیخ حمید احمد آبادی معاصر جلال الدین محمد
اکبر شاہ ۔ شیخ حمید سندی برادر شیخ رحمت اللہ ولد قاضی عبد اللہ بن قاضی ابراہیم ساکن در بیلہ
بحامد و الا موصوف و در علوم عقلی و نقلی حظ وافی و در حدیث و تفسیر ید طولیٰ داشت ہمراہ خان اعظم کوکہ
بسکۂ معظمہ رفتہ مقتدای اہل حدیث شد ۔ قاضی حماد عباسی ٹھٹوی در فضیلت و کمال اتم
و در تقوی و تورع اکرم بود ۔ حمید الدین مسعود لاہوری ابن سعد لاہوری حمید دہر و فرید عصر بود
مولوی خادم حسین سندیلی عرف بو علی ابن حکیم بقاء اللہ خان سندیلی بشانزدہم ذیقعدہ سال
دوازدہ صد و شصت و پنج ہجری بمقام بھوپال رحلت کرد ۔ مولوی خدا بخش پنجابی ۔ مولوی
خلیل الرحمن رامپوری محشی دائر الاصول ۔ خواجہ علی دانشمند از ماوراء النہر در عہد جلال الدین محمد
اکبر شاہ بہ ہندوستان قدوم آوردہ مورد مراسم خسروانہ شد ۔ مولوی سید خواجا احمد نصیر آبادی

ف اخبار

از تلامذہ مولوی سخاوت علی درصورت وسیرت یادگار صلحای سلف بود وے را در بانداد یدم رحمۃ اللہ علیہما = خواند میر مورخ مصنف تاریخ حبیب السیر وخلاصۃ الاخبار ودستور الوزرا در عہد ظہیر الدین محمد بابر شاہ بود = مخدوم خیر الدین برہانپوری = مولوی خیر الدین مدراسی = ملا داؤد سوستانی صاحب فضل وعلم بود = ملا داؤد مشکوتی کشمیری شاگرد خواجہ حیدر چرخی معاصر محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بود = ملا دانیال جوراسی شاگرد ملا عبد السلام ساکن دیوہ بود = شیخ دانیال جونپوری = ملا دراز پشاوری = قاضی وناسوستانی ولد قاضی شرف الدین المشہور بمخدوم راہوار علمائے نامدار وقاضی القضاۃ بود بصحبت بسیاری از علمای باطن رسیدہ نظر فیض یافتہ ومدتی بخدمت پدر کسب فضائل نمودہ علم حدیث از مخدوم بلال آموختہ واکثر علوم از خدمت مخدوم محمود فخر بوہرہ ومخدوم عبد العزیز ہروی یافتہ ہیژدہ تفسیر قرآن مجید بمطالعہ آوردہ معانی ودقائق آں مستحضر ساختہ واز علم جفر وغیرہ علوم عربیہ نصیبی کامل اندوختہ حافظہ چندان داشت کہ اکثر کتب را ظہر الغیب خواندی مرزا حسن شاہ ازو تلقینہا یافتہ ومخدوم عثمان ویرا اوستاد لقب دادہ بعد وفات بقریہ باغیان مدفون گشت = سوستان از توابع سندست ملا دوست محمد کابلی ابن ملا محمد امیر مؤلف رسالہ عین الاصابہ فی رفع السبابہ = مولوی ذوالفقار علی ساکن دیوہ = مولوی ذوالفقار علی ساکن کلکتہ = مولوی ذوالفقار احمد ساکن بھوپال = ملا رجب گنای کشمیری در عہد محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بود = شیخ رحمۃ اللہ سندی ولد قاضی عبد اللہ ولد قاضی ابراہیم ساکن در بیلہ بفنون فضل وکمال آراستہ بی نظیر وقت بود سہ رسالہ مناسک حج از دیادگار اند۔

مولوی رحمت اللہ کرانوی مناظر پادری فنڈر مصنف ازالۃ الاوہام واعجاز عیسوی واظہار الحق وغیرہ نزیل مکہ معظمہ نادہا اللہ شرفا وتعظیما = مولوی رستم علی رامپوری محشی میر زاہد رسالہ = مولوی رشید احمد گنگوہی = مولوی رضی الدین آلہ آبادی ابن مولوی برکت = رضی الدین احمد ساکن پھلواری = مولانا رفیع الدین گازرونی معاصر سلطان غیاث الدین بلبن = قاضی رکن الدین سامانہ معاصر سلطان غیاث الدین بلبن = مولانا رکن الدین سنامی معاصر علاء الدین خلجی = سید رکن الدین قاضی کڑا در عہد سلطان علاء الدین خلجی بود = مخدوم روح اللہ بہکرے = ملا رہنورد لاہوری از علمائے اعلام وقت خود گذشتہ = مولوی ریاضت حسین مؤلف

ریاض العرفان ۔ شیخ زین الدین حوالی معاصر ظہیر الدین محمد بابر شاہ ۔ مولوی زین العابدین قاضی بھوپال ۔ مولانا سراج الدین سنجری معاصر غیاث الدین بلبن ۔ مولوی سراج الدین آلہ آبادی شارح زبدۃ الصرف ۔ قاضی سراج الدین علی خان اقضی القضاۃ کلکتہ بسال دوازدہ صد و بست ہجری کتاب جامع التعزیرات بزبان عربی تالیف کردہ باز بہ ترجمہ آن بزبان فارسی پرداختہ نامش جواہر زواہر نہاد ۔ مولوی سراج احمد سہارنپوری شارح ترمذی ۔ مولوی سراج احمد سہسوانی ۔ قاضی سدید الدین معاصر غیاث الدین بلبن ۔ مولوی سدید الدین دہلوی ۔ مولوی سعاد تعلی سہارنپوری ۔ مولوی سعاد تعلی بہاری ۔ ملا سعد اللہ لاہوری باوجود فضیلت موفورہ روش ملامتہ داشت ۔ ملا سعد سندی در فضیلت اتم و در کمالات مرجع امم بود ۔ ملک سعد الدین منطقی در عہد علاء الدین خلجی صاحب طبل و نقارہ بود ۔ ملا سلطان از مشاہیر مدرسین عہد اکبر شاہ بادشاہ بود ۔ شیخ سلیمان بلگرامی از علمائے عہد اکبر بادشاہ صاحب استعداد بود ۔ میران سیداخی قنوجی عالم مستعد معاصر بہلول لودی ۔ سید محمد بن سعید خان دہلوی دانشمند مستعد معاصر بہلول لودی ۔ مولوی سید محمد کالپوی مدرس سیہور محروسہ بھوپال ۔ مولوی سید میان ساکن سورت از اساتذہ مولوی سید عبد الفتاح گلشن آبادی بود ۔ مولوی سیف الدین مدرس مدرسہ رامپور ۔ ملا شاہ محمد شاہ آبادی ماہر ریاضی و نجوم معاصر اکبر شاہ ۔ مولوی شاہ محمد خان رامپوری ۔ شاہ امیر از علمای صوفیہ اگرہ معاصر اکبر شاہ بود ۔ قاضی شایستہ سوستانی از اجلۂ علما و اتقیائے روزگار بود شریعت را یار طریقت و طریقت را توامان حقیقت داشتہ خلف ارشدش شیخ میر محمد المشہور بہ میان میر لاہوریست کہ بسال ہزار و چہل و پنج ہجری رحلت فرمود ۔ مولانا شرف الدین دولجی معاصر غیاث الدین بلبن ۔ قاضی شرف الدین سرماہی معاصر علاء الدین خلجی ۔ مولانا شہاب الدین خلیل در عہد علاء الدین خلجی بود در تذکیر طریقۂ خوف و خشیہ را مراعات کردی و نظم خواندی و بیشتر تفسیر قرآن مجید بیان فرمودی و قصص و حکایات سلوک و مآثر علمای آخرت گفتی و در تذکر او جمعیت بسیار شدی و سامعان را رقتی تمام بودی مولانا شہاب الدین ملتانی معاصر علاء الدین خلجی ۔ مولوی شہاب الدین احمد ساکن نہسہ

ضلع پٹنہ ۔ خواجہ شمس الدین خوارزمی اوستاد مولانا نظام الدین اولیا قدس سرہٗ معاصر غیاث الدین
بلبن ۔ مولوی شمس الدین بدایونی بن مولوے محمد علی عثمانی بدایونی حشی شرح وقایہ ۔ قاضی
شمس الدین مراجی عالم متبحر معاصر غیاث الدین بلبن ۔ مولانا شمس الدین نم معاصر علاء الدین
خلجی ۔ قاضی شمس الدین گازرونی معاصر علاء الدین خلجی ۔ شیخ شمس الدین جونپوری برادر خرد
شیخ محمد ماہ جونپوری در عہد عالمگیر بدرس علوم وسلوک در جونپور اشتغال داشت ۔ مولانا
شمس الدین باخرزی معاصر سلطان فیروز شاہ ۔ شمس خان لاہوری ملای صاحب استعداد
معاصر اکبر شاہ ۔ مولوی شمس الاسلام بدایونی عالم مستعد بود ۔ ملا شیری لاہوری ابن قاضی
عبدالحی ساکن قصبہ کوکوال من اعمال پنجاب فاضلی مستعد بود ۔ ملا صالح سہرندی در عہد
سلطان بہلول لودی بود ۔ خواجہ صادق کشمیری معاصر جہانگیر بادشاہ ۔ مولانا صدر جہان از
اجلہ علماے گجراتست بورع وتقوی متصف ہمواره بطلبہ علوم درس میداد مولانا شیخ احمد
بن شیخ برہان از تلامذہ ویست وبحضرت سید محمد المشہور بشاہ عالم گجراتی انکاری داشت
کہ آخرش منجر بہ اعتقاد گشت ۔ صدر جہان قنوجی از سادات رفیع الشان بامرفتوے
در عہد عالمگیر ممتاز بود ۔ مولانا صدر الدین گندھک معاصر علاء الدین خلجی ۔ مولانا صدر الدین
تاری معاصر علاء الدین خلجی ۔ قاضی صدر الدین عارف در عہد علاء الدین خلجی صدر جہان بود ۔ شیخ صدر الدین
ٹھٹوی اجل علما وافضل اتقیا معاصر نظام الدین شاہ سند بود جامعیت علوم بدان غایت داشت کہ ہزار با
شاگرد را بمرتبۂ کمال علمی رسانیدہ ولا بورود سید محمد جونپوری مدعی مہدویت بہ مخاصمتش پیش آمدہ آخر
بدیں سید محمد داخل زمرۂ مریدان راسخ گردیدہ ۔ سید صدر الدین قنوجی از اعاظم علمای بلدہ قنوج
بعہد سلطان سکندر بودی در سال شش صد وچہار ہجری بودہ مدام ملازم رکاب سلطان می بود
قاضی صدر الدین لاہوری در علوم عقلیہ ونقلیہ مہارت کامل داشت ۔ سید صفای بہکری
صاحب علم وعمل سرآمد فضلای اجل وشیخ الاسلام بہکر بود ودر سال نہصد ونود ویک ہجری
درگذشت ۔ بہکر شہریست از مضافات سند ۔ مولانا صلاح الدین سترکی معاصر علاء الدین
خلجی از مدرسین نامور بود ۔ قاضی صوفی در عہد اکبر شاہ قاضی لاہور بود ۔ مولانا ضیاء الدین بیانہ
در عہد علاء الدین خلجی صدر جہان بود ۔ قاضی ضیاء الدین المخاطب بقاضی خان معاصر

قطب الدین مبارک شاہ بود۔ خواجہ ضیاء الدین واعظ مصنف مناقب ابرار وغیرہ۔ قاضی ظہیر الدین معاصر سلطان غیاث الدین بلبن۔ مولانا ظہیر الدین لنگ۔ و مولانا ظہیر الدین بھکری معاصر علاء الدین خلجی بودند۔ ملا عالم بھکری عالم علوم ظاہر و باطن بود۔ قاضی عباس برہانپوری ولد قاضی نصیر الدین دانشمند متبحر بود شاہجہان بادشاہ بفراوان اعزازش طلبید و بعنایات شاہی مباہی شدہ بوطن مراجعت نمودہ درگذشت۔ شیخ عبد اللہ متقی ابن مولانا سعد اللہ ساکن دریلہ ممالک سند در علم تفسیر و حدیث بی نظیر وقت بود در سال نہصد و چہل و ہفت ہجری بگجرات رفتہ انا نجا برفاقت قاضی عبد اللہ ساکن دریلہ بحرمین شریفین رفتہ اوقات عزیز باخر رسانیدہ در ہمہ علوم تصانیف و رسایل خوب دارد۔ خواجہ عبد اللہ غازی کشمیری و ملا عبد اللہ ملارتی کشمیری در عہد شاہ جہان از علمای نامور بودند۔ بابا عبد اللہ بن مسعود کشمیری معاصر جہانگیر بادشاہ بود۔ مولوی عبد اللہ مصنف تحفۃ السند۔ قاضی عبد اللہ سندی ولد قاضی ابراہیم ساکن دریلہ فضائل از خدمت مخدوم عبد الغفور لاہری آموختہ تقوی کامل و ورع شامل داشت بعد فتح شاہ بیک اندریلہ بہ باغبان نقل نمودہ در سن نہصد و سی و چہار ہجری بگجرات دکن آمدہ دازانجا بمدینہ طیبہ رفت و سکونت مدام اختیار فرمودہ درگذشت۔ ملا عبد اللہ سیالکوٹی بن ملا عبد الحکیم بگرد آوری علوم از پدر فائق برآمدہ۔ مولوی عبد اللہ ساکن موضع بھکر اسوادبنون ممالک پنجاب مصنف رسالہ کشف الحال عن التعزیہ بالمال۔ مولوی عبد اللہ ٹپنی۔ مولوی عبد اللہ دہلوی۔ مولوی عبد اللہ رامپوری۔ مولوی عبد اللہ سہارنپوری۔ مولوی عبد اللہ محمد آبادی مصنف عرفان العرفان۔ مولوی عبید اللہ رامپوری۔ مولوی عبید اللہ مدرس جامع مسجد بمبئی۔ مولوی عبد الباری مصنف اعلام الاخبار وغیرہ۔ مولوی عبد الباری ساکن کلکتہ۔ مولوی عبد الباری ساکن بردوان۔ ملا عبد الباقی بنگالی شاگرد ملا محمود جونپوری کہ بمین صحبتش دانشمند برآمد بعد رحلتش در جونپور ماند در اکثر علوم خصوصاً در معقولات یگانہ بود از علماے آنجا گوے سبقت مے ربود بدرگاہ عالمگیر رسیدہ موضعی بجمیع نہصد روپیہ سیورغال یافتہ مراجعت نمود و در آنجا بدرس طلبہ علوم عمر عزیزش بسر فرمود۔ ملا عبد الجلیل در عہد اکبر شاہ مفتی لاہور بود۔ مخدوم عبد الجلیل ٹھٹوی در فضیلت اشہر ایام اصلش از بندر لاہری است و در عہد شاہجہان بود

پسرانش ابوالفتح ومحمد شریف ومحمد شفیع ہریک در فضیلت وقابلیت نامور بودند۔ مولوی عبدالحق کانپوری شمس العلما۔ مولوی عبدالحق پنجابی۔ مولوی عبدالحق سہارنپوری۔ ملا عبدالحکیم بن ملا عبدالکریم کشمیری در عہد عالمگیری بود۔ مولوی عبدالحکیم واعظ مصنف عشرہ کاملہ وغیرہ۔ مولوی عبدالحلیم سہارنپوری۔ مولوی عبدالحمید رام پوری۔ شیخ عبدالحی ولد شیخ جمال کنبوہ دہلوی معاصر سلطان سلیم بود۔ میر عبدالحی خراسانی در عہد اکبر شاہ صدر الافاضل بود۔ مولوی عبدالخالق دیوبندی ملا عبدالرحمن ساکن پیکری معاصر بہلول لودی۔ مولانا عبدالرحمن بھٹوی در علوم عقلیہ ونقلیہ بی نظیر بود بافادۂ دینی می پرداخت معاصر مرزا عیسیٰ ومرزا باقی۔ ملا عبدالرحمن بوہرہ احمد آبادی وملا عبدالرحمن لاہوری معاصر اکبر شاہ بودند۔ قاضی عبدالرحمن سندی از اجل علما وافضل فضلا اوعہد شاہجہان تا عہد عالمگیر متولی نذور حرمین شریفین بودہ جاگیر مشروط الخدمت داشت بمدینہ طیبہ رحلت فرمودہ در قبر محمد حیات سندی مدفون گردیدہ۔ مولوی عبدالرحمن ساکن بھلواری۔ مولانا قاری عبدالرحمن پانی پتی۔ ملا عبدالرحیم کشمیری در عہد عالمگیر بود۔ مولوی عبدالرحیم رامپوری۔ مولوی عبدالرحیم جونپوری۔ ملا عبدالرزاق پانڈی کشمیری وملا عبدالرزاق محشی تجرید ومصنف ردمحاکمات در عہد شاہجہان از علمای نامدار کشمیر بودند۔ ملا عبدالرزاق کشمیری شاگرد خواجہ حیدر چرخی در عہد عالمگیر بود۔ مولوی عبدالرسول سہارنپوری مصنف متن متین در نحو۔ ملا عبدالرشید نہگر کشمیری شاگرد محمد افضل چرخی در عہد عالمگیر بود۔ مخدوم عبدالرشید ساکن بالہ کندی ممالک سند از اجل علما واکمل اتقیا بود مجمع کلان از وباستفادہ کمال علمی وعملی رشید روزگار شدند۔ مولوی عبدالسبحان پشاوری۔ ملا عبدالسلام ساکن دیوہ شارح تہذیب المنطق ومنار اصول شاگرد ملا عبدالسلام لاہوری بود۔ مولوی عبدالسلام آروی۔ مولوی عبدالسلام پانی پتی۔ ملا عبدالشکور لاہوری در عہد اکبر شاہ قاضی جونپور بود۔ مولوی عبدالشکور فیض آبادی۔ مولوی عبدالصمد پشاوری۔ مولوی عبدالصمد سہسوانی۔ مخدوم عبدالعزیز کاہانی ساکن کاہان مضاف سوستان ملک سند محدث اہر عزیز مصر تبحر وتدقیق وبرگزیدہ کشور تحقیق بادولپسر والاگہر سربسر علم وہنر یعنی مولانا اثیر الدین ومولانا یار محمد بزبان جام فیروز بہ سبب خروج شاہ اسمٰعیل راضی از ہرات بموضع کاہان قدوم آوردہ آن سرزمین را بنشر علوم منور ساختہ ہمدران جا رحل اقامت

انداختند وہمانجا چشم از مطالعہ نسخہ حیات پوشیدند تصانیف عربیہ چون شرح مشکوٰۃ وحواشے
اکثر کتب متداولہ انانہا یادگار اند۔ مولوی عبدالعزیز دریابادی۔ مولوی عبدالعزیز لکھنوی مؤلف
پیغام محمدی وغیرہ۔ حافظ عبدالعلی رام پوری بن ملا محمد عمران بن ملا محمد نعمان درسال دواندہ
صد ونود وہفت ہجری وفات یافتہ۔ مولوی عبدالعلی بن مولوی فضل الرحمن رامپوری
مولوی عبدالعلی ساکن ڈومری ضلعہ پٹنہ۔ مولوی عبدالعلی ساکن جالیس۔ سید عبدالفتاح
گجراتی معاصر محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر۔ ملا عبدالقادر اخوند معاصر نصیر الدین محمد
ہمایون شاہ۔ مولوی عبدالقادر سندیلی از اولاد امجاد مولوی حمداللہ شارح سلم نوزدہم ذیحجہ سال
دواندہ صد وہفتاد ودو ہجری رحلت کرد۔ مولوی عبدالقادر رامپوری۔ مولوی عبدالقادر
باعسکظہ ساکن بمبئی۔ مولوی عبدالقادر ساکن تھانہ ضلعہ بمبئی۔ مولوی عبدالقادر ساکن
ہوگلی عالم باعمل صاحب تصانیف دہم ذیقعدہ سال سیزدہ صد وہفت ہجری عبدالطاہر را
عقب خود گذاشتہ رحلت کرد۔ مولوی عبدالقدوس بنگلوری۔ میر عبدالقدوس ٹھٹوی ابن
سید عابد دانشمند کامل نحریر وقت صاحب شان ومستثنی درابنلے جنس برآمدہ
دہزار وصد وچہل وشش ہجری وفات یافتہ آیۂ کریمہ مکرمون فی جنات النعیم مطابق واقعہ است
ملا عبدالقوی احمد آبادی برہانپوری عالمگیر دیرا مخاطب باعتماد خان کرد واکثر وی را بلفظ اخوند خواندے
مولانا عبدالکریم شروانی معاصر غیاث الدین تغلق۔ سید عبدالکریم قنوجی ابن سید محمد قنوجے
درعہد عالمگیر مشغول بدرس متداولات بود۔ قاضی عبدالکریم کشمیری شاگرد ملا ابوالفتح درعہد
عالمگیر بود۔ مولوی عبدالکریم ساکن ٹونک ناظم رسالہ سبیل الرسول فی الناسخ والمنسوخ۔ مولوے
عبدالکریم رامپوری۔ ملا عبداللطیف ساکن دہیلہ ممالک سند عالم بلیغ بود حاشیہ بر شرح ملای جامی
دارد ودر بحث الکلام ماتضمن کلمتین حقیقۃ او حکما ای یکون کل واحدۃ منہما فی ضمنہ فالمتضمن اسم فاعل
ہو المجموع والمتضمن اسم مفعول کل واحد من الکلمتین فلا یلزم اتحادہما درین دو بیت درج کردہ
قام زید ہیئت مجموعیش بہ اسم فاعل را تضمن می شمرد وبخواہی اسم مفعولی ازو ہیئت افزایش
را کن نظر بہ شیخ عبداللطیف برہان پوری معاصر محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بود۔ مولوے
عبداللطیف دیلوری۔ مولوی عبداللطیف فقیہ رامپوری۔ مولوی عبدالمجید برہان پوری۔

ملا عبدالنبی کشمیری در عہد عالمگیر بود۔ مولوی عبدالوہاب ساکن سوات بنیر۔ قاضی عبدالوہاب کنی ساکن قصبہ مونگی کہ در علم فقہ و اصول مہارت کامل داشتہ در عہد عالمگیر قاضی عسکر بود۔ ملا عثمان گجراتی از علماے قرأت و ملا عثمان سامانہ و ملا عثمان بنگالی سنبھلی از علماے نامور در عہد اکبر شاہ بودند۔ خواجہ عزیزالدین صوفی مؤلف تحفۃ الابرار فی کرامۃ الاخیار معاصر غیاث الدین تغلق بود۔ عزیزالدین خالد خانی مؤلف دلائل فیروزی در علم نجوم معاصر سلطان فیروز بود۔ ملا عصام الدین معاصر نصیرالدین محمد ہمایون شاہ۔ علاؤالدین تاجر و علاؤالدین کرک و علاؤالدین صدرالشریعۃ و علاؤالدین مقری علماے نامدار در عہد علاؤالدین خلجی بودند۔ مولانا علاؤالدین اصولی بدایونی سید علاؤالدین اودہی۔ امیر علاء الملک مرعشی در عہد شاہزادہ شجاع بود کتاب مہذب در منطق و انوار الہدی در الٰہیات و صراط الوسیط در اثبات واجب از تصانیف وے یادگار اند۔ مولانا علم الدین نبیرۂ شیخ بہاءالدین زکریا ملتانی در عہد علاءالدین خلجی بود۔ مولوی علی اعظم ساکن پھلواری۔ مولوی علی اکبر آگہ آبادی مصنف فصول اکبری و اصول اکبری۔ ملا علی الماس کشمیری شاگرد ملا جوہر ناتھ در عہد شاہجہان بود۔ علی بن احمد غوری ساکن کرا کہ متصل ملانک پور است از مریدان شیخ رکن الدین قدس سرہ بود از تصانیف اوست کنز العباد فی شرح الاوراد مصنفۂ بہاءالدین قدس سرہ۔ خواجہ علی پنو کشمیری شاگرد ملا شمس پال در عہد جہانگیر شاہ بود۔ ملا علی ایسک کشمیری معقولی میانہ قد بود جہانگیر شاہ او را ایسک میگفت بہمان شہرت یافت چنانچہ سال فوتش ہم در مصرعہ وای ایسک و بلند ہمت کوہ یافتہ اند۔ مولوی علی حبیب سجادہ نشین پھلواری۔ مولانا علی شاہ جاندار از اکابر علماے وقت و مرید شیخ نظام الدین اولیا قدس سرہ بود کتاب خلاصۃ اللطائف در تصوف از تصانیف اوست۔ ملا علی قاری ٹھٹوی در فضیلت افضل و در قرأت اکمل بعہد مرزا جانی بود۔ ملا علی گرد ملای مستعد معاصر اکبر شاہ بود۔ ملا عماد الدین معاصر شمس الدین التمش بود۔ مولانا عماد دانشمند متجر در زمان سلطان محمد تغلق شاہ دہلی مردی بزرگ و راست گو و حق شناس بود میگوید کہ محمد تغلق در ایام غرور سلطنت خود گفتہ بود کہ فیض خدا منقطع نیست چرا باید کہ فیض نبوت منقطع شود اگر کسی حالا دعوی پیغمبری کند و معجزہ نماید تصدیق میکنید یا نہ مولانا عماد بر فور گفت کہ گر بخورچہ میگوئی محمد تغلق حکم کرد کہ او را ذبح کنند و زبانش برآرند رحمۃ اللہ علیہ

مولانا عماد الدین حسام در عہد علاء الدین خلجی تا بست سال تذکیر گفتہ در تذکیر او معتبران و دانشمندان
دکاملان و فاضلان و شاعران حاضر می شدند ۔ مولانا عماد الدین محمد طارمی طارم در حوالی شیراز است
انا بگجرات آمدہ بخدمت ملک قطب الدین کہ خلیفہ خاص حضرت سید محمد المشہور بشاہ عالم بودند
مرید گشت چنانچہ در علوم ظاہر بی نظیر آفاق بود در علم باطن ہم طاق گردید و بارشاد و ہدایت خلق
مشغول شد میان وجیہ الدین گجراتی ازار شد تلامذہ دیند ۔ سید عنایت اللہ مجددی بالاپوری
عامل کامل و فاضل لاثانی مشہور و معروف وقت خود بود در سال یازدہ صد و ہفتدہ ہجری
رحلت فرمودہ ۔ مولوی عنایت احمد ساکن پٹنہ ۔ مولوی عنایت اللہ ساکن بردوان ۔ مولوی
عنایت حسین ساکن مونگیر ۔ قاضی غضنفر سمرقندی در عہد جلال الدین محمد اکبر شاہ ہندوستان
قدوم آوردہ منصب اقضی القضاۃ ولایت گجرات یافتہ انصرام عہدۂ خود بدیانت میکرد در
علوم متعارفہ یگانہ بود ۔ سید غضنفر ابن سید جعفر نہروالی منسوب بنہروالہ گجرات ۔ مولوی غلام
اکبر خان مصنف ہدایۃ المنکرین وغیرہ ۔ غلام علی کوراز اجلۂ افاضل عہد اکبر شاہ بود ۔ مولوی
غلام حسین بنگالی ۔ مولوی غلام سبحان قاضی القضاۃ کلکتہ ۔ مولوی غلام نبی شاہجہانپوری
محشی میر زاہد رسالہ ۔ مولوی غلام علی ساکن مہری احاطہ بمبئی ۔ مولوی غلام احمد نصیر آبادی ۔ مولوی
غلام محمد ہوشیارپوری ۔ ملا غوثی گجراتی ۔ مولانا غیاث بہروچی ۔ سید فاضل معاصر اکبر شاہ بادشاہ
بود ۔ حکیم فتح اللہ گیلانی از اطبای عہد جلال الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ بود کتب طبیہ تحقیقات تمام
خواندہ و در ہیئت نیز ماہر بود و شرح قانون شیخ الرئیس بفارسی نوشتہ ۔ قاضی فتح علی قنوجی شاگرد
مولوی علی اصغر قنوجی در ہر علوم متداولہ مناسبتی داشت حاشیہ شرح تہذیب جلالی و شرح مقامات حریری
از تواليف اینفقیر است ۔ مولوی فتح علی بردوانی ۔ مولوی فتح علی جونپوری عالم متعبد
عم مولوی معشوق علی جونپوری طبع موزون داشت خصوصاً در بدیہ گوئی تاریخ شہرۂ آفاق بود
قاضی فخر الدین در عہد جلال الدین خلجی علامہ عصر بود ۔ مولانا فخر الدین ہانسوی و مولانا فخر الدین
مقاتل معاصر علاء الدین خلجی بودند ۔ مولوی فخر الدین لکھنوی ۔ مولوی فخر الدین علی خان
شافعی المذہب قاضی چیناپٹن ۔ مولوی فدا حسین ساکن ضلعہ پٹنہ ۔ فرید بنگالی دانشمند متبحر
و محدث معاصر جلال الدین محمد اکبر شاہ بود ۔ ملا فضلی ملتانی از اکابر علماے عصر خود بود ۔ مخدوم

حرف القاف

حرف الفاء

فضل اللہ ٹھٹوی تحریر وقت جامع فضائل قدسیہ حاوی معارف انسیہ محلی حلیہ ورع وتقوی
ہموارہ بدرس علوم اشتغال داشت معاصر مرزا عیسی ومرزا باقی ۔ مولوی فضل اللہ لکھنوی ۔
مولوی سید فضیلت حسین ساکن ضلع پٹنہ ۔ مولوی فضل اللہ بنگلوری ۔ مولوی فصیح الدین
از علمای کاملین بلدۂ قنوج بود عمر شریفش بدرس وعبادت بسر برد ۔ مولوی فیض الحسن لاہوری
کہ بتدریس علم ادب یگانۂ روزگار بود بتاریخ دوازدہم جمادی الاول سال یکہزار وسہ صد وچہار
ہجری از نیجہان رحلت فرمود ۔ مولوی فیض اللہ پنجابی ۔ مولوی فیض الحسن سہارنپوری مصنف
تحفۂ صدیقہ در شرح حدیث ام زرع ۔ میان قادن پسر شیخ جونو دانشمند معتبر در عہد بہلول لودی
بود ۔ سید قادری بلگرامی ابن حافظ ضیاء الدین بلگرامی حاج الحرمین الشریفین فاضل وحافظ
وقاری قرآن بودہ در وطن گوشہ گرفتہ بعبادت معبود حقیقی اشتغال داشت بسال ہزار و
یکصد وچہل وچہار ہجری در گذشت ۔ قاسم ترمذی کشمیری در عہد عالمگیر از علمای نامدار وقت
ملا قاسم واحد العین قندھاری در عہد جلال الدین محمد اکبر بادشاہ از عمدہ ترین مدرسین علوم عقلیہ
ونقلیہ بود ۔ مولوی قاسم علی سندیلی ابن مولوی حمد اللہ سندیلی شاگرد پدر خود مردی فاضل وکامل
کثیر الدرس بود وبزیارت بیت الحرام مشرف گشتہ ۔ مولوی قدرت اللہ برہانپوری ۔ مولانا
قطب الدین نافلہ معاصر غیاث الدین بلبن ۔ مالک قطب الدین سہرندی در عہد بہلول لودی
بود ۔ شیخ قطب برہان پوری فاضل متورع حافظ جید تیر انداز مقرری بود اشعار عرب بسیار بنجاطر داشتہ
وخوب می خواند وباوجود وفور فضائل غربت وسکنت مفرط داشتہ بماہ رمضان بہ پیش امامی
عالمگیر بادشاہ معزز می بود ونیز بتعلیم شاہزادہ معظم مفخر بود در پنجم سال جلوس عالمگیر بدار الخلافہ
شاہجہان آباد برحمت حق پیوست ۔ مولوی سید کاظم علی دریابادی بن سید قاسم علی چہاردہم
ربیع الاول سال سیزدہ صد وپنج ہجری رحلت کرد ۔ ملا کبیر الدین صوفی در عہد علاء الدین خلجی بود ۔
مولوی کبیر خان قاضی محمد پور احاطہ بمبئی ۔ شیخ کبیر ناگوری از اولاد شیخ فرید بن عبد العزیز بن شیخ
حمید الدین صوفی ناگوری است بزرگ صاحب مقامات جامع علوم ظاہر وباطن کتاب وہبن کہ حاشیہ
فصوص شرح مصباح است از تصانیف ویست بجہت تفرقہ کہ در ناگور از دست کفار آن دیار واقع
شدہ بود بجانب گجرات رفت وہمانجا توطن پذیر فت رحمۃ اللہ علیہ ۔ شیخ کبیر اللہ ملا منور در عہد سن

بکمال رسیدہ واز پیران درگذرانیدہ اکثری کتب متداولہ در ملازمت پدر و خسر بزرگوار خویش کہ سعد اللہ بنی اسرائیل بود تحصیل نمودہ طریق صحبت و اختلاط را نیکو ورزیدہ بحکم جلال الدین محمد اکبر شاہ بہمراہی پدر در پرگنہ بجوارہ و دامن کوہ شمالی رفتہ بضبط و ربط آن نواحی مشغول بود۔ مولانا کریم الدین در عہد علاء الدین خلجی تذکیر گفتی و دران تحمید و نعت نظیم جدید و مناسب آوردی چونکہ آواز خوش نداشت سخنہای او در عوام نیفتادی و جمعیت کثیر ہم نبودی۔ مولانا کریم الدین ٹھٹوی جامع فضائل و کمالات قامع رذایل و رضلالات بزہد و تقوی نامور معاصر ملا عبد الرحمن ٹھٹوی بود۔ مولانا کریم الدین جوہری در عہد علاء الدین خلجی بود۔ ملا کمال رامپوری بس نامور زیست۔ مولانا کمال الدین کولی در عہد علاء الدین خلجی بود۔ مولانا کمال الدین اودہی و کمال الدین سامانہ در عہد فیروز شاہ از علمای نامور بودند۔ قاضی گھاسی آلہ آبادی شاگرد و خلیفہ شیخ محب اللہ آلہ آبادی۔ شاہ گدای کشمیری در عہد جہانگیر شاہ از علمای نامور بود۔ مولوی گلزار علی بچلواری را بس موزون است۔ مولوی لطف حق ساکن تپھاپور گجرات۔ مولوی لطف علی ساکن ضلعہ پٹنہ۔ مولانا لطیف مقری از علمای فرات در عصر علاء الدین خلجی بود۔ مولانا میران مار بکلہ معاصر علاء الدین خلجی۔ مبارز خان سلطانپوری معاصر ملا نظام الدین سہالوی رسالہ مبارزیہ در علم کلام از مولفات اوتقنی است بس متین۔ ملا مجنون کشمیری معاصر شاہجہان بود۔ شیخ محمد اشرف شطاری لاہوری بصلاح و فضیلت نامور معاصر عالمگیر بود۔ مولوی محمد ادریس سلہٹی محشی جمع الجوامع سیوطی۔ مولوی محمد اسرائیل سلہٹی محشی تفسیر بیضاوی و صدرا۔ مولوی محمد علی ساکن تھانہ مؤلف کشاف اصطلاحات الفنون۔ قاضی محمد افضل بہکری۔ ملا محمد افضل کشمیری معاصر جہانگیر شاہ بود۔ ملا محمد اکرم لاہوری متداولات را بارہا درس گفتہ بحلم و بردباری و صلاح و پرہیزگاری موصوف معلم شاہزادہ کام بخش بود۔ قاضی محمد احمد آبادی مرید حضرت قطب العالم احمد آبادی قدس سرہ بود و پیر اسہ پسر اند یکی قاضی حمید کہ بقاضی چایلندہ شہرت دارد پدر قاضی محمود دریای دوم قاضی العالم شاہ حماد سوم قاضی حامد ہر سہ برادران مرید و خلیفہ حضرت شاہ عالم احمد آبادی قدس سرہ بودند۔ قاضی العالم شاہ حماد دوازدہ سال در طلب علم پیش مولانا میانجی گجراتی صرف کردند و دوازدہ سال بجہاد و کفرہ در لباس سپاہیان بسر بردند و دوازدہ سال ترک ہمہ کردہ بخدا مشغول شدند از بد و شعور اکل حلال و صدق

مقال لازم حال خیر مآل شان بود تا اینکہ تقوی شان در مرکب شان ہما اثر کردہ بود ہرگز کاہ و دانہ حرام نمی خورد و بشب خواب کمتر میکردند از بس کہ مظہر جلال بودند کسی را مجال نبود کہ بہ منظر شان بیاید اغلب اوقات در پردہ جا داشتند خادم طومار حاجات ارباب احتیاج از پس پردہ میخواند ایشان در جواب بعضی میفرمودند کہ میدہم و برای بعضی نمیدہم فرمودند لہذا علمائے وقت فتوی بر قتلش دادند حاجی محمد افضل سیالکوٹی ۔ خواجہ محمد امین ولی اللہی ۔ ملا محمد امین کشمیری معاصر عالمگیر بود ۔ ملا محمد باقر کشمیری معاصر شاہجہان بود ۔ شیخ محمد بہروچی ۔ ملا خواجہ محمد ٹوپیگر د کشمیری معاصر عالمگیر بود ۔ مولوی محمد جیلانی رام پوری مصنف جنگنامہ ۔ قاضی محمد حسین جونپوری از علم و فضل نصیبی وافر داشت در عہد شاہ جہان قاضی جونپور بود در اوائل عہد عالمگیر بقضای الہ آباد ممتاز شدہ در سن ہفتم جلوس عالمگیر بحضور آمدہ باضافہ منصب و احتساب لشکر سرفراز گردید و در تالیف فتاوے عالمگیری بسی سعی نمودہ ۔ مولوی محمد حسین مصنف اشاعۃ السنہ وغیرہ ۔ مولوی محمد حسین مصنف تیغ فقیر و حربہ فقیر وغیرہ ۔ مولوی محمد حسن امروہوی مؤلف تفسیر معاملات الاسرار فی مکاشفات الاخبار معروف بتفسیر حضرت شاہی ۔ مولوی محمد حسن اسرائیلی سنبھلی ۔ ملا محمد دماغی ٹھٹوی در عہد شاہزادگی پیش امام شاہجہان بادشاہ بود ۔ شیخ محمد سعید سہرندی ابن حضرت شیخ احمد محمد الف ثانی خلیفہ پدر خود بود فاضل متشرع و عالم متورع پیوستہ بارشاد طالبان جد ا و بدرس علوم اشتغال داشتہ حاشیہ بر حاشیہ خیالے نوشتہ بصحبت عالمگیر رسیدہ بعنایت کلی یافتہ مولوی محمد شاہ مصنف مدار الحق ۔ ملا محمد صادق ٹھٹوی ۔ ملا محمد صالح معاصر جہانگیر شاہ بود ۔ ملا محمد صلاح گجراتی ۔ مولوی محمد صدیق اصولی پشاوری ۔ مولانا محمد صدیقی ملتانی گجراتی ۔ مولوی محمد عادل از ابتدا تا انتہا کتب درسیہ بخدمت مولانا محمد سلامت اللہ گذرانیدہ الحال جانشین مولانا موصوف بکانپور ہستند و بہدایت و ارشاد خلائق صارف الاوقات اند سلمہ اللہ تعالی ۔ شاہ محمد عاشق پھلتی با با محمد عثمان کشمیری ابن شیخ محمد فاروق از تلامذۂ ملا سعد الدین صادق وغیرہ علمای کشمیر بود و نیز بخدمت مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی رسیدہ اجازت حدیث و فقہ یافتہ مولوی محمد عمر دہلوی ابن مولوی کرم اللہ دہلوی در دوازدہ صد و شصت و ہشت ہجری متولد شدہ و پیش والد ماجد خود تربیت و تعلیم علوم رسمی یافتہ بدرس و تدریس اشتغال دارد

سلمہ اللہ تعالیٰ ۔ مولوی محمد علی ابن مفتی یار محمد دکنی مؤلف کواکب العرفان فی تحقیق السبحان ۔ مولوی محمد علی نصیر آبادی مؤلف جلاء العیون نظم سرور المحزون ۔ مولوی محمد فصیح غازیپوری واعظ فصیح قامع رسم قبیح ۔ ملا محمد قاسم استرآبادی بلقب ہندوشاہ شہرت داشت گلزار ابراہیمی مشہور بتاریخ فرشتہ از تالیف ولیست ۔ ملا محمد لاہوری انا کا بر علمای لاہورست ۔ مرزا محمد صادق مؤلف صبح صادق نسبت تلمذ باو دارد در عہد شاہجہان قضای بنگالہ داشت ۔ شیخ محمد لاہوری ابن عبد الملک از فضلای نامور پیش علمای حجاز تفسیر و حدیث و فقہ آموختہ بوطن مراجعت نمود و بتدریس روزگار گذرانید ۔ محمد یوسف کشمیری معاصر جہانگیر شاہ ۔ شیخ محمد شاہ جونپوری بعلم صوری و معنوی آراستہ بود مولوی محمد مصطفےٰ پنجابی ۔ مولوی محمد موسیٰ ابن مولانا رفیع الدین دہلوی ۔ شیخ محمد واعظ لاہوری از مشاہیر واعظین لاہور بود ۔ مولوی محمد وجیہ ساکن بھلواری ۔ شیخ محمد یحییٰ سہرندی ابن حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی قدس سرہ بصلاح و تقویٰ موصوف اکثر اوقات خود بدرس علوم متداولہ صرف میکرد و مشمول عواطف عالمگیر بادشاہ بود ۔ ملا محمد یزدی قاضی القضاۃ جونپور بجرم افتاے خروج بر اکبر شاہ بادشاہ از عوج منصب خود بغرقاب فنا رسیدہ ۔ مولوی محمد یعقوب دہلوی ابن کریم اللہ دہلوی برادر کلان مولوی محمد عمر پیش پدر خود اکتساب علوم کردہ بافادۂ طلبہ اشتغال دارد سلمہ اللہ تعالیٰ ۔ ملا محمود ثانی جونپوری تلمیذ دانشمند خان درا واخر عہد شاہجہان درگذشت ۔ شیخ محمود بہکری از اجلہ علماے روزگار بود ۔ قاضی محمود علامہ عباسی ٹھٹوی معاصر مرزا عیسیٰ و مرزا جانی حکام سند در حقیقت و کمال از نوادر و در جامعیت علوم بغرائب اظہر صاحب تصانیف کثیرہ بود منجملہ آن تذکرۃ الاولیا و حواشی متین بر کتب متداولہ ہست ۔ قاضی محمود دریای ولد قاضی چاپلندہ بزرگی و خوارق ایشان عالم را فروگرفتہ و خدمت عالم آب ہم بایشان تعلق داشت اکثر در تباہی کشتیہا کہ یاد ایشان می نمودند بساحل مراد میرسید ازین سبب دریای لقب خاص مقرر گشت چون بہ شصت و ہفت سال رسید بتاریخ سیزدہم شہر ربیع الثانی سال نہصد و چہل و یک جان بحق تسلیم نمود و مرقدش در بہیر پور مضافات گجرات واقع ہست ۔ قاضی محی الدین کاشانی معاصر علاء الدین خلجی ۔ مخدوم جہان سندی در عہد اکبر شاہ از علمای نامور بود ۔ سید مرتضیٰ بلگرامی عالم عارف بود خلائق از و منتفع

می شدند بہزار و یکصد و ہفتدہ ہجری وفات یافت ۔ سید مرتضی سوستانی در فضیلت اتم شاگرد حسان الہند سید غلام علی آزاد بلگرامی بود ۔ مولوی مرتضی حسن ساکن چلواری ۔ ملا مظہر ساکن کڑا معاصر فیروز شاہ ۔ قاضی معمار الدین در عصر غیاث الدین تغلق بعہدۂ قضاے دہلی سربلند بود ۔ قاضی معروف بہکری معروف و مشہور زمان قاضی شہر بہکر بود بوفور علم و فضیلت و صلاح و تقوی و لطف طبع و طیب مزاج اتصاف داشت بسمع جام سنجر مرزبان سندھ رسانیدند کہ قاضی از ہندے و مدعا علیہ اخذ اجر میکند جام او را طلبیدہ پرسید قاضی گفت بلی اکثر بخاطر میگذرد کہ از گواہان ہم چیزے گرفتہ شود اما پیش از انفصال دعوی بخانہ خود میروند جام ازین حرف بغایت منبسط شد چون جام را خوش یافت گفت تمام روز بالفصال دعاوی می پردازم و متوابع کثیر من بفاقہ میگذرانند این حال کی روا باشد جام برای او ادراری لائق مقرر فرمود ۔ مولانا معز الدین اندینی معاصر علاء الدین خلجی ۔ مولانا معین الدین لونی معاصر علاء الدین خلجی ۔ قاضی مغیث الدین بیانہ ۔ سید مغیث الدین ساکن کیتہل در عہد علاء الدین خلجی بودند ۔ مولوی مقبول احمد گوپاموی مؤلف رسالہ تنبیہ الانسان در بیان حلت و حرمت حیوان ۔ ملا مقیم در عہد اکبر شاہ مدرس دہلی بود ۔ سید منتخب الدین ساکن کیتہل برادر سید مغیث الدین معاصر علاء الدین ۔ شیخ منصور لاہوری از شاگردان شیخ اسحاق کاکو است و بیشتر تحصیل علوم در ملازمت ملا سعد اللہ نمودہ و مصاہرت باو داشت دانشمند متبحر بود در ہمہ علوم عقلی کہ در ہندوستان متعارف اند استحضاری تام مرجعیت انام داشت از عہد اکبر شاہ چندگاہ قاضی القضاۃ ملک مالوہ بود بعدہ بخدمت ضبط و ربط پرگنہ بچور و حدود دامن کوہ مامور شد ۔ ملا منور تلمیذ شیخ اسحاق کاکو در عہد اکبر شاہ بود ۔ مولانا منہاج الدین جرجانی در عہد غیاث الدین بلبن بود ۔ مولانا منہاج الدین تلبنی معاصر علاء الدین خلجی ۔ ملا موسے احمد آبادی در عصر اکبر شاہ بود ۔ ملا مومن جیل کشمیری معاصر عالمگیر بود ۔ ملک موید جاجرمی در عصر جلال الدین خلجی بود ۔ شاہ مہدی عطا ابن شاہ حسین عطا ابن شاہ بناہ عطا سلونی کریمی اشرفی اوہنی اناولادا امجاد شیخ اوہن جونپوری قدس سرہ بسال دوازدہ صد و شصت و شش ہجری ولادت یافتہ علوم باطن از جد و پدر خود آموختہ خرقہ خشتیہ در بر کشید و در علوم ظاہر شاگرد مولوی نور احمد پنجابی بغایت علم دوست و شاغل تدریس طلبہ رونق بخش سجادہ سلون اند سلمہ اللہ تعالی ۔ ملا میر شاہ

قطعہ تاریخ

جناب شاہ رمضان قطب آفاق — سراپا معرفت عرفان مآبے
ظہور از بہر تاریخ شہادت — خرد گفتہ خسوف آفتابے ۱۲۴۰

دیگرے گفتہ

درخلد چو رفت شاہ رمضان — وے شیخ شہید گفت رضوان ۱۲۴۰

تصانیف المفیدہ آخر گفت۔ بلبل باغ عقاید عظیم۔ رنگیلے۔ **مندسور** بمیم مفتوح ودون ساکن ودال مہملہ موقوف وسین مفتوح واو مجہول ورای مہملہ شہر لیست بسر زمین مالوا مکیم بمیم مفتوح وہای ہوز بکسورہ بعدش یای تحتانی مجہولہ ومیم موقوف قصبہ ایست بمرز وبوم ہریانہ متعلق ضلع رہتک

مولوی امام الدین کانوڈی

ولد مراد خان عالم باعمل بورع وتقوی موصوف بود جم غفیر از خلائق بہدایت وارشادش براستی پیوستند وی رحمۃ اللہ علیہ بسال دوازدہ صد وسی وہفت ہجری ولادت یافتہ در سال سیزدہ صد ہجری چہار عقب گذاشتہ رحلت فرمود از ان جملہ حافظ غریب اللہ را دیدہ ام بدیانت وتقوی مصداق الولد سر لابیہ است **کانوڈ** قصبہ ایست محروسہ ریاست پٹیالہ کہ فی الحال بظلم مسند گدیہ شہرت دارد

اعجوبۃ الزمان

مولوی ببر دہلوی ومولوی دہومن سہارنپوری

ہر دو حرف نشناس لوح دانش ملازم صحبت مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ بودند قوت حافظہ چندان داشتند کہ انچہ از مولانا می شنیدند بلفظ یاد میگرفتند بکرات ومرات وعظ قرآن مجید از زبان مولانا موصوف از ذکر شنیدہ بودند ہرگاہ کسی میگفت چیزے بفرمایند میگفتند آیتی از قران بخوان اگر قاری غلط خواندی انرا غلط نمودہ ترجمہ وتفسیر آن مالہ وماعلیہ مشرح ومفصل بیان میکردند مفتی محمد اسد اللہ الہ آبادی مرحوم میفرمودند باری بدہلی رفتم دوران زمان مولوی ببر زندہ بود بشنیدن آوازۂ اوصافش مشتاق لقاے او شدم ونماز جمعہ بمسجد شاہجہانی گذاردم بعد نماز مجلس تذکیر منعقد گشت بعض مردم گفتند ہمین مولوی ببر اند کہ وعظ میگویند بتوجہ تمام بیان شان اصغا کردم انچہ شنیدہ بودم نیافتم

بعد فراغ از وعظ با مولوی ببر سلام گفتہ مصافحہ کردم وآیۂ کریمہ وزینا السماء الدنیا بزینت ن الکواکب خواندہ پرسیدم ما سوائے سبعہ سیارہ جملہ کواکب بر فلک لافلاک ثبت اند کہ ثبوت آن از احادیث نبویہ میشود پس تزئین سماء دنیا بہ کواکب چہ معنی دارد مولوی ببر جواب گفت شنیدہ باشید مردمان مے گویند کہ فلان بکان از شیشہ آلات وغیرہ چہ خوش آراستہ ہست حال آنکہ شیشہ آلات بسقف وحیطان آن مکان چسپان وآویزان می باشند وانان در حقیقت تزئین مکان مقصود ہست ہمچنین کواکب گو بفلک لافلاک منوط ومربوط اند لاکن در حقیقت ازان کواکب سمای دنیا را زینت ورونقی حاصل است

بدین وجہ وزینا السماء الدنیا فرمودہ اند ع صحبت صالح ترا صالح کند

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

بعد حمد ونعت بر سالکان مسالک تحقیق ورہروان منازل تدقیق مخفی ومحتجب مباد کہ از بدو آفرینش عالم تا ایندم وقتی از اوقات زمانہ از وجود باجود انبیاء مرسلین واوصیاء کاملین وعلمای شرع متین وحامیان دین مبین خالی نماندہ تا گمراہان بوادی ضلالت از بدرقہ ہدایت وارشاد آنہا بمنزل مقصود رسند وتشنگان سراب غوایت از سرچشمۂ مواعظ شان زلالے چشند ہمچنین ہریکی از خلاف جانشین اسلاف شدہ در اکناف واطراف عالم بہدایت خلق مشغول ماندند ونیز ابدال واقطاب اطیاب ہمبرین منوال از جانب حق مامور شدند چون زمانۂ رسالت بعد حضرت خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سپری شد خلفائے راشدین وائمہ طاہرین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین در ترویج دین وہدایت کافۂ مسلمین سعیہائے وافرہ وجہدہای متکاثرہ فرمودند وچنانکہ باید در تلقین احکام وتعلیم انام وتیقظ از دقائق مزلہ گذاشت نمودند بعد ازان جوق جوق علمای اعلام وکملائے فخام بہ نیابت آنہا برخاستند وہمگی ہمت والا نہمت خود ہا بر ہمین کار خیر برگماشتند تا اینکہ خلاق عالم نظر بحمایت دین خویش در تکثیر خلقت ایشان چنان برکتی عطا فرمود کہ در ہر بقعۂ زمین نجم افاضات ایشان طلوع نمود چنانچہ اکثر کتب از حالات سنیہ ومقامات علیہ این خیل ربانی مملو ومشحون ہست وہم بکثیر طبع درآمدہ در ہر دیار وامصار اشاعت پذیر لیکن عجب اتفاق کہ ہمہ این قسم کتب را دیدیم مگر از کوائف وسوانح عمری مشائخ وعلمائے ہندوستان معرا یافتیم آری اگر دین کار سترگ کسی ہمت نمی گماشت ودر تدوین اسامی وحالات این اصحاب خیار ہمبرین طریق تہاون ونکاسل راہ می یافت چہ عجب کہ از صفحۂ روزگار نام نامی این حضرات بمرور دہور حک میشد از انجا کہ از مبدء فیاض

حصۂ ہر یکے جداگانہ بہم میرسد انعام این امر ہم خالق اکرم از فضل اتم موقوف بر ذات بابرکات عالم عدیم النظیر فاضل خبیر محسود اقران و امثال محقق باکمال ماہر رموز خفی و جلی جناب مولانا حضرت مولوی **رحمان علی** صاحب عم فیضہ ممبر کونسل مقام ریوان داشتہ بود کہ ایدون بظہور رسید و شاہد مدعا بر منصۂ شہود جلوہ گر گردید کہ حضرت مصنف ممدوح کتابی نایاب و مخزنی کمیاب متضمن حالات و اسامی علمای ہندوستان تالیف و تصنیف فرمودند و نامش اسم با مسمی **تذکرۂ علمای ہند** گذاشتند حضرات شائقین را مژدہ باد کہ درین ایام برکت انجام بنہایت اہتمام صحیفۂ مسبوق الذکر حسب تحریک حضرت مصنف در مطبع نامی و گرامی مشہور نزدیک و دور منشی نولکشور واقع لکھنؤ بحسن انتظام بابو منوہر لال بھارگو بماہ نومبر ۱۹۱۴ء مطابق ماہ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ بار دوم نقش انطباع پذیرفت ایزد منان مقبول عالم و عالمیان گناد بحرمۃ النون الصاد فقط

اعلان - حق تالیف و تصنیف کتاب ہذا از جانب مصنف ممدوح بحق نولکشور پریس محفوظ و محدود است

انیس الارواح - از حضرت شیخ معین الدین چشتی - ۱/۳ پا

کلمۃ الحق - از شاہ عبد الرحمن مع شرح نور مطلق از ملا نورا اللہ در بیان وحدت وجود مع دلائل و دفع شکوک - ۵/

مکتوبات جوابی - شیخ شرف الدین یحییٰ منیری قدس سرہ - ۲/۶ پا

مکتوبات - حضرت شرف الدین یحییٰ منیری قدس سرہ - ۱۰/

مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی عہ

مطلع الانوار - نظم از طوطی ہند امیر خسرو دہلوی

تبخشی مولانا ابو الحسن فرید آبادی ۷/

حدیقۂ حکیم سنائی - معروف بہ الٰہی نامہ تبخشی جدید - عہ رپ

کیمیائے سعادت از امام غزالی معروف متداول - عہ رپ

ہدایۃ المومنین - رسالہ در بیان بیعت صالحین از ملا معین الدین - ۱/

مطالب رشیدی - از حضرت شاہ قرا لعلی قلندر قدس سرہ - ۱۰/

نفحات الانس مع سلسلۃ الذہب از ملا عبد الرحمن جامی عہ رپ

مصباح الہدایۃ - ترجمۂ عوارف از حضرت شاہ محمود کاشانی - ۱/۹ پا

فوائد سعدیہ - از قاضی ارتضی علی خان در تصوف - ۱۲/

پند نامۂ عطار - از حضرت شیخ فرید الدین ا

منطق الطیر - از شیخ فرید الدین عطار قدس سرہ - ۳/۶ پا

می باید شنید - رموز تصوف قابل دید از شاہ رفعت علی - ۶ پا

مرغوب القلوب مصنفۂ مولانا شمس الدین ا

زبدۃ المقامات - نفیس کتاب - ۱۲/۱۶ پا

رسالۂ رموز الحقیقۃ ۶ پا

ثنوی عطار - از شیخ فرید الدین عطار ۳ پا

بے سرنامہ - مصنفۂ فرید الدین عطار ۳ پا

ثنوی راجہ ۳ پا

می باید دید - قابل شنید از ملا محمد حسین ا پا

ثنوی شیخ بہلول - حکایات عارفانہ ا

ثنوی مولانا روم - قدس سرہ مقبول عام چار مصرعہ محشی ہر شش دفتر مع تکملۂ دفتر ہفتم عہ ۱۲ رپ

شرح ثنوی روم - از ملا بحر العلوم مقبول عام سہ مجلد کامل - صر

شرح ثنوی روم - از شاہ عبد اللطیف معروف بہ لطائف معنوی - ۸/

التاویل المحکم - فی تشابہ فصوص الحکم

مصنفۂ مولوی محمد حسن امروہوی۔ عہ

شرح مثنوی روم - از ملا محمد رضا معروف بمکاشفات رضوی۔ ۹ر

جواہر غیبی - از حضرت مظفر علی شاہ اکبر آبادی بحث وحدت وجود و توحید صفات و تحقیق رسالت و مراتب علم و سلسلۂ طریقت۔ ۴ہے

تذکرۃ الٰہی - احوال شاہ مظفر علی قدس سرہ از مولانا ابو الحسن صاحب فرید آبادی۔ ۵ر

فتوح الغیب - از حضرت محی الدین غوث الاعظم جیلانی مع شرح فارسی از شاہ عبد الحق محدث دہلوی در ارشادات فقر و تصوف۔ ۱۲ر

دلیل العارفین - ملفوظات حضرت سلطان معین الدین چشتی جمع کردۂ حضرت قطب الدین بختیار کاکی۔ ۲ر

مثنوی مے رنگ از حضرت خواجۂ خواجگان قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ ۴ہ ۱۰پ

مثنوی بزم وصال - در مذاق معرفت عمدہ مثنوی۔ ۸ر

رسالۂ حق نما - از شاہزادۂ دارا شکوہ مرحوم ۹پ

مجموعہ نکات فقر - چار رسالہ نظم از مولوی مظہر علی العلائی۔ ۳ر

لوائح جامی - از مولانا عبد الرحمن جامی ار

تواریخ حالات انبیا و اولیا و اماکن متبرکہ

(اردو)

روضۃ الاصفیا - ترجمۂ قصص الانبیا از مولوی محمد طاہر۔ ۹ر ۶ پ ۴

ایضاً - مطبوعہ شعلہ طور۔ ۹ر ۵ پ ۴

عجائب القصص - حالات انبیا و اولیا از آدم تا خاتم الانبیا صلعم مرتبۂ مولوی فخر الدین عہ ۱۲ر پ

تاریخ حبیب آلہ مدینہ منورہ از مفتی عنایت احمد ۹ر ۶ پ ۴

ترجمہ فوائد سعدیہ - حالات اولیا از مولانا ابو الحسن۔ ۱۲ر

تفریح الاذکیا فی احوال الانبیا جدید تاریخ مقبول عام از ابتدائے آدم علیہ السلام تا ائمہ شہدا علیہم السلام بصحت احادیث و آثار مولفۂ مولانا ابو الحسن حسین کاکوروی کامل در دو جلد۔ للعہ ۱۲ر پ

حدیقۃ الاولیا - از مفتی غلام سرور لاہوری ۵ر ۶ پ ۴

تاریخ مدینہ منورہ - اردو ترجمہ جذب القلوب ۸ر

منہاج النبوۃ - اردو ترجمہ مدارج النبوۃ از خواجہ عبد المجید خان۔ عہ ۱۴ر ۶ پ ۴

ترجمہ سیر الاقطاب - از سید محمد علی مراد آبادی ۶ر